بعون صناع مکین و مکان و فضل خالق زمین و آسمان

کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بطبع مقبول جہان ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب عروض و قافیہ وغیرہ اُردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب عروض و قافیہ اردو	
معیار البلاغۃ - علوم معنی و بیان و عروض و قافیہ و اقسام نظم و نثر مصنفہ منشی دیبی پرشاد متخلص بہ سحر -	۴ر
مطلع خورشید - خاص در فن قافیہ از مولوی [illegible]	۱ر۹
گنج شائگان - قافیہ مین مصنفہ منشی حبیب الدین -	۶ پائی
ترجمہ اُردو حدائق البلاغت - از مولوی امام بخش -	۸ر
بحر العروض مع نقشہ زحافات -	۱ر۹
کتب عروض و قافیہ فارسی	
عروض سیفی - معروف درسی -	۱ر۲
میزان الافکار شرح معیار الاشعار از مولانا مفتی سعد اللہ	۷ر
شجرۃ العروض - از منشی مظفر علی خان سیر استاد معروف -	۲ر۹

نام کتاب	قیمت
مجموعہ رسائل عروض با قافیہ مصنفہ مولانا مفتی محمد سعد اللہ مطبوعہ مطبع نظامی	۲ر۶
کتب کلیات و دواوین اردو	
کلیات ظفر - از حضرت سراج الدین ظفر بادشاہ ہر چہار جلد کامل دو جلد مین -	عہ
انتخاب کلیات ظفر -	۱ر
کلیات مومن - از استاد سخن مومن خان دہلوی -	۹ر۹
دیوان ناسخ - از استاد شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی -	۱۲ر۹
کلیات آتش - از استاد خواجہ حیدر علی آتش لکھنوی -	۸ر
کلیات نعتیہ مجید از مولوی عبد المجید خان	عہ
کلیات نظام - از نواب مردان علیخان بہادر مرحوم	۱۰ر۹
کلیات امیر اللہ تسلیم شاگرد حضرت نسیم دہلوی -	۱۲ر

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

کامل عیار

ترجمہ

معیار الاشعار

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں بطبع مزین و مقبول چھپا ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدا ے عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ نبی مرسل و منقبت شیر خدا علی مرتضی علیہ التحیۃ و الثنا و محمدت ایمۂ ہدیٰ ارا کین شریعت غرا کہتا ہے فقیر حقیر سید مظفر علی اسیر کہ در بنولا اکثر دوستان صادق الولا اور آشنایان با صدق و صفا فقیر خانے مین جمع ہوئے اور بیشتر تذکرہ اشعار اُردو اور ابیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور قوافی کا بایکدیگر رہا چنانچہ صحیفۂ رشیقہ اعنی کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اماجد و اماثل رئیس الحکما اسناد الکملا محقق طوسی علیہ الرحمۃ کہ اسی صناعت مین ہے اور اُسپر بعضے کملاے اصحاب فطنت و براعت نے اعنی مولوی سعد اللہ صاحب نے حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاے طاق رکھ کر جا بجا اعتراض کیے ہین اور شرح شیخ مہدی علی زکی مشتہر بہ ملک الشعرا کی بھی ہے بارہا صحبت مین پڑھا گیا بعضے مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن مین آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب کے صحت سے بھی رہگئے ہین لہذا بہ تکلیف بعض احباب اور بمفاد و کان حقا علینا نصر المؤمنین احقر العباد نے مطالب نو و کہن عبارت اُردو مین بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زر کامل عیار در ترجمہ معیار الاشعار رکھا

اور کہین کہین عبارت حاشیہ وشرح بھی بعینہ لکھدی اسلیے کہ دریافت کرنا اُس کا مبتدیون کو سہل ہوا اور جس جس مقام مین عبارت متن پیچیدہ اور حاشیہ وشرح مین بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہو گیا ہے مبتدیون پر حال اسکا منکشف ہوجاے طرز تحریر یہ ہے کہ میم اشارہ عبارت متن کا اور تے عبارت اپنے ترجمے سے اور ت نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی وباللہ التوفیق

م الحمد للہ حمد الشاکرین والصلواۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین ت سب تعریفین ثابت ہین واسطے خدا تعالے کے تعریفین شکر کرنے والون کی اور درود کا ملہ نازل ہو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سردار انبیاے مرسل کے ہین اور اوپر اُنکی اولاد کے جو طاہر ہین معلوم ہو کہ حمد الشاکرین مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمد مین مقابلہ نعمت کا ضرور نہین ہے اور شکر مین مقابلہ نعمت کا ضرور ہے پس جو حمد کہ بمقابلہ نعمت ہے البتہ افضل حمد ہے انسان نعمت آلہی سے کسی وقت خالی نہین علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت آلہی ہے حمد ستودن اور ستایش اور صلوۃ دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزندان تینون لغت منتخب سے م اما بعد این مختصری ست در علم عروض وقوافی شعر تازی وفارسی کہ بالتماس بعضے دوستان مرتب کردہ شد و آنرا معیار الاشعار نام نہادہ آمد ت یہ ایک رسالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی وفارسی مین ہے کہ بالتماس بعضے دوستون کے مرتب کیا گیا اور نام اُسکا معیار الاشعار رکھا عروض بالفتح نام ایک علم کا کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہے منتخب سے اور عروض کرسول بمعنی معروض اور صلہ اُس کا محذوف یعنے معروض علیہ کسو اسطے کہ اشعار کو اُس پر عرض کرتی ہین کہ موزون ناموزون سے جدا ہو کذا فی القاموس اور وجوہ تسمیۂ عروض رسالہ سیفی وغیرہ رسالہاے عروض مین بکثرت لکھے ہین مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی از پی روندہ ہے اور اُسکو قفو سے لیا ہے بمعنی از پی رفتن چونکہ بیشتر یہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ یا پیچھے اکثر باقی الفاظ کے واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اُنکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح مین عبارت ہے اُس سب سے جو تکرار پاے الفاظ متشابہۃ الاواخر مین یا ایک لفظ متغایر المعانی مین اواخر مصاریع یا ابیات کذا فی الغیاث از رسالہ عطاہی ودیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر پیمانہ واندازہ وچاشنی گرفتن زر وسیم وآلہ راست گرفتن ترازو منتخب اور کشف سے م واین مختصر مشتمل بر مقدمہ ودو فن ست

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل ست **فصل اول** در حد شعر و تحقیق آن ت اور اس مختصر مین ایک مقدمہ اور دو فن ہین مقدمہ بیان ماہیت شعر مین اور ذکر صنائع مین کہ شعر سے تعلق رکھتے ہین اسمین تین فصلین ہین فصل اول تعریف اور تحقیق شعر مین مقدمہ بالضم میم و کسر دال مشدد پیش رونده ہے یا وہ مطلب جو پیشتر کہا جاے واسطے آسانی مطالب آیندہ کے کذا فی المدار و المؤید و المنتخب و الغیاث اور ماہیت بکسر ہا و تشدید تحتانی بمعنی حقیقت شئی مستعمل ہے اور یہ مصدر جعلی ہے تراشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لفظی ماہیت کے چہ بیت این شدن ہین مرکب ما موصولہ اور لفظ ہی سے بکسر ہا اور فتح یا ضمیر مونث واحد اور یا مشدد علامت جعل ہے اور تا مصدری مگر یا لفظ ہی بجہت اجتماع یاات حذف ہوئی ہے کذا فی الغیاث اور صناعت بکسر اول پیشہ اور کام اور اصطلاح مین اطلاق اسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب و الکشف اور حد بفتح و تشدید دال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق مین تعریف شئی بذاتیات جیسے کہ تعریف انسان کی بحیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بعرضیات جیسے کہ تعریف انسان کی بماشی ضاحک غیاث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام موزون مقفیٰ ات شعر نزدیک منطقیون کے کلام مخیل معتدل ہے اور عرف جمہور مین یعنی نزدیک شعرا کے کلام موزون بوزن عروضی اور مقفیٰ ہے کلام سخن گفتن و سخن منتخب سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے تخیل ہو مقفیٰ وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظون کے آیندہ متن مین مفصل مرقوم ہین اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ شبہہ کیا ہے ح قولہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور مقصودہ بالذات نیست آرے از امور مقصودہ بالعرض ست کہ معین و مفید نحوی از تخئیل باشد کہ مقصود بالذات ست و ازینجا ست کہ شیخ در منطق الشفا آوردہ لا نظر للمنطقی فی شئی من ذلک الا فی کونہ کلاما مخیلا و در جاے دیگر گفتہ انما ینظر المنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند چنانکہ محقق خود در اساس الاقتباس میگوید بعضی قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد چنانکہ بعضی اشعار رہمچنان ست و در دیگر لغات قدیم مانند عبری و سریانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار نکردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اول عرب را بودہ و دیگر امم متابعت ایشان کردہ اند و نظر خاص است بہ تخئیل و وزن را ازان جہت اعتبار کنند کہ بوجہی اقتضای تخئیل کند و صناعت منطق باحث بالذات

از تخییل شعر است در باعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح نے اُسکا جواب یون لکھا ہے ش

باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق است زیرا کہ قیاس را از علم منطق بر پنج نوع قسمت کردہ اند و شعر ہم جزوی از ہمان اجزای پنجگانہ است و این بجہت مناسبت تخییل ست تم کلامہ پس کیفیت جواب کی ظاہر ہے

اس وجہ سے کہ یہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہین رکھتی بہرکیف فقیر نے

اس باب مین رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب کی خدمت مین لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب

اُسکا یون لکھ بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقین کلام مخیل کہ باعث انبساط نفس یا انقباض باشد

ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپ گرفتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس این شبہہ

شبہہ محض است و بس اور جناب سید علی محمد صاحب خلف الرشید جناب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر و الزمان ادام اللہ فیوضہم

نے اس جگہ یہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کبھی اطلاق تخییل کا اُس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شئے انسان کے

خیال مین گذری چنانچہ یہ معنی لغوی ہین اور کبھی تخییل سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس مین

از روے انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہ معنی اصطلاحی ہین اور وزن کے معنی لغت مین معتدل کے بھی

آئے ہین چنانچہ کتاب مجمع البحرین مین تفسیر آیہ وافی ہدایہ واثبتنا فیہا من کل شئی موزون) لکھے ہین اور عرف عام

مین کہتے ہین قد موزون اور بنا بر اصطلاح جمہور شعرا کے ایک ہیأت ہے کہ نظام حرکات و سکنات وغیرہ

کے چنانچہ انشاء اللہ تعالے معلوم ہوگا جب یہ مہید ہوا پس معلوم ہو کہ یہ شبہہ جب ہوتا ہے کہ تخییل اور

وزن کے معنی اصطلاحی ہون اور اگر تخییل سے مراد معنی لغوی ہون اور موزون سے مراد معتدل اور معنی

تمام عبارت کے یہ کہین کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مخیل یعنے خیال کردہ شدہ اور معتدل ہے جس مین

تطویل یا احمال مضر بفہم مطالب نہ ہین اور یہ کلام البتہ اثر کریگا نفس مین یہ انقباض یا یہ انبساط یا یہ کہ

تخییل سے معنی اصطلاحی ہون مگر تجرید کرین اُس سے معانی کو بعد ازان اُس لفظ کو ذکر کرین کہ وہ دلالت کرے

آن معنون پر چنانچہ (ولقشعر منہ جلود الذین) الایہ مین تجرید کی ہے پس بنا بر این اعتراض مذکور مرفوع اور

شبہہ مسطور مدفوع ہے (فقال العل لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا) اور فقیر کے ذہن مین یہ آتا ہے

کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہین شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اور یہی وزن فارق ہے درمیان

نثر اور نظم کے ورنہ کلام مخیل دونون مین چنانچہ حق تعالی فرماتا ہے (ما علمناہ الشعر) یعنے نیاموختیم پیغمبر

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم را شعر شک نہین کہ کلام خدا مین بھی شعر سے مراد کلام موزون ہے اور منطقی کو

غرض اور بحث قضایای تخلیہ سی ہی نظم ہو خواہ نثر مگر تعریف نظم اور نثر کی اُس کے نزدیک بھی علاحدہ ہے
نثر فقط کلام مخیل ہے اور نظم کلام مخیل موزون جو اہل عروض کے نزدیک ہے مگر بحث وزن سے کام اہل عروض کا
ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ مثلاً نغمہ جب ذکر اسکا علم فقہ مین ہوگا فقیہ کو غرض اور بحث اُسکے حلال اور
حرام مین ہوگی مگر جب تعریف نغمہ کی فقیہ سے پوچھیے وہی تعریف نغمے کی کریگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
اگرچہ اُسکو غرض اور بحث اُس سے نہین ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تعریف شعر مین
فرماتے ہین کہ شعر نزد منطقیان مخیل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہین کرتے اور شک نہین کہ اگر
قید موزون کی نہو نثر بھی نظم مین داخل ہو جائے کہ کوئی کلام تخییل سے خالی نہین نظم ہو خواہ نثر اور حال
اہل منطق کا اس باب مین یہ ہے کہ متقدمین اُنمین دو فرقے ہین بعضون نے فقط کلام مخیل کو شعر کہا ہے
اور اُنکو اپنے مطلب سے مطلب ہے اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو درمیان نثر اور
نظم کے چنانچہ یہ دعوے ہمارا عبارت معترض سے کہ لہذا بعضے قدما وزن را داخل حد شعر نکردہ اند اور عبارت
اساس الاقتباس سے کہ بعضے قدما کلام مخیل را شعر گفتہ اند اگرچہ وزن حقیقی نداشتہ باشد صاف پیدا ہے
کسواسطے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہین کیا لازم آیا کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
اہل منطق کا یہ حال ہے کہ کل اُنکے وزن کو اعتبار کرتے ہین بلکہ قافیے کو بھی چنانچہ عبارت شرح
تجرید کی یہ ہے متن والشعر من الصناعات وہو عند القدماء کلام مخیل وعند المحدثین کلام موزون متساوی الارکان
(علوم سے ہے ۱۲) (متاخرین ۱۲) (انقباض ۱۲)
المقفی انتہی شرح الشعر صناعۃ من الصناعات وہو عند القدماء کل کلام مخیل یقتضی للنفس بسطاً او قبضاً اما المحدثون
(خوشی ۱۲)
فالشعر عندہم کل کلام موزون متساوی الارکان مقفًا دوسری جگہہ شرح مذکور مین یون لکھا ہے والشعر التام یحاکی
(کامل ۱۲) (حکایت کند ۱۲)
بالکلام المخیل وبالوزن وبالنغمۃ المناسبتہ ان قارنتہا والکلام یحاکی اما بالالفاظ او بالمعانی اوبہما اور وزن
(وہ وزن سامعی سرایند ۱۲) (اگر نزدیک شوند آن شعر ۱۲)
کی بھی کئی صورتین ہین وزن صرفی اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
چنانچہ عبارت شرح تجرید کی یہ ہے وانا فی الامم القدیمۃ من الیونانیین والعبرانیین والسریانیین فلم
ینقلوا عن قدمائہم شعراً موزوناً بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان ہے یا نثر اشبہ وقوافیہا غیر متفقۃ
(نقل کرتے ہین ۱۲)
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جنکے نزدیک شعر فقط کلام مخیل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
جانتے ہین وہ بھی ایک وزن ہے پس ان دلیلون سے نزدیک متامل کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
چارہ نہین اور اہل منطق بھی اُسکو داخل حد جانتے ہین ہرچند غرض اور بحث اُنکو تخییل سے ہے پس

قول محقق صحیح ٹھہرا فقال هم اما کلام الفاظی باشد مولف از حروف که بحسب وضع بر معنی مقصود دال باشد
و شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد و اگر کسی به تکلف فعلی غیر ملفوظ را مانند حرکتی از دست یا چشم مثلاً جزوے
از اجزای شعر گرداند حکم آن فعل حکم الفاظ باشد از ان جهت که مشتمل باشد بر حدوث صوتی یا خیال صوتی
دال بر مرادی ش پس کلام الفاظ ہین مولف حروف سے کہ بحسب وضع معنی مقصودہ پر دال ہون اور
شعر بے الفاظ نہین ہو سکتا اور اگر کوئی بہ تکلف ایک فعل غیر ملفوظ کو مثل حرکت دست یا حرکت چشم کے
ایک جزو اجزا سے شعر سے مقرر کرے تو اسکا حکم لفظ کا ہے کہ حدوث صوت یا خیال صوت اسمین
ایک مراد پر شامل ہے پس کلام کے معنی لغوی سابق لکھے گئے اور اصطلاح اہل نحو مین لفظ ہے
متضمن دو کلمہ یعنی مرکب دو اسم سے یا فعل سے اور اسم سے کہ نسبت ایک کی دوسرے سے ہو
اسطرح کہ فائدہ تام دے جیسے زید قایم اور قام زید منتخب اور غیاث سے اور مراد حروف سے حرف تہجی
ہین اور مثال فعل غیر ملفوظ کی جسکو حکم لفظ مین کہا ہے یہ ہے مثلاً کہے کوئی یہ مصرع ع مردی
از خانہ برون آمد و گفتا ۞ اور اشارہ آنکھ سے کرے معنی اسکے یہ ہوئے کہ بیا یا ہاتھ ہاتھ پر مارے
معنے اسکے یہہ ہوئے کہ بزن پس یہہ حدوث صوت یعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا اور یہہ خیال صوت یعنی
آنکھ سے اشارہ کرنا چونکہ دال ایک مراد پر ہے حکم لفظ مین ہے مگر یہہ بھی تکلف سے خالی نہین
حاشیہ کا مطلب اسی قبیل سے ہے مگر شارح نے اسکو خلاف ٹھہرایا ہے عبارت اسکی یہہ ہے ش
مطلب متن از فهم صاحب میزان رو گرفته و بر زعم مصنف براه دور از معانی رفته
کماهی باید دانست که مراد مصنف اینست که آن حرکت دست یا چشم مثلاً بجهت اشتمال بر حدوث صوت
یا خیال صوت که دال بود بر مرادی در حکم لفظ باشد اما بحرکت دست حدوث صوت چنانکه درین مصرع
ع مردی بدر خانه ما زد دستک پس لفظ دستک ذکر نسازند و دست بر دست زده مفهوم مراد گیرند
و خیال صوت بحرکت دست یعنی آوازی پیدا نباشد چنانکه درین مصرع ع که مرا با تو هیچ کار نماند ۞ دست را
دو بار حرکت دهند که لفظ برو برو از ان مراد بود اما بحرکت چشم حدوث صوت راست نیاید پس خیال
صوت می شاید چنانکه درین مصرع ع گفتم که بجانم نگری گفت ۞ یعنی از لفظ گفت اشاره بحرکت چشم
نماید که لفظ بچشم به خیال در آید و دلالت این حرکات بر مدلولات وضعی غیر لفظی باشد و این همه از تکلف
خالی نباشد چنانچہ مصنف بھی اشارہ بان نمودہ تم کلام ظاہر ہے کہ حاصل دونون عبارتون کا ایک ہی

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شارح کا کچھ اور تھا مگر بیان درست نہو سکا بہرکیف یہ مقام چندان دقت طلب نہین ہے ھم وہمچنین الفاظ مہمل یعنی را اگرچہ مستجمع وزن و قافیہ باشد از قبیل شعر نشمرند ت یہ فقرہ عطف ہے اس قول پر کہ شعر بی الفاظ تصور نتوان کرد یعنی جیسے شعر بے الفاظ نہین ہوتا اسی طرح الفاظ مہمل یعنی کو اگرچہ موزون اور مقفے ہون قبیل شعر سے نہین گنتے مہمل لغت مین بضم اول اور میم ثانی مفتوح فروگذاشتہ شدہ اور متروک اور بیکار مدار اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح مین جو کلام کہ معنے نرکھتا ہو ایک تذکرے مین لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہون اور معنی اُنکے کچھ نہون تا سامع اشتباہ مین پڑے بن اُس بزرگ نے اتباعًا للامر فی البدیہہ تین شعر کہے ایک اونمین سے یہ ہے ۵ روزی کہ در بدخشان نخ بیر خیار بند دہ فالودہ دمشقی خلخال مار گردد پس ایسے کلام بیمعنے کو شعر نکہنا چاہیے ھم و حکم ہذیانات اہل جحون و ہزل کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشند و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشد ازان جہت کہ مراد ایشان بسبب قصد ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر باد غیر شعر را بجاے جنس ست ت اور حکم بیہودہ گویون اہل جحون اور اہل ہزل یعنی بیباکون اور گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہون اور نظم مین وارد کرین حکم الفاظ معنے دار کا ہے اس جہت سے کہ مراد اُنکی موافق اُنکے قصد کے اُن الفاظ سے حاصل ہے پس کلام شعر اور غیر شعر کو بجاے جنس ہے ہذیان لغت مین بفتحتین اور ذال معجمہ سخن بیہودہ کہنا بیہوشی مرض مین کذا فی المنتخب و الصراح و الغیاث اور جحون لغت مین بالضم کالدخول یعنی بیباکی پس اگرچہ ہذیان کلام بیہوشی اور ہزل سخن بیہودہ ہے عمدًا الا اصطلاح مین ہزل اور ہذیان دونون کلام مسخرگی کو کہتے ہین جیسا کہ کلام جعفر زٹلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشاء اللہ خان کے ہجو مولوی فائق مین شعر چہ خوش گفت فائق شاعر غرّا ٭ کہ چون فاہن من ذہن رسا نباشد ٭ بمقام شعر چہ ضرورت افتد ٭ تشدید صحیح چرا نباشد ٭ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یون ہے کہ مین نے ایک شعر کئی وزنون مین کہا تھا اُس مین لفظ یہ مشدد تھا میر انشاء اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی اس مین شریک اُنکے ہوے مین نے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھ بھیجی انشاء اللہ خان نے خفیف ہوکر چند شعر میری ہجو مین کہے مین نے بھی ایک رسالہ اُن دونون کی ہجو مین لکھا کہ جواب ترکی بہ ترکی شعر آخر اسکا یہ ہے شعر چون این رسالہ واقع دخل دو شاعر ست ٭ زین جنگ نام او شدہ یک گزدو فاختہ

صاحب میزان نے بھی شعر انشاء اللہ خان کا لکھا ہے مگر ایک مصرع کہین کا اور ایک مصرع کہین کا
آ دم بہ سر مطلب فرمایا محقق علیہ الرحمہ نے کہ کلام شعر اور غیر شعر کو یعنی نظم و نثر کو بجاے جنس ہے یعنی
معنے جنس کے صادق ہین مگر جنس حقیقی نکھا چاہیے اسواسطے کہ مرکب مین دریافت کرنا معنے جنس کا
عسیر اور دقیق ہے چنانچہ کتاب سلم العلوم مین موید اسکے یہ عبارت ہے لاکن فی المرکب تحصیل
معنی الجنس عسیر دقیق وفی البسیط تنقیح المادۃ مستعسر و مشکل فان ابہام المعین وتعیین المبہم عظیم انتہی لہذا
علیہ الرحمہ نے احتیاطاً کلام کو بجاے جنس کہا قال ح قولہ بجاے جنس یعنی جا بیکہ آنجا جنس مذکور
شاید پس مراد ازان عین جنس ہست ھم اما تخییل تاثیر سخن باشد در نفس بر وجہی از وجوہ مانند بسیط یا قبض
و شبہہ نیست کہ غرض از شعر تخییل ہست تا حصول آن در نفس مبدء صدور فعلی شود از و مانند اقدام بر کارے
یا امتناع ازان یا مبدء حدوث ہیاتی شود درو مانند رضا یا سخط یا نوعی از لذت کہ مطلوب باشد الا آنکہ
تخییل را حکماے یونان از اسباب ماہیت شعر شمردہ اند و شعراے عرب و عجم از اسباب جودت او
می شمرند پس بقول یونانیان از فصول شعر باشد و بقول این جماعت از اغراض و بثابت غایتہا ست
لیکن تخییل تاثیر کرنا سخن کا ہے نفس مین کسی وجہ سے مانند بسط کے یا قبض کے کہ دل خوش ہو جاے
یا رنجیدہ جاے اور شک نہین ہے کہ غرض شعر سے بھی تاثیر سخن ہی تا حاصل ہونا اسکا نفس مین منشار صدور ایک فعل کا
ہو مثل اقدام کے ایک کام پر یا امتناع کے اس سے یا مبدء پیدا ہونے ایک ماہیت کا ہو نفس مین مانند رضا کے
یا ناخوشی کے یا کسیطرح کی لذت کہ مطلوب ہو مگر اس تخییل کو حکماے یونان اسباب ماہیت شعر سے کہتے ہین اور شعراے عرب
اور عجم اسباب حسن شعر سے سمجھتے ہین پس بقول یونانیان یہ تخییل فصول شعر سے ہوا اور بقول شعرا بمنزلہ غرض اور غایت
شعر سے پس معنی تخییل کے لغت سے قبل ازین لکھے گئے اور بسط بالفتح بمعنی فراخی صراح سے اور بمعنی گستردن غیاث سے
اور مراد اس سے انبساط نفس ہے اور قبض بفتح اول اور سکون ثانی گرفتن اور گرفتگی غیاث سے اور مراد اس سے
انقباض نفس ہے اور مبدء بفتح صیغہ اسم ظرف ثلاثی مجرد سے جگہ آغاز کرنے اور آشکارا کرنے کی
اور بضم اور دال مہملہ مکسورہ اور بعد اسکے ہمزہ صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے آغاز
کرنے والا اور پیدا کرنے والا اور بضم اور دال مہملہ مفتوحہ صیغہ اسم ظرف کا باب افعال سے
جگہ آغاز اور آشکارا کرنے کی کذا فی الغیاث اور اقدام بکسرہ پیشیروی کرنا کسی کام مین غیاث سے اور
ہیات بروزن عبرت بنانا اور شکل اور صورت کشف اور غیاث سے اور رضا بالکسر خوشنودی اور

بفتح خوشنود ہونا کشف اور صراح اور موئد سے اور صاحب منتخب نے دونون لفظ بالفتح لکھے ہین غیاث سے اور سخط بالفتحتین اور خار معجمہ خشم اور غضب مدار اور موئد سے اور منتخب مین بالضم اور بالفتحتین ہے اور صراح مین بضم اور بفتح اور سکون ثانی اور جودت بفتح نیکی اور نیک ہونا اور خوبی ہر چیز کی منتخب اور کشف اور شرح نصاب اور غیاث سے اور فصل بالفتح جدا کرنا اور جدا ہونا اور اصطلاح منطق مین وہ چیز کہ تمیز دے ایک شے کو مشارکات ذاتیہ سے اور واقع ہو جواب ای شی ہو فی ذاتہ مین جیسے کہ لفظ ناطق تمیز دیتا ہے انسان کو اور حیوانون سے کہ شریک اسکے ہین جواتیت مین غیاث سے مثال اسکی جو نفس مین انبساط پیدا کرے مصرع شراب سرخ چون یاقوت سیال مثال اسکی جو نفس مین انقباض پیدا کرے مصرع عسل تلخ و طبوع چون نگس تا مثال اسکی جو نفس مین منشا اقدام کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت خواہی کہ خدای بر تو بخشد ⁂ با خلق خدای کن نکوئی ⁂ یا اشعار رجز وقت جنگ نظامی کہتا ہے بیت ترا چہ سنجیل فولادخای ⁂ کہ پشت پیلان کشم پیلپای ⁂ درم پہلوی پہلوانان بہ تیغ ⁂ خورم گردہ گردنان بید ریغ ⁂ مثال اسکی جو نفس مین باعث امتناع کار کا ہو سعدی کہتا ہے بیت الا تا نخواہی بلا بر حسود ⁂ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ⁂ چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنی ⁂ کہ وی را چنین دشمن اندر قفاست ⁂ مثال اسکی جو نفس مین مبدء رضا ہو سعدی کہتا ہے بیت زشکم آید چو کسے سیر نگہہ در تو کند ⁂ باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن ⁂ یا اشعار مدح جیسا کہ ناصر علی نے مدح ذوالفقار خان مین ایک مطلع پڑہا وہ ایسا خوش ہوا کہ لاکھ روپے صلہ مین دیئے مطلع ای شان حیدری ز جبین تو آشکار ⁂ نام تو در نبرد کند کار ذوالفقار ⁂ مثال اسکی جو نفس مین باعث سخط ہو سعدی کہتا ہے بیت بہ تیشہ کس نخراشد ز روی خارا گل ⁂ چنانچہ بانگ درشت تو میخراشد دل ⁂ یا اشعار ہجو کہ باعث سخط ہین اسکو کہ جسکی ہجو ہے جیسے یہ بیت تا میر آفتاب شعرا خواند روزگار ⁂ خورشید سر برہنہ برآمد زکوہسار ⁂ مثال اسکی کہ جس سے نفس کو لذت حاصل ہو اور لذتین بہت سی ہین ازانجملہ ذکر عیش و نشاط کا حافظ کہتا ہے بیت ساقیا برخیز و درده جام را ⁂ خاک بر سر کن غم ایام را ⁂ هم واما وزن ہیئاتی ست تابع نظام ترتیب حرکات و سکنات و تناسب آن در عدد و مقدار کہ نفس از ادراک آن ہیئات لذتی مخصوص یابد کہ آنرا درین موضع ذوق خوانند بیت واما وزن ایک شکل ہے تابع نظام ترتیب حرکات اور سکنات کی

(margin:) ذوق خوانند

اور اُسکے مناسبت کے عدد مین اور مقدار مین کہ نفس اُسکے دریافت کرنے سے ایک لذت تحصیل
پاتا ہے کہ اُسکو اس جگہہ ذوق کہتے ہین پس مناسبت عددی یہ ہے کہ مثلاً حروف اور حرکات
اور سکنات دونون مصرعون مین برابر ہون اگرچہ حرکات مختلف ہون اور کہین ایک ساکن اور
کہین دو ساکن ہون اور مناسبت مقدار کی یہ ہے کہ مثلاً عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلان
یا عروض مین فعلن ہو اور ضرب مین فعلتن یہہ مناسبت سے خارج نہین جب وقت اپنے حرکات اور سکنات مناسب
کمیت اور کیفیت مین واقع ہونگی اُسنے ایک شکل پیدا ہوگی کہ اُسکا نام وزن ہے اور اُس وزن
کے ادراک سے نفس جو لذت اُٹھائے گا اُسکو ذوق کہین گے ہم و موضوع آن حرکات و
سکنات اگر حروف باشد آنرا شعر خوانند والا آنرا ایقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را در ادراک آن ہیأت
مدخلی عظیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہریکے از شعر یا ایقاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را امکان تحصیل آن باشد باکتساب و بعضی را نبود و عادت را ہم
دران باب مدخلی تمام است و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف امم مختلف است
اور محل عرض اُن حرکات اور سکنات کا اگر حروف ہون اُسکو شعر کہتے ہین اور اگر سوا حروف کے
یعنی اصوات مزامیر وغیرہ ہون اُنکو ایقاع کہتے ہین اور فطرت نفس کو اُسکے ادراک مین دخل تمام
ہے اسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا ایقاع مین صاحب ذوق ہوتے ہین اور بعضے
نہین ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہین ہوتے اُنہین سے بعضون کو امکان تحصیل
باکتساب ہے اور بعضون کو امکان تحصیل باکتساب بھی نہین ہے اور عادت کو بھی اس مین دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر اور ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف امم کے مختلف ہین مثلاً اکثر
اوزان عرب مین مستعمل اور خوشنما ہین عجم مین مستعمل اور خوشنما نہین اور بیشتر اوزان عجم مین مستعمل اور خوشنما ہین
عرب مین متروک ہین ایقاع لغت مین واقع کرنا اور جنگ مین ڈالنا ہے منتخب سے اور اصطلاح موسیقی
مین تال اور اہل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی مگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہ
بیان وزن شعر منظور ہے نہ تعریف ایقاع لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور ایقاع یعنی تال کے
ہم و وزن اگرچہ از اسباب تخییل ست و ہر موزون بوجہے از وجوہ مخیل باشد و اگرچہ نہ ہر مخیلی موزون
باشد اما اعتبار تخییل دیگر ست و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن ازان جہت کہ وزن ست دیگر ست

وازان جہت کہ اقتضای تخییل کند دیگرست اور وزن اگرچہ اسباب تخییل سے ہے کسواسطے کہ وزن
سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے مخیل ہے یعنی ہر کلام
موزون رضا اور سخط وغیرہ تاثیرات سے خالی نہین اگرچہ ہر مخیل موزون نہین ہے کسواسطے کہ تخییل نثر
بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخییل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثیر سخن ہے نفس مین اور اعتبار وزن کا اور ہے
کہ یہہ تابع نظام ترتیب حرکات وسکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جہت سے کہ وزن ہی اور ہے
اور اس جہت سے کہ اقتضائے تخییل کرتا ہے اور ہے کہ بوجہ وزن اُسکو موزون کہتے ہین اور بوجہ تخییل
کلام مخیل پس وزن خاص اور تخییل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخییل سے خالی نہین اور کلام مخیل نثر بھی
ہے م و باتفاق وزن از فصول ذاتی شعرست الا آنکہ ہیاتہا باشد کہ تناسب آن تام نباشد و نزدیک
باشد بتام مانند اوزان خسروانیہا و بعضی لاسکویہا و شاید کہ بعضی امم آنرا بسبب مشابہت از اوزان
شعر شمرند و بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی نشمرند پس ازین جہت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف افتد
ت اور باتفاق حکما اور شعرا کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا
ہے نثر سے مگر اُس وزن کی صورتین ہین کہ مناسبت اُسکی تام نہوا اور نزدیک ہو ساتھ مناسبت
تام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضے اوزان آواز لاسکوی کے اور کبھی بعضے لوگ اُسکو بسبب مشابہت
کے اوزان شعر سے جانتے ہین اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہین جانتے
پس اس جہت سے کبھی اعتبار وزن مین اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین و کاف و کسرہ واؤ
اور یاے معروف نام ایک چھوٹے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہانگیری سے اور برہان سے اور
خسروانی ایک لحن ہے مصنفات باربد مطرب سے کہ نثر مسجع ہے مدح خسرو پرویز مین جہانگیری سے
اور برہان قاطع سے سق خسروانی عبارت ازان ست کہ نقیبان پیش سلاطین سرایند و لاسکوی
منسوب باشد بلاسکو نام شخصے کہ از قوم تُرک رندانہ وضعے بود کہ تصنیف ہاے جاہلانہ میکرد و بنام موجد آن
طرح شہرت یافت اکنون گفتہ ہر کہ باشد آنرا لاسکوی خوانند الی آخرہ تم کلامہ ظاہرا بہ معنے ایجادی ہین کہ
جہانگیری اور برہان وغیرہ کتب لغت مین پاے نہین جاتے م و اما قافیہ تشابہ اواخر ادوار باشد و مراد
از تشابہ اینجا اتحاد حروف خاتمہ ست با اختلاف کلمات مقاطع یا آنچہ در حکم مقاطع باشد در لفظ یا
در معنی ست و اما قافیہ تشابہ اواخر مصاریع کا ہے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا حروف خاتمہ کا یعنی روی

مصرع ۱۲

وغیرہ کا ساتھ اختلاف کلمات آخر کے یا وہ کلمے کہ جو حکم آخر مین ہون لفظ مین یا معنی مین پس کلمات آخر
وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف نہو اور حکم کلمات آخر مین وہ قافیے ہین کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد
قافیے کے ہو جیسے یہ بیت ساقیا ازان بادہ منصورم ، در رگ و در ریشہ من صورم پس اگر بعد قافیے
کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخر مین داخل ہے جیسے یہ بیت نور بہر بتان نثار کردم ، سر
بہر بتان نثار کردم ، جاننا چاہیئے کہ یہ تین صورتین ہین لایق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھ
مار کے کہ اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معنًا دوسرا قافیہ زبان کا
ساتھ لسان کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معنًا تیسرا قافیہ
چشم کا بمعنی آنکھ کے ساتھ چشم کے بمعنی امید کے اسمین اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات
کے معنًا نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ اوا وار نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثر است چہ گاہی ہمہ بیت جز
قافیہ و ردیف نباشد فافہم م و مراد از دور با درینجا یا مصراعہا ست کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ
در مثنوی یا بیت ہای تام چنانکہ در قطعہ ہا و قصیدہ ہا ت اور مراد دور سے یہان وہ مصرع ہین جنمین
قافیہ ہو جیسے مثنوی مین یا ابیات تام جیسے قطعون اور قصیدون مین یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہا ے
قصیدہ اور غزل مین کہ دونون مصرعون مین قافیہ ہوتا ہے اونکو دور کہتے ہین اور باقی ابیات قصیدہ
اور غزل اور قطعہ مین کہ مصاریع آخر محل قافیہ ہین وہ دور ہین حقیقتاً اور تمام بیت کو یعنی دونون مصرعونکو
بسبب شمول قافیے کے مجازاً دور کہتے ہین م و باشد کہ ہم در بعضی مصراعہا و ہم در بیتہا اعتبار کنند
چنانکہ در رباعیات و امثالہا ت اور کبھی بعضے مصرعون مین اور بیتون مین اعتبار کرتے ہین جیسا کہ
رباعیون مین اور ان کے مانند مین پس اور ان میم جمع ورم بمعنی مستزاد ہے یعنی رباعی مین مصرع اول اور ثانی
ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کی سلیم کہتا ہے رباعی بستہ جہان زبس ز تابش ہوا ، شد
موجۂ آب ہمچو موج خارا ، در صفحہ بشکل نقطہ گردید الف ، از بسکہ شدہ غنچہ ز تاب سرما ، اور مستزاد مین
بھی قافیہ معتبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کند حال گدارا ، در حضرت
شاہی ، در غلغل بلبل چہ خبر باد صبا را جز نالہ و آہی م و باشد کہ در دور ہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار
کنند مانند مسمطات چہار خانہ و غیر آن ت اور کبھی دورون مین کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہین
اعتبار کرتے ہین مانند مسمطات چہار خانہ وغیرہ کے پس مسمط چہار خانہ وہ بیت ہے کہ جس مین چار قافیے

ہون تین قافیے جداگانہ اور چوتھا موافق قوافی قصیدہ خواہ غزل کے مثال سعدی کہتا ہے ؎
من ماندہ ام مہجور از و * درماندہ ورنجور از و * گویا کہ نیشتی دور از و * در استخوانم میرود * اور کبھی
چار قافیون سے زیادہ بھی ہوتے ہین مثال بیت چہ باری شوخ پرکاری نگاری خاطر آزارے *
بہاری حسن گلزاری وفتنہ فتانی ع درتحت عبارت معیار آن نوشتہ پنج خانہ وشش خانہ یعنی
مخمس ومسدس فافہم ھ واگر درغیر شعر اعتبار کنند آن را سجع خوانند وباشد کہ آنجا اتحاد حروف خاتمہ
اعتبار نکنند وبرتقارب آن در مخارج اقتصار نمایند ت اور اگر غیر شعر یعنی نثر مین اعتبار قافیہ کرین
او سکو سجع کہتے ہین اور کبھی نثر مین اتحاد حروف خاتمہ اعتبار نہین کرتے ہین حروف قریب المخرج پر
اقتصار کرتے ہین پس سجع لغت مین بالفتح بمعنی آواز طیور خوش آواز ہے مثل بلبل اور قمری کے
اور اصطلاح مین برابر ہونا دو لفظ اور آخر فقرتین کا اور سجع تین قسم پر ہے اول متوازی او سمین حرف روی
اور وزن اور عدد مین برابری چاہئے جیسے گل اور مل اور بہار اور قرار اور صبوری اور دوری اور مہجوری
اور مخموری اور نظر اور شکر دوسرا مطرف بہ تشدید را او سمین موافقت دو لفظون کی بحرف روی چاہئے
اور وزن اور عدد حروف مختلف جیسے وقار اور اطوار اور مال اور مثال اور بود اور وجود سوم متوازن
او سمین موافقت دو لفظون کی وزن اور عدد حروف مین چاہئے اور روی مختلف جیسے اعمار اور ارزاق
اور مراتب اور مراسم اور تحریر اور تسوید یہ قسم مرغوب نہین ہے پس اطلاق لفظ قافیہ کا نظم مین کرتے
ہین اور نثر مین او سکو سجع کہتے ہین غیاث اللغات اور اقتصار لغت مین بالکسر وصاد مہملہ کوتاہی کرنا
اور ایک چیز پر ٹھہرنا منتخب سے اور اصطلاح اہل معنی مین کلام کثیر اللفظ اور قلیل المعنی کرنا اور قول محقق
علیہ الرحمہ کا قریب المخرج پر اکتفا کرتے ہین جیسے یہ فقرہ کَن سَبُعاً خَالِساً وَذِیباً خَالِساً او کلباً حارساً
وَلَا تَکُن اِنسَاناً نَاقِصاً یہان روی قریب المخرج ہے معنی یہ ہین کہ ہو درندہ قاہر یا گرگ
ربایندہ یا سگ نگہبان اور نہ ہو آدمی ناقص ھ ودریک دور اعتبار قافیہ ممکن نباشد الا بعد تقدیر
دوری دیگر باآن ت اور ایک مصرع اور فرد مین اعتبار قافیے کا ممکن نہین الا بعد فرض کرنے
مصرع یا فرد دوم کے یعنی جب تک دو دور ہونگے قافیہ معتبر ہوگا ھ وچنین گویند کہ در اشعار یونانیان
قافیہ معتبر نبودہ ست وحشوئی بزبان فارسی کتابی جمع کردہ ست مشتمل بر اشعار غیر مقفی وآن را
یونہ نامہ نام نہادہ ت اور ایسا کہتے ہین کہ یونانیون کے اشعار مین قافیہ لازم اور ضروری

نہ تھا اور حشوی شاعر نے زبان فارسی مین ایک کتاب جمع کی ہے کہ اوس مین اشعار غیر مقفی ہین
اور اوسکا یوسف نامہ نام رکھا ہے ھم پس ازین بحث معلوم می شود کہ اعتبار قافیہ از فصول ذاتی شعر
نیست بلکہ از لوازم اوست بحسب اصطلاح اما از فصول ذاتی بعضی انواع شعر است مانند قصیدہ و قطعہ
و مانند آن ت پس ان بحثون سے معلوم ہوا کہ اعتبار قافیے کا فصول ذاتی شعر سے نہین ہے بلکہ
اوسکے لوازم سے ہے حسب اصطلاح اما فصول ذاتی بعضے انواع شعر سے ہے مانند قصیدہ اور قطعہ
کے اور جو مثل قصیدے اور قطعے کے ہے جیسے غزل اور مثنوی اور رباعی اور لوازم جمع لازم کی
اور لازم وہ ہے کہ ہمیشہ ساتھ ایک چیز کے ہو کذا فی المنتخب اور قطعہ بکسر اول اور سکون ثانی ٹکڑا
ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ مطلع ہو یا نہو گویا وہ ایک ٹکڑا غزل سے یا قصیدے
سے بریدہ ہوا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے اور اس معنی مین بالفتح خطا ہے مگر بعضے فصحاے
متاخرین نے جایز رکھا ہے مطلب عبارت کا یہ ہے کہ قصیدہ اور قطعہ اور غزل اور رباعی اور مثنوی
جسمین دو مصرع یا دو بیتین یا زیادہ ہونگی اونمین قافیہ فصول ذاتی سے ہے اور ایک مصرع یا ایک
فرد اوسمین فصول ذاتی سے نہین بلکہ اوسکو موزون کہین گے اور اعتبار قافیہ نہو گا ھ و حد شعر بحسب
عرف اہل روزگار بموجب این تحقیق کلام موزون باشد و بس و اگر اعتبار قافیہ در حد شعر واجب شمرند
کلام موزون باشد بر وجہی کہ چون قراین زیادت از یکی شود آن قراین مقفی باشد ت اور تعریف
شعر کی بحسب عرف اہل زمانہ بموجب اس تحقیق کے کلام موزون ہے اور بس اور اگر اعتبار قافیہ تعریف
شعر مین واجب جانین کلام موزون ہو اسطرح پر کہ جب مصاریع یا ابیات ایک سے زیادہ ہون وہ
مقفی ہون حاصل یہ کہ کلام موزون مین قافیے کی قید ضرور نہین اور اگر ضرور ہو جیسا کہ شیخ شفا مین کہتا ہے
لا نجد ان نسمی عندنا بالشعر ما لیس بمقفی × اور واجب جانین تو اسطرح جاننا چاہیے کہ مصرع اور فرد مین
ضرور نہین زیادہ مین ضرور ہے م **فصل دوم در اسباب اختلاف اوزان و قوافی**

گرانی ۱۲

در لغات لغت در رزانت و خفت مختلف است چہ تازی مثلاً بقیاس با پارسی بر رزانت و ثقل نزدیکتر

زبان ۱۲ زبان ۱۲ سبکی ۱۲

باشد و پارسی بخفت مایل ترست **فصل** دوسری اسباب اختلاف اوزان و قوافی مین از رو ے لغات کے
زبانین گرانی اور سبکی مین مختلف ہین اسواسطے کہ تازی بہ نسبت فارسی کے گران تر ہے اور فارسی
سبک تر لغت بضم اول و فتح غین معجمہ زبان قوم کو کہتے ہین اور عربی اصطلاح مین وہ الفاظ کہ معانی اونکی مشہور نہون

غیاث اور منتخب سے رزانت بفتح آہستگی اور گرانباری اور آرامیدگی بحر الجواہر اور صراح سے اور کشف اور مدار مین بمعنی استواری غیاث سے ہم و اسباب اختلاف یا ماہیات (ذات ۱۲) حروف باشد و آن چنان بود که حروف مستعمل در بعضی لغات از مخارج دشوار باشد مانند ضاد و ثا و طا در تازی و در بعضی بضد آن ست اور سبب اس اختلاف کا یا ماہیات حروف ہین یعنی عین حروف اوسکی صورت یہہ ہے کہ حروف مستعمل بعضے زبانون مین مخرج سے بدشواری نکلتے ہین مثل ضاد معجمہ اور ثاے مثلثہ اور طا مہملہ کے تازی مین اور بعضی زبانون مین برخلاف اسکے ہے یعنی حروف مخرج سے بآسانی نکلتے ہین جیسے زے اور اوسکے فارسی مین ہم و یا ماہیئت حروف باشد و آن چنان بود که حرکات حروف در بعضی لغات بکمیت پیشتر بود مانند لغت تازی که اکثر مقاطع کلمات دران لغت متحرک باشد و در بیشتر لغات بخلاف آن و یا بہ کیفیت (مقدار ۱۲) تمام تر بود مانند لغت تازی که حرکات حروف در وی تمام باشد بخلاف پارسی که بعضی حرکات در وی مختلس بود مانند حرکت را در لفظ پارسی ست اور یا سبب اختلاف زبانون کا صورت حروف کی ہے (ربوده ۱۲) اوسکی دو صورتین ہین ایک یہہ کہ حرکتین حروف کی بعض لغت مین مقدار مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ اکثر اواخر کلمات اوس مین متحرک ہوتے ہین مثل ماضی اور مضارع اور اسماے معرب اور اکثر مبنیات مگر بعضے ساکن الآخر بھی ہوتے ہین مثل امر و نہی کے اور بعض مبنی کے مثل صَہْ کے اور اکثر زبانون مین برخلاف اوسکے ہے یعنی آواخر کلمات ساکن ہوتے ہین مثل فارسی اور ہندی اور ترکی کے اور دوسری صورت یہہ ہے کہ حرکتین حروف کی در بعض لغات بعض لغت کے کیفیت مین زیادہ ہوتی ہین مانند لغت تازی کے کہ حرکتین حروف کی اوسمین تام ہوتی ہین بخلاف فارسی کے بعضی حرکتین اوس مین مختلس ہوتی ہین یعنی غیر تام مانند حرکت حرف را کے لفظ پارسی مین پس اختلاس بمعنی ربودن ہے منتخب سے اور حرکت مختلسہ یعنی حرکت ربوده کہ ایک ثلث حذف کرکے دو ثلث کو تکلم کرین ہم و اوزان ہم در رزانت و خفت مختلف باشد چه بحسب اختلاف و اتفاق اجزای دورہا و چه بحسب کثرت و قلت حرکات در ہر دوری ست اور اوزان بھی ثقالت و خفت مین مختلف ہوتے ہین کبھی بحسب اختلاف و اتفاق ارکان مصاریع کے یعنی وہ بحرین کہ جنکی وضع ارکان مختلف سے ہے بیشتر عربی مین مستعمل ہین مثلاً فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن بحر سالم طویل اور جنکی وضع ارکان متفق سے ہے بیشتر فارسی مین استعمال اونکا ہے مثلاً فعولن فعولن فعولن فعولن بحر متقارب سالم پس یہہ وزن اوس

اوس وزن کی بہ نسبت البتہ خفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت وقلت حرکات کے ہر مصرع مین کہ فعولن
مفاعیلن مین حرکتین زیادہ ہین اور فعولن فعولن مین اوس سے کم م ولامحالہ وزن گران تر بلغتے
مانند آن خاص تر تواند بود مثلاً در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن بر وزنی کہ در اداو آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و بر انچہ حرکات کمتر باشد بکلفت تر پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت باشد دون بعضے بطبع و باین سبب بسیار بحر ہاست کہ خاص شدہ است بہ بعضی لغات
و در لغات دیگر اگر بران شعر گویند در بداہت نظر آنرا موزون نشمرند ت اور لامحالہ وزن ثقیل لغت ثقیل
مین خاص تر ہے مثلاً عربی مین کہ حرکات بیشتر ہوتے ہین شعر کہنا اوس وزن مین کہ اوسکے مصرعون مین
حرکات زیادہ ہین آسان تر ہے اور جس زبان مین کہ حرکات کمتر ہین بکلفت پس بعضے اوزان مناسب
بعضے لغت کے ہین سوا بعض کے طبیعت مین اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہین بعضی زبانون مین
اگر اور زبانون مین اوس وزن پر شعر کہین بداہت نظر مین ناموزون معلوم ہون شک نہین کہ اکثر
اوزان عرب مین مانوس اور فارسی مین غیر مانوس ہین ھم وہمین قیاس در قوافی چہ باشد کہ اندک
تشابہی در لغتی گران تر محسوس باشد و در لغتی سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب وسلب در تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جہت اختلاف را و لام نشاید ت اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیون مین
اسواسطے کہ تھوڑا سا تشابہ بھی لغت گران تر مین یعنی عربی مین محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر مین
یعنی فارسی مین نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب وسلب کا عربی مین چاہیے اور فارسی مین بسبب اختلاف
را اور لام کے بجا ہے کسواسطے کہ اختلاف ردف کا یا وصف قریب المخرج ہونے کے لغت سبکتر
مین یعنی زبان فارسی مین جائز نہین اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک
تشابہی یعنی در لغت زرین وگران تشابہ قلیل ہم میان دو لفظ محسوس ومعتبر می شود مثل تناسب
تشابہ میان ضرب وسلب اگر حرف روی را و لام را قرار دہند میتوانند زیرا کہ ہر دو حرف مذکور جہت
قرب مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام وکامل نیست الی آخرہ ش عجب است از صاحب میزان
کہ در قافیہ ضرب وسلب را و لام را روی قرار دادہ زیرا کہ باتفاق جمہور روی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقررہ قافیہ میباشد پس اگر لام و را روی باشد بای ضرب وسلب چہ باشد و روی قرار دادن
حروف میانہ لفظ بکدام تقریب تواند شد تم کلامہ اور اس جگہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے

رسالہ قافیہ میں جس جگہ بیان روی ہے یہ عبارت لکھی ہے روی حرفی ہست مکرر کہ بنای قافیہ
بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و طلب
قافیہ باشد بائی خوانندم **فصل سوم در ذکر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد** چون این
قواعد ممہد شد گوئیم اما کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات لغویان دارد
و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علما **ت** اور جب یہ قاعدے مقرر ہوئے
اب کہتے ہیں ہم کہ کلام جو بجای جنس ہے اوسکی نفس الفاظ سے بحث متعلق بصناعات لغویان ہے یعنی اہل لغت اور اسکو معنی
ہیں معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہے یعنی عموم علما میں محقق علیہ الرحمہ نے جو کلام کو بجای جنس لکھا اسکی وجہ
مجملاً پہلے اسکے تحریر ہوئی ہے اور پھر لکھا جاتا ہے کہ فائدہ بجای جنس لکھنے سے یہ ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اوسکی مفہوم سے
ہوتی ہے ذہن میں اور یہان کلام سے مراد الفاظ ہیں اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہ کلام
لفظی جنس حقیقی نہین بلکہ مفہوم اوسکا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہیں اور زبان
قوم میں تعلیل و تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونون شامل ہین یعنی شعر مین احتیاج صرف و نحو
دونون کی پڑتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے **ح** مناسب آن بود کہ بعدہ میفرمود
و از ہیأت کلماتش من حیث التعلیل والتصریف بعلم صرف و از ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ
نیز کہ این کلام محقق ترجمہ آنست احتیاج فن نحو مذکور است **ش** ایراد صاحب میزان بحث ذکر نکردن
علم صرف و نحو کہ بر محقق علام است محض بیجا است کما لا یخفی تم کلامہ مگر حقیر نے یہ شبہ صاحب میزان کا
مولوی عبد الرزاق صاحب جامع علوم معقول و منقول کی خدمت میں لکھ بھیجا مولوی صاحب نے
یہ عبارت جواب میں لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت نحو داخل است زیرا کہ بحث لغویان از ہیئت کلمہ است
و بحث نحو از اعراب است آنہم از ہیئت کلمہ است ہم میتواند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
کہ ہر چند اعراب از ہیئت لفظیت اما استقاضہ معنی از ان می شود فقط آپ کہتے ہیں ہم کہ منشا اس
اعتراض کا یہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم نحو اور صرف پر نہین ہوتا اور یہ باطل ہے اس سبب سے
کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عربیت میں واقع ہے چنانچہ کتاب مختصر المعانی میں یہ عبارت ہے
وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور مطول میں یہ عبارت ہے
وانما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ قد یطلق علی جمیع اقسام العلوم العربیۃ

انتہی اور یہ عبارت کہ معنی دلالت کرتے ہین مطلوب پر ہم واز تحسینات و تزئینات ہر دو کہ از جملہ عوارض کلام باشد تعلق بصناعات کہ بآن خاص ست ست اور تحسینات اور تزئینات لفظ و معنی کی کہ عوارض کلام سے ہین تعلق اونکا بصناعات خاص ہے کہ محقق علیہ الرحمہ خود بیان فرماتے ہین ہم مانند علم خطابت و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدایع سخن کہ آنرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معایب و غلطہا سے آن کہ آنرا علم نقد خوانند ست مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس مین اشخاص معتقد فیہم سے مثل انبیا اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہین کہ کس آیہ اور کس حدیث اور کس قول کو کون راوی ہین اور جسکے راوی معتبر پاتے ہین اوسکو ترجیح دیتے ہین اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے کہ اوس مین ایراد معنی واحد سے بطریق مختلفہ وضوح دلالت مین بحث کرتے ہین اور غرض احتراز تعقید معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس مین حال کاتب اور مکتوب الیہ سے من حیث الآداب والمناسبات بحث کرتے ہین اور مانند علم محاسن اور بدایع سخن کے اور علم محاسن اور بدایع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہین مثل ترصیع اور تجنیس کے کہ اوسکو علم صنعت کہتے ہین اور مانند علم تعرف اور شناخت خلل کلام کہ اوسکو علم نقد کہتے ہین کہ اوس مین سرقات شعر وغیرہ ذکر کرتے ہین غرض یہ کہ شاعر کو ان سب علمون مین دخل چاہیے هم وأما تخییل بحث از آن تعلق بفنی خاص از علم منطق دارد ست وأما تخییل تعلق اوسکا علم منطق سے ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہو تحقیق تخییل سے نہین ہوسکتی هم وأما وزن بحث از ماہیت آن و از استعمالش در ایقاعات تعلق بفنی خاص دارد از علم موسیقی و از استعمالش در اشعار مطلقا تعلق بموضعی خاص دارد هم از آن فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعر و اما استعمالش در اشعار بحسب اصطلاح خاص باہل ہر لغتی تعلق بصناعتی مفرد دارد کہ آنرا علم عروض خوانند ست وأما وزن کہ بحث اوسکی ماہیت مین اور اوسکے استعمال مین یعنی حرکات و سکنات مین اور بیچ ایقاعات کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال اوسکا اشعار مین جو زبان ہر تعلق ایک موضع خاص سے رکھتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مطلقا موسیقی مین لکھتے ہین تحقیق بحور بے وزن ہے تحقیق اور استعمال اوسکا اشعار مین بحسب اصطلاح خاص ہر زبان مین متعلق بصنعت مفرد ہے کہ اوسکو علم عروض کہتے ہین جاننا چاہیے کہ عروض ہر لغت کا بوضع علاحدہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی مین بایکدیگر البتہ مناسبت ہے هم واما قافیہ بحث ازان ہم بصناعتے
مفرد تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند **ت** واما قافیہ بحث اوس سے بھی ساتھ صناعت مفرد
یعنی فن علٰحدہ کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہین هم وابن دو صناعت یعنی علم عروض
وعلم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بحسب اسباب مذکورہ وابن جملہ تعلق بماہیت شعر
دارد وبعد ازان علم اقسام وانواع شعر وعلم صنعتہا وبدائع کہ در شعر افتد وعلم نقد شعر از جملہ صناعاتی
بود کہ تعلق بعوارض شعر داشتہ باشد وچون این معانی مقرر شد در تقریر علم عروض شروع کنیم
وباللہ التوفیق **ت** اور یہ دو صنعتین یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون مین مختلف ہین بسبب
اسباب مذکورہ کے یعنی بجہت ثقالت اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہوچکا اور یہ سب یعنی
کلام اور تخییل اور وزن اور قافیہ تعلق ماہیت شعر سے رکھتے ہین اور علم اقسام اور انواع شعر کا
جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فرد اور مستزاد وغیرہ
اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر مین آتا ہے اور علم نقد شعر یہ سب صنعتین تعلق عوارض شعر
سے رکھتے ہین اور جب یہ معانی مقرر ہوے تو شروع کرتے ہین ہم علم عروض مین **ح** قولہ این
جملہ تعلق بماہیت شعر دارد میگوئیم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر است از لغت وبلاغت
وغیرہا پس این قول صحیح نیست زیرا کہ منجملہ علوم مذکورہ علم محاسن وبدائع سخن وعلم نقد بماہیت شعر
تعلق ندارد بل بعوارض آن کما ہو الظاہر وعجب آنست کہ علم صنائع ونقد را اولاً ہم ذکر ساختہ ومتعلق
بماہیت گفتہ درمن بعد آن ہر دو را متعلق بعوارض نیز قرار دادہ واگر مراد از جملہ علم عروض وقافیہ است
این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق بماہیت شعر دارد چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود ومادہ
ہر چیز داخل دران چیز می باشد مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض وقافیہ بماہیت شعر اہم است
از تعلق دیگر لہذا این ہر دو را مبالغۃً بماہیت شعر مخصوص ساختہ تم کلامہ قائل کسقدر مطلب متن
اور مطلب حاشیہ مین مغایرت ہے اور قطع نظر اعتراض کے تہمت بھی شریک ہے محقق علیہ الرحمہ
نے علم صنائع اور نقد کو کہان ماہیت شعر سے کہا ہے م **فن اوّل** در علم عروض وآن
دہ فصل است **فصل اول** در اشارت باجزای اوّلی شعر وآن حروف وحرکات است
در علم ایقاع از صناعت موسیقی مقرر شدہ است کہ حدوث اوزان از نقرات متتابع باشد

و ازسکونات متناسب کہ میان آن نقرات افتدت فن اول علم عروض مین اور وہ دس فصلین
ہین فصل اوّل اشارت اجزای اوّلی شعر مین کہ وہ حروف اور حرکات ہین پس حروف مع حرکات
شعر مین جزو اول ہین اور جزو ثانی جو اون سے مولّف ہوئی ہین یعنی سبب و وتد اور فاصلہ انکا بیان
آگے ہوگا یہان بیان حروف و حرکات کا ہے کہ علم ایقاع مین فن موسیقی سے یہ بات مقرر ہوئی
ہے کہ وزن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہوتے ہین نقرات وہ آوازین ہین کہ
ناخن زدن پے در پے سے پیدا ہون اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اون نقرات کے واقع ہون
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان مین برابر اور ہم مقدار ہو پس یہہ پے در پے ہونا حرکات کا
اور متناسب ہونا سکنات کا شعر مین وزن ہے اور موسیقی مین ایقاع اور علم ایقاع ایک علم
ہے کہ اُس مین آوازہاے بمعرفتہ الحرکات والسکنات سے بحث کرتے ہین اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہہ لغت سریانی ہے اور کبھی بحذف چہارم کہ یاے تحتانی ہے استعمال کرتے
ہین اور موسقی کہتے ہین بہار عجم او رمصطلحات سے اور زبان یونانی مین بمعنی لحن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیثاغورس سے ہے اور بعضے کہتے ہین کہ آواز مرغ ققنس سے کہ
اُسکو موسیقار بھی کہتے ہین حکما نے استخراج کیا ہے کذا فی الغیاث اور نقرات جمع نقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلے اور نقر بالفتح بمعنی انگشتک زدن ہے
منتخب سے ہم و چون خواہند کہ ازان عبارت کنند بازای نقرات حروف متحرکہ ایراد کنند
خاصہ حرفہاے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از حبس تام حادث شود مانند تا
وطا ت جو چاہین کہ اُن نقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کرین بمقابلے
نقرات کے حروف متحرک لائین علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے
پیدا ہون مثل تے اور طوے کے کہ ان مین تحریک زیادہ ہے اطلاق بکسر اول بمعنی مقابلہ
و برابر کشف اور کنز سے اور ایراد بکسر اول بمعنی فرود آوردن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رہا کرنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتحتین دم اور وہ جذب نسیم ہے
راہ بینی سے یا مُنہہ سے واسطے ترویح قلب اور دفع بخار کے اور پھر اُسی راہ سے نکلنا اُسکا
اور یہہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس ہے ہم و بازار سکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ وانچہ محتمل درازی وکوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تُن تُن ت اور بمقابلے سکنات کے حروف ساکن لائین علی الخصوص حروف غنہ وغیرہ جنمین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہوسکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اسمین چاہین درازکرین چاہین کوتاہ مثلاً کہین تُن تُن پس لفظ تُن تُن مین دو نون حرف تا بجاے نقرات اور دو نون نون بجاے سکنات ہین غُنّہ بالضم وتشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غُنّہ جو خیشوم سے نکلتے ہین مثل نون اور میم ساکن کے کہ اُن مین احتمال درازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم واما در وزن شعر حروف متحرک از ہر جنس کہ باشد بجای نقرات باشد وحروف ساکن بجای سکنات ت واما وزن شعر مین حرف متحرک جسطرح کے ہون مضموم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجاے نقرات ہین اور حرف ساکن بجاے سکنات ہم ودر علوم دیگر تقریر کردہ اند کہ حروف در اصل دو نوع است یکی مصوّت ویکی مُصْمَت ومصوّت یا مقصور ست یا ممدود ومقصور حرکات باشد مانند ضمہ وفتحہ وکسرہ وممدود حروف مد کہ اخوات آن حرکات باشد چہ ہر یکے از اشباع یکے ازان حرکات تولد کند وحروف مصمت باقی حروف ست ت اور علوم دیگر مین یون کہا ہے کہ حرف اصل مین دو طرح پر ہین مصوّت اور مُصْمَت اور مصوّت کی بھی دو قسمین ہین مقصور اور ممدود پس مصوّت مقصور حرکات کو کہتے ہین یعنی زبر زیر پیش اور مصوت ممدود حروف مد کو کہتے ہین کہ اخوات اونکے حرکات ہین کسواسطے کہ اشباع ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا ان کے سب حرف مصمت ہین پس مصوت بتشدید وکسرہ واو یعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز تلفظ مین حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد وفتح میم دوم اور تاے فوقانی آگندہ میان خلاف مجوف منتخب اور شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انمین زیادہ ہے مصمت نام رکھا اور حروف مدہ حروف علت ہین کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر خود متحرک ہون جیسے صوَر اور سیَر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق نہو جیسے دَور بمعنی گردش اور دَیر بمعنی بتخانہ حروف مد نہونگے اور اخوات جمع اخت مراد مناسبت ہے اسواسطے کہ بھائی بہن مین لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات مین بھی مناسبت ہے

کہ اُنھین سے پیدا ہوتی ہین باشباع ہم و وا و والف و یا ہر یک باشتراک بر دو حرف افتد
یکے مصوت کہ حروف مد مذکورست و آن حروف جز ساکن نتواند بود و دیگر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم
ساکن اما در واو و یا ظاہرست و اما در الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند ست اور واو اور الف اور یا ہر ایک
باشتراک حرکت دو قسم پر ہین ایک مصوت کہ حروف مد ہین اور وہ سوا ساکن کے نہین ہو سکتے
دوسرے مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہین اور ساکن بھی لیکن واو اور یا مین تحریک اور سکون ظاہر ہے
مگر الف مین مشکل پس اس جگہہ الف مصمت کو ہمزہ کہین گے حاصل مطلب یہہ کہ الف اور واو اور یا
دو طرح پر ہین مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو ممدودہ کہتے ہین جیسے نور اور دورا اور میرا اور پیر
اور دوارا اور زار یہہ سوا ساکن کے نہین ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہین ساکن اور متحرک
پس مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت ماقبل کے غیر مدہ ہین
اور مصمت ساکن ہین اور ماقبل الف ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہین اور مصمت متحرک واو جیسے
وُلد ولدان و دَود دا اور یے جیسے یسر یسار معایش اور الف مین مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے
پس اگر متحرک ہوگا اُسکو ہمزہ کہین گے الف نہ کہین گے اصل مین اور لغت مین معنی الف کے
یون لکھے ہین کہ الف بفتح اول و بکسر لام بمعنی مرد چوادا ور سخی اور بقول مرد بے زن اور نام ایک
حرف کا حروف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ درمیان لفظ کے یا آخر لفظ مین ساکن
واقع ہوتا ہے بے ضغطہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتدائے لفظ مین متحرک ہو یا درمیان یا آخر لفظ
مین بضغطہ زبان واقع ہو اُسکو ہمزہ کہتے ہین مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی مین ساکن اور
متحرک دونون کو الف کہتے ہین کذا فی الغیاث ہم و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد مگر بعد ازانکہ
حرفے مصوت مقارن او شود و مجموع را حرف متحرک خوانند ست اور حرف مصمت سے ابتدا
کلام نہین ہو سکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصور
جسکو حرکت کہتے ہین اُس سے ملے اور مجموع کو یعنی اُس حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
ہین ہم پس اگر مصوت مقصور باشد حرف متحرک را یک حرف بیش نشمرند و آنرا مقطع مقصور خوانند
چہ ست پس جو مصمت سے ملے وہ اگر مصوت مقصور ہو یعنی حرکت ہو اس صورت مین حرف متحرک کو
زیادہ ایک حرف سے نگنین گے اور اُسکو مقطع مقصور کہین گے مانند چہ کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اُسکی دو صورتین ہین ایک مقصور دوسرا ممدود پس جب مصمت مقصور سے ملے گا
ایک گنا جائے گا جیسے چہ کہ اس مین ایک حرف متحرک ہے اور حرف ہا فقط واسطے اظہار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف مین اور جب ممدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے م و اگر
ممدود باشد مقدار فضل ممدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
و آن را مقطع ممدود خوانند و ہر حرف مصمت کہ از مصوت مجرد باشد ہم ساکن شمرند ت اور اگر ممدود ہو
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل ممدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہین اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہین پس حقیقت مین یہ حرف تین ہوئے ایک مصمت
اور ایک مصوت مقصور کہ وہ بجاے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن جو اشباع سے پیدا ہوا ہے
اور مجموع کو مقطع ممدود کہتے ہین جیسے آ او ای کہ حرف مدہ ہین اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کس واسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑہے نہین جاتے م و چون تحقیق
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہشت است و حروف مصوت
شش ۶ سہ مقصور کہ آنرا حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ ممدود کہ آنرا حروف مد خوانند
ت اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی تو اب کہتے ہین ہم کہ عربی مین حروف
مصمت اٹھائیس ہین اور حروف مصوت چھہ ہین اُنمین مقصور ضمہ فتحہ کسرہ کہ شمار حرف مین نہین
ہین اور تین ممدود کہ اونکو حروف مد کہتے ہین یعنی الف اور واو اور یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مدہ نہون وہ بھی شامل مصمت ہین اور الف اگر ساکن ہوگا مدہ ہوگا اور اگر متحرک ہوگا اوسکو ہمزہ کہینگے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس سے جیسا کہ
یعنے الف ساکن ۱۲
صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے ح قولہ بست و ہشت حرف است باید دانست کہ ہمگی حروف ہجا بست و نہ
حرف است لیکن چون مصنف علام درینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نباشد مگر بعد
از انکہ ہمزہ گردد پس الف را از آنہا ساقط ساختہ آرے ہمان ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین امر
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل است در مصوتہ تم کلامہ م و در زبان پارسی
از جملہ حروف بست و ہشتگانہ مصمت ہشت حرف ساقط باشد و آن ثا و حا و صاد و ضاد و طا و ظا و عین
و قاف است و پنج حرف مصمت دیگر درین لغت زیادت شود و آن پا و چیم و ژا و قا و گاف است ت

اور پارسی مین ان اٹھائیس حروف مصمت سے آٹھ حرف ساقط ہین ثے اور حے اور صاد اور ضاد اور
طوے اور ظوے اور عین اور قاف **شعر** ہشت حرف ست آنکہ نایدور زبان فارسی ۞ ثا و حا و صاد و ضاد
طا و ظا و عین و قاف ۞ اور سبب یہ ہے کہ زبان فارسی مین یہ حرف مخارج سے ادا نہین ہو سکتے
آور پانچ حرف مصمت فارسی مین زیادہ ہین وہ پے اور چیم یعنی چے اور ژے اور ڤے اور گاف ہے
انہین چار حرف مشہور ہین اور ڤے کو اکثر نے اسکو بھی داخل کیا ہے حاشیہ مین لہجہ آسکا درمیان با
فارسی اور فا کے لکھا ہے اور شرح مین لہجہ اوسکا درمیان فا و واو لکھا ہے الاحق یہ ہے کہ لہجہ اسکا
سوا زبان دانان فارس کے غیر سے ادا نہین ہو سکتا ہم و دو حرف مصوت ممدود کہ یکی ازان حرفی است
کہ میانہ ضمہ و فتحہ باشد چنانکہ در لفظ شور افتد کہ بتازی بائح باشد و دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتحہ باشد
چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ بتازی اسد باشد و این حرف بتازی نیز بکار دارند و آن را امالہ خوانند اما
از اصل لغت نشمرند **ت** اور دو حرف مصوت ممدود کہ اون مین سے ایک حرف ہی کہ درمیان ضمے
اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین کہ تازی مین اسکو بائح کہتے ہین اور دوسرا حرف
درمیان کسرے اور فتحے کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر مین کہ تازی مین اسکو اسد کہتے ہین
اور یہہ حرف تازی مین بھی مستعمل ہے اسکو امالہ کہتے ہین مگر اصل لغت سے نہین جانتے مطلب یہہ
کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہون اور حرکت ماقبل کو پر پڑھین اسکو معروف کہین گے یہہ عربی
اور فارسی دونون زبانون مین واقع ہوتی ہین جیسا کہ لفظ شوری مین بمعنی مشورہ اور لفظ شیر مین جو دودھ
کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پر نہ پڑھین اوسکو مجہول کہین گے یہہ فارسی مین واقع
ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور مین بمعنی نمکین اور لفظ شیر مین بمعنی اسد مگر ایسی صورت پائی تازی مین
بھی جاتی ہے اسکو امالہ کہتے ہین جیسا کہ رکاب سے رکیب اور حساب سے حسیب لیکن یہہ اصل
لغت مین نہین ہے بلکہ تصرف ہے ہم و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمہ و کسرہ
کہ در دیگر لغت ہا بکار دارند و در تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسرہیست
باشمام ضمہ اما در فارسی نیفتد **ت** اور منجملہ ان دو حرفون کے حرف تیسرا بھی ہے درمیان
ضمے اور کسرے کے کہ اور زبانون مین مستعمل ہے مثل سنسکرت کے اور بزبان تازی لفظ
قیل مین اور اسکی امثال مین مثل بیع کے استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین کہ کسرہ ہے اور

بو ضمہ کی دیتا ہے **م** و حرفہای دیگر باشد کہ ہم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب یکی
از حرف مد با غنہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بروزن دو و دا و دی باشد
ت اور اور حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب
سے ساتھ غنّے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین مین اور اوسکی امثال ہین جیسے
خوان اور زین اور زبان ہین کہ بروزن دوا اور دا اور دی اور خوا اور زی اور زبا ہین اور اقد عبارت
ہین یعنی واقع شود ہے **م** و چنانکہ از ترکیب یکی از حروفی کہ مخرج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد
در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغویش کہ بجای درویش گویند و در لفظ کوس کہ بجاے
بس گویند واقع باشد و دلیل بر آنکہ ہر یکی ازین حرفہا یکحرف ہست آنست کہ در وزن بجای یکحرف ہست
مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چہار حرف ہست و در لفظ مرکب از دو حرف ہست چہ بروزن خاست
ت اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے منجملہ حروف کہ مخرج اونکا آخر کام ہے ساتھ حرف واو
کے لفظ خوش مین اور بیچ بعضے لغات عجم کے لفظ درغویش مین کہ بجاے درویش کہتے ہین
اور لفظ کوس مین کہ بجاے بس کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونون
حرفون سے ایک حرف ہے یہہ ہے کہ وزن مین بجاے یکحرف ہے مثل لفظ خوان کے کہ کتابت مین
مشتمل چہار حرف پہ ہے اور بولنے مین مرکب دو حرفون سے اسواسطے کہ بروزن خا ہے مطلب یہہ کہ
جب بہہ خے اور غین کہ مخرج انکا شروع حلق سے ہے اور کاف کہ مخرج اوسکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام مین چندان فرق نہین جب ساتھ واو کے ترکیب پائین گے ایک حرف شمار کیے جائینگے
اور اُس واو کو واو معدولہ کہین گے اور اُس حرکت کو فتحہ مائل بضمہ مثل خود اور خویلہ اور خوارزم اور
خواجہ اور خواست وغیرہ کے اور ضمہ مائل بکسرہ درغویش مین لہذا قافیہ خود ساتھ شد اور مد دونون کے
درست ہے **ح** آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثلہ مین لفظ کوس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق
نہین ہے اور اوسی جگہہ با حرف واو باشد کو یا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہے
م و ہمچنین حرکتی باشد از ترکیب دو حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب در خوش کہ مرکب از ضمہ و فتحہ ہست
و حرکت حرف مرکب در درغویش کہ مرکب از ضمہ و کسرہ ست و دلیل بر آنکہ ہر یکے ازین حرکت ہا یک حرکت ست
آنست کہ یک حرف را یک حرکت بیش نتواند بود **ت** اور اسیطرح ایک حرکت ہے کہ ترکیب دو حرکتون سے

پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش مین کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتحے سے ہے
اور حرکت حرف مرکب کی در خویش مین کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
ان حرکتون سے ایک حرکت ہے یہہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہین ہو سکتے مرکب ہو
وہ حرف یا مفرد م و در پارسی حرکتی دیگر ہست کہ آنرا ہیچ کدام ازین حرکات سہ گانہ یعنی ضمہ و فتحہ و کسرہ
نسبت نتوان کرد و آنرا حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانند مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بر وزن
فاعلن ہست و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آنرا از قبیل حرکات نشمرد بسبب آنکہ
بیکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آنرا از قبیل حرکات باید شمرد
بدلیل وزن ت اور پارسی مین ایک حرکت اور ہے کہ اوسکو حرکات سہ گانہ سے یعنی ضمے فتحے
کسرے سے نسبت نہین دے سکتے اُسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہین مثل حرکت
حرف را کے لفظ فارسی مین کہ بر وزن فاعلن ہے اور کبھی یہہ حرکت ابتدائے کلمات مین آتی ہے اور
اگر کوئی اُسکو من قبیل حرکات شمار نکرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سہ گانہ کے منسوب
نہین ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ مین کہے مضائقہ نہین ہے ورنہ شعر مین یعنی تقطیع مین اُسکو
من قبیل حرکات شمار کیا چاہیئے بدلیل وزن کہ وزن مین وہ حرف کہ جس پر یہہ حرکت ہوتی ہے
متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ راے لفظ پارسی بجاے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
معنی سابق مین لکھے گئے ہین اور ابتدا مین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
ادا ہونا اُسکا زبان دانونسے ممکن ہے ھم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ
فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو وقوف افتد و معلوم گردد کہ حرکت حرف
بمنابۂ انضمام حرفیست با او ست اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
سمجھین اور ان دونون مین فرق جانین اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھین اور ان دونون مین
فرق جانین اور معلوم کرین کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اُس حرف سے ہے وقوف
بفتحتین جاننا اور آگاہی اور استادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطایف اور صراح سے کذا فی الغیاث
پس مطلب حروف مرکبہ سے یہ ہے کہ کتابت مین دو حرف ہون اور تقطیع مین ایک حرف
جیسا کہ لفظ خوا اور خوش مین اور مفردہ وہ حرف ہے جو ایسا نہو ح مین حرف مرکبہ پر یہہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و در غویش وغیرہ کہ تفصیلش در ماسبق گذشت جاننا چاہیئے کہ شور اور شیر
مین حرف مرکب کہان ہے ھم و باسر مقصود شویم و گوئیم اصناف حرکات مذکور در وزن شعر یک حکم
دارد و حروف کہ اجزای کلمات اند یا متحرک اند یا ساکن ت اور طرف مقصود کے جائین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر مین ایک حکم رکھتے ہین اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہین یا متحرک
ہوتے ہین یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمہ فتحہ کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اُس مین مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیئے نہ مطابقت ضمے کی ضمے
سے اور فتحے کی فتحے سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلسہ اور تامہ مین یہہ بھی وزن مین ایک حکم رکھتے ہین ھم و بر عروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات و اعداد بشناسد و بر اصناف آن ہر یک وقوف یابد چہ آن کار لغوی است انچہ او را ضروری است
آنست کہ میان حرف مفرد یا انچہ بجای مفرد باشد از مرکبات و میان حروف مؤلف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند ت اور عروضی پر واجب نہین ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور اونکے اعداد کو جانے کہ اصل مین لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اُسکے اصناف سے
واقف ہو کہ یہہ مہموز ہے اور یہ معتل کسواسطے کہ وہ کام اہل لغت کا ہے جو کچھ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہہ ہے کہ درمیان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد مین یا جو کچھ کہ بجاے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خا و واو لفظ خود اور خوش مین اور درمیان حروف مؤلف کے جیسے الف لفظ آمد مین اور را
لفظ فرخ مین کہ کتابت مین ایک حرف ہے اور وزن مین دو فرق کرے اور اسیطرح درمیان حروف
متحرک اور حروف ساکن کے فرق جانے ھم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشد
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تمیز کنند و علامت سکون یکی چہ سکون بیک صفت بیش نیست
و اگرچہ اسباب آن مختلف است اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً یک علامت است چہ
عروضی را بتمیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و آن علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
ہ و حرف ساکن را یک علامت و آن خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل ا واللہ اعلم ت اور نشان
اور نقش حروف اور حرکات کی کتابت مین مختلف ہین اسواسطے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
مین تمیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلیئے کہ سکون ایکہی طرح پہ

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہین کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے
اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیون کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت ہے
اسواسطے کہ عروضی کو اختلاف حرکات وحرکات سے کام نہین اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے
اس شکل پر ہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر ا واللہ اعلم
جاننا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اسواسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ہا سے ہوز کو
علامت متحرک اسواسطے ٹھہرایا ہے کہ ہا زبان عرب اور فارس مین علامت تحریک ہے عربی مین
کما قال اللہ تعالی ما اغنی عنی مالیہ ہلک عنی سلطانیہ پس یہہ ہے علامت فتحہ ما قبل ہے اور خود
حالت وقف مین اور فارسی مین جیسے رمہ اور ہمہ اور کہ اور چہ مین کہ ہے محض برائے اظہار حرکت
ہے اور لفظ مین داخل نہین جس جگہ اشباع ہوا اور بعضے رسالون مین علامت متحرک شکل سیم
بھی ہے کہ خط نسخ مین سر سیم بشکل صفر میانہ تہی لکھا جاتا ہے م **فصل دوم** درکیفیت اعتبار
حرف متحرک وساکن در شعر واشارت بہ تقطیع شعر در فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولی شعر حروف
متحرک وساکن ست اکنون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک وساکن حروف ملفوظ است نہ حروف
مکتوب وبسیار حروف است کہ مکتوب است وملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از واو آمنوا
نویسند و واو کہ در آخر اسم عمرو نویسند وہمزہ وصل کہ در اثنای کلمات متصل بیکدیگر افتد والف در آخر
لفظ انا در غیر حالت وقف ودر پارسی مانند واو عطف کہ درمیان دو کلمہ نویسند وحرف یا وہا کہ در آخر
کہ وچہ ونہ نویسند و واو در آخر دو وتو وامثال آن ت **فصل دوسری** بیچ کیفیت اعتبار حرف
متحرک وساکن کے شعر مین اور تقطیع شعر مین فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزا شعر کے حروف
متحرک اور حروف ساکن ہین اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے
حروف ملفوظ ہین نہ حروف مکتوب اور بہت سے حروف ہین کہ مکتوب ہین ملفوظ نہین مانند الف کے کتابت
تازی مین کہ بعد واو امنوا کے لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر لفظ عمرو مین لکھتے ہین اور مانند
ہمزہ وصل کے کہ جو درمیان کلمات کے مثل واقتلوا کے متصل بیکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ
انا مین جب موقوف نہو اور فارسی مین مانند واو عطف کے کہ درمیان دو کلمون کے لکھتے ہین
اور مانند یا اور ہا کے کہ آخر کہ اور چہ اور نہ مین لکھتے ہین اور مانند واو کے کہ آخر دو و تو وغیرہ مین۔

لکھتے ہین جاننا چاہیے کہ عروضیون کو تقطیع مین اون حرفون سے کام ہے جو تلفظ مین آتے ہین
حروف مکتوبی غیر ملفوظی سے علاقہ نہین پس وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین مثل الف آخر آمنوا کے ہے
اور اس الف کو اسواسطے لکھتے ہین کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہہ
صیغہ مین ملا ہوا ہوتا ہے وہان اگرچہ خیال التباس نہین مگر طرداً للباب لکھتے ہین پس واو ملا ہوا جیسے
مین جیسے آمنوا مین اور علیحدہ جیسے فاعتبروا مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین واو آخر لفظ عمرو ہے
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہہ ہے تا یہہ عمرو منصرف عمر بضم عین و فتح میم جو غیر منصرف ہے اوس سے
ملتبس نہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین ہمزۂ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے وَاقْتُلُوہُم مین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی مین الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف مین جیسے
نظیری کہتا ہے **مصرع** بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ ٭ اور حالت وقف مین یہہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی مین مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلمونکے جیسے آمد و شد اس مصرع مین
مصرع کوچۂ یار مین روز آمد و شد ہے ٭ اور یا اور نا لفظ کہ اور چہ اور نہ مین شاید زمانہ قدیم مین
کتابت اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانہ مین کوئی اسطرح نہین لکھتا اور واو لفظ دو اور
(اکثر یہی کہا ہے ۱۲)
تو مین جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے **شعر** صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را ٭ کہ سر بکوہ و بیابان
تو دادۂ ما را ٭ ہم چنین بسیار حرف ہست کہ ملفوظ ہست و مکتوب نیست مانند واو لہ و یای بہ در تازی و الف
اللہ و سموات و ہمزۂ جبرئیل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف مد در آب و آس و تشدید ارّہ ٭ اور اسیطرح بہت سے حرف
ہین کہ ملفوظ ہوتے ہین مکتوب نہین ہوتے ہین مانند واو لہٗ اور یاے بہٖ کے عربی مین یہان تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقین مین قافیہ کیا ہے **شعر** کردلو النصب در ایوان ہو ٭ تحت لوا آدم و
من دونہ ٭ اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبرئیل کا
اور کتابت جبرئل کی یون ہی صحیح ہے ہرچند بعضے ایک شوشہ بڑھاکر لکھتے ہین اور تنوینات اور
تشدیدات اسواسطے کہ حرف مشدد مرکب دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جداگانہ ہے اور پارسی مین مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
مین اور مانند حرف مشدد کے ارّہ مین کہ ان سب مین ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ ہوتے ہین ہم و بدانکہ تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرّنده و برّان گویند و دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرف اوّل از معطوف یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بای امر و میم نہی بر وی سابق بود چنانکہ در لفظ بکّن و مکّن یا حرفی بر وی سابق بود کہ در لفظ نیاید باشد و اعدّ و ورو تو و ما و ی

برذات او ۱۲ — ای تمام کلمہ ۱۲

سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید قبیح بود و در ہیچ کلام از این مواضع تشدید واجب نبود اگر بیارند ہم روا بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آورند بہتر باشد چہ تشدید در ان لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت ست اور معلوم ہو کہ تشدید پارسی مین دو جگہ لاتے ہین ایک اصل کلمہ مین جیسا کہ لفظ غرّنده اور برّان مین کہتے ہین مثال لفظ غرّنده کی نظامی کہتا ہے شعر تبیرہ بغرّیدن آمد چو ابر ☸ بغرّید ہر سو چو بانگ ہژبر ☸ تبیرہ بر وزن کبیرہ بمعنی نقارہ ہے برہان سے مثال لفظ برّان کی نظامی کہتا ہے شعر یکے را بفرمود تا زان گروہ ☸ ببرّید سر چون یکپارہ کوہ ☸ اسی طرح ہی تشدید لفظ پرّیدن کی نظامی کہتا ہے شعر چو پرّان شود نامہ ہا سوی مرد ☸ سر آن نامہ را بر کشایم نورد ☸ اور اسیطرح ہی تشدید لفظ درّیدن کی نظامی کہتا ہے شعر بدرّید خفتان زرہ پارہ کرد ☸ عمل مین کہ فولاد با خارہ کرد ☸ دوسری تشدید دو کلمون کے درمیان مین لاتے ہین جیسا کہ حرف اول مین معطوف کے وہ معطوف علیہ کا آخر حرف ٹھہرا حرف عطف سے کچھ کام نہین جیسے زرّ و سیم اور درّ و گوہر اور چپّ و راست نظامی کہتا ہے شعر ز پیرایہ و گوہر و زرّ و سیم ☸ بدان جایگہ داد نُزلی عظیم ☸ اور خسرو کہتا ہے شعر شنقہ آورد ہمہ کژ و راست ☸ شد و صف آراستہ از چپّ و راست ☸ اور حرف اول مین مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹھہرا جیسے درّ سخن اور سمّ اسپ اور خمّ کمند نظامی کہتا ہے شعر تحمّل زبان را طب نوش داد ☸ درّ سخن را صدف گوش داد ☸ اور نظامی کہتا ہے شعر ز سمّ ستوران در ان پہن دشت ☸ زمین شش شد و آسمان گشت ہشت ☸ اور نظامی کہتا ہے شعر بہ نیروی بازو خمّ کمند ☸ در آورد گردن کشان را ببند ☸ اور اسیطرح صفت موصوف مین سعدی کہتا ہے شعر وجود مردم دانا مثال زرّ طلاست ☸ کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند ☸ اشرف کہتا ہے شعر در فراقت بسکہ می ورزدم بجز دوری نظر ☸ اشک از چشم چو درّ شبچراغ آید برون ☸ یا وہ کلمہ کہ بے امر کے اور میم نہی کا اوس پر ہو وہان بھی تشدید آجاتی ہے جیسا کہ لفظ

بکن و مکن مین مثال اوسکی یہہ بیت ہے **شعر** بکن و مکن ای بت خوشخرام ✤ بمن رحم و بر عیب لطف دوام ✤ یہہ بھی دو کلمون کی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے پہ سابق ہو کہ تلفظ مین نہ آئے مانند واو کے دوا اور تو مین اور مانند ہاے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لالہ اور پردہ مین مثال اسکی وہی مصرع ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے دائرہ مشتبہہ مین لکھا ہے **مصرع** بادہ بتّن دہ تو تنّا ہم یکبار - بر وزن سریع مستفعلن مستفعلن مفعولات یہ تشدید با لفظ بتن اور لفظ تنّا مین یہہ بھی دو کلمون کی مثال ہے اور ان مقامون کی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام مین ان مقامو نمین تشدید واجب نہین ہے اگر لائین تو روا ہے اور بالجملہ تشدید جتنی فارسی مین کمتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید لغت فارسی مین اصلی نہین ہے اور جب فرق درمیان حرف ملفوظ اور مکتوب کے معلوم ہوا اجزا شعر کے معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہین ہم کہ اس جگہ شرح اور حاشیے مین تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتین اُنکی بعینہ لکھدین کہ ناظرین کے ملاحظے سے گذر جاوین ح زیر لفظ غرّندہ اور بتران لکھا ہے کہ ہمچنین در خرّم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہین کہ ان مقامون مین (از راہ طعن ۱۲) تشدید چاہین لائین چاہین نہ لائین پس لفظ خرّم بدون تشدید نہین دیکھا اور اس عبارت مین کہ یا حرفی بر وی سابق بود کہ در لفظ نباید ضمیر وی کی طرف یای امر و میم نہی کے پھیری ہے اور خیال معنی کا نہین کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر کہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ چنانکہ در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این قاعدہ در کتابی بنظر فقیر نرسیدہ و مثالش نیز بدست نیامدہ ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یابد در حواشی کتاب افزودہ ہمت بر جان ناتوان نہد اما شاید مرادش از حرف اول معطوف حرفی قبل از و باشد یعنی حرف عطف واز اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزوّ و تمنّا و زیدوّ او و قرار دادہ آید لیکن اینمعنی ہم فرضیست نہ تحقیق اور اس عبارت پر کہ یا کلمۂ کہ یای امر و میم نہی بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و مکن پر حاشیہ لکھا ہے ح یعنی در اول کلمہ اش واقع شود نحو یارب بکن و حرام مخور لیکن مخفی نماند کہ تخصیص بای امر زائد است بل در ماورایش نیز یافتہ میشود مثل ششبو و شبتاب اصلہا شب بو و شب تاب بل در بای عربی و فارسی ہم او تمام دیدہ شد مثل ششیر اصلہ شب پرہ بل در غیر آن نیز مثل بتّر اصلہ بدتر تم کلامہ و ہکذا **ش** حقیقت تشدید در حرف اول از معطوف یا مضاف الیہ این است

که واو عطف را بحرف اول معطوف وحرف آخر مضاف الیه بتشدید بیامیزند اما مثال تشدید و معطوف چنانکه درین شعر که از مثنوی است **بیت** مرد دانشمند و نادان یکی است ٭ فرق اندر سر و دان بس اندکی ست واما در مضاف الیه چنانکه گویند غلام زید به تتبع تازی بطریقه غلام الرجل و بای امر و میم نهی را بحرف مابعد مدغم سازند چنانکه درین شعر مولوی روم ؎ کبر کم کن گر تو هستی آدمی ٭ زانکه شیطان را بود کبر منی ٭ تم کلام پس یہہ شعر ملحقات مثنوی سے ہے قابل اعتبار نہین اور اگر ہو تو مثال تشدید درمیان کلمہ کے ہے (مثل عزاران ۱۲)

ه واز فصل گذشته معلوم شده است که حرف مرکب از دو حرف را یکی بیش نباید گرفت **ت** اور فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب دو حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل درخویش ایک حرف سے زیادہ نہ لیا چاہیئے ه وبدانکہ اول شعر حرفی ساکن نتواند بود چه ابتدا بساکن ممتنع یا متعذر بود **ت** اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہین ہوسکتی اسواسطے کہ ابتدا بسکون زبان عرب وعجم مین بالاتفاق محال ہے کہتے ہین کہ لغت سنسکرت اور پشتو اور انگریزی مین ابتدا بسکون ہے پس جب اہل عرب وعجم اُن زبانون مین کلام کرینگے ادا کرنا انکے لہجے کا انسے متعذر ہوگا اور متعذر بکسر ذال معجمہ مشددہ بمعنی دشوار ہے منتخب اور کنز اور غیاث سے ه ودرمیان شعر زیادت از یک ساکن نیفتد چه حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریده گردانند و وزن باطل شود و نیز در نطق آوردن آن در اثنای سخن اقتضای کلفت کند **ت** اور درمیان شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہین واقع ہوتا اسواسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے بریدہ کرتے ہین اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا انکا اقتضاے کلفت کرتا ہے یعنی وزن عروضی مین درمیان شعر کے دو ساکن نہین آتے اور اگر آتے ہین ایک متحرک ہوجاتا ہے بخلاف موزون ہ مگر آخر مصرع مین ه ودر تازی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنای سخن التقای ساکنین بیشتر از اجتماع یکی از حروف مد با ادغام افتد چنانکه در سآتّر یا با غنه چنانکه آنذرتهم و هیچکدام در اثنای شعر جائز نبود **ت** اور کلمات عربیہ مین زیادہ دو ساکن سے جمع نہین ہوتے اور اثنائے سخن مین التقاے ساکنین اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کے ہوتا ہے جیسا کہ لفظ سآتّر مین یا جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ غنہ کے ہوتا ہے جیسا کہ آنذرتهم مین اور یہ کوئی اثناے سخن یعنی وزن عروضی مین جائز نہین پس التقا بالکسر باہم ہونا اور باہم ملنا اور ایک دوسرے کو دیکھنا

کذا فی المنتخب والکنز والغیاث اور ادغام بالکسر کھانا ایک چیز کا بے چبانے کے اور لگام دینا گھوڑی کو
اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملانا کذا فی المنتخب والغیاث تصریح یہ کہ عربی مین دو ساکن
جمع ہوتے ہین اثناے سخن مین نہ وزن عروضی مین اور وہ دو مقام ہین ایک یہ کہ بعد مدہ کے
ادغام واقع ہو جیسے لفظ سارّ مین کہ الف مدہ کے بعد رار مشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے
متحرک پس دو ساکن جمع ہوئے اول الف ساکن دوسرے رے ساکن اور دوسرا مقام یہ ہے کہ بعد مدہ کے
غنہ واقع ہو جیسا کہ لفظ آنذرتہم مین اصل اسکی أأنذرتہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن پڑھا
گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا نون غنہ ساکن ح قولہ آنذرتہم اصلہ أأنذرتہم
چون در ہمزۂ ثانیہ بتسہیل یعنی بین بین گیرند ای میان مخرج ہمزہ و الف ش خوانند پس گویا کہ ساکن شد
وسکون ساکن ثانی یعنی نون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
شد خلاف مقام نظر آیا کسواسطے کہ یہان عین ساکن چاہیئے لہذا ایک رقعہ مولوی عبد الرزاق صاحب
کی خدمت مین لکھا مولوی صاحب نے اسکے جواب مین یہ عبارت لکھ بھیجی کہ قرأت أأنذرتہم ہر چند
وجہ مرقوم است اول تثقیل ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزۂ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزۂ ثانیہ با قیام حرکت چہارم
زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزۂ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ
استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سواءٌ ہم واما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت
از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لاکن مجہول الحرکت باشد اما دو ساکن
چنانکہ در کار و مرد افتد **ت** واما فارسی مین یعنی اثنای کلمات فارسی مین جمع ہونا دو ساکنون کا بہت
مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنون سے بھی جمع ہوتے ہین یعنی تین ساکن جیسے گوشت ا
پوست مین اور چار ساکن جیسے خواست مین لیکن حق یہ ہے کہ واو اور الف مخلوط التلفظ لفظ خواست
مین بجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہین اور کبھی اون تین ساکنون مین
بھی بعض بحقیقت ساکن نہین ہوتا مجہول الحرکت ہوتا ہے مثل لفظ پارس کے کہ رے پر حرکت ربودہ ہے
لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد مین ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ بنا لغت فارسی کی اعراب پر نہین لہذا
جمع ہونا ساکنون کا بھی اس مین موجب کلفت نہین مگر وزن مین بموافقت موزون یہ ایک ہے
ساکن رہے گا م و چون امثال این در اثنای شعر افتد حرف اول ساکن و دوم متحرک باید شم

چه در وزن در مقابل متحرک افتد مثلاً کارکن یا مروزن بر وزن فاعلن باشد بی هیچ تفاوت و اما سه
حرف چنانکه در لفظ راست و بخت و مور د باشد و همیشه حرف اول از امثال این کلمات از حروف
مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سه حرف را بجای دو حرف بکار دارند یکی ساکن
و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت یدرند مثلاً راست گو بر وزن فاعلن گویند و بعضی همه حروف
در عبارت آرند تا راست گو بر وزن مفتعلن شود و اگرچه بر وجه اول از گرانی خالی نبود اما دوم گران تر
باشد و شعرا بیشتر بر وجه اول استعمال کنند ت اور جب امثال آنکی اثنائے شعر مین واقع
ہوتی ہین یعنی وزن عروضی مین حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہین اسواسطے
کہ وزن مین مقابل متحرک کے متحرک چاہیئے مثلاً کارکن یا مروزن کو بروزن فاعلن کہتے ہین
بے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہون جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد مین ہین
اور حرف اول انکا ہمیشہ حروف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینون حرفونکو
مقام دو حرفون کے استعمال کرتے ہین ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
مین حذف کرتے ہین مثلاً راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہین حرف تا کو حذف کرتے ہین
اور بعض سب حرفون کو عبارت مین لاتے ہین اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہین ہرچند
پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہین مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
بروزن مفتعلن ثقیل تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مروزن
یا بمعنی مُروزن کہیئے یا بحذف عاطف یعنی مرد و زن کہئے اور مورد بضم اول اور سکون ثانی مجہول
اور ثالث اور دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اُسکو آس کہتے ہین اور پتے اُسکے نہایت
سبز ہوتے ہین اور طراوت رکھتے ہین اور دواؤن مین کام آتے ہین اور بسبب سبزی کے
اور طراوت کے اُنکو زلف اور گیسوے محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر و نگین
بھی آیا ہے کذا فی البرہان صح و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نبود ازانکه بعد از وی متحرکی دیگر آید
یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکه گویند مثلاً راست و کژ در بیصورت در دیدن یکحرف در عبارت گران تر
بود از آوردن همه بخلاف صورت اول و سبب آنست که در صورت اول دو حرف بازای حرفی متحرک
افتاد و حرف متحرک بحقیقت هم دو حرف است اما اینجا دو حرف بازای حرفی ساکن می افتد پس عبارت

ازان بروزن مفتعلن ہرچند از گرانی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد درینصورت شعرا وجہ اول را اختیار کردہ اند ت اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس مین دو صورتین ہین کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین راست وکژ کہ واو عاطفہ بجا حرکت کے ہے لئے برا اور بعد اس تاے متحرک کے کاف کژ کا متحرک آیا ہے اس صورت مین حذف کرنا ایک حرف کا عبارت مین ثقیل تر ہے سب کے قایم رکھنے سے یعنی اسکو بروزن مفتعلن کہین گے نہ بروزن فاعلن اور یہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ راست کو بروزن فاعلن بہتر تھا اور راست وکژ بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ صورت اول مین یعنی راست گو کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین اور تے کہ دونون ساکن ہین بمقابلے عین متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت مین دو حرف ہین ایک حرف مصمت اور ایک حرف مقصور یعنی حرکت عین کی پس دونون مقابلے مین برابر ٹھہرے اور اس جگہہ یعنی راست وکژ کو بروزن فاعلن کہنے مین دو حرف بمقابلے ایک حرف ساکن کے پڑتے ہین یعنی الف اور سین راست وکژ کا بمقابلے الف فاعلن کے پڑتا ہی پس راست وکژ کو بروزن مفتعلن کہنا اگرچہ گرانی سے خالی نہین مگر بروزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کسواسطے کہ حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن کہنے مین دو حرف ساکن یعنی الف اور سین راست وکژ کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ فے اور تے مفتعلن کی ہے اس صورت مین شعرا نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ راست وکژ کو بروزن مفتعلن کہتے ہین اور یہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے ھم و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید بر شکونہ کہ لفظ راستی مثلاً حکمش ہمان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و درینصورت کلفت زایل شود و این حکمہا جملہ حکم وقوع این حرفہا ست درمیان شعرا اگر در آخر شعرا فتد ہرچہ مجھول الحرکۃ بود ساکن شمرند و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت بود آنرا اعتبار نبود و در حکم محذوف باشد اینست حکم حروف ساکن ت اور اگر بعد اس حرف متحرک کے جو راست اور بیخت وغیرہ مین بالفعل متحرک ہوا ہے ایک حرف ساکن آئے جیسا کہ لفظ راستی مین ہے حکم اسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی مین بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اول

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نرہے گی اور یہ احکام حروف
جو بیان کیئے تب جاری ہونگے جب یہ حرف درمیان شعر کے پڑین مگر جسوقت یہ حرف آخر شعر مین
پڑینگے یعنی یہ حرف آخر شعر مین پڑین یا وہ کلمے کہ جنمین یہ حرف ہون آخر شعر مین پڑین جو حرف
کہ مجہول الحرکۃ ہوگا اُسکو ساکن شمار کرینگے جیسے رے لفظ پارس مین مجہول الحرکۃ ہے اُسکو
ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار مین اعتبار کرتے ہین ایک ساکن جیسے لفظ
شود اور رود مین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مرد مین ہین اور جو ساکن اُسنے زیادہ ہے
اُسکا اعتبار نہین حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس مین یہان تک
بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سئوم اما حروف متحرک متوالی در شعر تازی زیادت
از چہار مستعمل ندارند و چہارم بطریق زحف افتد و گران شمرندت لیکن حروف متحرک متوالی
شعر تازی مین زیادہ چار سے مستعمل نہین جانتے اور چوتھا بطریق زحاف کے پڑتا ہے مثل
فَعِلَتُن کے کہ مستفعلن سے بعد خبن اور طے کے بنتا ہے مگر اُسکو بھی ثقیل جانتے ہین زحف
بالفتح چلنا کودک کا بزانو اور چلنا حیوان کا بشکم زاحف وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پر پہونچے
زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر مین ایک حرف کا دو حرفون سے کذا فی المنتخب اور استعمال
مین زحاف بہت ہے ھم و در شعر پارسی زیادت از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد
و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و آخر ہیچ شعرے
نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در تقطیع
اشعار اعتبار کردہ شود ست اور شعر فارسی مین زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہین
ہین بسبب خفت زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہین ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہین مثل
فَعِلاتن کہ فاعلاتن سے بعد خبن کے بنتا ہے اور اسمین بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار مین جہان وزن فعلاتن یا فعلن کا بحرکت عین
واقع ہوگا وہان ساکن کرنا اوسط کا روا ہے اور اُس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
اگر وزن مین خلل نہ پڑے شبہہ نہو کہ ہر جگہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
جائز نہین جیسا کہ رمضان کو بسکون میم نہین گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک نچاہیئے

جیسا کہ اوّل شعر ساکن نچاہیئے اور سب قاعدے چاہیئے کہ یاد ہون تا تقطیع مین کام آئین اور تقطیع
ہون م و تقطیع شعر عبارت است از تحلیل شعر بارکانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر رکنی
با حروف اصلی آن رکن بحذف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و اثبات انچہ ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب
نباشد ت اور تقطیع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اُسکے ارکان مولف پر یعنی برابر کرین الفاظ
شعر کو اُسکے رکنون سے اور مقابل کرین حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اُس رکن کے اور
حذف کرین زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہون اور ثابت رکھین حروف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہون
تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہ اُترنا اور فانی کرنا کسی چیز کا اوٹانے سے اور اصطلاح مین
دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الغیاث م مثلاً تقطیع این بیت ت بنام خداوند جان و خرد ٭
کزین برتر اندیشہ برنگذرد ٭ بدینمنوال نوشتہ اند بنامی خداون دجانو خرد کزی برتر ندی شہ برنگ
ذرد فعولن فعولن فعولن فعل فعولن فعولن فعولن فعل ت مثلاً تقطیع اس بیت کی اسطرح لکھی ہے
بنامی فعولن خداون فعولن دجانو فعولن خرد فعل کزی بر فعولن ترندی فعولن شہ برنگ فعولن ذرد فعل
م و ازینجا معلوم می شود کہ تا بحرہا و وزنہا و ارکان آن ندانند تقطیع ممکن نباشد چہ این بیت ہمچنانکہ
برین وزن کہ فعولن فعولن فعولن فعل دو بار تقطیع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار
تقطیع توان کرد و برین وزن نیز کہ فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار ہم تقطیع توان کرد تا ندانند کہ کدام بحرست و ارکان
آن چیست میان انچہ تقطیع حقیقی بود و انچہ وزن بود آنانہ تقطیع بود امتیاز ممکن نباشد ت اور یہان سے معلوم ہوتا ہے
کہ جب تک بحرونکو اور اُنکے اوزان اور ارکان کو نجانین تقطیع ممکن نہین ہے اسواسطے کہ اس بیت کی تقطیع جیسے بروزن
فعولن فعولن فعولن فعل دو بار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہین بروزن مفاعیل مستفعلن فاعلن دو بار بھی تقطیع
کر سکتے ہین اور بروزن فعولن مفاعیل مستفعلن دو بار بھی تقطیع ہو سکتی ہے جب تک نجانین کہ یہ کون
بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہین امتیاز تقطیع حقیقی اور غیر حقیقی مین ممکن نہین ہے م **فصل سوم** در
اجزای ثانیہ شعر کہ از حرف متحرک و ساکن مولف شود ت **فصل** تیسری اجزای ثانیہ شعر مین کہ حروف
متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہین معلوم ہو کہ فصل اول مین محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا تھا کہ اجزا سے اولے شعر کے حروف اور حرکات ہین لہذا اس فصل مین فرماتے ہین کہ اجزای
ثانی شعر کے مؤلفات حروف متحرک و ساکن ہین اور یہ تالیف کئی طرح پر ہوتی ہے دو حرفی اور

سہ حرفی اور چار حرفی اور پنج حرفی لہذا فرماتے ہین اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے سمجھا ہے کیا ہے اور لکھا ہے ح قولہ اجزای ثانیہ یعنی باعتبار لغت ورنہ باعتبار عروض ہمین اسباب و اوتاد اجزای اولی است و لہذا گفتند اول تالیفی کہ تم کلامہ فقال ھم اول تالیفی کہ حروف را ممکن شود تالیف از دو حرف بود و آن مولف را سبب خوانند و لامحالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع ممدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند. ت یعنی پہلی تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اس مولف کو سبب کہتے ہین اور لابدی حرف اول متحرک چاہیئے کہ ابتدا بالسکون محال ہے پس اگر حرف دوسرا ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے اور مساوی مقطع ممدود کی ہے یعنی حرف مصمت با مدہ مثل ا و اور ای کے اور اگر حرف دوسرا متحرک ہے اسکو سبب ثقیل کہتے ہین کس واسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونون متحرک کا ملنا بہ نسبت اسکے البتہ ثقیل ہے اور سبب بفتحتین رسن کذافی المنتخب اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عرب بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہین اور گھر عرب کا بیشتر خانۂ پشمی ہوتا ہے کہ رسن اور میخ سے قیام پذیر ہوتا ہے لہذا ان اجزا کا سبب اور وتد نام رکھا کہ قیام شعر کا انسے ہے م و در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست از جہت آنکہ چون سبب ثقیل بجزوی دیگر پیوندد سہ متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است ت اور اصل شعر فارسی مین یعنی ارکان عروض فارسی مین کہ وہ فعولن اور فاعلاتن اور مفاعیلن اور مستفعلن اور مفعولات ہین سبب ثقیل مستعمل نہین ہے اس جہت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے اور وقوع اسکا شعر فارسی مین جیسا کہ کہا ہے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ چکنم اور ننشنود وغیرہ مین تسکین اوسط کر لیتے ہین صاحب میزان نے لفظ اصل سے چشم پوشی کی اور اپنے زعم مین یہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی مین سبب ثقیل نہین آیا لہذا یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ در اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست مخفی نماند کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در آخر لفظ ہمہ و رمہ و امثال آنہا بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آنہا محض از دو حرف متحرک است و آن سبب ثقیل است بل بعضی از ثقات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار عجم و مولانای جامی برین معنی تصریح کردہ اند و آنچہ مصنف علام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سہ حرکت

متوالی کہ از اجتماع سبب ثقیل و متحرک دیگر متصور است از اعتدال خارج است و حوالہ بما قبل ساختہ عجب است
چہ آنچہ سابق آوردہ ہمین قدر است کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و این کلام خود بتوالی متحرکات
نشدہ است و آنچہ گفتہ است سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد معنیش آنست کہ در اصل فاعیل و تفاعیل یعنی
در وزن یافتہ نمیشود الا بعد زحاف و این معنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست با آنکہ کدام کلمہ مفرد مشتمل بر
حرکات ثلثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر ازان لازم نمی آید
الا بسیاری از کلمات مثل دل من و نکنم بحرکات ثلثہ موجود تم کلامہ اور شرح مین بھی اس قول کو مردود
کیا ہے چنانچہ یون لکھا ہے **ش** عجب است از فہم صاحب میزان کہ انتفای سہ متحرک متوالی را از مقولہ مصنف
نسبت با فاعیل و تفاعیل خود میگوید و باز راہ کجی میرود الی آخرہ **م** و تالیف دوم از سہ حرف بود و آنرا
وتد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لا محالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دو ساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن مؤلف را وتد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا وتد مجموع خوانند **ت** اور دوسری تالیف تین حرفون سی ہوتی ہے
اُسکو وتد کہتے ہین پس تین حرف متحرک نچاہیئے جیسا کہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول فاعیل
مین نہین اور حرف اول لا محالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیئے اسواسطے کہ دو ساکن اثنائے سخن مین جمع نہین ہوتے اور اُس مؤلف کو وتد مفروق
کہتے ہین اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اُسکو وتد مجموع کہتے ہین وجہ تسمیہ وتد کی لغت مین
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اُسکا ہو چکا اور وجہ تسمیہ مفروق یہ کہ فرق درمیان
دو متحرکون کے بسبب سکون کے ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہ کہ دو حرف تین متوالی جمع ہوتی ہین مثل دعا اور دوا کے اور اس جگہ جاننا چاہیئے کہ بعض
عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دو ساکن جیسے کار و بار اسیطرح وتد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت وتد کثرت دو متحرک اور دو ساکن جیسے نہان اور عیان اور فاصلے کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغرے اور کبرے اور عظمے فاصلۂ عظمے پانچ متحرک ایک ساکن جیسے بشکنمش نگرد افکنین پر ظاہر ہے
کہ حاجت اعتبار زوایدکی نہین ہے **م** و تالیف زیادہ ازین مختل باشد بتالیف از دو و یا سہ

یا از ہر دو پس اول تالیفی کہ شعر را باشد از اسباب باشد یا از اوتاد و مثال ہر چہار بپارسی نیست بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق ہتی وتد مجموع و علامات ہر یکی در دوائر بر قیاس آنچہ گفتیم معلوم باشد و ما اسباب و اوتاد را اجزا میخوانیم چہ اجزای اولی کہ حروف و حرکات اند بشعر خاص نیستند ت اور تالیف زیادہ اس سے فارسی مین مخل اور منجر ہوتی ہے طرف دو دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف اوتاد کے یا طرف سبب اور وتد کے پس اول تالیف کہ شعر مین ہوتی ہے اسباب یا اوتاد سے ہوتی ہے اور مثالین چارون کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور وتد مجموع اور وتد مفروق کی فارسی مین یون ہین بر سبب خفیف سر سبب ثقیل عہد وتد مفروق ہتی وتد مجموع اور علامت ہر ایک کی دوائر مین جیسا کہ کہا ہم نے معلوم ہوگی یعنی کہا ہم نے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو جگہ مقابل متحرک کے پس جس جگہ کہ دو دائرے اور بعد اسکے الف ہو وتد مجموع ہے اور اگر الف درمیان دو دائرون کے ہو وتد مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہون سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف ہو سبب خفیف ہے اور ہم اسباب و اوتاد کو اجزا کہتے ہین اسواسطے کہ اجزائے اولے کہ حروف و حرکات ہین شعر کے لئے خاص نہین ہین لغات اور قرأت مین بھی ہوتے ہین پس حقیقت مین یہی اسباب و اوتاد اجزائے شعر ٹھہرے مُخل بضم اول و حاء مہملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہونے والا کذا فی المنتخب والغیاث اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم می شود چہ عنبر پیش آنرا ہم در اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلام معلوم ہو کہ یہ غلط فہمی ہے کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمہ نے یہان تک احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی مین فاصلہ نہین اور بعد اسکے جب مولفات تازی بیان کیئے دونون فاصلونکو تازی مین لکھکر لکھا کہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشد یعنی فاصلون کی تالیف تازی مین مولفات فارسی سے جدا گانہ ہے اور تالیف ثانی ہے ص و در عروض تازی مولفی را کہ از چہار حرف بود سہ متحرک و چہارم ساکن فاصلہ صغری خوانند مثالش فَعِلُن و آن مولف از دو سبب بود اول ثقیل و دوم خفیف و مولفی را کہ از پنج حرف بود چہار متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کبری خوانند مثالش فَعِلَتُن و آن مولف از سببی ثقیل و وتدی مجموع بود و ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند ت اور عروض تازی مین وہ مولف کہ چار حرف

ہوتین متحرک اور چوتھا ساکن اُسکو فاصلۂ صغرے کہتے ہین مثال اُسکی فَعِلُن ہے اور وہ تالیف
دو سبب سے یعنی فارسی مین اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مولف کہ پانچ حرف سے ہو چار متحرک اور پانچوان ساکن
اُسکو فاصلۂ کبرے کہتے ہین مثال اُسکی فَعِلَتُن ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک وتد مجموع
سے یعنی فارسی مین اور یہ دونون تالیفین فاصلون کی تالیف اول سے نہین ہین یعنی تالیف فاصلہ
مولفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہ کہ بعضے عروضیون نے فاصلے کو
معتبر جانا ہے اور بعضون نے نہین جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہ قول فیصل لکھتے ہین کہ تالیفین
تین ہین ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی تیسری چار حرف اور پانچ حرف کی اور ان
تینون کی دو قسمین ہین اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی مین اور دوسری قسم
تالیف چار حرفی اور پنج حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی مین پس اعتبار فاصلے کا فارسی مین نچاہیے
کہ جب اصول فارسی مین سبب ثقیل نہین ہے تین حرکتین کیونکر ہونگی اور اثناے شعر فارسی مین جو
آجاتی ہین اعتدال سے خارج ہین یعنی اصول فارسی سے باہر ہین اور اعتبار فاصلے کا تازی مین
چاہیے کہ اصول تازی مین فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور مفاعلتن کے کہ اسمین متفا اور علتن
فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پنج حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی مین معتبر ہے بعضون نے
فاصلے کو فاضلہ بضاد معجمہ لکھا ہے اور بعضون نے فرق درمیان دونون فاصلونکے بصاد مہملہ اور
ضاد معجمہ کیا ہے اور بعضے قایل بفاصلۂ ثالث ہوئے ہین اور اُسکو فاصلۂ عظمے کہتے ہین پانچ
متحرک اور ایک ساکن مگر یہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اِس مقام پر صاحب میزان نے یہ حاشیہ
لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نمیشود
بل بسیاری از عروضیان عجم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آری فرق اینقدر ہست کہ در اصل
افاعیل فارسی فاصلۂ صغری ہم مستقل نیست بخلاف عربی کہ دران فاصلۂ صغری مستقل ہست مثل متفا و علتن
در متفاعلن و مفاعلتن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلۂ کبرے را وجہی بہم نمے رسد
معہذا کلام در اکتفا بہ نسبت موزونات ہست و شک نیست کہ اعتبار اسباب و اوتاد مغنی از فاصلہ ہست
و برای وزن ہمہ موزونات کافی ہست و لہذا اخفش بعد از خلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفت کہ
فاصلۂ صغری بحقیقت سبب ثقیل و خفیف ست و فاصلۂ کبری سبب ثقیل و وتد مجموع ہست پس فاصلہ

از اجزای اولیہ قرار دادن معنے ندارد و غایت باثقال از جانب خلیل و پیروانش کہ قایل بوجود فاصلہ
بودہ اند آنکہ چون خلیل بنای اوزان عروضی بطور وزن صرف نہادہ و لہذا فا و عین و لام را در ہمہ اوزان
بکار بردہ و در کلام عرب کلمہ چہار حرفی با سہ حرکت متوالی و پنج حرفی با چہار حرکت متوالی نیز یافتہ می شد
نہ زیادہ ازان مثل فرسٌ و ضبطٌ لہذا برای وزن این ہر دو را فاصلہ قرار دادند و ازینجاست کہ در دائرہ
مؤتلفہ در لفظ متفاعلن و مفاعلتن شروع از سبب خفیف کردہ بحر ثالث پیدا ورد نمی انفکاک تن بوزن
تن مفاعل و فاعلن ست بحرکت آخر قرار ندادہ اند اما این قول مخدوش ست باینکہ اگر مدار اعتبار
اجزای اولیہ شعر بر اوزان مختلفہ اصلیہ عرب ست پس بسیار اسمای ست از ثلاثی و رباعی و خماسی مثل جعفر
و پرش و درہم و قمطر کہ اجزای مذکورہ وزن انش نمیتوانند شد و عدم انفکاک بحر از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
عدم ترکیب از سببین نیست چہ آن بجہت عدم استعمال ست بل مصنف علام از بعضی عروضیان انفکاکش
را ہم نقل کردہ و وزنش خواہد آنگ آوردہ کما سیاتی اور دوسرا حاشیہ یہ لکھا ہے ح قولہ ہر دو
نہ ازان تالیفات اول اشارت است بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ تم کلامہ پس عاقل بصیر پر ظاہر ہے
کہ اس حاشیے کو مطلب کتاب سے کیا واسطہ اور ایک جگہ لکھتے ہین کہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
می شود اور دوسری جگہ لکھتے ہین کہ وجہ تخصیص فاصلہ در عروض تازی معلوم نمی شود تیسری جگہ
لکھتے ہین اور خود قائل ہوتے ہین کہ در عربی فاصلہ صغری مستعمل ست چوتھی جگہ لکھتے ہین کہ اعتبار
فاصلہ کبری اوچہی بہم نمیرسد پانچوین جگہ لکھتے ہین کہ سہ حرکت متوالی و چہار حرکت متوالی در عرب
مستعمل است چھٹی جگہ لکھتے ہین کہ فاصلہ را از اجزای اولیہ قرار دادن معنی ندارد حالانکہ محقق علیہ الرحمہ
فاصلہ کو ایک تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہ لکھتے ہین کہ وجہ عدم انفکاک بحر از سبب خفیف در دائرہ مؤتلفہ
عدم استعمال است کیا بحر غیر مستعمل دائرے سے نہین نکالتے بلکہ نکال کر غیر مستعمل لکھ دیتے ہین ایسا
حاشیے کا یہ حال ہے پس ایسے کلام بیہودہ معلوم ہوتے ہین اور یہ عبارت دوسرے حاشیے کی
کہ ہر دو نہ ازان تالیفات اول باشند اشارت ست بعدم احتیاج اعتبار فاصلہ اس قبیل سے ہے
کہ کوئی کہے فلان کس آنکھ نہین رکھتا دوسرا کہے یہ اشارہ ہے طرف بینائی کے برعکس نہند نام
زنگی کافور ہم و عادت عروضیان آن باشد کہ درین موضع ابیات مرکب ازین اجزا ایراد کنند پس بین متوالی
از سبب خفیف تازی بیت ارسع منی یا ابن الدنیا ☆ احمل خیر انزد و حسنا ☆ رکض مجہول یا مسکین

بار جز مطوی مسکّن یا رمل مخبون مسکن یا ہزج مکفوف مخنق و بپارسی **بیت** یاری کز من دوری
جوید ٭ عشقش زہی ست تاکی پوید ٭ و از سبب ثقیل تنہا شعر محال ہست اما شتابازی چنین بود ٭ لذکہ بکت
وجد انشا ہمکت فجمد وطلب برکتہ شیمکت و بپارسی چنین ٭ پسر تو زچہ نشدہ زپی ہنر تو ٭ کہ ہنر تو بدہ
زبرکت پدر تو **ت** اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ اس جگہ ابیات مرکب ان اجزا سے
وارد کرتے ہین یعنی تنہا سبب اور تنہا وتد اور تنہا فاصلہ مین شعر کہے ہین شعر سبب خفیف کا عربی مین
یہ ہے ؎ اِسْمَعْ مِنّی یَا ابْنَ الدُّنْیَا ٭ اِعْمَلْ خَیْراً تَزْدَدْ حُسْنًا ٭ ترجمہ یہ ہے سن مجھسے اے
فرزند دنیا کے کر نیکی کہ زیادہ ہو تو از روے نیکی کے تزدد اصل مین تزتود تھا باب افتعال سے
تے کو دال سے بدل کیا بعد اسکے واو متحرک ما قبل اسکے مفتوح واو کو الف سے بدل کیا اجتماع
ساکنین کا ہوا درمیان الف اور دال آخر کے الف گر گیا کسواسطے کہ دال آخر ساکن ہوئی بسبب اسکے
کہ یہ مضارع جواب امر مین ہے اور جو مضارع جواب امر مین پڑتا ہے آخر اسکا ساکن ہوتا ہے
اور یہ رکض مخبون مسکّن ہے یعنی متدارک مخبون مسکّن رکن اصلی فاعلن تھا خبن سے الف گر گیا
فعلن بتحریک عین رہا بعد اسکے تسکین سے عین ساکن ہوا فعلن رہا پس فعلن چار بار تقطیع اس
شعر کی ہے اور اس شعر کی تقطیع رجز مطوی مسکن اور رمل مخبون مسکن اور ہزج مکفوف مخنق سے
بھی ہو سکتی ہے کسواسطے کہ رجز مطوی مسدس محذوف العروض والضرب یہ وزن ہے مفتعلن
مفتعلن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جاے پس وہی وزن ہے اور بیان
رجز مین محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن مین ہر مرتبہ ایک سبب کم کرنے سے
ایک وزن ہو جاتا ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب یہ وزن ہے فعلاتن
فعلاتن فعلن جب اسکو مسکن کیجیے مفعولن مفعولن ہو جائے پس وہی وزن ہے اور یہ وزن اوزان
رمل مین داخل ہے اور ہزج اخرب مسدس محذوف الضرب العروض یہ وزن ہے اور بیان اوزان مین
داخل ہے مفعول مفاعیل فعولن جب اسکو مسکّن کیجیے مفعولن مفعولن فعلن ہو جائے پس وہی وزن ہے
مگر یہان جو محقق علیہ الرحمہ نے ہزج مکفوف مخنق کہا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ مفاعیل مفاعیل
مفاعیل کو کہ مکفوف ہین جب دائرے مین لکھے جائین اور مخنق کرین اسطرح کہ لام آخر رکن میم اول
رکن سے ملے تو یہ وزن ہو جائے مفعولن مفعولن پس جب اسکو محذوف کرین تبھی وزن ہو جائے

صاحب شرح کے ذہن مین یہ مطلب نگذرا لہذا یہ لکھا **ش** لفظ مکفوف با ہزج غلطی کاتب است
زیرا کہ فقط مخنق فاعیلن مفعولن است و مکفوف آن فاعیل باشد کہ بروزنش مفعول آید و در یجا مفعولن
بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخنیق اول رکن مین نہین آتا تخنیق کو بعضون نے بجاو نون معجمتین لکھا ہے
اور بعضون نے بجار مہملہ اور با سے موحدہ لکا سیانی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخنیق ہم خرم است
لیکن بحکم آنکہ در اشعار عرب خرم جز در ابتدای مصاریع روا ندارند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
داشتہ اند آنرا در غیر ابتدا تخنیق خوانند تم کلامہ اور فارسی مین شعر سبب خفیف تنہا کا یہ ہے
بیت یاری کزمن عدوری جوید ؎ عشقش زی من تاکی پوید ؎ زی من اسے طرف من اور تقطیع
چار بار فعلن بسکون عین ہے اور سبب ثقیل تنہا سے شعر محال ہے اسواسطے کہ فارسی مین
حرکتین تین سے زیادہ نہین ہوتی ہین اور عربی مین زیادہ چار سے پس گنجایش تحریک تمام حروف
کہان مگر نثر کہ مثال اسکی عربی مین یون ہے وَلَدُکَ بِکَ وَجَدَا ثَرَ ہِمَمِکَ × فَجَہَدَا وَطَلَبَ بَرَکَتَہ
شِیَمِکَ ؎ معنی یہ ہین کہ تیرے فرزند نے تجھسے پائے نشان تیری ہمتون کے پس سعی کی اور طلب
کی برکت تیری خصلتون کی اور فارسی مین نثر یون ہے پسر تو چہ نشدہ زپی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ
ز برکت پدر تو ترجمہ یہ ہے فرزند تیرا کیون نہوا پیرو تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے
تیرے باپ کی آوردا واو رہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہین رکض بالفتح وضاد معجمہ
پانون ہلانا گھوڑے کا اور دوڑنا کشف سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑانا بحر الجواہر سے
کذا فی الغیاث شیم بکسر اول و فتح ثانی عادتین اور خو جمع شیمہ کذا فی الغیاث ھم واز وتد مجموع تنہا زی
شعر فطالما وطالما وطالما ؎ سقی اکف خالد واطعما ؎ رجز مجنون و پارسی چنین **شعر** حبیب
ندارم از نگار من ؎ کہ پی گنہ برون شد از کنار من ؎ رجز مجنون یا ہزج مقبوض است اور وتد مجموع
تنہا سے شعر عربی مین یون ہے شعر جو مرقومہ متن ہے معنے اسکے یہ ہین پس دراز ہوا اور دراز ہوا
اور دراز ہوا یہ امر کہ پانی پلایا دست خالد سے اور کھانا کھلایا رجز مجنون یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی مین شعر وتد مجموع تنہا کا یہ ہے بیت جو مرقومہ متن ہے پس
نگار من شعر مذکور مین بمعنے نگار خود ہے رجز مجنون جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہزج مقبوض کہ رکن اصلی مفاعیلن
ہے قبض سے پانچوان حرف گر گیا مفاعلن ہوا تو وہم نہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہزج مقبوض

کیون نہ کہا اسواسطے کہ عربی مین ہزج مسدس مستعمل نہین ہے ہمیشہ مجزو آتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کے
م واز وتد مفروق تنہا بتازی **شعر** لَا اَرٰی مِنَ الْفُؤَادِ نَدَارَاکَ ٭ اِنَّ بِمَیْلٍ نَحْوَ شَادِنٍ سِوَاکَ ٭
رمل مکفوف وبپارسی **شعر** انچہ از ستم بروی من رسید ٭ ہیچ آفریدہ درجہان ندید + رمل مکفوف وحرف
اواخر لامحالہ ساکن گردد تا شعر توانَد بود چنانکہ گفتیم **ت** اور شعر وتد مفروق تنہا سے عربی مین یہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی اسکے یہ ہین نہین دیکھتا ہون مین دل سے جسوقت دیکھتا ہون مین تجھکو کہ میل
کرے وہی دل طرف کسی آہو بچہ کے سوا تیرے رمل مکفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کف سے
نون گر گیا فاعلاتُ بضم تا رہا پس وزن اس شعر کا چھ بار فاعلات ہے اور فارسی مین یہ شعر ہے
جو مرقوم متن ہے اور لفظ بت شعر مذکور مین بمعنی معشوق ہے رمل مکفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حرف
اواخر عروض وضرب مین لامحالہ ساکن ہونگے تا شعر کہ سکین جیسا کہ کہا ہم نے کسواسطے کہ اواخر ابیات
ہمیشہ ساکن ہوتی ہین اور اسکا بیان فصل دوم مین ہو چکا ہے کما قال آخر ہیچ شعر نہ بتازی و نہ بپارسی
متحرک نشاید م واز فاصلۂ صغریٰ بتازی **شعر** اَرَاَیْتَ بِحَاضِرِہِمْ اَثَرًا ٭ وَسَمِعْتَ بِغَائِبِہِمْ خَبَرًا ٭
رکض مخبون وبپارسی **بیت** ببری صنما دل وجان رہی ٭ لبکان بر ہی تنہی نہی ٭ رکض مخبون
ت اور شعر فاصلۂ صغریٰ تنہا کا عربی مین یہ ہے جو مرقوم متن ہے معنی اسکے یہ ہین آیا دیکھا
تو نے واسطے انکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تو نے واسطے انکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہے یعنی
فعلن بتحریک عین چار بار تقطیع اس بیت کی ہے اور فارسی مین بیت فاصلۂ صغریٰ تنہا سے یہ ہے
جو مرقوم متن ہے معنی یہ کہ لیے جاتا ہے تو اے معشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
بوسہ ہونٹھون کا اگر بندے کو ندے گا تو چھوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہے بکسر تین
غلام اور عید کشف اور موید سے اور برہان مین بفتح اول اور سراج مین بھی بفتح اول لذا فی الغیاث
ولیکان اسی لب نام واز فاصلۂ کبریٰ بتازی **شعر** وَثِقَلٍ مَنَعَ خَیْرَ طَلَبٍ ٭ وَعَجَلٍ مَنَعَ خَیْرَ تُؤَدَہٍ ٭
رجز مخبون وبپارسی **شعر** صنما سخن زلبت بشنوی ٭ دلک من نپذیری نشنوی ٭ رجز
مخبول وبیشتر ازین ابیات ناخوش است خاصہ بیت اخیر **ت** اور بیت مثال فاصلۂ کبریٰ تنہا کی
عربی مین یہ ہے جو مرقوم متن ہے پس شعر مذکور مین ثقل بروزن عنب بمعنی انگور اور عجل بروزن
فرس اور تودہ بضم تا اور فتح ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ بہت سی گرانباریان اور سستیان

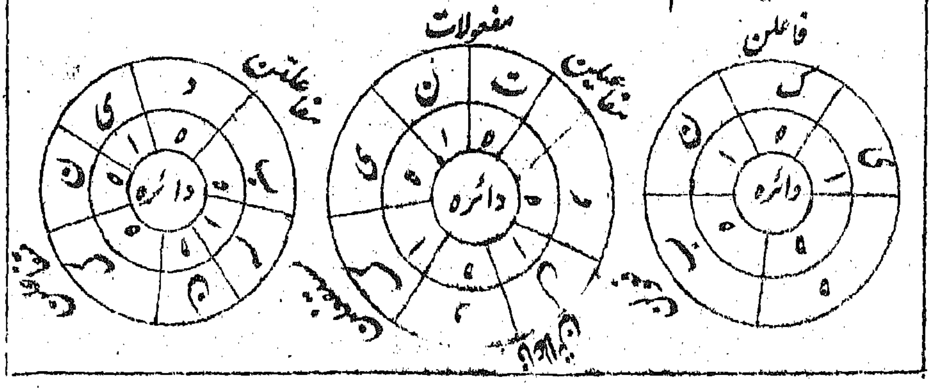
ہین کہ منع کرتی ہین غیر مطلوب کو اور بہت سی جلدیان ہین کہ منع کرتی ہین خیر دزنگ کو رجز مخبول
ہے رکن اصلی مستفعلن خبن سے سین گرا اور طے سے فے گری متعلن رہا فعلتن اسکے مقام پر
لائے اور فارسی مین مثال اسکی یہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنے اسکے یہ ہین اے معشوق
میرے میرے نزدیک سے بجا تو دل میرا نہ لیجا تو اور بجا تو نبشوی آخر مین واسطے تاکید مضمون
ماقبل کے ہے اور یہ رجز مخبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان بیتون مین ناخوشی ہین خصوصًا
بیت آخر م **فصل چہارم** در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ است عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را افاعیل و تفاعیل خواندہ است
و ارکان شعر بعضے بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضے نچنان و آنرا فروع خواندت خلیل
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے ان لفظون سے کہ سب لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تنا اور تونی وغیرہ کو تا اور نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام افاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتے ہین انکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہین ہوتے
یعنی موافق طبیعت کے نہین ہوتے ظاہر ہے کہ جب زحاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ نا مطبوع
نکلین گے انکو فروع کہتے ہین م و ہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ نبود و باین سبب رباعی
و سداسی را کہ از تکرار اسباب تنہا یا از اوتاد تنہا بود از اصول نشمرند و ہر رکن کہ دراز شود ہم ملذ
نبود از جہت آنکہ اقتضای ملالت کند و ازین سبب زیادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و وتدی بود اگر سبب خفیف بود و وتد مجموع
ازان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ وتد مقدم بود و مرکب بروزن فعولن بود و دوم آنکہ سبب مقدم بود
و مرکب بروزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
و دیگر تالیفہا ممکن کہ در خماسی افتد و این شش نوع باشد از اصول نشمرندت اور جو رکن کہ
تکرار ایک جزو سے بنے گا ملذ یعنی لذت بخشندہ نہوگا اس سبب سے کہ رباعی کو جیسے فعلن اور
سداسی کو جیسے مفعولن اور مفاعلن کہ تکرار اسباب یا اوتاد سے بنتے ہین اصول شعر سے

نہین کہتے ہین اگرچہ مشتقات فعل سے یہ بھی ہین اور چورکن کہ درازہو وہ بھی ملذ نہوگا اس
جہت سے کہ اقتضا اسے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سباعی سے اصول مین مستعمل نہین کیا
پس وصول یا خماسی ہونگے جیسے فعولن اور فاعلن یا سباعی ہونگے جیسے مفاعیلن اور فاعلاتن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہوا ور وتد
مجموع اس سے دو تالیفین ممکن ہین ایک یہ کہ وتد مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فعولن
ہوگا اور دوسرے یہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور یہ دونون یعنی فعولن
اور فاعلن شعر تازی مین اصول سے ہین اور شعر فارسی مین دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہین ہے پس اصول شعر فارسی سے
بھی نہین ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک وتد سے ممکن ہین کہ خماسی مین واقع ہوتی ہین وہ سب
آٹھ ہین انمین چھہ تالیفین جو اور ممکن ہین انکو اصول سے نہین جانتے نہ عربی مین نہ
فارسی مین پس از روے احتمالات عقلی کے بنا سے خماسی ہین اسباب اور اوتاد سے آٹھ
صورتین ہوسکتی ہین چار تقدیم سبب خفیف یا ثقیل سے وتد مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
وتد مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا ثقیل پر پس انمین دو صورتین جیسا کہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہین باقی چھہ نامستعمل اسواسطے کہ تالیف وتد مجموع ساتھ سبب ثقیل کے بتقدیم
و تاخیر دونون ناخوش ہین کس لیئے کہ تقدیم سبب ثقیل مین توالی چہار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب ثقیل مین حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہ دونون ناروا ہین اور تالیف سبب
ثقیل کے ساتھ وتد مفروق کی بھی بد ہے کس لیئے کہ تقدیم اور تاخیر دونون مین آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہ دونون بھی روا نہین اور تالیف سبب خفیف کے ساتھ وتد مفروق کی پس
تقدیم سبب مین وہی قباحت ہے تحریک آخر کی اور تقدیم وتد مفروق مین بعینہ صورت فاع لن
کے ساتھ فاعلن کے ہے اور تکرار نازیبا ہے ح قولہ وابن ہر دو در شعر تازی از اصول اند
یعنی من حیث المجموع والا اول در شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامہ اسی جگہ داخل ہونا فعولن کا
اصول فارسی مین ثبت ہے پس حاشیہ تحصیل حاصل ہم و اما سباعی مولف از دو سبب و یک وتد
باشند و از اسباب ہر دو ثقیل نشاید پس اگر ہر دو خفیف بود و وتد مجموع تالیف ازان سہ نوع تواند بود
اول آنکہ وتد بر ہر دو سبب مقدم بود و این بروزن مفاعیلن بود دوم آنکہ میان ہر دو سبب بود

وآن بروزن فاعلاتن بود سوم وتد آن از ہر دو سبب متاخر بود وآن بروزن مستفعلن بود ت
و اما رکن سباعی یعنی ہفت حرفی مولف دو سبب اور ایک وتد سے ہوتا ہے اور بچاہئے کہ دونوں
سبب ثقیل ہوں بسبب توالی حرکات اربعہ کے البتہ اگر ایک سبب ثقیل اور ایک سبب خفیف
ہو مضائقہ نہیں جیسے متفاعلن اور مفاعلتن میں پس اگر دو سبب خفیف ہوں اور ایک وتد مجموع
تالیف اسکی تین طرح پہ ہو سکتی ہے اول تقدیم وتد مجموع دو سبب خفیف پہ یہ بروزن مفاعیلن
ہوا دوسرا وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہ بروزن فاعلاتن ٹھہرا تیسرا تاخیر وتد
مجموع کے دو سبب خفیف سے یہ بروزن مستفعلن قرار پایا ھم و اگر وتد مفروق بود سہ نوع
دیگر تالیف تواند بود اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم بروزن مفعولات و
اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشته است و در کتابت بعضے فرق کنند
باآنکه اجزای صنف دوم از یکدیگر منفصل نویسند و این شش رکن از اصول اند و ہژدہ تالیف دیگر
سباعی ممکن بود که در شعر فارسی از اصول نشمرند بسبب گرانی آن ت اور اگر وتد مفروق ہو اس سے
بھی تین طرح کی تالیفیں ہو سکتی ہیں اول بروزن فاع لاتن دوم بروزن مس تفع لن سوم
بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے
ہے لیکن کتابت میں بعضے فرق کرتے ہیں اس طرح پہ کہ اجزاے قسم دوم کو یکدیگر سے منفصل اور
جدا لکھتے ہیں اور یہ چھ رکن اصول سے ہیں اور اٹھارہ تالیفیں اور اس سباعی کی ممکن ہو سکتی
ہیں کہ شعر فارسی میں انکو اصول سے نہیں گنتے بسبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
احتمالات عقلی کے بنائے سباعی میں تقدیم اور تاخیر اور توسیط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفیں
ہو سکتی ہیں مثلاً دو سبب خفیف جب وتد مجموع سے مقدم ہوں یہ ایک صورت ہوئی اور جب
وتد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہ دو صورتیں ہوئیں اور جب وتد مجموع درمیان دو سبب خفیف
کے واقع ہو تین صورتیں ہوئیں اور جب وتد مفروق بجاے وتد مجموع کے ان تینوں صورتوں میں
آیا چھ صورتیں ہوئیں اور جب دو سبب ثقیل بجاے دو سبب خفیف کے ان چھ صورتوں میں آئے
بارہ صورتیں ہوئیں اب دو صورتیں ان اسباب کی اور ہیں ایک سبب خفیف مقدم اور سبب ثقیل
موخر اور دوسرے سبب ثقیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جبکہ دو سبب خفیف یا دو سبب ثقیل

جب دونون وتد دینے سے بارہ صورتین نکلین ویسے ہی ان دونون کے انضمام سے ساتھ دونون
وتدون کے بھی بارہ صورتین اور نکلین اور یہ بارہ اور بارہ چوبیس تالیفین ہوئین پس چھ تالیفین
انمین سے تازی اور فارسی مین اصول ہین باقی اٹھارہ تمامہا فارسی مین اصول سے نہین بسبب
ثقالت کے مگر عربی مین ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور مستعمل اور اصول سے ہین جیسا کہ محقق
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ھم اما در تازی دو تالیف از جملہ آنچہ مولف بود از وتدی مجموع و سببی ثقیل
و سببی خفیف یا مولف از وتدی مجموع و فاصلہ صغری ہم از اصول شمرند و آن مفاعلتن و متفاعلن
پس ارکان اصلی در پارسی ہفت است بحقیقت و پنج در لفظ و آن فعولن مفاعیلن و فاعلاتن مستفعلن
و مفعولات ست و در تازی دہ بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و متفاعلن ہم از اصول اند
ت مگر عربی مین دو تالیفون کو ان تالیفون سے جو ایک وتد مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
سبب خفیف سے ہین یا مولف ایک وتد مجموع اور فاصلہ صغریٰ سے ہین اصول سے گنتے ہین
اور وہ دونون مفاعلتن اور متفاعلن ہین پس ارکان اصلی پارسی مین سات ہین بحقیقت فعولن
مفاعیلن فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات اور پانچ تلفظ مین کسواسطے کہ فاعلاتن
اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین اور تازی مین دس ہین بحقیقت فعولن فاعلن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن فاع لاتن مس تفع لن مفعولات مفاعلتن متفاعلن اور آٹھ تلفظ مین کہ یہان بھی
فاعلاتن اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہین تلفظ مین ھم و عروضیان را عادت باشد کہ استخراج
این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ جہت فعولن فاعلن
در برو نویسند علامات متحرک و ساکن و بازای آن حروف این کلمہ کہ بہی کن تا اگر آغاز از با کنی
بہی کن بر حوالی دائرہ بگردد بر وزن فعولن و اگر آغاز از کاف کنی کن بہی باشد بر وزن فاعلن ت
اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرتے ہین
یعنی پہلے جدا کرتے ہین حروف کو پھر ملاتے ہین اور یہ فک و ترکیب دوائر مین وضع کرتے
ہین ایک دائرہ واسطے فعولن اور فاعلن کے اور اُس مین لکھتے ہین علامتین متحرک اور ساکن
کی علامت متحرک کی دائرہ کوچک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہ کلمہ
لکھتے ہین بہی کن تا اگر بے سے شروع کرے تو بہی کن حوالی دائرہ پر پھر سے بر وزن فعولن ہو

اور اگر کاف سے شروع کرے تو کن بہی حوالی دائرہ پر پہرے بروزن فاعلن ہو فک بفتح وتشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی الغیاث ھم و دیگر دائرہ جہت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات و ساکنات این کلمہ دوتن یک دل تا ابتدا از ہر متحرک کہ کنی یکی ازین ارکان در تمامی دور حاصل آید و کیفیت انفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موقع دو دائرہ آوردی یکی جہت وتد مجموع و دیگر جہت وتد مفروق تا اجزای اولی از حال خود نگردد و سبب جزوی از وتد نشود و بالعکس و دائرہ دیگر جہت مفاعلتن و متفاعلن بنہند و برو نویسند بدی نکنم تا ہر دو رکن از و خوانده شود و صورت دائرہ این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات مستفعلن فاعلاتن کے ہے اُس مین لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے دوتن یکدل بدون تلفظ واو کے لفظ دو مین اس لیئے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک ان ارکان سے تمامی دور مین حاصل ہو اور کیفیت انفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور بہتر یہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے وتد مجموع کے اور ایک واسطے وتد مفروق کے تا اجزاے اولے یعنی سبب اور وتد اپنے حال سے نہ پہرتے اور سبب جزو وتد کا اور وتد جزو سبب کا نہوتا مثلاً مفاعیلن مفعولات مین اگر فا سے مفاعیلن سے شروع کرین مفعولات کہین فا کہ مفا مین جزو وتد تھا اب سبب ہوگیا اور لن کہ سبب خفیف تھا اب جزو وتد مفروق ہوگیا وقس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد مین لازم آیا مگر عروضی ایسا نہین کرتے چارون ارکان کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہین اور ایک دائرہ واسطے مفاعلتن اور متفاعلن کے مقرر کیا ہے اور اُس مین لکھتے ہین بدی نکنم اسواسطے کہ دونون رکن اُس سے پڑہے جائین اور صورت دائرونکی یہ ہے جیسا کہ لکھی جاتی ہے



م **فصل پنجم** در بحرہا و دوائر و فک بحرہا از یکدیگر بحرہا از تکرار ارکان خیزد و ارکان را چون
چند بار تکرار کنند بشرطیکہ معتدل بود نہ دراز ممل و نہ بس کوتاہ مخل وزن مصراعی حاصل آید و از دو مصراع
بیتے آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کمترین عددی تکرار را دو باشد و بیشتر چہار و زیادت ازین
بسبب درازی مستعمل نباشد پس بیتی از چہار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
کردہ شود **ف** فصل پانچوین بحرون مین اور دائرون مین اور فک بحور مین یکدیگر سے بحرین تکرار
ارکان سے پیدا ہوتی ہین یعنی تعدد ارکان سے اور ارکان کو جب کئی بار تکرار کرین بشرطیکہ وہ
تکرار معتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز ممل یعنی ملال آورندہ اور نہ بہت کوتاہ مخل یعنی خلل اندازندہ
پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعون سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتون سے
قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اسکے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کمترین عدد واسطے
تکرار کے دو ہین اور متوسط تین اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہین ہے
پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مربع یا چھ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثمن
جس جگہ کہ بیان انکا آئے گا معلوم کیا چاہیئے کہ یہ قول اکثر یہ ہے اور یہ اوزان مرغوب طبع
ہین اور ابیات موحد اور مثنے عربی ہین اور شانزدہ رکنی بلکہ زیادہ فارسی ہین اگرچہ کبھی کہی ہین
مگر مرغوب طبع نہین ہین ممل بضم میم اول و کسر میم ثانی و تشدید ام لول کنندہ غیاث سے بحر بفتح
اول و سکون ثانی دریاے شور اور جوے بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہ کہ جیسا دریا
شامل ہے بانواع جواہر و نباتات بحر عروض بھی شامل ہے بانواع شعر یا یہ کہ جیسا کوئی دریا مین
حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عروض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بہت
تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ اسکو تخت در اور طبقہ در
بھی کہتے ہین اور اصطلاح مین نیمہ بیت وجہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقون سے ایک دروازہ
ہوتا ہے ویسے دو مصرعون سے ایک بیت منتخب از بہار عجم اور رسالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
بمعنی مغز سطبر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونون مصرع بیت اول کے مصاریع ثانی ابیات
سے ہم قافیہ ہون اور وہ نظم بکثر پندرہ بیتون سے ہو غیاث سے اور قطعہ بکسر اول اور سکون
ثانی ٹکڑا ہر چیز کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ انمین مطلع ہو یا نہو پس گویا وہ ایک ٹکڑا

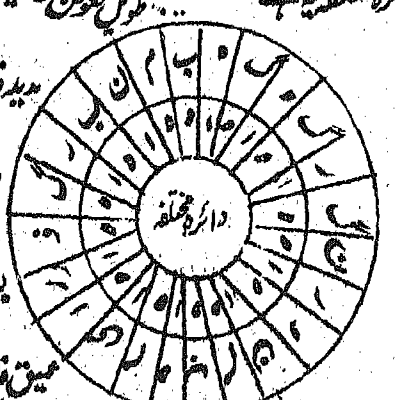
قصیدے کا ہے مدار اورکشف اور بہار عجم سے اور بعضے فصحاے متاخرین نے قطعے کو بالفتح
بھی کہا ہے کذا فی الغیاث م وخلط ارکان متشابہ بایکدیگر شبیہ بود بتکرار پس بحر یا از تکرار رکنی
بسیط بود یا از خلط دو رکن متشابہ وخلاف میان دو رکن متشابہ یا بہ کم شود یا بہ کیف اما بہ کم چنانکہ
فعولن را با مفاعیلن باشد چہ ہر یکے مولف از وتدی مجموع وسببی خفیف ست الا آنکہ یکے از دیگر
بسببی خفیف بیشتر است وہمچنین فاعلاتن فاعلن ومستفعلن فاعلن اما بکیف چنانکہ مستفعلن را
با مفعولات باشد چہ تالیف ہر یکے از دو سبب خفیف ویک وتد ست الا آنکہ وتد در یکے مجموع است
و در یکے مفروق وہمچنین مس تفع لن را با فاعلاتن وہمچنین فاع لاتن را با مفاعیلن وخلیل احمد ابتدا
بخلط خماسی وسباعی کردہ است پس سباعیات بسیطہ پس خلط سباعیات بایکدیگر وختم بخماسیات بسیطہ
کردہ است ت اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک رکن کے ہے
یعنی جیسے تکرار فعولن فعولن کی ہے ویسی ہی تکرار فعولن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبیہ فعولن کی ہے
پس بحر یا تکرار ایک رکن بسیط یعنی ایک رکن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دو رکنون متشابہ سے
اور خلاف درمیان دو رکن متشابہ کے یا کم ہونے مین ہوتا ہے یا کیفیت مین یعنی ایک رکن کے
حروف دوسرے سے کم ہون یا حرکات مین دو رکنون کے فرق ہو لیکن تشابہ کمی حروف
جیسے فعولن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بحر طویل مین اسواسطے کہ دونون وتد مجموع اور سبب خفیف سے
مولف ہین البتہ دوسرے مین ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسیطرح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
فاعلن کے ہے بحر مدید مین اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بحر بسیط مین فاما تشابہ کیفیت
جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سریع اور منسرح اور مقتضب مین اسواسطے
کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک وتد سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک مین وتد
مجموع ہے اور ایک مین وتد مفروق اور اسیطرح تشابہ بکیفیت مس تفع لن منفصل کا ہے ساتھ
فاعلاتن کے بحر مجتث مین اور تشابہ بکیفیت فاع لاتن منفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بحر مضارع
مین اور خلیل ابن احمد نے ابتدا بخلط خماسی اور سباعی کی ہے دائرہ مختلفہ مین بعد اسکے
سباعیات بسیطہ کو لایا ہے دائرہ موتلفہ مین بعد اسکے خلط سباعیات کا بیکدیگر کیا ہے
دائرہ مشتبہہ مین اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیطہ پر دائرہ متفقہ مین بسیط بفتح جا اسے فراخ

وگستردہ شدہ اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح مین جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جزو اُسکا
مشابہ کل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بالفتح
ملانا منتخب سے ھم اما خماسی و سباعی مانند فعولن و مفاعیلن مؤلف از پنج جزو باشد و این را کوتاہ
شمرند و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہمچنان کہ از ارکان طبیعی نہند کہ تغیر با و راہ نیافتہ باشد و
بعد ازان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از انجا بر انگیزند عدد ارکان نیز بر تمام ترین وجہے ایراد
کنند تا بحذف بعضے ازان دیگر وجوہ مستعمل بر انگیزند ت لیکن خماسی اور سباعی کا خلط مانند
فعولن اور مفاعیلن کے کہ دونون مؤلف پانچ جزو سے ہین فعولن مین دو جزو وتد مجموع اور سبب خفیف
اور مفاعیلن مین تین جزو وتد مجموع اور دو سبب خفیف اور اُسکو عروضی کوتاہ جانتے ہین یعنی خلط
خماسی اور سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ بحر دائرے مین
جیسے ارکان طبیعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہین کسواسطے کہ تغیر نے ارکان سالم مین
راہ نہین پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنی
مزاحف اُن ارکان سالم سے پیدا کرتے ہین ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرے
مین ایراد کرتے ہین اسلیے کہ بعض کو اُنہین سے دور کرکے اور اوزان مستعمل پیدا کرین یعنی مجزو
اور مشطور اور منہوک مجزو ایک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل بکسر
اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح مین زحافات کذا فی المنتخب و الغیاث
ھم فعولن مفاعیلن را مکرر کردہ اند و آنرا یک مصراع شمردہ و لامحالہ بیت مثمن باشد و چون مصراعے
ازان در دائرہ وضع کنند تا آخر با اول متصل شود شاید کہ بہر یکے از اجزاء پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
دائرہ پنج بحر برخیزد بر این وزن فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن و این بحر را طویل نام کردہ چہ در لغت
تازی ازین دراز تر بحر نیاید ت پس فعولن مفاعیلن کو مکرر کیا ہے اور اُسکو ایک مصرع گنا ہے
اور یقیناً بیت اُسمین مثمن ہوگی اور جب ایک مصرع اُسکا دائرے مین وضع کرتے ہین اسواسطے
کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزاے پنجگانہ کے ابتدا کرین پس اس دائرے
سے پانچ بحرین نکلتی ہین پہلی اس وزن پر فعولن مفاعیلن فعولن مفاعیلن اس بحر کا طویل نام
رکھا ہے اسواسطے کہ لغت تازی مین اس سے دراز تر بحر نہین ہے ہان مدید اور بسیط اگر ہین

اسکے برابر ہین لہذا اُسکا بھی نام مدید اور بسیط رکھا گیا بسیط سے دراز نہین ہے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہ بحر اشعار عرب سے تعلق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر مین کمیاب
ہے اسواسطے کہ فارسی مین مطبوع نہین ہے اور اصل اس بحر کی فعولن مفاعیلن ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہین کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحور کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ مثمن ہین بسبب زحافات کے کوتاہ بھی ہوتے ہین
اور مجزو بھی آتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اس بحر کے ارکان مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر اور
وتد طویل ہے بہ نسبت سبب کے اور عوام بحر رمل شانزدہ رکنی کو طویل کہتے ہین خطا ہے
کذا فی الغیاث هم ۲ آنچہ ابتدا پیش از جزو دوم باشد از وزن مذکور بدینگونہ لن مفاعی لن فعو
لن مفاعی لن فعو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن واین را مدید نام کردہ ست
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فعولن کہ رکن اول ہے اُسکے لن سے شروع کرین
اسطرح پر لن مفاعی لن فعو لن مفاعی لن فعو بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام مدید رکھا ہے اور چونکہ لن مفاعی لن فعو نامستعمل تھا اُسکی جگہ پر فاعلاتن فاعلن
مستعمل لائے اور مدید اسواسطے نام رکھا کہ یہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے ہکذا فی الغیاث
هم سیم آنچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن و برین وزن
بتازی شعر نیافتہ اند و بہرامی گوید بپارسی برین وزن اندک شعر دیدہ ام و این را مقلوب طویل
نام کردہ ست تیسرے وہ کہ ابتدا اُسکی جزو سوم سے کرین یعنی مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم ہے اس وزن پر مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اس وزن پر تازی مین شعر نہین پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اُسکا حکم النادر کالمعدوم کا ہے چنانچہ امرء القیس نے یہ
شعر لکھا ہے **شعر** اَلَا یَا عَیْنُ فَابْکِی عَلَی فَقْدِی مُلْکِی ٭ وَاِتْلَافِی لِمَالِی بِلَا حِدٍّ وَّجُهْدٍ ٭ تَخَلَّیْتُ
بِلَادًا وَّصَنَعْتُ تِلَادًا ٭ وَقَدْ کُنْتُ قَدِیْمًا اَخَا عِزٍّ وَّمَجْدٍ ٭ اور بہرامی کہتا ہے کہ فارسی مین
مین نے اس بحر مین چند شعر دیکھے ہین اُنمین سے ایک یہ ہے **شعر** نگار دلربائی ربود از من
دل من ٭ من بیدل چگونہ از و بوسہ ستانم ٭ اور اُسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہ عکس طویل ہے هم ۴ آنچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

فاعلن وآن را بسیط نام کردہ است چہارم یہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی علن سے کہ جزو دوم
رکن دوم ہے اس وزن پر مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اسکا نام بسیط رکھا ہے اسواسطے کہ یہی
گسترده اور دراز مثل طویل کے ہے ہم و اینجا ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعلن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن و برین وزن ہم بتازی شعر نیافته اند و بعضے این دو بحر مہمل را عریض وعمیق نام نہادہ اند نیست
پنج بحر که ازین دائره ممکن است ت پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنی لن سے کہ جزو سوم رکن
دوم ہے اس وزن پر فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن مگر اس وزن مین بھی تازی مین شعر نہین پایا ہے
اور بعضون نے ان دونون بحرون مہمل کا نام عریض اور عمیق رکھا ہے یعنی مقلوب طویل کو عریض
اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہین اور بعضون نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
کہا ہے یہ ہین پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا انکا ممکن ہے کسواسطے کہ فعولن مفاعیلن
مین پانچ جزو ہین اور ابتدا سے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئین چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
نہین اور دوسرا فعولن مفاعیلن مکرر ہے مکرر سے کیا کام ہم و بر جملہ بحورین دائرہ در زبان فارسی متروکست
وانچه گفته اند بر سؤال شعر عرب گفته اند از وجه تشبه بایشان واین دائره را مختلفه خوانند و مصراعے
گفته اند که درین دائره نشند تا همه بحور ازان برتوان خواند وفک از یکدیگر تصور افتند وآن مصراع بر وزن
طویل این ست ع بمن برگذرای مه بمن درنگر که ۞ و بر وزن مدید ع برگذرای مه بمن درنگر که
بمن ۞ و بر وزن مقلوب ع گذرای مه بمن بنگر که بمن در ۞ و بر وزن بسیط ع ای مه
بمن درنگر که بمن برگذر ۞ وصورت دائره این است ت اور سب بحرین اس دائرے کی
زبان فارسی مین متروک ہین جو کچھ کہ فارسیون نے ان بحرون مین کہا ہے از روے تقلید
اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرۂ مختلفہ کہتے ہین کہ اسکے ارکان مین اختلاف ہے
ایک سباعی اور دوسرا خماسی اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے مین لکھتے ہین اور پانچون بحرین
اس سے پڑھ سکتے ہین اور جدائی بحور کی یکدیگر سے اس مین معلوم ہوتی ہے اور وہ مصرع وزن
طویل مین یون ہے مصرع بمن برگذرای مہ بمن درنگر کہ ۞ بروزن فعولن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن اور بروزن مدید یون ہے مصرع برگذرای مہ بمن درنگر کہ بمن ۞ بروزن فاعلاتن
فاعلن فاعلاتن فاعلن و بروزن مقلوب طویل یون ہے مصرع گذرای مہ بمن بنگر کہ بمن در

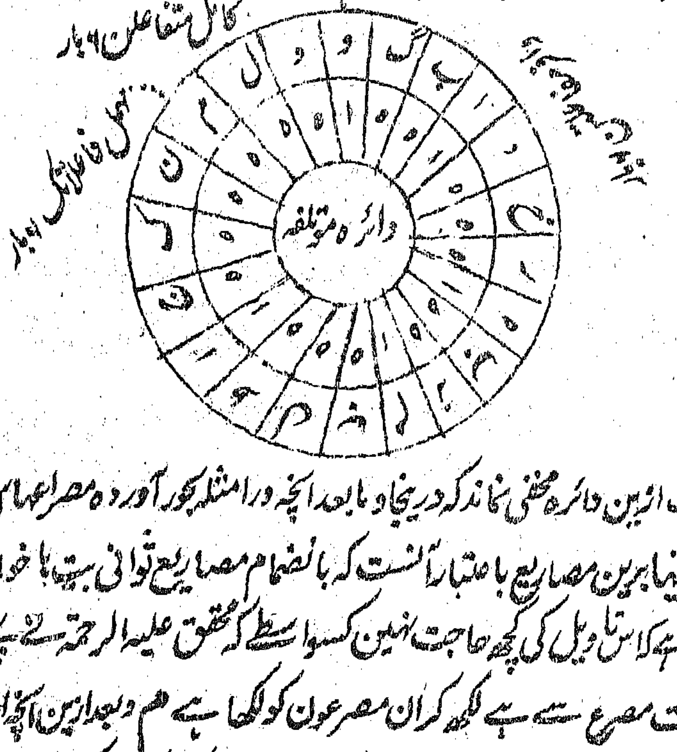
بروزن مفاعیلن فعولن مفاعیلن فعولن اور بروزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بین درنگر گہ
گہ بین برگذر ۞ بروزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بروزن عمیق جسکو بحر مہمل کہا ہے یون ہے
مصرع مہ بین درنگر گہ بین برگذر ای ۞ بروزن فاعلن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن چونکہ بحر مہمل
تھی مصرع بھی مہمل نکلا اور مہمل شعر نہین لہذا محقق علیہ الرحمۃ نے یہ مصرع کتاب مین نہ لکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہ ہے



م واما آنچہ از سباعیات بسیط خیزد ابتدا بمؤلف از وتد مجموع و فاصلہ کردہ است و مصرعے
از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند ولامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بوتد کنند برین
وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن واین بحر را وافر نام نہادہ است و اگر ابتدا بفاصلہ کنند
برین متفاعلن متفاعلن متفاعلن واین بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
بسبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن است وبرین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
واین وزن ہم مہمل است ت واما جو بحرین کہ سباعیات تنہا سے پیدا ہوتی ہین خلیل
ابن احمد نے ابتدا انمین اس مؤلف سے کی ہے کہ جسکی تالیف وتد مجموع اور فاصلے سے ہے
اور ایک مصراع اس مین تکرار ایک رکن سے تین بار عروضیون نے استعمال کیا ہے اور جب
مصرع مین تین رکن ہوے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا وتد سے کرین یہ وزن ہوگا مفاعلتن
مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام وافر رکھا ہے اسواسطے کہ اس بحر مین حرکات اور بحرون سے
زیادہ ہین اور اگر ابتدا فاصلے سے کرین یہ وزن ہوگا متفاعلن متفاعلن متفاعلن اور اسکا نام
کامل رکھا ہے اسواسطے کہ اسمین بھی حرکات اور بحرون سے زیادہ ہین اور بحر وافر اس سبب سے
کامل پر مقدم ہوئی کہ وتد اس مین مقدم ہے اور پارسی گویون نے کہا ہے کہ ابتدا سبب خفیف

بھی کہ اس ترکیب مین ہے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتکت فاعلاتکت خواہ فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن یہ وزن بھی مہمل اور متروک ہے بسبب تحریک آخر کے اور یہ قول پارسی گویون کا
ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہین ہو سکتی اسواسطے کہ متفا اور علاتن دونون
اُنکے نزدیک فاصلے ہین نہ مرکب دو سببون سے ح قولہ فارسی گویان آہ ازین قول معلوم
شد کہ نزد عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتن را فاصلہ صغری قرار دادہ اند
نہ مرکب از سببین والا شروع از سبب خفیف نیز میکردند وهكذا قال كثير من المحققين لیکن از ماسبق
محقق شد کہ اعتبار فاصلہ بابچہ در فارسی وچہ در عربی اصلا وجہی بہم نمیرسد و عدم شروع از
سبب خفیف بجہت نامستعمل بودن بحر مذکور ہست نہ از جہت عدم امکان واللہ اعلم تم کلامہ
پس عدم اعتبار فاصلہ عربی مین ماسبق سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا
بلکہ محقق علیہ الرحمہ جابجا کہتے جاتے ہین کہ فاصلہ عربی مین معتبر ہے ایک جگہ لکھا کہ تازی مین
تین متحرک اور چہارم ساکن کو فاصلہ صغرے کہتے ہین اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبرے
کہتے ہین اور دوسری جگہ لکھا کہ یہ دو تالیفین مفاعلتن اور متفاعلن مثل تالیفات اول نہین
ہین یعنی اسباب اور اوتاد سے نہین ہین تیسری جگہ کہا کہ یا مولف از وتد مجموع و فاصلہ صغرے
جسکو محشی نے غلط پڑھا اور بجاے یا حرف تردید کے نا نافیہ لکھا اور اس جگہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے
فرمایا کہ یہ سباعیات مولف و تد مجموع اور فاصلے سے ہین اور ابتدا بسبب خفیف اس دائرے مین
ممکن نہین نزدیک اہل عرب کے کسواسطے کہ مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ ہے سبب نہین
مگر پارسی گو البتہ ابتدا بسبب کر سکتے ہین کہ اصل عروض فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور وجہ
عدم شروع بہ سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہ بھی غلط فہمی ہے کہ بحور نامستعمل کو دوائرے سے
نکال کر متروک لکھ دیتے ہین چنانچہ یہان بھی اس وزن کو نکال کر مہمل لکھ دیا ہم وبیت ازین
دائرہ بروزن وافر چنین بود ع بگو دل من کجا طلبم ز بہر خدا ❊ و بروزن کامل چنین باشد
ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا بگو ❊ و بروزن مہمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا بگو دل ❊
و این دائرہ را دائرہ موتلفہ خوانند و در فارسی بر بحور این دائرہ ہم شعر نگفتہ اند الا آنچہ بوجہ تتبع عرب
بہ تکلف گفتہ اند و صورت دائرہ این ہست ع تا اور بیت اس دائرے سے بروزن وافر یون ہے

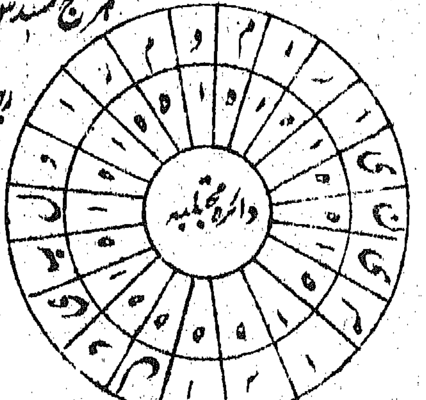
مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے بگو دل من مفاعلتن کجا طلبم مفاعلتن ز بہر خدا مفاعلتن اور بر وزن کامل یون ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے دل من کجا متفاعلن طلبم ز بہ متفاعلن ر خدا بگو متفاعلن اور بر وزن رمل یون ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے من کجا طل فاعلاتک بم ز بہر خ فاعلاتک دا بگو دل فاعلاتک اور اس دائرہ کو موتلفہ کہتے ہین بسبب ایتلاف ارکان کے کہ سباعی ہین اور حرکات اور سکنات مین برابر اور فارسی گویون نے ان بحرون مین بھی شعر نہین کہے ہین اور جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرب کہا ہے اور صورت دائرہ موتلفہ کی یہ ہے



ح قولہ بیت ازین دائرہ مخفی نماند کہ درینجا و بعد انچہ در امثلہ بحور آوردہ مصراعہا است نہ بیتہا پس اطلاق بیتہا برین مصاریع باعتبار آنست کہ بانضمام مصاریع ثوانی بیتہا خواہند گردید تم کلامہ ظاہر ہے کہ اس تاویل کی کچھ حاجت نہین کسواسطے کہ محقق علیہ الرحمۃ نے پہلے حرف عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھکر ان مصرعون کو لکھا ہے م و بعد ازین آنچہ از رکن سباعی مولف از وتد مجموع و دو سبب خفیف آید تا زبان یک مصراع از تکرار یک رکن سہ بار آوردہ اند و پارسیان از تکرار یک رکن چہار بار پس بیت بتازی مسدس باشد و بپارسی مثمن و اگر ابتدا بوتد کنند برین وزن آید مفاعیلن سہ بار یا چہار بار و آنرا ہزج خوانند و اگر بسبب اول کنند برین وزن آید مستفعلن سہ بار یا چہار بار و آنرا رجز خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید فاعلاتن سہ بار یا چہار بار و آنرا رمل خوانند و بیت ازین دائرہ بر وزن ہزج مسدس چنین باشد ع مرا دل بے دلارامی نیارامد ۞ و بر وزن رجز مسدس چنین باشد ع دل بی دلارامی نیارامد مرا

و بروزن رمل مسدس چنین باشد ع بی دلارامی نیارا مد دل ٭ و اگر بعد از نیارامد نگارینا افزائیم جملہ مثمن شود این دائرہ مجتلبہ خوانند مثمن را مجتلبہ زائدہ و صورت دائرہ مجتلبہ این است ــــ اور بعد اسکے جو بحرین کہ رکن سباعی سے مولف مجموع اور دو سبب خفیف سے آئی ہین اہل عرب اس مین ایک مصراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنی مسدس لائے ہین اور اہل پارس تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثمن لائے ہین پس بیت عربی مین مسدس یعنی شش رکنی ہو گی اور پارسی مین مثمن یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا وتد سے کرین اور ابتدا بو تد بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل وتد کے سبب سے یہ وزن ہوگا مفاعیلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو ہزج کہتے ہین اسواسطے کہ ہزج لغت مین آواز باترنم ہے بسبب نکوئی اس بحر کے یہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کرین اسواسطے کہ پہلے ابتدا سبب اول سے چاہیئے بعد سبب دوم سے یہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رجز کہتے ہین اسواسطے کہ رجز بالتحریک لغت مین اس رنج کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لائے پس اس بحر کا نام رجز رکھا بسبب اضطراب اجزا کے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب مین بیشتر مشطور مستعمل ہوتی ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کرین یہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی مین اور چار بار فارسی مین اور اس بحر کو رمل کہتے ہین اسواسطے کہ رمل لغت مین شتاب رفتن ہے پس اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب روانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس دائرے کی ہزج مسدس مین یون ہے مصرع مرا دل بی دلارامی نیارامد ٭ بروزن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن اور رجز مسدس مین یون ہے مصرع دل بی دلارامی نیارامد مرا ٭ بروزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس مین یون ہے مصرع بی دلارامی نیارامد دل ٭ بروزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیارامد کے نگارینا زیادہ کرین جملہ اوزان مثمن ہو جائین اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہین اسواسطے کہ اجتلاب لغت مین بمعنی کشیدن ہے اور سارکان اس دائرے کے ارکان بحور دائرہ اولے سے کھینچے گئے ہین مفاعیلن طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثمن کو مجتلبہ زائدہ کہتے ہین اسواسطے کہ ایک رکن اس مین مسدس سے زیادہ ہے

اور صورت دائرہ مجتلبہ کی یہ ہے کہ لکھی جاتی ہے



و زائدہ ہم برین قیاس باشد و باشد کہ ہمین بحرہا بحذف ساکن سبب دوم بکار دارند تا ہزج برینگونہ شود مفاعیل چہار بار و رجز برینگونہ مفتعلن چہار بار و رمل برینگونہ فعلاتن چہار بار و بیت دائرہ ہزج برین منوال بود **بیت** مرا کس ندہد داد مرا کس نکند شاد ٭ و بر وزن رجز **بیت** کس ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا ٭ و بر وزن رمل **بیت** ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس ٭ و این بحرہا ہزج مکفوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ نہند و آنرا دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ خوانند و بعضے بلفظ دیگر بخوانند و بتخفیف را این دائرہ بیاوردیم **ت** اور زائدہ بھی اسیطرح ہے یعنی ایک رکن مثل نگار نیا زیادہ کرکے اسیطرح مثمنات کے واسطے کا دائرہ لکھتے ہین اور کبھی اہل فارس انھین بحرونکو ساکن سبب دوم کو مفاعیلن سے دور کرکے استعمال کرتے ہین پس ہزج مثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع مین نون مفاعیلن سے کہ ساکن سبب دوم تھا دور ہوا اور رجز مثمن اس وزن پر مفتعلن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل رہا اور جب ان اسباب کو جنھین ساکن سبب دوم دور ہوا ہے و تد پر مقدم کیا عیل مفا ہوا مفتعلن اُسکے مقام پر لائے اور رمل مثمن اس وزن پر فعلاتن چار بار ایک مصرع مین جب مفاعیلن سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی ل مفاعی ہوا فعلاتن اُسکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہزج سے اسطرح پر ہے **بیت** مرا کس ندہد داد مرا کس نکند شاد ٭ اور بیت کہنا باعتبار دونون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہ ہے مرا کس مفاعیل ندہد داد مفاعیل مرا کس مفاعیل کند شاد مفاعیل

اور بیت بروزن رجز اسطرح پر **بیت** کس نہ بدہد دادمرا کس نکند شاد مرا پس تقطیع یہ ہے
کس ندہد مفتعلن دادمرا مفتعلن کس نکند مفتعلن شاد مرا مفتعلن اور بیت بروزن رمل اسطرح پر
بیت ندہد داد مرا کس نکند شاد مرا کس پس تقطیع یہ ہے ندہدا فعلاتن دمراکس فعلاتن
نکند شا فعلاتن دمراکس فعلاتن اور ان بحروں کو ہزج مکفوف کہا اسواسطے کہ مفاعیلن مین
ساتوان حرف گرا ہے اور رجز مطوی اسواسطے کہ عیلن مفاعین کہ بروزن مستفعلن ہے
چوتھا حرف دونون سببون سے گرا ہے اور رمل مخبون اسواسطے کہ لن مفاعی مین کہ
بروزن فاعلاتن ہے دوسرا حرف گرا ہے کہتے ہین اور دائرہ انکا موافق دائرہ گذشتہ کے
لکھتے ہین اور اس دائرہ کو دائرہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ کہتے ہین وجہ تسمیہ مجتلبہ اور زائدہ کی
سابق بیان ہوئی اور مزاحفہ اس جہت سے کہ رکن اس مین مزاحف ہین اور بعضون نے
اور بھی اسکا لقب کیا ہے چنانچہ سیفی نے اپنے رسالہ مین سکو متلفہ لکھا ہے **ح** قولہ بحذف ساکن سبب دوم مخفی نماند
کہ بحذف ساکن سبب دوم یعنی بکف در مفاعیلن مفاعیل بضم لام و در مستفعلن یعنی بطی مستعلن میماند
کہ منتقل بمفتعلن میشود واین کلام صحیح و مطابق ہست اما در فاعلاتن از حذف ساکن سبب دوم
فاعلات بضم تا میماند نہ فعلاتن مخبون چنانکہ مصنف آوردہ کما ہو فی جمیع النسخ الحاضرۃ المعتبرۃ
و یطابقہ المشعر المثل لہ ایضاً زیراکہ در فعلاتن ساکن سبب اول حذف شدہ ہست وجوابش
آنست کہ مراد مصنف علام از ثانویت سبب درین ترکیب فاعلاتن نیست بل در ترکیب مفاعیلن
کہ آنرا اصل قرار دادہ در جزو رمل را بہ بدایت از سبب اول وثانی ازان منفک ساختہ و شک نیست
کہ چون بدایت از سبب ثانی مفاعیلن کنند فاعلاتن مے شود و بحذف ساکنش فعلاتن تم کلامہ
الحمد للہ کہ صاحب حاشیہ اگرچہ پہلے اس جگہ راہ بھی چلا مگر آخر راہ راست اختیار کی کہ سوا اسکے
چارہ نہ دیکھا دوسرا حاشیہ یہ ہے **ح** قولہ مجتلبہ زائدہ مزاحفہ اما وجہ تسمیہ مجتلبہ در ماقبل گذشت
و زائدہ ازین جہت کہ یک رکن زائد وارد و مزاحفہ ازینجہت کہ کف وطی و خبن دران از زحافات
واقع شدہ اما مخفی نماند کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد و لہذا ارکان بحور راکہ
غیر از مزاحف مستعمل نمیشود نیز سالم آرند پس دائرہ مزاحفہ نشاید والا دوائر فروعات دیگر را نیز بیان
باید کرد تم کلامہ صاحب شرح نے جواب اسکا اپنی کتاب مین یہ لکھا ہے **ش** پوشیدہ نیست

کہ صاحب میزان را مقصود در اصل از تالیف این کتاب ثابت کردن غلطی ہای مصنف علام بود کہ بہر موقعی کہ مطلب بذہن نرسیدہ غلطی بطرف محقق منسوب کردہ چنانکہ درین محل وجوابش بدو صورت ظاہر و باہر ست کہ نزد صاحب میزان کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلط و خلاف جمہور ست چہ بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائرہ نزدیک کسے نباشد بلکہ غایت انضمام و انفکاک بحور از یکدیگر ست ثانیاً اینکہ وضع دائرہا خاصہ برای اصل ارکان کسی ننوشتہ آنچہ ممنوع ست اینست کہ اصول و فروع را باہم خلط کنند و تقابل و تساوی بکمیت حروف چنانکہ در اصول مشروط ست ہمان طریق در فروع نیز درکار بود و نیاوردن دوائر فروع در کتب عروض بجہت احتراز از تطویل باشد نہ اینکہ احدی ممنوع نوشتہ باشد و مصنف نکتہ نوشتہ کہ ہر جا حاجت افتد دوائر بہ نسبت فروع ہم مثبت توان کرد و مراد از ان ہمین ست کہ کسی ممتنع نہ انکار دو چون دوائر فروعات ضروری نباشد از ینجہت مصنف علام ہم آنرا ننوشتہ تم کلامہ آب ہم کہتے ہین کہ دونون صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بیفائدہ سوال وجواب ہین کی محقق علیہ الرحمہ تفصیل اوزان ہزج مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف ہم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوعی را بحری دیگر شمردہ اند اور بیان اوزان رجز مین لکھتے ہین کہ واما بپارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار باشد و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان رمل مین لکھتے ہین کہ اما بپارسی این بحر دو نوع آید سالم و مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحری دیگر شمرند پس ظاہر ہے کہ جو لوگ ہزج اور رجز اور رمل کو ایک ایک بحر جانتے ہین اُنکے نزدیک دائرہ ہاے ارکان سالم کافی ہین اور جو لوگ ہر قسم کو انمین سے بحر علحدہ قرار دیتے ہین اُنکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحف دونون درکار ہین کسواسطے کہ یہ ارکان مزاحفہ اُنکے نزدیک بجاے اصل ارکان ہین کہ بحر علحدہ قرار دیتے ہین اور سوا اسکے رسالہ ہاے عروض مین دوائر ارکان مزاحفہ بھی موجود ہین ہم و از تکرار رکن سباعی بسیط کہ از وتد مفروق بود ہیچ بحر مستعمل نیست واما از خلط سباعی بیکدیگر و آن رکنے بود کہ مولف از دو سبب خفیف بود و وتدی مجموع و رکنی کہ مولف بود از دو سبب خفیف و وتدی مفروق و تا ازبان

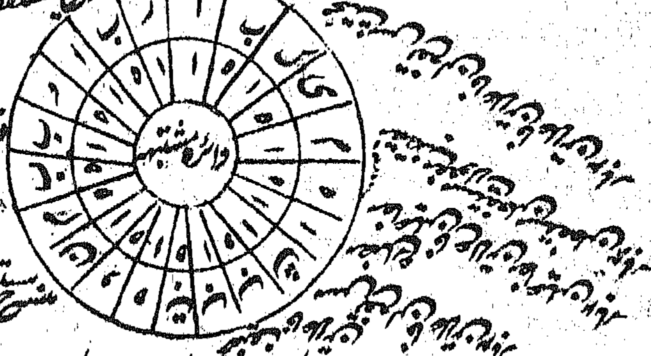
مسدس بکار دارند یک مصرع از رکن مجموعی دو بار و رکن مفروقی یکبار و چون در دائرہ نہند ابتدا از وتد مجموع ممکن بود چہ این سہ رکن مولف از نہ جزو باشد ا آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند تا ازین وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر را سریع خوانند اور تکرار رکن سباعی تنہا سے کہ اُس مین وتد مفروق ہو جیسے لات مفعولات مین اور فاع فاع لاتن مین اور تفع مس تفع لن مین کوئی بحر مستعمل نہین ہے یعنی کوئی بحر نہین نکلی ہے وآما آمیزش سباعی سے بایکدیگر بحرین نکلی ہین مگر اُن سباعیات مین کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مجموع سے خواہ دونون سبب مقدم ہون جیسے مستفعلن مین خواہ موخر ہون جیسے مفاعیلن مین خواہ درمیان دونون سببونکے وتد ہو جیسے فاعلاتن مین اور کوئی رکن مولف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور وتد مفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اُسکو مسدس مستعمل کرتے ہین ایک مصرع رکن مجموعی سے دو بار اور رکن مفروقی سے ایکبار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب دائرے مین لکھتے ہین ابتدا نو جگہوں سے ممکن ہوتی ہے کسواسطے کہ یہ تین رکن مولف نو جزو سے ہین یعنی ایک ایک مین تین تین جزو ہین پہلی صورت یہ ہے کہ ابتدا ساتھ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کرین کہ یہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اُسکو بحر سریع کہتے ہین معلوم کیا چاہیئے کہ ابتدا وتد سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرہ نہین کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا مین وتد ہے مگر وجہ اسکی یہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہین ہوا ہے پس وتد مجموع گویا اُس مین نہین ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگون نے پوچھا اُسنے یہ جواب دیا کہ وتد مفروق اُسکا صدر سے نزدیک ہے اور وتد مفروق اول بیت کو ضعیف کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اسواسطے ہے کہ وتد مفروق اُسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک وتد مفروق پر ہے اور منسرح اسمین اُسکے موافق ہے لہذا بعد سریع کے منسرح کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقتضب پر اور مقتضب کو مجتث پر اسواسطے مقدم کیا کہ وتد مفروق ہر ایک مین صدر سے دور تر ہے بہ نسبت دوسری کے سریع شتاب کنندہ اور جلد اور نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر مین اسباب زیادہ ہین اوتاد سے لہذا بسرعت پڑھی جاتی ہے کذا فی الغیاث ھم ب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن مس تفع لن و این بحر مستعمل نیست ت اور دوسری صورت
یہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اُسی رکن سے کہ یہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور یہ
بحر مستعمل نہین ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہین اور غریب بھی کہا ہے اور اُسکو بزرجمہر نے
ایجاد کیا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہوا ور نام بحر عروض کا کہ یہ بحر نئی پیدا ہوئی ہے بحور
نوزدہ گانہ مین کذا فی الغیاث ھم ج آنکہ ابتدا بوتد ہمان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر بتازی مستعمل نیست و بپارسی آنرا قریب خوانند ت تیسری صورت
یہ ہے کہ ابتدا وتد سے اُسی رکن کی کرین کہ یہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہ بحر
تازی مین مستعمل نہین ہے اور فارسی مین اُسکو قریب کہتے ہین اسواسطے کہ ارکان مین ہزج
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہ کہ زمانہ قریب تر مین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اُسکو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بحور نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیاث ھم
د آنکہ ابتدا بدو سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مفعولات مستفعلن و این بحر را منسرح خوانند
ت چوتھی صورت یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو منسرح کہتے ہین اسواسطے کہ بسہولت اور روانی پڑھی جاتی ہے
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسر را مہملہ و حای مہملہ آسان و روان کردہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر مین مقدم ہین و وتد پیر لہذا باسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضون نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی از جامہ بیرون آمدن ہے اور یہ بحر نقصان زحافات
مین یہان تک پہونچی ہے کہ بمقدار دو رکن کے رہجاتی ہے لہذا بسبب اس اختصار کے منسرح
نام رکھا کذا فی الغیاث ھم ہ آنکہ ابتدا بسبب دوم ہمین رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس تفع لن فاعلاتن و این بحر را خفیف خوانند ت پانچوین یہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہ وزن ہو فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن اور اس بحر کو
خفیف کہتے ہین بسبب اسکے کہ اخف سباعیات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اوتاد کے طرفین سے خفیف سبک اور نام بحر کا بحرہاے عروض سے کذا فی المنتخب
ھم و آنکہ ابتدا بوتد این رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانندت چھٹی یہ صورت ہے کہ ابتدا اس رکن دوم کی وتد سے کرین کہ یہ وزن ہو مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن اور اس بحر کو مضارع کہتے ہین بسبب مشابہت کے بحر منسرح سے کہ دوسرے جزو مین ان دونون کی وتد مفروق ہے مضارع بضم میم وکسر راے مہملہ شریک اور شبیہ منتخب سے اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحور عروض سے اور اس بحر کا اسواسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہ ہے منسرح سے کہ دونون مین اوتاد مقدم ہین اسباب پر کذا فی الغیاث ھم زانکہ ابتدا بدو سبب رکن مفروقی کنند و برین وزن بود مفعولات مستفعلن مستفعلن واین را مقتضب خوانند و بپارسی مستعمل نیست ت ساتوین صورت یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروقی سے کرین کہ یہ وزن ہو مفعولات مستفعلن مستفعلن اور اس بحر کو مقتضب کہتے ہین بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونون کے ایک ہین فقط فرق ترتیب مین ہے اور یہ بحر فارسی مین مستعمل نہین ہے مقتضب بضم میم وفتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونون کے ایک ہین اختلاف فقط ترتیب مین ہے کذا فی الغیاث ھم ح آنکہ ابتدا بسبب دوم ہین رکن کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن واین بحر را مجتث خوانند ت آٹھوین صورت یہ ہے کہ ابتدا سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور اس بحر کو مجتث کہتے ہین کہ بحر خفیف سے برکندہ ہوئی ہے مجتث بضم میم وسکون جیم وفتح تای فوقانی وتشدید ثای مثلثہ بمعنی از بیخ برکندہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحور نوزدہ گانہ سے اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکندہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونون بحرون کے ارکان مین بھی اختلاف ہے کہ اس بحر مین مستفعلن مقدم ہے دو فاعلاتن پر اور خفیف مین درمیان کذا فی الغیاث ھم ط آنکہ ابتدا بوتد مفروق کنند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن واین بحر ہم نامستعمل است ت اور نوین صورت یہ ہے کہ ابتدا وتد مفروق سے اس رکن کی کرین کہ یہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلن مفاعیلن اور یہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشاکل کہتے ہین مشاکل بضم میم وکسر کاف مانند ہم شکل شوندہ اور نام ایک بحر کا ہے بحور عروض سے منتخب اور غیاث سے ھم پس بحور مستعمل در ہر دو لغت ازین دائرہ ہفت است و بیت دائرہ

بروزن سریع چنین بود ع باده بمن ده تو بتا هم یکبار ٭ و بروزن قریب ع بمن ده
بتا هم یکبار باده ٭ و بروزن منسرح ع ده تو بتا هم یکبار باده بمن ٭ و بروزن خفیف ع
بتا هم یکبار باده بمن ده ٭ و بروزن مضارع ع بتا هم یکبار باده بمن ده تو ٭ و بروزن مقتضب
ع هم یکبار باده بمن ده تو بتا ٭ و بروزن مجتث ع یکبار باده بمن ده تو بتا هم ٭ و این دائره را
دائره مشتبهه خوانند و صورتش اینست ٭٭ پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی مین اس
دائرے سے سات ہین اور دو نامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سریع مین یون ہے
جو مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے باده بمن مستفعلن ده تو بتا مستفعلن هم یکبار
مفعولات بجاے ہا اور وا و حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ لہجہ اہل پارس کا
تلفظ مین یون ہی ہے اور وزن قریب مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے
بمن ده تو مفاعیلن بتا هم یک مفاعیلن بار باده فاع لاتن وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
ظاہر ہے اور وزن منسرح مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے ده تو بتا
مستفعلن هم یکبار مفعولات باده بمن مستفعلن اور وزن خفیف مین یون ہے جو مرقومہ متن
ہے تقطیع اُسکی یہ ہے تو بتا هم فاعلاتن یکبار باس تفع لن ده بمن ده فاعلاتن اور
وزن مضارع مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے بتا هم یک مفاعیلن بار
باده بمن فاعلاتن بمن ده تو مفاعیلن یہان صاحب میزان نے یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتا هم
تقطیعہ بتا هم یک مفاعیلن بار باده فاع لاتن بمن ده تو مفاعیلن و شمار کردن واو تو را بجاے
حرفی از بہر ضرورت قافیہ است تم کلامہ پس مصرع ثانی کہان ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
ہوئی اور واو کو بجاے حرف کہان شمار نہین کیا کہ اُسکے مقام پہ ہر جگہ بے آئے بسبب
اوغام کے موافق لہجہ اہل فارس کے مگر یہ کہا جاے کہ لفظ تو اس مصرع مین آخر واقع ہوا
اور لفظ بتا اول پس واو بے سے کیونکر بدلتا اسیطرح وزن قریب مین باده آخر واقع ہوا
اور لفظ بمن اول پس وہ ہے ہے بے سے نہ بدلے آدم برسر مطلب اور وزن مقتضب مین
یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے هم یکبار مفعولات باده بمن مستفعلن ده
تو بتا مستفعلن اور وزن مجتث مین یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے یکبار

باسس تفع لن دب بن دہ فاعلاتن تب بتاہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہ
بھی کہتے ہین اور دائرہ وتدیھی اور وجہ اشتباہ اسمین یہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن
دونون متصل اور منفصل واقع ہوئے ہین پس دونون مین شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی
نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہ ہین اور صورت دائرے کی یہ ہے



هم در زبان پارسی این بحر ها سالم بکار ندارند یعنی ارکان همچنین بسلامت ولیکن بحذف
ساکن سبب دوم از همه ارکان بکار دارند و دائره را که بدین وضع نهند مشتبه مزاحفه خوانند
و سریع و منسرح و مقتضب را مطوی مقید کنند و قریب و مضارع را مکفوف و خفیف و مجتث را
مخبون ت اور زبان فارسی مین ان بحرون کو سالم مستعمل نہین کرتے ہین یعنی ارکان سالم
نہین لاتے مگر ساکن سبب دوم سب ارکان سے حذف کرکے استعمال کرتے ہین اور اس
دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہ مزاحفہ کہتے ہین اور سریع اور منسرح اور مقتضب کو مطوی
مقید کرتے ہین یعنی مستفعلن اور مفعولات طے سے مفتعلن اور فاعلات ہوجاتے ہین
بعینہ اور قریب اور مضارع کو مکفوف مقید کرتے ہین یعنی مفاعیلن اور فاع لاتن کہ بروزن
علن مستف اور لات مفعو ہین کف سے مفاعیل اور فاعلات ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور
خفیف اور مجتث کو یہ مخبون مقید کرتے ہین یعنی فاعلاتن اور مس تفع لن کہ بروزن تفعلن
مس اور علات فا ہین خبن سے فعلاتن اور مفاعلن ہوجاتے ہین بعد تبدیل اور ضرورت
دائرہ مشتبہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی مین یہ بحرین با ارکان سالم مستعمل نہین
ہوتین مگر مزاحف پس جسطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی مین صورت انضمام اور انفکاک
اوزان ممکن اور مقصود ہے اسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی مین لہذا مصنف علیہ الرحمہ نے

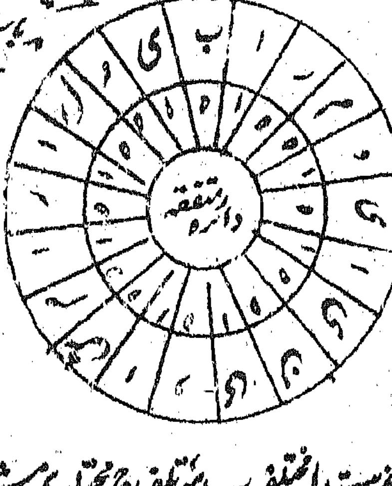
صورت دونون دائرون کی عبارتین منضبط کردی اور دائرہ مزاحفہ بخیال تطویل نہین لکھا م وسریع چنین شود
مفتعلن مفتعلن فاعلات ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم سہ بار ٭ وقریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع بمن دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ ٭
ومنسرح مفتعلن فاعلات مفتعلن ع دہ تو بتا ہم سہ بار بادہ بمن ٭ وخفیف فعلاتن مفاعلن فعلاتن ع تو
بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ ٭ ومضارع مفاعیل فاعلات مفاعیل ع بتا ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو
ومقتضب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ٭ ومجتث مفاعلن فعلاتن فعلاتن
ع سہ بار بادہ بمن دہ تو بتا ہم ٭ باہا ی بمن و بتا در دائرہ اول مشدد باید گفت واینجا مخفف
ست اور وزن سریع مصرع اور مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے بادہ بمن مفتعلن
دہ ہت بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع
اسکی یہ ہے بمن دہ ہت مفاعیل بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات اور وزن منسرح اور مصرع
مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے دہ ہت بتا مفتعلن ہمس بار فاعلات باد بمن
مفتعلن اور وزن خفیف اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے بتا ہم فعلاتن
سبار با مفاعلن د بمن دہ فعلاتن اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع
اسکی یہ ہے بتا ہمس مفاعیل بار باد فاعلات بمن دہت مفاعیل اور وزن مقتضب اور
مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے ہمس بار فاعلات باد بمن مفتعلن دہت بتا
مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے سبار با مفاعلن
د بمن دہ فعلاتن بتا ہم فعلاتن پس حرف با جو بمن اور بتا مین ہے دائرہ اول مین مشدد
کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجہ عجم کے اور اس جگہ یعنی دائرہ مشتبہ مزاحفہ مین مخفف بسبب
اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہین ہے مفصل یہ کہ جب بادہ بمن اور تو بتا بر وزن مستفعلن اور
فاعلن ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقامون مین تلفظ مین نہین آتے اس جگہ تلفظ مین آئینگے
موافق لہجہ اہل عجم کے وال بادہ کے اور تے تو کی بے سے ملجائے گی اور بے مشدد ہوجائیگی
اور یائے اول بمقام ہے اور واو کے ہوگی اور تقطیع مین بے مکرر لکھی جائے گی جیسے دائرہ
مشتبہ سالمہ مین اور ہر گاہ یہ حرف ہا اور واو تلفظ مین نہ آئینگے اور تقطیع سے گر جائینگے
تشدید کہان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہ مزاحفہ مین م و نیز پارسیان بعضے ازین بحر ہا شمن

بکار دارند و یک مصراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد دو بار و بحرہای ممکن تا شش اند و سه بحر
اول که رکن مکرر در اوائل مصراع نا افتد و آن سریع است و مهمل اول و قریب بیفتد و شش بماندست
اور اہل فارس بعض ان بحروں سے مثمن استعمال کرتے ہین اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
مفروقی سے ہوتا ہے دو بار اور وہ چھ بحرین ممکن ہین اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر اُن ہین
اوائل مصرعوں مین پڑا ہے ساقط ہو جائینگے کسواسطے کہ مثمن مین تکرار نہین ہوتی اُن تینونمین
سریع ہے کہ وزن اُسکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
اور مهمل اول ہے یعنی جدید کہ وزن اُسکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فعلاتن
فعلاتن مفاعلن ہے اور قریب ہے کہ وزن اُسکا مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور
مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقط ہوین باقی رہین چھ ہم
بر بگو سہ وزن منسرح مفتعلن فاعلات دو بار مصرع زن تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل ٭ وزن
خفیف فعلاتن مفاعلن دو بار مصرع تو مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن ٭ وزن مضارع
مفاعیل فاعلات دو بار مصرع مرا باز رای خوب نگار ابوصل زن تو ٭ وزن مقتضب فاعلات
مفتعلن دو بار مصرع باز رای خوب نگار ابوصل زن تو مرا ٭ وزن مجتث مفاعلن فعلاتن دو بار
مصرع بوصل زن تو مرا باز رای خوب نگار ا ٭ وزن مهمل فاعلات مفاعیل دو بار مصرع رای
خوب نگار ابوصل زن تو مرا باز ٭ واز این شش سه مستعمل باشد و آن منسرح و مضارع و مجتث
است و خفیف مثمن بسیار نیامده است و مقتضب در پارسی نیامده است و این دائره را مشتبه زائده
خوانند و بعضی القاب دائرہا بشکل دیگر کنند و ما این دو دائره نیاوردیم تخفیف راست وہ چھ بحرین
مثمن جو بعد اقساط بحور ثلثہ کے رہگئین یہ ہین منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث وزن
مهمل جسکو مشاکل کہتے ہین اوزان اور مصاریع مثال اُنکی مرقومۂ متن ہین اور تقطیعات لکھی
جاتی ہین تقطیع مصرع منسرح زنت مرا مفتعلن باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن ر ابوصل فاعلات
تقطیع مصرع خفیف تو مرا با فعلاتن ز رای خو مفاعلن ب نگار ا فعلاتن بوصل زن مفاعلن تقطیع مصرع
مضارع مرا باز مفاعیل رای خوب فاعلات نگار ابہ مفاعیل وصل زنت فاعلات تقطیع مصرع
مقتضب باز رای فاعلات خوب نگا مفتعلن ر ابوصل فاعلات زن تو مرا مفتعلن تقطیع مصرع مجتث

بوصل وزن مفاعلن مرا با فعلاتن زرای خو مفاعلن بنگار فعلاتن تقطیع مصرع وزن مہمل یعنی شاکل
یہ ہے رلسے خوب فاعلات نگاراب مفاعیل وصل زنت فاعلات مرا با زمفاعیل اور ان
چھ بحروں میں تین بحریں مستعمل ہیں منسرح اور مضارع اور مجتث اور خفیف مثمن کم آتی ہے اور
مقتضب فارسی میں مستعمل نہیں ہے اور مہمل فارسی اور تازی میں متروک ہے اور اس دائرے
کو مشتبہ زائدہ کہتے ہیں اور بعضوں نے القاب دائروں کے اور طرح پر رکھے ہیں یعنی دائرہ وتد
اور دائرہ منتزعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونوں دائرے یعنی مشتبہ مزاحفہ مسدسہ
اور مزاحفہ مثمنہ واسطے تخفیف کے نہیں لکھے هم وباشد کہ بعضے دائرہ نہند جہت بحرہاے
کہ مسدس و مزاحف آمدہ باشد مانند سریع و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند و
بدل دائرہ مشتبہ سالمہ این دائرہ آورند انتہٰی اور بعضے عروضی دائرہ بحور مسدس اور مزاحف
کا لائے ہیں مانند سریع اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اس میں شریک کی ہے
اور بعوض دائرہ مشتبہ سالمہ کے یہ دائرہ مزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس مزاحف
کی یہ ہے کہ مثلاً سریع مسدس یہ ہے مفتعلن مفتعلن فاعلات پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
کیجیے رکن قریب کے نکلیں مفاعیل مفاعیل فاعلات اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلیں فعلاتن مفاعلن فعلاتن اور اگر فاعلات سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلیں فاعلات مفتعلن مفتعلن هم واما در خماسیات بسیطہ یک مصراع از تکرار یک رکن بود چہار بار
دو بحر ازان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بوتد کنند و برین وزن بود فعولن چہار بار و این بحر را
متقارب خوانند و دوم ابتدا بسبب کنند و برین وزن بود فاعلن چہار بار و این بحر مستعمل نیست
وخلیل آنرا غریب و رکض و متدارک نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بران بحر بعد از خلیل یافتہ اند
و پارسیان ہم بیتے چند بتکلف گفتہ اند انتہٰی واما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
انمیں ایک مصرع ایک رکن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحروں کا پیدا ہونا اس سے
ممکن ہے ایک یہ کہ ابتدا بوتد کریں وہ یہ وزن ہوگا فعولن چار بار اور اس بحر کو متقارب
کہتے ہیں اسواسطے کہ اسباب اور اوتاد اسکے قریب واقع ہوئے ہیں ہر وتد سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا درمیان دو سببوں کے ایک وتد ہے اور درمیان دو وتدوں کے ایک سبب ہے

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہت سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوتاد کو دریافت کیا ہے یعنی قریب یکدیگر ہین اور دوسری صورت یہ ہے کہ ابتدا سبب سے کرین وہ یہ وزن ہوگا فاعلن چار بار اور یہ بحر مستقل نہین ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور شقیق رکھا ہے اور بعضون نے متدارک اور محدث اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور حنیب اور منتظم اور متقاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس مین بعد خلیل کے دست یاب ہوئے ہین اور اہل فارس نے بھی چند بیتین اس مین بہ تکلف کہی ہین معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے رکن اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر مین نہین پائے بعد اُسکے اخفش نے خواہ اورون نے شعر اس بحر مین پائے اور یہ بحر مقرر اور مستقل کی ہم وچون در دائرہ نہند بیتش بروزن متقارب چنین باشد ع مرا بے دلارام شادی نیاید ⁂ و بروزن غریب چنین ع بے دلارام شادی نیاید مرا ⁂ و این دائرہ را متفقہ خوانند دیرین صورت باشد ... اور جس دائرے مین لکھتے ہین وزن متقارب یہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے مرا بے فعولن دلارا فعولن مشادی فعولن نیاید فعولن اور وزن غریب یعنی متدارک یہ ہوتا ہے مصرع جو مرقوم متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے بے دلا فاعلن رام شا فاعلن دی نیا فاعلن ید مرا فاعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہین بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اُسکی یہ ہے



هم پس دوائر نزدیک عرب پنج است المختلف ب مؤتلف ج مجتلبہ د مشتبہ ہ متفقہ و نزدیک عجم ہم پنج باشد المجتلبہ سالمہ ب مزاحفہ ج مشتبہ مثمنہ د مشتبہ مسدسہ ہ متفقہ و بحورے کہ ازین

دو دائرہ ممکن است کہ بر خیزد بیست و دو بست و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آ طویل
بٓ مدید جٓ بسیط دٓ وافر ہٓ کامل وٓ ہزج زٓ رجز حٓ رمل طٓ سریع یٓ منسرح یاخفیف یبٓ
مضارع یجٓ مقتضب ید مجتث یہ متقارب و شانزدہم غریب و باقی مہمل است و نزدیک عجم
دہ است ا ہزج ب رجز ج رمل د سریع ہ قریب و منسرح ز خفیف ح مضارع ط مجتث ی متقارب
و بعضے مزاحفات بر شمار گیرند و از دو دائرہ مشتبہہ ہمہ بحور مستعمل در شمار آورند و بحور ازیادہ گردد
این است تفصیل دوائر بحور ست بس دائرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
موتلفہ تیسرا مجتلبہ چوتھا مشتبہہ پانچوان متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مجتلبہ سالمہ
دوسرا مزاحفہ تیسرا مشتبہہ مثمنہ چوتھا مشتبہہ مسدسہ پانچوان متفقہ اور بحرین کہ جنکا پیدا ہونا ان
دائرون سے ممکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنی طویل مدید عریض بسیط عمیق
اور تین موتلفہ سے وافر کامل مہمل جسکا وزن فاعلاتک لکھا ہے اور تین مجتلبہ سے ہزج رجز رمل اور
نو مشتبہہ سے سریع جدید قریب منسرح خفیف مضارع مقتضب مجتث مشاکل اور دو متفقہ سے
متقارب متدارک اور انمین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مدید تیسری بسیط
چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہزج ساتوین رجز آٹھوین رمل نوین سریع دسوین منسرح
گیارھوین خفیف بارھوین مضارع تیرھوین مقتضب چودھوین مجتث پندرھوین متقارب
یہ پندرہ ہوئین اور سولھوین غریب یعنی متدارک بھی کچھ استعمال مین آگئی ہے اس
حساب سے سولہ ہوئین باقی مہمل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہمل اور جدید اور قریب
اور مشاکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہزج دوسری رجز تیسری رمل چوتھی سریع پانچوین
قریب چھٹی منسرح ساتوین خفیف آٹھوین مضارع نوین مجتث دسوین متقارب بس بحرین
طویل اور مدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پارسی مین مستعمل نہین جو کچھ کہا ہے
انہین بہ تشبیہ عرب کہا ہے اور بعضون نے مزاحفات کو شمار مین زیادہ کیا ہے اور دونون
دائرون مشتبہہ سے سب بحور مستعمل کو شمار مین لائے ہین یعنی مشتبہہ مزاحفہ مسدسہ سے
چھ بحرین مستعملہ سریع منسرح مطوی اور قریب اور مضارع مکفوف اور خفیف اور مجتث مخبون
اور مزاحفہ مثمنہ سے چار بحرین مستعملہ منسرح مضارع مجتث خفیف اس صورت مین ان دو سے

شمار کے بحرین زیادہ ہوجائینگی یہ ہی تفصیل دائرون اور بحرون کی ظاہر ہے کہ جدا کرنا
مثمن اور مسدس کا شمار مین تکلف سے خالی نہین اور فارسیون نے بحور تازی کو بھی مستعمل
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاکل اور انکین ملائی ہین پس اس حساب سے
اُنیس بحرین ہوتی ہین جیسا کہ مشہور ہین اور معلوم کیا چاہئے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے حروف
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چار کی دال ہوتی ہے اُسکے
مقام پر یہ شکل رکھنا اسواسطے ہے کہ واو سے ملتبس نہو اور بعد عشر کے احاد کو عشرات
سے موخر کیا ہے پس یا عبارت یازدہ سے اور یب عبارت دوازدہ سے ہے ھم وبدانکہ
رکن اول را از مصراع اول صدر خوانند و رکن آخر را عروض و رکن اول را از مصراع دوم ابتدا
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہاے باقی را حشو ت اور جان تو کہ رکن اول مصراع
اول کو صدر کہتے ہین اسواسطے کہ صدر مین واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصراع اول کو عروض
کہتے ہین بالفتح اسواسطے کہ عروض بمعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قائم ہوتا ہے
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصراع دوم کو ابتدا کہتے ہین اسواسطے کہ
ابتداے مصرع مین واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصراع دوم کو ضرب کہتے ہین کہ
ضرب بمعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ منتہاے خیمہ ہوتا ہے یہ رکن بھی منتہاے
شعر ہے یا ضرب بمعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہین یا بمعنی مثل یعنی یہ ضرب
مثل عروض ہے در وقوع آخر مصرع مین اور باقی رکنون کو حشو کہتے ہین اسواسطے کہ پُر کن
شعر ہین صدر بالفتح اول بالاے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور بمعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطائف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو اخیر مصراع اول شعر کذا فی المنتخب
ابتدا آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند و مثل و نوع اور بمعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ھم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او وتدے
مجموع بود متحرک اول او را از ان جزو بیفگنند و انچنین را خرم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بانداہی آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سببی خفیف و ردی بجاے وتدے
بود ساکن آن سبب بیفگنند اسقاط او را اعتماد خوانند ت اور کبھی ابتدا اس رکن کو کہتے

ہین کہ اول مصرع مین ہو اور جزو اول اسکا وتد مجموع ہو اور متحرک اول اسکا خرم سے ساقط
ہو جیسے فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن سے متحرک اول گر گیے فعلن اور مفعولن اور مفتعلن
رہجاتا ہے پس یہ اگر صدر مین ہوگا ابتدا الصدر کہین گے اور اگر ابتدا مین ہوگا ابتدا ابتدا
کہین گے اور اگر حشو مین ہوگا ابتدا الحشو کہین گے اور عروض اور ضرب مین نہین ہوتا اور
جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خفیف اس مین مجاور وتد ہو یعنی پہلے
وتد بعد سبب جیسے فعولن اور ساکن سبب کو گرا دین جیسے فعولن سے فعول رہجاے
اس اسقاط کو اعتماد کہتے ہین اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو
جس مین یہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہین حاصل دونون کا ایک ہے ح
وازین کلام مصنف ظاہر آنست کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور ست و صاحب خزرجیہ
و دیگر برانند کہ اعتماد عبارت ازان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دران واقع شود پس
کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلامہ ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ سے جو امر محقق تھا
لکھا مسامحہ اور فروگذاشت کا کیا دخل م و ہر بیت را کہ ہر مصراعی از و مساوی دائرہ باشد
و ہم بران وجہ کہ دران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کامل و رجز چنانکہ بعد
ازین معلوم شود آن بیت را تام خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اسکا مساوی دائرہ ہو
عدد ارکان مین یعنی سالم اور جسطرح دائرے مین ہے اسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اس
بیت کو تام کہتے ہین جیسے وزن اول کامل اور رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کامل یہ ہے
بیت وَاِذَا صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًى ۔ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِیْ وَتَکَرُّمِیْ ۔ بر وزن متفاعلن متفاعلن
متفاعلن اور رجز یہ ہے **بیت** دَارٌ لِسَلْمٰی اِذْ سُلَیْمٰی جَارَۃٌ ۔ قَفْرٌ تُرٰی آیَاتُہَا مِثْلَ الزُّبُرِ ۔
بر وزن مستفعلن مستفعلن مستفعلن م و ہر بیت را کہ ارکان ہر مصراعی از و بعدد مساوی
ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران وجہ کہ در دائرہ افتد مستعمل باشد و خواہ بعد از تغیر آن بیت را
وافی خوانند ت اور جو بیت کہ ہر مصرع اسکا عدد مین مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ
اسی طرح پر مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنی مزاحف اس بیت کو وافی کہتے ہین
پس وافی عام ہے اور تام خاص یعنی ہر تام وافی ہے اور ہر وافی تام نہین ظاہر ہے

کہ جس وافی مین تغیر ہوگا وہ غیر تام ہوگا ھ واگر جزوی یعنی رکنی از ہر مصراعی از وحذف کردہ استعمال کنند آنرا مجزو خوانند واگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند او را مشطور خوانند واگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند منہوک خوانند ت اور اگر ایک رکن مصرع سے کم کرکے استعمال کرین اُسکو مجزو کہتے ہین پس اگر بیت مثمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کرکے استعمال کرین اُسکو مشطور کہتے ہین یعنی نصف پس اگر بیت مثمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مثلث رہے گی دونون مصرعون مین اور اگر دو ثلث حذف کرکے استعمال کرین اُسکو منہوک کہتے ہین پس بیت مسدس مثنی رہجائے گی دونون مصرعون مین اور منہوک بیت مثمن مین ممکن نہین ہے مجزو بزا معجمہ بحر مسدس کہ اصل وضع مین مثمن ہو باعتبار دور کرنے ایک جزو کے اُس سے کذا فی الغیاث اور مجزو مہموز اللام بمعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت مین اور مجزو مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزو آتی ہے اور شطر بالفتح اور سکون ثانی بمعنی نصفی ہر شئے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہک بالفتح کہنہ اور فرسودہ ہونا کپڑے کا پہننے مین اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے خود معنی ان لفظون کے فصل نہم مین لکھے ہین ح قولہ مشطور از شطر بمعنی نصف پس مشطور بمعنی نصف کردہ شدہ و آن در دو بحر جائز باشد و بس و آن رجز و سریع ست نزد غیر خلیل چہ خلیل شعر را دو مصراع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد و قائلش مثلث باشد پس از ینجاست کہ سکاکی میگوید فالمربع یسمی مجزوًا و المثلث مشطورًا و مربعوا المثمن پس اینچہ مرزا قتیل در چار شربت می آرد در اشعار عربی مربع نیز آمدہ و مشطور ہم خوانند غلط محض ست تم کلامہ یہان مرزا قتیل بیچارے بھی زیر شمشیر اعتراض آگئے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے ہین اشعار عربی مین چنانچہ بحر مدید مین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہ ہے و بعضے مشطور روا داشتہ اند اور حاشیہ اُسکا یہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو ؎ یا لبکر لا تنوا ۞ لیس ذا حین وَنِیٰ ھ و ہر بیت کہ ہر دو مصراع او متساوی بود و مقفٰی او را مصرّع خوانند و اگر مصراع اول از دوم جدا نشود او را معقد خوانند ت اور جو بیت کہ دونون مصرع اُسکے متساوی ہون

وزن مین اور ارکان مین اور مقفے خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت مثنوی کی اسکا
مصرع کہتے ہین اور جو بیت کہ مصرع اول اسکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن آدھا
اس مصرع سے متعلق ہو آدھا دوسرے مصرع سے اسکو معقد کہتے ہین اور وہ بیت مجازاً بیت
ہوگی مصرع بضم میم و فتح صاد و تشدید رای مہملہ مفتوح و عین مہملہ مصرع آوردہ شدہ غیاث سے تصریع
قافیہ لانا مصرع اول بیت مین منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دینا
اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ مین نہ آئے غیاث سے ہم و عروض و ضرب را اگر سالم باشد
یعنی از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند ت اور عروض اور
ضرب اگر سالم ہون انکو صحیح کہتے ہین اور اگر نقصان سے خالی نہون بسبب زحافات کے
انکو منتقض کہتے ہین اور انتقاض بالکسر و قاف شکستگی منتخب اور غیاث سے ہم و رکنی را
کہ عروض بیت بود بروجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اورا فصل خوانند و رکن ضرب را
چون بروجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
مشغول شویم واللہ اعلم ت اور جو رکن کہ عروض بیت ہو اسطرح پر کہ سوا اُسکے سزاوار
نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہزج مثمن اور مضارع اور مجتث
مین کہ سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے طویل مین کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور بس
اور مقتضب مین کہ مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہین اور رکن
ضرب جب ایسا ہو کہ سوا اُسکے سزاوار نہو یعنی ایک ہی ضرب آتی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
پس صحیح جیسے مضارع اور مجتث مین کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور بس اور منتقض جیسے
مقتضب مین کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور بس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہین فصل
جدا کرنا اور جدا ہونا اور بار رکھنا اور رکنا اور مجازاً یعنی قطع غیاث سے مناسبت تسمیہ
ظاہر ہے اور غایت نہایت ایک شے کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوئی
اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل ششم در تغیرات ارکان

والقاب آن بتفصیل فروع ہر یک از اصول ارکان این رکنہا کہ اصول بحرہا است ہمہ
برانگونہ کہ در دوائر افتد بنا در استعمال کنند و بیشتر چنان بود کہ دران تصرفی کنند بہ نقصان حرکتے

یا حرفی یا جزوی یا بزیادت حرفی یا جزوی و وجہ مستعمل باد ہر بحری بنائے آن بحر خوانند
پس ہر رکن کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد یعنی ہیچ تغیر آنرا سالم خوانند واما در بنا باشد کہ سالم باشد
و یا شد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وی رود نوعے از تغیر باشد و ہمچنانکہ ارکان سالم را اصول
خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند و بعضے بجاے تغیر زحاف گویند **ت** یہ ارکان کہ اصول
بحر ونکے ہین جسطرح دائرون مین واقع ہوتے ہین اسی طرح یعنی سالم اکثر مستعمل ہوتے
ہین اکثر انمین تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بہ نقصان ہے جیسے نقصان حرکت کا
مثلاً متفاعلن باضمار مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخبن مفاعلن ہو جاتا ہے
یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور وتد ہین جیسے فعولن بحذف فعل ہو جاتا ہے یا وہ
تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن باشباع فعولان ہو جاتا ہے یا زیادت جزو
جیسے مستفعلن بہ ترفیل مستفعلاتن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہین ہوتی اور وجہ مستعمل ہر
بحر کو بنا اس بحر کی کہتے ہین یعنی ارکان نا متغیر جیسے دائرے مین واقع ہوتے ہین
انکو بنا کہتے ہین پس جو رکن دائرے مین اصل وضع پہ ہوا اور اس مین تغیر نہوا ہو اسکو
سالم کہتے ہین لیکن بنا مین کبھی رکن سالم ہوتا ہے اور کبھی معلول یعنی متغیر کہ دائرہ ارکان
سالم اور متغیر دونون کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اس مین ہوا ہو وہ ایک نوع
تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہین ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہین اور بعضے
اس تغیر کو زحاف کہتے ہین مطلب یہ کہ ارکان دوائر کو سالم ہون خواہ متغیر بنا کہتے ہین
مگر چونکہ دوائر مزاحفہ کے ارکان مین ایک نوع کا تغیر ہوا ہے انکو بھی فروع کہنا چاہیے
اور جن ارکان مین کسیطرح کا تغیر نہین ہوا ہے وہ سالم ہین زحاف بالکسر گر پڑنا اور ساقط
ہونا ایک حرف کا دو حرف سے شعر مین اور اس شعر کو مزاحف بفتح حا کہتے ہین منقب
سے ہم و بعضے زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعر بی آن تغیر نیکو تر بود و بعضے زحاف
اسقاط ساکن سبب خفیف را گویند و بس **ت** اور بعضے زحاف اس تغیر کو کہتے ہین
کہ بنا مین جائز ہو مگر شعر بغیر اسکے بہتر ہو یعنی تغیرات نامربوط کو زحاف کہتے ہین اور بعضے
اسقاط ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہین اور بس اور جو تغیر سوا اسکے ہے اسکا

علت کہتے ہین اور معلوم کیا چاہئیے کہ بہتر سب مین قول اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
م در جملہ تغیر بنقصان بود یا بزیادت و تغیر بنقصان یا خاص نبود بموضعی یعنی در ہر موضع کہ آن
رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود باوایل ابیات و مصراعہا یا باواخر آن و تغیر بزیادت
ہمیشہ خاص بود باوایل و یا باواخر و در اواسط نیفتد و ہر یک ازین انواع یا بتازی خاص بود
یا بپارسی یا در ہر دو لغت مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان راست و خلیل احمد کہ مستخرج
عروض ایشان ست بر اکثر اشعار ایشان واقف بود و تغیرات آن لغت را احصا کردہ است و
آنرا القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات ہمچنان ست بلکہ بعضے ازان فرا گرفتہ اند
و بعضے کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلاف ہا
کردہ اند ما ابتدا بتغیرات شعر تازی کنیم چہ آنچہ بایشان خاص ست و چہ آنچہ مشترک ہست
گوئیم ست اور ان سب ارکان مین تغیر یا بہ نقصان ہوتا ہے یا بزیادت پس تغیر بنقصان
یا خاص نہین ہوتا کسی جگہ یعنی جس جگہ وہ رکن پڑتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص
ہوتا ہے باوایل ابیات و مصاریع یا باواخر ابیات و مصاریع اور تغیر بزیادت ہمیشہ خاص
ہوتا ہے باول یا باخر اوسط مین نہین ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی مین خاص
ہے یا فارسی مین خاص ہے یا دونون مین مستعمل ہے اور چونکہ سبقت شعر مین اہل عرب کو
ہے اور خلیل احمد کہ واضع عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہے اُسنے
تغیرات عرب کے احصا کیئے ہین یعنی چونتیس زحاف لکھے ہین اور انکے نام مناسب رکھے
ہین اور فارسی وغیرہ زبانون مین ایسا نہین ہے بلکہ بعض زحاف عرب کے لیے ہین
اور بعض کہ اپنی زبانون مین خاص پائے ہین اُنپر زیادہ کیئے ہین اور نام رکھنے مین
بایکدیگر بہت خلاف کیا ہے یعنی کسی نے کوئی نام رکھا ہے کسی نے کوئی لہذا ہم ابتدا بتغیرات
شعر تازی کرتے ہین جو کچھ کہ اُنکی زبان مین خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
زبان فارس مین مشترک ہے کہتے ہین معلوم ہو کہ اعداد زحافات مین اختلاف بہت ہے
چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی مین بائیس زحاف اور فارسی مین تیرہ زحاف ہین
از جملہ پینتیس ہوتے ہین اور محقق علیہ الرحمۃ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

لکھے ہین اور حق کہ تازی مین ایسا ہی چاہیئے اور عروضیان فارسی نے جو تصرف اور ایجاد کیا ہے یہ امر بجہت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہر لغت کے جدا ہوتے ہین احصا بالکسر گننا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا مفرد بود یا مرکب و مفرد آن بود کہ دران رکن یک نوع تغیر بیش نیفتد و مرکب آن بود کہ زیادت از یک نوع افتد اما مفرد از چہار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا در سبب خفیف افتد یا در سبب ثقیل یا در وتد مجموع یا در وتد مفروق اما انچہ در سبب خفیف افتد دو نوع بود اول عام بود و آن اسقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود آن رکن را بعد از اسقاط مخبون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ہفتم بود مکفوف ت تغیرات یا مفرد ہوتے ہین یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ اس رکن مین نہو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہین ہے اس سبب سے کہ یا سبب خفیف مین ہوتا ہے یا سبب ثقیل مین یا وتد مجموع مین یا وتد مفروق مین پس جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے اسکی دو قسمین ہین اول عام ہے اور وہ اسقاط ساکن سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن مین سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن مین فے یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن مین یے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن مین نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہین ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افاعیل مستعملہ مین کوئی رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہین ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا اس رکن کو بعد اسقاط کے مخبون کہین گے اور خبن بالفتح لپیٹنا جامے کا تا کوتاہ ہو جاوے منتخب سے اور مناسبت معنی لغوی اور اصطلاحی بین ظاہر ہے اور اگر حرف چہارم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اس رکن کو مطوی کہین گے اور طی بتشدید یا پیچیدن اور نوردیدن جامہ یا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اس رکن کو مقبوض کہین گے اور قبض بالفتح گرفتن بہ پنجہ و گرفتگی

خلاف بسط منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب خفیف سے رکن مین ساقط ہوگا اُس رکن کو
مکفوف کہین گے اور کف بفتح و تشدید فاء دوختن جامہ بریکدیگر و باز ایستادن ہے منتخب سے
م و دیگر نوع خاص بود با واخر مصراعہا و آن دو گونہ بود یکے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
کنند و متحرکش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند دوم آنکہ سبب را بیفگنند
و رکن را محذوف خوانند ت اور دوسرا جو تغیر سبب خفیف مین پڑتا ہے خاص ہے
با واخر مصاریع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اُسکے متحرک کو
بھی ساکن کرین اُس رکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہین جیسے فعولن سے فعول اور
مفاعیلن سے مفاعیل بسکون لام ہوتا ہے اور قصر بمعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
اور دوسری صورت یہ ہے کہ سارا سبب گر جائے اُس رکن کو بعد اس تغیر کے محذوف
کہتے ہین جیسا فعولن سے فعل اور مفاعیلن سے فعولن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
و دور کردن ہے منتخب سے م و اما آنچہ در سبب ثقیل افتد یک نوع بود و از تغیرات عام
بود و آن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن بود رکن را
بعد از تغیر مضمر خوانند و اگر حرف پنجم بود رکن را معصوب خوانند و غیر این دو موضع نیفتد
ت و اما جو تغیر سبب ثقیل مین پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہے اور وہ ساکن
کرنا متحرک دوم سبب ثقیل کا ہے پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اُس رکن کو بعد
اس تغیر کے مضمر کہتے ہین جیسے متفاعلن سے مستفعلن ہو جاتا ہے اور اضمار لاغر کرنا اور
دل مین رکھنا اور ضمیر کلام مین لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
معصوب کہتے ہین جیسے مفاعلتن سے مفاعیلن ہو جاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور داغ
کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہ تغیرات دو جگہون کے سوا اور کہین نہین آتا کسواسطے
کہ سوا مفاعلتن متفاعلن کے اور کسی رکن افاعیل مین سبب ثقیل نہین ہے اور عام سے
مراد یہ کہ ابتدا اور صدر اور حشو اور عروض اور ضرب سب جگہ آتا ہے م و اما آنچہ در وتد مجموع
افتد خاص بود یا با وایل مصراعہا یا با واخر و درین نوع تغیر عام نباشد اما آنچہ با وایل خاص بود
اسقاط متحرک اول باشد از وتد آنرا اخرم خوانند و تو عش یا در فعولن بود و رکن را اثلم خوانند

یا در مفاعیلن بود و رکن را اخرم خوانند یا در مفاعلتن بود و رکن را اعضب خوانند و در غیر این
موضع نبودست و اما جو تغیر وتد مجموع مین پڑتا ہے خاص ہوتا ہے یا باوایل مصاریع یا باواخر
مصاریع اور یہ تغیر عام نہین ہوتا پس جو تغیر وتد مجموع مین خاص باوایل مصاریع ہے اسقاط متحرک
اول ہے اسکو خرم کہتے ہین اور خرم بمعنی شگافتن پرہ بینی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعولن مین ہوتا ہے جیسے فعولن سے فعلن ہوجاتا ہے اس رکن کو اثلم
کہتے ہین اور ثلم بمعنی رخنہ کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اسکا مفاعیلن مین
ہوتا ہے کہ مفعولن ہوجاتا ہے اُس رکن کو اخرم کہتے ہین یا وقوع اس تغیر کا مفاعلتن مین
ہوتا ہے کہ مفتعلن ہوجاتا ہے اُس رکن کو اعضب کہتے ہین اور عضب بعین مہلہ مفتوحہ اور
ضاد معجمہ ساکنہ شکستہ کردن شاخ بز کا منتخب سے اور سوا ان تین جگہون کے یہ تغیر نہین آتا معلوم ہو
کہ فعولن اور مفاعیلن اور مفاعلتن تینون مین حرف اول کا گر جانا بعمل خرم ہے مگر مفاعیلن
مین اسکو خرم کہتے ہین اور فعولن مین ثلم اور مفاعلتن مین عضب کہ یہ خرم ہر جگہ ملقب بلقب
خاص ہے ھم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصۃً در اول قصیدہ و وقوعش در مصراع دوم
نادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در وخرم ممکن بود و از خرم بسلامت بود موفور خوانند ت
اور یہ تغیرات اکثر اول بیت مین ہوتے ہین خاصۃً اول قصیدہ مین اور وقوع انکا مصراع دوم
مین نادر اور کمیاب ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم مین بھی خرم آتا ہے بلکہ
اخفش نے یہ تغیر تمام اجزاے بیت مین جائز رکھا ہے اور بمقابلہ خرم جس رکن مین خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنی ایک جگہ ہو اور دوسری جگہ نہو پس رکن سالم
کو موفور کہتے ہین پس موفور ضد خرم ہے اور موفور بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ھم و
اما آنچہ خاص باواخر مصراعہا بود دو نوع بود یکے آنکہ ساکن وتد را بیفگنند و متحرک ماقبل را ساکن
کنند و آن رکن را مقطوع خوانند و دوم آنکہ وتد را بیفگنند و این رکن را احذ خوانند ت اما
جو تغیر وتد مجموع کا خاص ہوتا ہے باواخر مصاریع اُسکی دو قسمین ہین ایک یہ کہ ساکن
وتد کو گرا دین اور متحرک ماقبل کو ساکن کرین اُس رکن کو مقطوع کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد
حذف نون کے اور تسکین لام کے مفعولن ہوتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ وتد کو گرا دین

اُس رکن کو احذ کہتے ہین جیسے مستفعلن بعد حذف وتد کے فعلن بسکون عین ہوتا ہے مقطوع قطع سے اور قطع کاٹنا اور خفہ کرنا گلے کا منتخب سے اور احذ حذ سے اور حذ بفتح اور تشدید ذال بمعنی بسرعت جانا اور بعد گرے کاٹنا منتخب سے خواہ حذذ سے اور حذذ بفتحتین بمعنی کوتاہی اور سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروضی سے ہے اور وہ گرا دینا وتد مجموع متفاعلن وغیرہ کا منتخب سے ہم و نوعے دیگر ہست کہ در وتد فاعلاتن افتد آنجا کہ این رکن آخر مصراع بود در بعضے بحر با تا با وزن مفعولن آید و آنرا مشعث خوانند و بعضے گفتہ اند این تغیر خرم است و متحرک اول بیفتادہ است و بعضے گفتہ اند قطع است و بعضے گفتہ اند متحرک دوم بیفتادہ است و زجاج گفتہ است این تغیر مرکب است اول خبن کردہ اند و بعد ازان تسکین حرف اول وتد کردہ و این بقیاس نزدیکتر است چہ خرم جز در وتدے نیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصرع و قطع جز در رکن وتدے نیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع واما اسقاط متحرک دوم وتد مجموع در ہیچ صورت دیگر واقع نیست اور ایک تغیر وتد مجموع کا اور ہے فاعلاتن مین جب آخر مصراع مین پڑتا ہے بعضی بحر و نمین وہ ضرب وافی خفیف اور ضرب مجتث مجزو ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہوجاتا ہے اُس رکن کو مشعث کہتے ہین پس تشعیث نقل فاعلاتن بہ مفعولن ہے اور تشعیث لغت مین بمعنی پراگندہ کردن ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گرا ہے یعنی عین علا کا کہ وتد ہے گر کر فالاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ تغیر قطع کا ہے یعنی حذف الف علا اور تسکین لام سے فاعلتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضون نے کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنی لام علا کا گر کر فاعاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور زجاج نے کہا ہے کہ یہ تغیر مرکب ہے اول خبن کیا ہے بعد اُسکے حرف اول وتد کو ساکن کیا ہے یعنی فاعلاتن خبن سے اول فعلاتن ہوا بعد اُسکے عین کو بہ تسکین ساکن کیا ہے فعلاتن منقول بہ مفعولن ہوا اور یہ قریب القیاس ہے اسواسطے کہ خرم کہنے مین یہ قباحت ہے کہ خرم اُس وتد مین واقع ہوتا ہے جو اول رکن مین ہو اول مصراع مین اور یہ [illegible] رکن کے واقع ہوا ہے اور قطع کہنے مین یہ قباحت ہے کہ قطع اُس وتد مین آتا ہے [illegible] آخر مصرع مین آتا اور یہ علا درمیان رکن کے ہے اور اسقاط متحرک دوم وتد مجموع کہنے مین یہ قباحت [illegible]

کہ کہین اور ایسی صورت واقع نہین ہوئی نظیر نہین ہے پس بہتر قول رابع ٹھہرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن مخبن وتسکین منقول بہ مفعولن ہوا م واما آنچہ در وتد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص ہست با واخر مصراعہا اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید و آن رکن را
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ وتد بیفتد و رکن را
اصلم خوانند ت واما جو تغیر کہ وتد مفروق مین ہوتا ہے اُسکی تین قسمین ہین اور تینون خاص
باواخر مصاریع ہین پہلی وہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساکن ہو جائے اور دو ساکن جمع ہون
جیسے مفعولات وقف سے منقول بہ مفعولان ہوتا ہے اور اس رکن کو موقوف کہتے ہین اور وقف
بمعنی ایستادن اور وا داشتن ہے منتخب سے اور یہ نقل مفعولات کی بہ مفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکتابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہے دوسری
قسم یہ کہ متحرک دوم وتد مفروق کا ساقط ہو جائے جیسے مفعولات بحذف تا منقول بہ مفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہین اور کشف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضون نے اسکو مکسوف
بسین مہملہ کہا ہے کسف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہ ہے کہ وتد گر جاے اس رکن کو
اصلم کہتے ہین جیسے مفعولات بحذف وتد مفروق منقول بہ فعلن بسکون عین ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے م واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باوایل مصراعہا آنرا خزم خوانند
و بیشینہ وقوعش در اول مصراع اول بود و زیادت از یکحرف نادر تر بود و غایتش کلمہ مرکب از چہار حرف
یافتہ اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و آن تغیر را با ارکان و اجزا ہیچ تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر را از احوال ابیات شمرند نہ از احوال ارکان ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے
باوایل مصاریع اُسکو خزم کہتے ہین اور خزم بفتح اور معجمتین لغت مین حلقہ در بینی شتر انداختن ہے
منتخب سے اور اکثر وقوع اس زیادت خزم کا اول مصرع مین ہوتا ہے بیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے نادر تر ہے اور انتہا یہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع مین زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم مین مثال اُسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہین ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم مین اسکو لکھا پس مطلب یہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ابیات
سے جانین نہ احوال ارکان سے م واما تغیر بزیادت کہ خاص بود باواخر مصراعہا و آن دو نوع

بود اول آنکہ حرفے ساکن زیادت کنند پس اگر آخر رکن سببی خفیف بود رکن را مسبغ خوانند و اگر وتد
مجموع بود مذال ت واما تغیر بزیادت کہ خاص ہے با واخر مصاریع اُسکی دو قسمین ہین پہلی یہ
کہ ایک حرف ساکن زیادہ کرین پس اگر آخر رکن سبب خفیف ہو اُس رکن کو مسبغ کہین گے جیسے
مفاعیلن سے مفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہوجاتا ہے اور اسباغ بمعنی تمام کردن
اور زرہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضون نے اس حاف کو اشباع بشین معجمہ اور
عین مہملہ لکھا ہے بمعنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر رکن مین وتد مجموع ہو اُس رکن کو مذال
کہین گے جیسے مستفعلن سے مستفعلان اور متفاعلن سے متفاعلان ہوجاتا ہے اور اذالت
لغت مین بمعنی دامن دراز کردن ہے ھ دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعلن بقید خاص
بود بوزن مجزو یا آخر بیت در رکن اور امرفل خوانند و ہر رکن را کہ تغیر آن بزیادت در آخر رکن
ممکن بود واز ان خالی بود آنرا معرے خوانند ت اور ایک تغیر بزیادت اور بھی ہے وہ سبب
خفیف کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعلن مین پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجزو آخر بیت مین اور
اُس رکن کو مرفل کہتے ہین جیسے متفاعلن سے متفاعلاتن ہوجاتا ہے اور ترفیل لغت مین بمعنی
بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو رکن کہ تغیر اُس مین بزیادت آخر مین ممکن ہو اور اُس سے
خالی ہو یعنی یہ تغیر اُس مین نہ کرین ایک جگہ مرفل ہو ایک جگہ معریٰ اُس رکن کو معرے کہتے
ہین اور معرے تعریہ سے ہے بمعنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ھ واما تغیرات
مرکب باشد کہ ثنائی بود و یا شد کہ ثلاثی بود و از آنجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را نبود و بحسب
ترکیب ازان عبارت کنند و ما در اثناے ذکر فروعا کہ ہر رکنے را مستعمل ہست ذکر القاب ایراد کنیم
انشاء اللہ تعالے ت واما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتے ہین اور کبھی ثلاثی یعنی دو تغیر ایک
رکن مین پڑتے ہین یا تین تغیر اُن سب مین کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
نہین بحسب ترکیب اُس سے عبارت کرتے ہین مثلاً کہتے ہین مخبون مسکن اور ہم درمیان ذکر
فروع کے کہ ہر رکن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہین القاب ان تغیرات مرکب کے بیان کرینگے
ھ گوئیم فعولن را شش فرع مستعمل ہست افعول و آن مقبوض ست ب فعلن و آن اثلم ہست یعنی ثلم کنند
از فعولن عولن بماند پس عولن غیر مستعمل را بدل باین لفظ کروند کہ مستعمل ہست در لغت و در وزن

بایددانست کہ مجموعۂ میم و یا می باشد پس برین قیاس لقب آن بجاے اشتر اخرب بایستی گفت
تا خالی از کیفیت نبودی تم کلامہ سبحان اللہ ھم فاعلاتن مجموعی را یازدہ فرع ست ا فعلاتن و آن مخبون
است ب فاعلات و آن مکفوف است ج فعلاتُ و آن مخبون ست د ہم مکفوف و آنرا مشکول
خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و مجتث افتد ہ فاعلان و آن مقصور ست در مدید و رمل افتد
و فعلان و آن مخبون و مقصور ست. و در رمل افتد ز فاعلن و آن محذوف ست ح فعلن و آن مخبون
و محذوف ست و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن و آن ابتر ست و در مدید افتد ط فاعلیّان
و آن مسبغ است ی فعلیّان و آن مخبون مسبغ ست و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعث است
و در خفیف و مجتث افتد ت فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعین ہین پہلے فعلاتن مخبون دوسرے
فاعلات بضم تا مکفوف تیسرے فعلاتُ بضم تا مخبون مکفوف اسکو مشکول کہتے ہین اور شکل
پانون چار پاے کا رسّی سے باندھنا منتخب سے اور یہ تینون فرعین یعنی فعلاتن فاعلاتُ
فعلاتُ رمل اور مدید اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین چوتھے فاعلان بحذف ساکن آخر سبب
و اسکان ماقبل مقام فاعلاتُ مقصور کے یہ فرع مدید اور رمل مین آتی ہے اور وجہ نقل
فاعلات کی بہ فاعلان یہ ہے تا التباس اسکا فاعلات مکفوف سے نہو پانچوین فعلان بتحریک
عین مخبون مقصور رمل مین آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن بتحریک عین مخبون
محذوف یہ دونون فرعین یعنی فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف مین آتی ہے آٹھوین
فعلن بسکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے اور ابتر بمعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہ فرع مدید
مین آتی ہے اور جاننا چاہیے کہ یہ فعلن مسکون العین حقیقت مین مسکن ہے فعلن مخبون
محذوف کا کسواسطے کہ قطع درمیان رکن کے نہین آتا جیسا کہ سابق مین مصنف نے بیان
کیا ہے نوین فاعلیّان منقول فاعلاتان سے مسبغ دسوین فعلیّان مخبون مسبغ یہ دونون
فرعین یعنی فاعلیّان اور فعلیّان رمل مین آتی ہین گیارھوین مفعولن مشعث خفیف اور مجتث
مین آتی ہے اور مشعث کا حال سابق مین بیان ہو چکا ہے کہ مخبون مسکن سب سے بہتر ہے
یعنی پہلے فاعلاتن خبن سے فعلاتن ہو بعد اسکے فعلاتن بہ تسکین وسط منقول بہ مفعولن ہو جائے
ھم فاع لاتن مفروق را یک فرع ست افاع لات و آن مکفوف است و در مضارع افتد ت فاع لاتن

مفروقی کی ایک فرع ہے فاع لات بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع میں آتی ہے ہم مستفعلن مجموعی را نہ فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است ب مفتعلن وآن مطوی است ج فعلتن وآن ہم مخبون است وہم مطوی وآنرا مخبول خوانند واین ہر سہ در بسیط و رجز و سریع و منسرح افتد د مفعولن وآن مقطوع است ہ فعولن وآن مخبون مقطوع است و این دو در بسیط و رجز افتد و مستفعلان وآن مذال است ز مفاعلان وآن مخبون مذال است ح مفتعلان وآن مطوی مذال است ط فعلتان وآن مخبول مذال است و این چہار در بسیط افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آمدہ است کہ خلیل نیاوردہ وآن مخبون احذ است بروزن فعل ی ت مستفعلن مجموعی کی نو فرعین ہین پہلی مفاعلن مخبون بحذف سین دوسری مفتعلن مطوی بحذف فا تیسری فعلتن مخبون مطوی بحذف سین وفا اسکو مخبول کہتے ہین مخبول خبل سے اور خبل بالفتح ہاتھہ پانون کاٹنا اور گرجانا سین اور فے کا مستفعلن سے بحر بسیط مین کذا فی المنتخب اور یہ تینون فرعین یعنی مفاعلن مفتعلن فعلتن بسیط اور رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہین چوتھے مفعولن مقطوع حذف نون اور تسکین لام سے پانچوین فعولن مخبون مقطوع بحذف فا مفعولن مقطوع سے کہ معولن رہجاتا ہے بدل اسکی فعولن لاتے ہین اور یہ دونون فرعین یعنی مفعولن اور فعولن بسیط اور رجز مین آتی ہین چھٹے مستفعلان مذال بزیادت حرف ساکن آخر مین ساتوین مفاعلان مخبون مذال آٹھوین مفتعلان مطوی مذال نوین فعلتان مخبول مذال بزیادت الف فعلتن مین اور یہ چار فرعین یعنی مستفعلان مفاعلان مفتعلان فعلتان بسیط مین آتے ہین اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسوین ٹھہری کہ بطریق شاذ آئی ہے خلیل اسکو نہین لایا ہے وہ مخبون احذ ہے بروزن فعل بتحریک عین اسواسطے کہ مستفعلن احذ سے مستف ہوا اور خبن سے متف فعل عوض اسکے لاے ہم وس تفع لن مفروقی را چہار فرع است ا مفاعلن وآن مخبون است در خفیف و مجتث افتد ب فعولن وآن مخبون مقصور است در خفیف افتد ج مستفعل وآن مکفوف است د مفاعل وآن مشکول است واین ہر دو در خفیف افتدت اور مس تفع لن مفروقی کی چار فرعین ہین پہلی مفاعلن وہ مخبون ہے بحذف سین اور خفیف اور مجتث مین آتی ہے دوسری فعولن وہ مخبون مقصور ہے اسواسطے کہ مفاعلن قصر سے مفاعل بسکون لام رہتا ہے فعولن اسکے مقام پر لاتے ہین

اور یہ فرع خفیف میں آتی ہے تیسرے مستفعلن بضم لام وہ مکفوف ہے بحذف نون چوتھے
مفاعل بضم لام وہ مشکول ہے یعنی مخبون مکفوف یہ دونوں فرعین یعنی مستفعلن اور مفاعل
خفیف میں آتی ہیں هم ومفعولات را یازدہ فرع ست افعولات وآن مخبون ست ب فاعلات
وآن مطوی ست و ہر دو در منسرح و مقتضب افتد فعلات وآن مخبول ست د در منسرح افتد
ز مفعولان وآن موقوف ست د فعولان وآن مخبون موقوف ست و مفعولن وآن مکشوف ست ز
فعولن وآن مخبون مکشوف ست و این چہار در سریع و منسرح افتد فاعلان وآن مطوی موقوف ست
ط فاعلن وآن مطوی مکشوف ست ی فعلن وآن مخبول مکشوف ست یا فعلن وآن اصلم ست
واین چہار در سریع افتد ست اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہیں پہلی فعولاتُ بضم تا مخبون ہے
بحذف فا اور بعض مفاعیل کہتے ہیں مگر اول بہتر ہے کہ التباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت میں ہو دوسری فاعلاتُ بضم تا مطوی بجاے مفعلات یہ دونوں فرعین یعنی فعولاتُ
اور فاعلاتُ منسرح اور مقتضب میں آتی ہیں تیسری فعلاتُ بتحریک عین و لام مخبول یعنی
مخبون مطوی یہ منسرح میں آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچویں فعولان مخبون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنی متحرک دوم وتد مفروق سے کہ تا ہے ساقط ہو گئی مفعولا رہا اسکی جگہہ پہ
مفعولن آیا ساتویں فعولن مخبون مکشوف بجاے معولن اور یہ چار فرعین یعنی مفعولان فعولان مفعولن
فعولن سریع اور منسرح میں آتی ہیں آٹھویں فاعلان مطوی موقوف یعنی واو حذف ہونے کے واسطے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نویں فاعلن مطوی مکشوف بحذف واو و تا مفعول مفعلا سے
دسویں فعلن بتحریک عین مخبول مکشوف جب فعلاتُ مخبول سے تا ساقط ہوئی فعلا رہا فعلن
عوض اسکے آیا گیارہویں فعلن بسکون عین اصلم جب لات کہ وتد مفروق ہے گر گیا مفعو رہا
عوض اسکے فعلن آیا یہ چاروں فرعین یعنی فاعلان فاعلن فعلن فعلن سریع میں آتی ہیں
هم و مفاعلتن را ہشت فرع ست مفاعیلن وآن معصوب ست ب مفاعلن وآن معصوب ست
پس مقبوض وآنرا معقول خوانند ج مفاعیل وآن معصوب و مکفوف وآنرا منقوص خوانند
د فعولن وآن معصوب ست و محذوف وآنرا مقطوف خوانند ه مفتعلن واین اعصب ست و مفعولن
وآن اعصب ست و معصوب وآنرا اقصم خوانند ز فاعلن وآن اعقب و معقول ست وآنرا اجم خوانند

ح مفعول و آن اعضب و منقوص است و آنرا اعقص خوانند و این جملہ وافر خاص باشد ست اور
مفاعلتن کی آٹھ فرعین ہین پہلی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ تسکین لام دوسری مفاعلن
معصوب بعد اُسکے مقبوض اور اُسکو معقول کہتے ہین جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعلن رہا اور عقل پاے شتر بستن ہے منتخب سے تیسری مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اُسکو منقوص کہتے ہین نقص با لفتح کم کرنا اور کم ہونا اور کمی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہفتم بکف گر گیا مفاعیل رہا چوتھی فعولن معصوب محذوف اُسکو
مقطوف کہتے ہین قطف کاٹنا خوشہ انگور کا اور چُننا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بحذف گر گیا مفاعی رہا فعولن بعوض اُسکے آیا پانچوین مفتعلن اعضب یعنی اعضب کے
پہلے لکھے گئے پس یہ عمل خرم کا ہے جب میم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفتعلن اُسکے
مقام پر آیا چھٹی مفعولن وہ اعضب معصوب ہے اور اُسکو اقصم کہتے ہین قصم با لفتح بمعنی شکستن
اور شکستگی دندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعضب ہین جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اُسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلن وہ اعضب معقول ہے اُسکو اجم
کہتے ہین اور اجم بفتحتین و تشدید جیم گوسفند بے شاخ و مرد بے نیزہ سے ہے منتخب سے جب
مفاعلتن عصب اور قبض سے مفاعلن ہوا اور میم عضب سے گر گیا فاعلن رہا آٹھوین
مفعول بضم لام اعضب منقوص ہے اور اُسکو اعقص کہتے ہین عقص سے یعنی تافتن و پیچیدن
موے کلالہ منتخب سے جب مفاعیلُ کہ منقوص تھا خرم یعنی عضب سے فاعیل ہوا تو عوض
اُسکے مفعول آیا اور یہ سب تغیرات وافر مین خاص ہین اس لیے کہ یہ سب رکن مفاعلتن مین
آتے ہین اور مفاعلتن رکن وافر کا خاص ہے ھم و متفاعلن را پانزدہ فرع است مستفعلن
و آن مضمر است ب مفاعلن و آن مضمر است پس مخبون و آنرا موقوص خوانند ح مفتعلن و آن
مضمر و مطوی ست و آنرا مخزول خوانند ہ فعلاتن و آن مقطوع است ہ مفعولن و آن مضمر و مقطوع است
و فعلن و آن احذ ست ز فعلن و آن مضمر و احذ ست ح متفاعلان و آن مذال ست ط مستفعلان
و آن مضمر و مذال است ی مفاعلان و آن موقوص و مذال است یا مفتعلان و آن مخزول و مذال است
یب متفاعلاتن و آن مرفل ست یج مستفعلاتن و آن مضمر مرفل است ید مفاعلاتن و آن موقص

و مرفل است بمفتعلاتن و آن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل ت اور متفاعلن کی پندرہ فرعین ہین پہلی مستفعلن مضمر باسکان تا دوسری مفاعلن مضمر مخبون اسکو موقوص کہتے ہین وقص بمعنی گردن شکستن ہے مشتق ہے جب مستفعلن مضمر سے سین لسبب خبن کے گر گیا متفعلن رہا مفاعلن اسکے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی اسکو مخزول کہتے ہین خزل بمعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستعلن رہا مفتعلن اسکے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مقطوع ہے جب متفاعلن مین نون حذف ہوا اور لام ساکن متفاعل رہا عوض اسکے فعلاتن آیا پانچوین مفعولن وہ مضمر مقطوع ہے جب فعلاتن مقطوع مین عین باضمار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن اسکے مقام پر آیا چھٹی فعلن بتحریک عین وہ احذ ہے جب وتد آخر متفاعلن سے حذف ہوا متفا رہا فعلن اسکے مقام پر آیا ساتوین فعلن بسکون العین وہ مضمر احذ ہے جب متفاعلن مین تے ساکن ہوئی اور وتد حذو سے گر گیا متفا رہا اسکے عوض فعلن آیا آٹھوین متفاعلان وہ مذال ہے جب علن مین کہ وتد ہے حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفاعلان ہوا نوین مستفعلان وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن مضمر مین حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلان ہوا دسوین مفاعلان وہ موقوص مضمر مذال ہے یعنی وقص سے مفاعلن اور اذالت سے مفاعلان ہوا گیارہوین مفتعلان وہ مخزول مذال ہے یعنی خزل مفتعلن اور اذالت سے مفتعلان ہوا بارہوین متفاعلاتن وہ مرفل ہے بزیادت سبب جب متفاعلن مین سبب بڑھا متفاعلن تن ہوا عوض اسکے متفاعلاتن آیا تیرہوین مستفعلاتن مضمر مرفل ہے بزیادت سبب چودہوین مفاعلاتن موقوص مرفل ہے بزیادت سبب پندرہوین مفتعلاتن مخزول مرفل ہے بزیادت سبب اور یہ سب فروع خاص ہین بحر کامل مین کس سبب کہ یہ سب زحاف متفاعلن مین آتے ہین اور متفاعلن خاص رکن بحر کامل کا ہے ھم پس جملہ این فروع ہفتاد و سہ ست و اوزان آن سی و ہشت و آن این ست ا فع ب فعل ج فعل د فعلن ہ فعول و فعول ز فعلن ح فعلان ط فعولن ی فاعلن یا مفعولن یب فعلاتن یج فعلتن ید مفاعل یہ فعولان یو فاعلان یز مفعول یح مفاعلن یط مفاعیلن ک فعلات کا مفتعلن کب فعولات کج فاعلات کد فعلتان کہ مستفعل کو مفعولان کز فعلتان کح مفاعلان

کط مفتعلان ل مفاعیل لا مستفعلن لب فاعلیان لج مستفعلان لد متفاعلان لہ مفاعلاتن لو مفتعلاتن
لز مستفعلاتن لح متفاعلاتن و از ہشت وزن اصول چہار درینجا داخل است و چہار خارج و آن فاعلاتن
و مفاعلتن و متفاعلن و مفعولات ست پس جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشد پس
یہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئین اس حساب سے کہ چھ فرعین فعولن کی اور دو فرعین فاعلن
کی اور چھ فرعین مفاعیلن کی اور گیارہ فرعین فاعلاتن متصل کی اور ایک فرع فاع لاتن منفصل کی
اور نو فرعین مستفعلن متصل کی اور چار فرعین مس تفع لن منفصل کی اور گیارہ فرعین مفعولات کی
اور آٹھ فرعین مفاعلتن کی اور پندرہ فرعین متفاعلن کی اور سابق مین لکھا تھا کہ اخفش نے
چار فرعین اور فرّا نے ایک فرع فاعلن کی اور لکھی ہے اور اخفش نے ایک فرع مفاعیلن
اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستفعلن کی بطریق شاذ اور لکھی ہے اگر ان
ساتون کو زیادہ کرین اسی فرعین ہون اور اوزان اُنکے اٹھتیس ہوتے ہین جیسے کہ لکھے
گئے اور اصول ہشتگانہ سے چار وزن اُنمین داخل ہین وہ کون فعولن اور فاعلن دو فرعین
مفاعیلن کی اور مفاعیلن فرع مفاعلتن کی اور مستفعلن فرع متفاعلن کی اور چار خارج وہ
فاعلاتن اور مفاعلتن اور متفاعلن اور مفعولات پس یہ چارون جو خارج ہین اُن اٹھتیس
سے ملکر چالیس اور دو یعنی بیالیس وزن ہوتے ہین م و القاب این ارکان کہ از جہت
تغیرات نہادہ اند انچہ مؤلف ست در لفظ سی و چہار ست بست تغیرات مفرد را و آن این ست
ا مخبون ب مطوی ج مقبوض د مکفوف ہ مضمر و معصوب ز موقوف ح مکشوف ط مقصور ی
مقطوع یا محذوف یب احذ یج اصلم ید مشعث یہ اثلم یو اخرم یز اعضب یح مسبغ یط مذال ک
مرفل و چہاردہ مرکب را و آن این ست ا مشکول ب مخبول ج معقول د منقوص ہ مقطوف
و موقوص ز مخزول ح ابتر ط اثرم ی اشتر یا اخرب یب اقصم یج اجم ید اعقص و در مشعث نظر ست
یا مفرد ست یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی دارد ت اور القاب ان ارکان کے کہ بسبب
تغیرات کے رکھے ہین جو کچھ کہ مؤلف ہین لفظ مین یعنی واسطے ہر ایک کے اُنمین ایک نام
تالیف ہوا ہے مثلاً کہتے ہین مفاعلن مخبون اور مفتعلن مطوی چونتیس ہین بیس تغیرات مفرد
جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور چودہ تغیرات مرکب کہ وہ بھی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے اور

مشعث مین گفتگو ہے بعضے کہتے ہین کہ یہ تغیر مفرد ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہے خبن
اور تسکین سے اور قول زجاج کا بہتر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہ سب تغیرات تعلق لغت
تازی سے رکھتے ہین حاصل کلام یہ کہ اصول دہ گانہ سے جملہ فروعات تہتر نکلے مگر جب تکرار
انہین سے رفع کی اڑتیس وزن باقی رہے پس اوزان اصول ارکان کہ حقیقت مین آٹھ ہین
چار وزن اُنکے اِن فروعات مین داخل پائے اور چار خارج پس جب خوارج اربعہ کو انہین ملایا
جملہ اوزان اصول و فروع بیالیس ٹھہرے یہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مولفات کی صورت
بیان کی کہ چونتیس القاب ان مولفات تغیرات کے ہین بتیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اثنائے
بیان فروعات مین سب لکھے گئے اور نام اُنکے علیحدہ عروضیون نے نہین رکھے ہین اُسنے کچھ کام
نہین اس جگہ صاحب شرح نے عجب شرح لکھی ہے ش منجملہ چہل و دو اوزان ہشت اصول جدا کردہ
باقی سی و چہار فروع را القاب انچہ مقرر بود این ہست کہ مذکور شد الی آخرہ پس اگر بیالیس سے آٹھ اوزان
اصول کے جدا ہو کر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوتے مضمر اور معصوب اور اشتر اور محذوف اِن
چونتیس مین کیون ہوتے کہ مفاعیلن معصوب ہے مفاعلتن سے اور مستفعلن مضمر ہے متفاعلن سے
اور فاعلن اشتر اور فعولن محذوف ہے مفاعیلن سے م واما در فارسی تغیرات و القاب آن چنان مضبوط نیست
از جہت آنکہ در پارسی بسیار وزنہا ست کہ در پیشتر یران شعر گفتہ اند و نیز و یک متاخران متروک ہست
و بسیار وزنہا ست کہ متاخران بنوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بر وجہی دیگر ہست ت
واما فارسی مین تغیرات اور القاب اُنکے ایسے مضبوط نہین ہین اسواسطے کہ فارسی مین بہت سے
وزن ہین کہ سابقین نے زمانہ پیشین مین اُنہین شعر کہے ہین اور نزدیک متاخرون کے وہ متروک
ہین اور بہت سے وزن ہین کہ متاخرون نے ساختہ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہین اور اُنکے
اصول اور فروع اور طرح پر ہین م و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل ہست و افراد آن مستعمل نیست
شلاً اخرب کہ عبارت از اخرم مکفوف ہست در فارسی مستعمل ہست و اخرم نیست ت اور دوسری بات
یہہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی مین مستعمل ہین اور افراد اُسکے مستعمل نہین ہین شلاً اخرب کہ
عبارت ہے اخرم مکفوف سے فارسی مین مستعمل ہے اور اخرم نہین ہے یعنی اخرم مستعمل نہین ہے
اور حال اسکا تفصیل اوزان بحور مین دریافت ہوگا م و نیز فارسیان بر ہمہ وزنہا ئ تازیان بہ تکلف

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار داشتہ و بوزنہای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنفی
از ایشان تغیراتی را کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان لقبی نہادہ است کہ دیگران در ان متفق نیستند با آنکہ
ہمہ جماعت اقتدا العروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آمیختگی تمام دارد و بے آن مستعمل
نمیتوانند بود پس باشال این اسباب جدا باز کردن تغیرات و فروع مستعمل در عروض فارسی تنہا از انچہ
در عروض تازی مستعمل است و تعین القاب انچہ خاص باشد بپارسی بر وجہ متفق علیہ متعذر است پس
اولے آنکہ بہمعنی را تعرض نرسانیم و برایراد تغیراتی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتصار کنیم
تا از الحاق آن بانچہ تقدیم یافت تمامی انچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید ست
اور تیسری بات یہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ میں بہ تکلف شعر کہے ہیں اور اصول اور
تغیرات انھیں کے مستعمل کیے ہیں اور بعضے اوزان میں اُسنے منفرد ہوئے ہیں یعنی جدا ہوئے
ہیں اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اُسکا ایک نام
رکھا ہے کہ اور لوگ اُس میں متفق نہیں ہیں یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ
باوجودیکہ سب اہل فارس عروض میں مقلد عرب ہیں اسواسطے کہ زبان فارسی زبان عربی سے
بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہیں ہو سکتی پس باشال اس
اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کے فارسی میں علحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا
عروض فارسی میں تنہا اُن تغیرات سے جو عروض تازی میں مستعمل ہیں اور مقرر کرنا القاب خاص
تغیرات فارسی کا بروجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہ ہے کہ اس بات سے
تعرض نکریں ہم یعنی تقرر القاب کے درپے نہوں اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار
کریں یعنی نفس تغیرات فارسی بیان کریں تا یہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان
کیئے گئے جب ملاویں تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جاویں اور تکمیل اُنکی ہو جائے
متن و ما در القاب انچہ از تغیرات مفرد باشد و عبارت از ان ضروری بود و آنرا لقبی بما نرسیدہ است
آنرا لقبی نہیم و از مرکبات ہرچہ آنرا لقبی یافتہ باشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب
بسیار نشود ت اور القاب تغیرات مفردہ کے جنکا بیان کرنا ضروری ہے اُنہیں جسکا نام ہم تک
نہیں پہونچا ہے اُسکا ایک نام رکھیں اور تغیرات مرکب میں جسکا نام پایا گیا ہے اُسکا ذکر

کرین اور باقی کو بحسب ترکیب بیان کرین یعنی اُسکے مفردات کو جمع کرین مثلاً کہین مجنون مسکن تا القاب تغیرات کے بہت نہو جائین هم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بشعر فارسی خاص است یکے آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین اوسط روا دارند و در یک وزن متحرک و مسکن باہم بیامیزند و این حکم سطر دست الا انجا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین دربدل افتد چنانکہ درین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا این وزن شود کہ مفعول فاعلاتن و ہر یک از بحری دیگر است پس تسکینے کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید ت کہتے ہین هم کہ جملہ تغیرات عام سے کہ فارسی مین خاص ہین ایک یہ تغیر ہے کہ جس جگہ تین متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین اوسط روا رکھتے ہین اور ایک وزن مین محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنی اگر ایک جگہ الفاظ بر وزن فعِلن اور فعِلاتن متحرک العین اور ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن بسکون العین واقع ہون تو خلط انکا روا ہے نہ یہ کہ شعر مین جہان تین متحرک پڑین ایک کو ساکن کرلین جیسے رمضان اور خفقان وغیرہ کہ اسمین تسکین اوسط بیجا ہے ہان جس جگہ کہ استعمال مین آگیا ہے مضائقہ نہین جیسے حیوان مین اور یہ حکم یعنی فعلن اور فعلاتن مین تسکین اوسط کر لینا سطر دہے یعنی بہت ہے مگر جس جگہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے بحر بدل جاسے جیسا اس وزن مین کہ فعِلات فاعلاتن فعلات فاعلاتن رمل مشکول قول شاعر

ؔ پس از انکہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد * اگر اسمین عین کو ساکن کرین یہ وزن ہو جائے مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخرب قول شاعر ؔ من خوب می شناسم پیران پارسا را * پس بحر بدل جائے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو بیجا ہے هم و نیز باشد کہ شاعر حرکات و سکنات را نظامی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر تکرار این وزن کہ مفتعلن مفعولن و تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس درین موضع هم نشاید ت اور کبھی شاعر انتظام حرکات اور سکنات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جسکا التزام کیا ہے باطل ہوتا ہے پس یہان بھی بیجا ہے هم و بر جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستعمل را در ہمہ ابیات کہ بر وزنی گویند بیک نسق استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت احتمال اختلاف بسیار نکند و در محرک و مسکن چون مانعی نباشد این قاعدہ نگاہ ندارند ت اور فی الجملہ قاعدہ لغت فارسی کا یہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیتون مین ایک وزن پر کہتے ہین اور ایک طرح پر

پر استعمال کرتے ہین تغیر زحافات مین روا نہین رکھتے ہین بخلاف عادت اہل عرب کے اسواسطے کہ
یہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہین ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل اختلافات کی
ہے بسبب رزانت کے ہان محرک اور مسکن کو جب کوئی مانع نہو یعنی اختلاف بحر مین نہ پڑے اور
اشتباہ واقع نہو جمع کرتے ہین م و چون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست
توالی سہ متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود وآنچنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و
متحرکش مجاور دو متحرک وتد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود و چون چنین بود تسکین وسط تسکین
حرف اول وتد باشد و ما این تغیر را تسکین نام نہادیم ت اور جو اصول اوزان فارسی یعنی فعولن مفاعیلن
فاعلاتن مستفعلن مفعولات مین کہ یہ لفظ مین پانچ ہین ور اصل مین سات سبب ثقیل ور فاصلہ مستعمل نہین ہے
توالی حرکات ثلثہ بھی اس مین اصلی نہین بلکہ یہ توالی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اسکی
صورت یہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر پڑتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اسکا مجاور دو متحرک
وتد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوئے ہین بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلن
مین جب الف ساقط ہوگا فاے متحرک مجاور عین ولام وتد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف کے
جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حرف اول وتد ہوگا اور ہمنے اس تغیر کا نام تسکین رکھا
ح قولہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست این ادعای مصنف ست ورنہ در ماسبق تحریر یافتہ کہ سبب
ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابرست تم کلامہ ادعاے مصنف
کیسا یہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی مین سبب ثقیل اور فاصلہ نہین اگر واقع ہوتا ہے
بسبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی مین برابر کیسے کہ اصول
اوزان فارسی مین فاصلہ نہین ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلتن اور متفاعلن مین فاصلہ
موجود اور معتبر ہے اور تحریر ماسبق کا یہ حال ہے کہ جیسا یہان غلط سمجھے ویسا وہان غلط سمجھے
م و چون وتد در صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعیلن بعضے متاخران این رکن را مخنق لقب دادہ اند
و قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون وتد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از خبن تسکین عین
آنرا مشعث خوانند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستفعلن کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا لقبے
دیگر نہد و ما چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آنرا لقبی ننہادیم ت اور جب وتد صدر رکن

مین پڑے جیسا کہ مفاعیلن مین اور ما قبل اُسکے حرف متحرک ہو کہ اُس سے ملے اور صدر و وتد کو
بسبب اجتماع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلن کے پس وزن اُسکا مفعولن مفعولن ہوگا
اور مفعولن آخر کو مخنق کہین گے بعضے متاخرون نے اس رکن کا نام مخنق رکھا ہے تخنیق سے بمعنی گلو باز کردن
اور بعضون نے بجاء مہملہ اور باے موحدہ کہا ہے تحبیق سے اور یہ تغیر غیر خرم ہے اسواسطے کہ خرم
اول رکن مین پڑتا ہے عربی مین اور بعد اُسکے مخنق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہ جائز رکھتے ہین
اور قول زجاج یون اقتضا کرتا ہے کہ جب وتد درمیان مین پڑے جیسا کہ فاعلاتن مین بعد خبن کے
اور تسکین عین کی اُسکو مشعث کہتے ہین یہان بھی تین حرکتین جمع ہوئین پس عین کہ اوسط تھا
ساکن ہوا پس اگر یہ صورت آخر رکن مین پڑے جیسا کہ مستفعلن مین جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بحذف فا اور مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کرکے منقول بہ مفعولن کرین چاہیے کہ
اُسکا بھی کچھ نام رکھا جاے مثل مخنق اور مشعث کے مگر ہم بیان تغیرات کا بحسب ترکیب کرتے ہین
لہذا اسکا نام کچھ نہین رکھتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جداگانہ کی حاجت نہین ہم دیکھے دیگر کہ
ہمہ اواخر مصراعہای شعر فارسی را شامل ست آنست کہ وقوع یک ساکن و دو ساکن در اواخر ہمہ مصراعہا
وخلط ہر دو بایکدیگر در یک بیت روا دارند مگر آنجا کہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن و بیت
درازی بود کہ دران بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تام بود چون مفاعیلن چہار بار پس
الحاق ساکنی دیگر باخر مصراع خروج از دائرہ باشد و روا نبود و آنچہ در شعر متاخران ازین جنس یافتہ شود
از قبیل عیوب بود ت اور ایک حکم اور جملہ اواخر مصاریع شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا اواخر جملہ مصاریع مین ہوتا ہے اور خلط ان دونون کا بایکدیگر
روا رکھتے ہین ایک بیت مین جیسے یہ دو شعر سلیم کے ب خاک از بسکہ رفتم از دل شد ٭
پنجہ ام ریشہ ریشہ چون جاروب ٭ دوستی نیست رحم برکاہل ٭ آتش مردہ زندہ گشت بچوب ٭
عروض دونون تینون کا بر وزن فعلن ہے اور آخر مین ایک ساکن ہے اور ضرب بر وزن فعلان ہے
اور آخر مین دو ساکن ہین مگر وہان کہ جہان کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اُن دونون ساکنونکا
اُس وزن مین ہے جو نہایت درازی ہو کہ اُس بحر مین درازی اُس سے ممکن نہو اور مساوی دائرے
کے ہو یعنی تام ہو جیسے مفاعیلن چار بار پس الحاق دوسرے ساکن کا آخر مصرع مین خارج کرتا ہے

وزن کو وارے سے اور یہ روا نہین ہے اور اشعار متاخرین مین جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
مصراع مین اس وزن تام مین پایا جاتا ہے من قبیل عیوب ہے جیسا کہ یہ شعر سلیم کا ہے تماشا ہی تو تجویز
کردہ ہر کس را کہ می بینم پشت شستہ ہر کہ در بزم تو جا لیش بشیتر خالی ست * اور یہ کلام متاخرین مین
بکثرت ہے ھم و مانع خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مصرع بود حروف قافیہ
متساوی باید پس در عروض و ضرب خلط نشاید و در قصاید ضرب با متساوی باید پس در ضرب تنہا خلط
نشاید ست اور دوسرا مانع خلط قافیہ ہے یعنی مطلعہاے غزل اور مطلعہاے قصاید مین
اور ابیات مثنوی مین کہ مصرع ہوتے ہین یعنی دونون مصرعون مین قافیے ہوتے ہین قافیہ برابر
چاہیے ایک جگہ سالم اور دوسری جگہ مسبغ خواہ مذال ممکن نہین اگر مصرع اول مین قافیہ اگر ہوگا
مصرع ثانی مین قافیہ دگر ہوگا نہ کار و بار اور ابیات قصاید اور غزل مین سوا مطلعون کے ضربون مین
خلط نہین ہوسکتا البتہ عروض مین خلط ہوگا ھم اما اگر قافیہ بگردد مانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
روا بود و چون معلوم ہست کہ یک قصیدۂ ترجیعی جز بر یک وزن نشاید معلوم شود کہ اختلاف اواخر مصراعہا
بعد حروف ساکن اقتضای اختلاف وزن نکند ست لیکن اگر قافیہ تبدیل ہوجائے جیسے خانہاے
ترجیع مین واقع ہوتا ہے درست ہے یعنی ترجیع بند مین چند غزلین ہوتی ہین اور درمیان اُن غزلون کے
ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ مین ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
دوسری غزل کے قافیے مین دو ساکن مثل کار و بار کے واقع ہون مضائقہ نہین اور ترجیع یعنی
باز گردانیدن ہے غیاث سے اور یہ جو معلوم ہے کہ ایک قصیدۂ ترجیعی ایک ہی وزن مین چاہیے
پس معلوم ہو کہ اختلاف اواخر مصاریع بعد حروف ساکن کے اقتضاے اختلاف وزن نہین کرتا مثلاً
ایک بند مین ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کار و بار ہوا جس مین بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
اور دوسرے بند مین مثلاً قافیہ دوست اور پوست ہو اس مین بعد ساکن اول کے دو ساکن ہین
اس سے وزن مختلف نہین ہوتا اور شاید کہ بجاے لفظ بعد کے لفظ بعد ہو اور دال کتابت مین
رہگیا ہو معنی ظاہر ہین ھم و چون این قاعدہ ممہد شد گوئیم چون در اواخر مصراعہا دو حرف ساکن افتد
اگر جزو آخر از رکن آخر سالم بود ساکن دوم لا شک بر تسبیغ یا اذالہ حمل باید کرد ست اور جب یہ
قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہین ہم کہ جب اواخر مصاریع دو ساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکن آخر سے

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیغ خواہ اذالت پر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیئے کہ ارکان اصول
مین کوئی رکن ایسا نہین کہ جسکے آخر مین دو حرف ساکن ہون پس اگر دو حرف ساکن پائے جائین گے
ساکن دوم بسبب تسبیغ خواہ اذالت کے ہوگا اور جزو آخر رکن سے فروع بھی مثل فعلاتن و مستفعلن اور
مفاعلن کے اس حکم مین شامل ہوگئے مہمد بضم اول و فتح ثانی و بائے مشددہ مفتوحہ گسترده شده و نیکو کرده
شده منتخب اور غیاث سے ۱۲ اما اگر آخر رکن آخر را التغیری بہ نقصان کرده باشند تسبیغ و اذالت در وے
تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بہ تغیر ہم بہ نقصان و ہم بزیادت شنیع بود پس ازین جہت با ثبات
تغیرات دیگر غیر آنچہ گفتہ آمد احتیاج افتدت اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر مین تغیر نقصان
ہوا ہو تسبیغ اور اذالت اُس مین تصور نکیا چاہیے اسواسطے کہ اُس مین بعد تغیر بہ نقصان کے پھر
تغیر بزیادت شنیع اور یہی پس اس جہت سے سوا اُن تغیرات کے کہ کہے گئے اور تغیرات کی حاجت
ہوئی ۱۲ و علت اختصاص لغت فارسی باین تغیرات آن ہست کہ وقوع دو ساکن در لغت تازی در اواخر
مصراعہا در ہمہ جا جائز نیست و آنچہ موجود است علت آن معین و مبین شده اما چون در لغت پارسی
جائز ہست و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می افتدت
اور سبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اُن تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع دو ساکنون کا باواخر
مصاریع لغت تازی مین سب جگہ جائز نہین ہے اور جو کہین ہے علت اُسکی مقرر اور ظاہر ہوئی
یعنی حال اُسکے تغیر کا بیان کیا مگر لغت پارسی مین سب جگہ جائز ہے اور سوا اُن مقامون کے
کہ عربی مین پائے گئے ہین واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ۱۲ مثلاً چون آخر رکن
وتدی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در وی قطع افتد تا با وزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
دو ساکن آید تا بر وزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم مقطوع است و ہم مذال یا مسبغ بل
اولی یا آن باشد کہ ہمچنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن وتد مجموع و تسکین متحرک دوم ہست تغیرے
دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و بس تا وتد با آن تغیر مشتمل بر متحرکی و دو ساکن شود
و با آن رکن را کہ وتد او چنین بود اعج نام نہادیم ۱۲ مثلاً جب آخر رکن وتد مجموع ہو جیسا کہ مستفعلن
مین اور اُس رکن مین قطع کرین تو بوزن مفعولن آئے بعد اُسکے اگر آخر شعر مین دو ساکن آئین
تو بوزن مفعولان ہو جائے نکہنا چاہیئے کہ یہ رکن مقطوع مذال ہے یا مقطوع مسبغ ہے مذال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن وتد مین لائے ہین کہ اصل مستفعلن ہے اور مسبغ کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کے سبب باقی رہا بلکہ بہتر یہ ہے کہ جیسا قطع کو کہتے ہین کہ عبارت مجموع حذف ساکن وتد مجموع اور تسکین متحرک دوم سے ہے اور اسیطرح ایک تغیر او ثابت کرین کہ وہ عبارت ہو تسکین متحرک دوم سے اور بس تا وتد بسبب اس تغیر کے مشتمل اوپر ایک متحرک اور دو ساکن کے ہو اور رہنے اُس رکن کا کہ جسمین وتد ایسا ہو اعرج نام رکھا اور اعرج بمعنی لنگ ہے منتخب او غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے ھم وہمچنین اگر مستفعلن احذ شود یعنی وتد مجموع از آخر او بیفتد یا وزن فعلن آید و بعد ازان در آخر مصراع ساکن دو شود تا بروزن فعلان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم احذ ہست و ہم مسبغ بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ وتد ہنند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از وتد دو حرکت و دو حرف بیفتادہ ہست و حرفی ساکن بماندہ و مارکنی را کہ وتد او چنین بود مطموس نام نہادیم ــــــت اور اسیطرح اگر مستفعلن احذ ہو یعنی وتد مجموع اُسکے آخر سے گرے کہ بروزن فعلن ہو اور بعد اُسکے آخر مصرع مین دو ساکن آئین کہ بروزن فعلان ہو جاے نچاہیے کہنا کہ یہ رکن احذ مسبغ ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ وتد سے بنا ئین جسکو گرا دیا ہے اور کہین کہ وتد سے دو حرکتین اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہگیا یعنی عین اور لام اور دو نون حرکتین اُنکی علن سے گرین اور نون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا آن تینون حرفون سے کوئی حرف ساکن باقی رہا اور رہنے اُس رکن کا کہ وتد اُس مین ایسا ہو مطموس نام رکھا اور مطموس بمعنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا لطائف اور کشف اور منتخب اور غیاث سے اس مقام پر شرح مین عجب عبارت لکھی ہے ــشــ لفظ دوم بعد لفظ ساکن و عبارت از غلطی کاتب تم کلامہ ھم وہمچنین اگر از فاعلاتن در صورتی کہ خبن واجب بود فاع ماند نتوان گفت کہ این رکن محذوف مطموس ہست کہ آنگاہ مخبون نبودہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن را از بقیہ وتد ہنند و گویند دو حرکت و یک حرف از وتد افتادہ ہست و دو ساکن ماندہ و مارکنی را کہ چنین بود مدروس نام نہادیم ــــــت اور اسیطرح فاعلاتن مین جسوقت خبن واجب ہو فعلاتن بنا ئین اُس سے فاع سے نکہا چاہیے کہ یہ رکن محذوف مطموس ہے اسواسطے کہ وہ رکن مخبون نرہے گا جب فعلاتن مین تن حذف کیا فعلا رہا اور جب طمس سے دو حرکتین اور دو حرف گرے ایک متحرک ایک ساکن رہا فع ہوا بعدہ اسباغ سے فاع ہوا پس اسباغ اور خبن یعنی نقصان اور

زیادت جمع نہین ہو سکتی اور باوجود اسباغ کے خبن نہین کہہ سکتے اور خبن کو اُس مین شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہ ہے کہ اِن دونون ساکنون کو جو فاع مین ہین بقیۂ وتد سے جانین
اور کہین کہ دو حرکتین اور ایک حرف وتد سے گرا اور دو ساکن رہگئے اور ہمنے اُس رکن کا کہ ایسا ہے
مدروس نام رکھا اور مدروس بسبب جملہ کہنہ شدہ او ناپدید شدہ اور بیرونق عیاث سے ھم وا گر
درشعر عربی مانند این حالہا افتادی لاشک ہچنین کردندی ت اور اگر شعر عربی مین ایسے حال واقع
ہوتے ایسا ہی کرتے ھم وچون این معنی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور را درشعر فارسی افتد زائد برانچہ
عروضیان عرب آوردہ اند یاد کنیم و گوئیم ت اور جب یہ معانی مقرر ہوئے جو فروع کہ ارکان مذکورہ سے
فارسی مین واقع ہوتے ہین زیادہ اُسنے کہ عروضی عرب کے لائے ہین یاد کرینہم اور کہین ہم یعنی کہ
تغیرات عرب تبعاً فارسی مین مستعمل ہین اور سوا اُنکے جو فارسی مین خاص ہین انکا بیان ہوتا ہے
ھم فعولن را درشعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعولان است کہ مسبغ باشد و در متقارب افتد ت
فعولن کی شعر فارسی مین ایک فرع اور ہے اور وہ فعولان ہے کہ مسبغ ہے اور متقارب مین آتی ہے
ساتھ زیادت ایک ساکن کے آخر مین ھم و فاعلن را چار فرع دیگر است فاعلان و این مذال ست
فعلان و این مخبون مذال است ج فعلن و این مخبون مسکن است و ہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطوع اما علت تغیر غیر آنست و ہر چند این تغیر بحقیقت درشعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار نیاوردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکرد فعلان و آن مخبون مسکن مذال است و این فرعہا در مدید و بسیط
کہ بتکلف گویند و در عرب ہم واقع باشد ت اور فاعلن کی چار فرعین اور ہین پہلی فاعلان
اور یہ مذال ہے یعنی حرف ساکن وتد مین زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہ مخبون
مذال ہے تیسری فعلن بسکون عین اور یہ مخبون مسکن ہے ہر چند یہ وزن وہی ہے مقطوع لیکن
علت تغیر کی یہان سوا اُسکے ہے اسواسطے کہ قطع آخر مصراع مین آتا ہے اور یہ مخبون مسکن سب
جگہ اور ہر چند یہ تغیر بحقیقت شعر عربی مین بھی واقع ہے جیسے اس بیت مین ہ یا محبوبی
اَدرِک رُوحِی ٭ وَارحَم قَلبِی فَاجلِس عِندِی ٭ مگر اُس جگہ گنتی مین نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنی وہان بیان کیا کہ فروع فاعلن دو ہین مخبون اور مقطوع اور بطریق احتمال شکے
ذکر کیا کہ یہ فعلن مخبون مسکن فرع ثالث ہے اور بحر متدارک مین خاص ہے یعنی سب جگہ آتی ہے

بخلاف اور بحرونکے کہ وہان آخر مصراع مین آتی ہے اور اُسکو مقطوع کہتے ہین چوتھے فعلان
بسکون عین وہ مجنون مسکن مذال ہے اور یہ فرع مدید اور بسیط مین کہ تکلف کہتے ہین اور غریب
مین بھی واقع ہوتے ہین اور حدایق مین تین فرعین اور لکھی ہین فع احذ اور فعَل مخلّع
اور فاعلاتن مرفل غالب کہ یہ تینون فرعین مخترع متاخرین ہون هم و مفاعیلن را دوازدہ فرع دیگراست
ا مفاعیلان و این مسبغ ہست و در ہزج افتد ب فعولات و این مقصور ہست و در ہزج و مضارع افتد
ج فعول و این محذوف مقصور ہست و بعضے متاخران این را ازل نام نهاده اند د فعَل و این محذوف
مرتین است و بعضے متاخران این را مجبوب نام نهاده اند و این ہر دو در ہزج و مضارع افتد ہ مفعولان
مخنق مسبغ باشد میم مفاعیلان ہر کن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی ہمین وزن
یاند ف اور مفاعیلن کی بارہ فرعین ہین پہلی مفاعیلان یہ مسبغ ہے اور ہزج مین آتی ہے
دوسری فعولات یہ مقصور ہے یعنی جب مفاعیلن سے نون گرا کر ماقبل کو اُسکے ساکن کیا مفاعیل
بسکون لام ہوا فعولات اُسکے مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے نہو اور یہ فرع ہزج
اور مضارع مین آتی ہے تیسری فعول بسکون لام یہ محذوف مقصور ہے یعنی جب مفاعیلن سے
لن حذف کیا مفاعی رہا بعد اُسکے قصر کیا مفاع بسکون عین رہا فعول اُسکے مقام پر لائے اور بعضے
متاخرون نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہ ازل نزل سے ہے اور زلل بفتحتین اور بزا معجمہ بے گوشت
ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضون نے اس فعول کو اہتم کہا ہے یعنی جمع ہونا حذف و قصر کا
ہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا زلل ہیں فعول اہتم ہے اور فاع اثل اور ہتم بالفتح
جڑھ سے دانتونکا ٹوٹنا غیاث سے چوتھی فعَل بتحریک عین اور سکون لام اور یہ محذوف مرتین ہے
یعنی مفاعیلن سے ایک مرتبہ حذف سے لن گرا اور دوسری مرتبہ عی پس مفا رہا فعَل اُسکے مقام پر
آیا بعضے متاخرون نے اسکا نام مجبوب رکھا ہے اور مجبوب لغت مین بمعنی ہر دو خصیہ بریدہ ہے جب سے
اور جب بفتح جیم اور سکون موحدہ خصے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونون سبب اس سے
گرتے ہین اور یہ دونون یعنی فعول فعَل ہزج اور مضارع مین آتی ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ فرع ازل طویل مین بھی آتی ہے کذا فی الحدایق پانچوین مفعولان مخنق مسبغ میم مفاعیلان کا
رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنی مشابہ

پسالم بروزن مفاعیلن اور باقی بروزن مفعولان رہجاتا ہے اور مخنق اسی کو کہتے ہین جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ پسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی رکن
مین شامل رہا حقیقۃً اسی لحاظ سے محقق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخنق مسبغ کو فروع مین بڑھایا
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضون کے رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبغ وہ لوگ اس کے
مخنق کہنے کو تکلفات بیہودہ سے جانتے ہین ھم مفعولن مخنق وبس ز فاعلن مخنق مقبوض ح مفعول
مخنق مکفوف ط فعلان مخنق مقصور ستتا چھٹی فرع مفعولن یہ مخنق ہے اور ساتوین فاعلن یہ
مخنق مقبوض ہے آٹھوین مفعول یہ مخنق مکفوف ہے نوین فعلان یہ مخنق مقصور ہے پس مفاعیلن
سے جب صدر و ابتدا مین میم ساقط ہوگا اور بجاے فاعیلن مفعولن لائین گے اخرم کہین گے اور
جب حشو مین میم مفاعیلن کا رکن اول سے ملجائیگا ساقط ہوگا باقی رہے گا فاعیلن اسکے عوض
مفعولن لائین گے اسکو مخنق کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا
اور حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہوجائے گا فاعلن رہے گا اسکو مخنق مقبوض کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون بسبب کف کے ساقط ہوجائے گا فاعیل بضم لام
رہے گا اسکے مقام پر مفعول بضم لام لائین گے اسکو مخنق مکفوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم
بسبب تخنیق کے رکن اول سے ملے گا اور نون مع حرکت ماقبل قصر سے گرجائیگا فاعیل بسکون لام رہے گا
اسکی جگہ پر فعلان لائین گے اسکو مخنق مقصور کہین گے اور یہی فاعلن فرع تازہ ہی مین اشتر یعنی اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرب یعنی اخرم مکفوف تھا ھمی فعلن مخنق محذوف یا فاع مخنق ازل یب فع مخنق
مجبوب این جملہ در ہزج مکفوف مضارع و قریب یافتہ چنانکہ در بحر مخنق ستتا دسوین قسم فعلن یہ مخنق
محذوف ہے گیارہوین فاع یہ مخنق ازل ہے بارہوین فع یہ مخنق مجبوب ہے جب مفاعیلن مین
میم رکن اول سے ملا اور لن حذف سے ساقط ہوا فاعی رہا اسکی جگہ پر فعلن بسکون عین آیا اسکو
مخنق محذوف کہین گے اور جب مفاعیلن مین میم رکن اول سے ملا اور زلل سے یعنی اجتماع حذف
وقصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاع رہگیا اسکو مخنق ازل کہین گے اور جب مفاعیلن
مین میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنی حذف مرتین سے عیلن گرگیا فا رہا اسکی جگہ فع آیا اسکو
مخنق مجبوب کہین گے اور یہ فرعین یعنی پنجم سے دوازدہم تک جنمین تخنیق ہے ہزج مکفوف اور

مضارع اور قریب مین آتے ہین جیسے غیر مخنق یعنی تخنیق جنمین نہو وہ بھی ان تین بحرون مین آتی
ہین ح قولہ این جملہ یعنی از زحاف پنجم تا یازدہم دریں سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہین کہ فرع دوازدہم
کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہزج کو بکفوف مقید کیا بخلاف مضارع
اور قریب کے اسواسطے کہ ہزج مکفوف اور غیر مکفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا مکفوف
کے مستعمل نہین ہم فاعلاتن مجموعی را ہفت فرع دیگر ہست امفعولان و این مخبون مسکن مسبغ است
و ظاہر آنست کہ مشعث مخبون مسکن ست چنانکہ گفتیم پس فرع مشعث مسبغ باشد و باین سبب مفعولن یا
کہ مخبون مسکن است اینجا نیاوردیم ت اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین ہین پہلی مفعولان
اور یہ مخبون مسکن مسبغ ہے پس فاعلاتن مین جب خبن کیا فعلاتن بتحریک عین ہوا اور جب
مسکن کیا فعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسبغ کیا فعلاتان ہوا اُسکو منقول بہ مفعولان کیا اور
ظاہر ہے کہ یہ وہی مفعولن مشعث یعنی مخبون مسکن ہے جسکو سابق مین بہ تفصیل بیان کرچکے ہین
اور یہ مفعولان فرع اُس مفعولن مشعث کی ہے کسواسطے کہ جب مفعولن مین اسباغ کیا مفعولان ہوگیا
اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہ نہ لائے ہم کسواسطے کہ اُسکو فروع تازی مین لکھ چکے ہین البتہ
مفعولان کو کہ مختص فارسی ہے اس جگہ لائے ہم ب فعلان و این مشعث مقصور است ت
دوسرے فعلان بسکون عین جب مفعولن مشعث کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعول ہا
منقول بہ فعلان ہوا م ج فعلن و این مشعث محذوف ہست و علت این غیر آنست کہ در ابتر گفتہ آمد
ہر چند در وزن ہمان ہست و این ہر سہ در رمل و خفیف و مجتث افتد ت تیسرے فعلن بسکون عین
اور یہ مشعث محذوف ہے جب مفعولن مشعث کو محذوف کیا لن کہ سبب تھا گر گیا مفعو منقول بہ فعلن
ہوا اور علت اسکی سوا اُسکے ہے کہ ابتر مین کہی گئی ہر چند وزن ایک ہے یعنی سابق مین فعلن کو
ابتر کہا تھا کہ بتر اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہین جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا رہا بعد اُسکے فاعلا
قطع سے فاعل ہوکر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا گر علتین دو اور یہ تینون فرعین یعنی
مفعولان اور فعلان اور فعلن رمل اور خفیف اور مجتث مین آتی ہین ھ فعول و این مخبون محذوف
اعرج است ت چوتھے فعولُ بسکون لام یہ مخبون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا
اور جب حذف کیا فعلا رہا اور جب اعرج کیا یعنی وتد کا متحرک دوم کہ لام ہے ساکن کیا فعلا مین دو متحرک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعول ہوا اسم فعل و این مجبون محذوف مقطوع است **ث** پانچوین
فعل تحریک عین یہ مجبون محذوف مقطوع ہے جب فاعلاتن مین خبن کیا فعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا بعضے اسکو مربوع کہتے ہین **ھ** دفاع واین محذوف مطموس
یا مجبون محذوف مدروس ہست **ث** چھٹے فاع اور یہ محذوف مطموس یا مجبون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا رہا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرا ئین ساکن
آخر رہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجبون محذوف کیا فعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتین
گرائین فاع ہوا اسم نفع واین محذوف احذ یا مجبون محذوف مطموس واین چہار در رمل و مجتث
اقتدست **ث** ساتوین فع اور یہ محذوف احذ یا مجبون محذوف مطموس ہے یعنی فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا رہا بعدہ حذ سے وتد گر گیا بجاے فاقع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعلا ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتین گرین ساکن آخر رہا فا کو ساتھ فع کے بدل کیا اور
چارون فرعین یعنی فعول اور فعل اور فاع اور فع رمل اور مجتث مین آتی ہین **ھ** وفاع لاتن مفروقی را
سہ فرع دیگر است افعلن واین محذوف مقصور است و بہ وزن فعلن است کہ ابتر است در فاعلاتن مجموعی
یا مجبون مسکن محذوف کہ ہم آنجا باشد اما اینجا علت دیگر است **ث** اور فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین
اور ہین پہلی فعلن بسکون عین اور یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا رہا اور
جب قصر کیا یعنی الف کو دور کرکے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہ فعلن مفروقی
بر وزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجبون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہ علت بھی مجموعی مین ہوتی ہے
مگر یہان یعنی مفروقی مین علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی مین نہین ہو سکتا بسبب وتد کے
خبن سبب مین ہوتا ہے اور بتر مفروقی مین نہین ہو سکتا کہ آخر رکن مین وتد نہین اور بتر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع وتد مین آتا ہے **ھ** ب فاع مجبوب موقوف است وہم بر وزن فاع است اما
اینجا علت دیگر است **ث** دوسرے فاع یہ مجبوب موقوف ہے یعنی جب سے دونون سبب
گرے اور وقف سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہ بھی بر وزن فاع مجموعی مجبون محذوف مدروس ہے
لیکن یہان علت اور ہے کسواسطے کہ خبن اس جگہ اول رکن مین نہین ہو سکتا بسبب اسکے کہ وتد
ابتدا مین ہے اور درس آخر مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ درس وتد مین آتا ہے اور یہان وتد نہین ہے

هم ج فع و این مجبوب مکشوف است و هم بروزن فع است گفته آمد و این هر سه در مضارع افتاد
ست تیسرے فع یہ مجبوب مکشوف ہے جب فاع لاتن کو جب کیا دونوں سبب گر کے فاع رہا پھر
کشف سے فا ہوا کسواسطے کہ کشف گرانا متحرک دوم وتد مفروق کا ہے پس فا منقول بہ فع ہوا اور یہ
بھی بروزن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی مین محذوف احذ تھا یا مجبون محذوف سے طوس بطور
فارسی اور یہان مفروقی مین علت اور ہے کسواسطے کہ خبن مفروقی مین بسبب ہونے وتد کے
اول رکن مین نہین ہوسکتا اور احذ بھی نہین ہوسکتا کہ بعد حذف کے فاع لن رہتا ہے اور حذذ
وتد کو گراتا ہے اور یہان وتد آخر رکن مین نہین ہے اور یہ تینون فرعین یعنی فعلن اور فاع اور
فع مضارع مین آتی ہین هم و مستفعلن مجموعی را چہار فرع دیگر است مفعولان و این اعرج است
و در رجز آید و در بسیط هم بکار دارند ست اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعین اور ہین پہلی مفعولان
اور یہ اعرج ہے عرج وتد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بہ تسکین لام مفعولان ہوا یہ
فرع رجز مین آتی ہے اور بسیط مین بھی استعمال کرتے ہین هم ب مفعولان و این مطوی مسکن مذال است
و در وزن همان است اما در علت دیگر و در رجز و سریع و منسرح آید ست دوسرے مفعولان یہ
مطوی مسکن مذال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستعلن رہا بعدہ بہ تسکین عین مفعولن ہوا اور اذالت سے
مفعولان اور وزن مین وہی مفعولان اول ہے جسکو اعرج کہا مگر یہان علت اور ہے یعنی طے
اور تسکین اور اذالت اور یہ فرع رجز اور سریع اور منسرح مین آتی ہے جیسا کہ اوزان بحور مین معلوم
ہوگا هم ج فاع و این احذ مقصور است ست تیسرے فاع اور یہ احذ مقصور ہے جب مستفعلن مین
احذ سے علن گر گیا مستف رہا بعدہ قصر سے فے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
هم د فع و این احذ محذوف است و هر دو در منسرح آید ست چوتھے فع اور یہ احذ محذوف ہے جیسا
مستف احذ مین حذف کیا تف گر کے مس رہ گیا منقول بہ فع ہوا اور یہ دونون فرعین یعنی
فاع اور فع منسرح مین آتی ہین هم و مس تفع لن مفروقی را فرعی دیگر نبود ست اور مس تفع لن مفروقی
کی کوئی فرع اور نہین ہے هم و مفعولات را چہار فرع دیگر است افعلان و این مخبول موقوف است
و در سریع افتد و ساکن این وزن هم انجا شاید و آن وزنی دیگر است اما عروضیان ذکرش نکردہ اند
ست اور مفعولات کی چار فرعین اور ہین پہلی فعلان بتحریک عین اور یہ مخبول موقوف ہے خبل اجتماع

خبن وطے کو کہتے ہین پس مفعولات سے جب فے گری اور واو گرا معلاتُ رہا بعدہ وقف سے تے
ساکن ہوئی معُلاتْ منقول بہ فعلان بتحریک عین ہوا اور یہ فرع سریع مین آتی ہے اور مسکن اس وزن کا
یعنی فعلان بسکون عین بھی سریع مین چاہیے اور یہ وزن اور ہے مگر عروضیون نے ذکر زیادہ نہین کیا
ہے یعنی فعلان متحرک العین سے زیادہ نہین کہا ہے فعلان مسکون العین نہین لائے ہین ہم فعلن
وا این مجنول مکشوف مسکن است و بر وزن اصلم ہست اما اینجا علت دیگر است و ہم در سریع افتد ست
دوسرے فعلن بسکون عین اور یہ مجنول مکشوف مسکن ہے یعنی خبل سے باسقاط فا و واو معُلات
اور کشف سے باسقاط تا معُلا اور تسکین سے بسکون عین معْلا ہوا فعلن اسکے مقام پہ آیا اور یہ فعلن
بر وزن اصلم ہے صلم وتد کو مفعولات سے گرانا ہے جب مفعو رہا فعْلن ہوا یہ وزن سابق عربی مین بیان
کیا اور فعلن مجنول مکشوف مسکن ہے اس جگہ فارسی مین پس اسکی علت اور ہوئی اور یہ فرع بھی
مثل فعلان کے سریع مین آتی ہے ہم ج فاع و این اصلم مقصور ست تیسرے فاع اور یہ اصلم
مقصور ہے صلم سے وتد گرا مفعو رہا بعد اسکے قصر سے واو گرا عین ساکن ہوا اسکے مقام پر فاع آیا ہم
رفع و این اصلم محذوف است و ہر دو در سریع و منسرح افتد ست چوتھے فع اور یہ اصلم محذوف ہے
صلم سے وتد اور حذف سے سبب گرا فع رہا اور یہ دونون فرعین یعنی فاع اور فع سریع اور منسرح
مین آتی ہین ہم این ہست فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی بر انچہ گفتہ آمد زیادت شود
و جملہ اینہا سی و پنج است ست یہ ہین فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہین
فروع تازی سے اور یہ سب فرعین عروض فارسی کی پینتیس ہین اس حساب سے کہ فعولن کی ایک
فرع اور فاعلن کی چار فرعین اور مفاعیلن کی بارہ فرعین اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعین اور
فاع لاتن مفروقی کی تین فرعین اور مستفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہ سب
پینتیس ہوئین ہم و از اوزان دو وزن دیگر با انچہ آوردیم الحاق باید کرد یکے خماسی و آن فعلان ست
و دیگر ثمانی و آن مفاعیلان است ست اور اوزان سے دو وزن اور انہین ملحق کیا چاہیے ایک
خماسی و فعلان ہے یعنی فعلان مجنول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیون نے اسکو
شمار نہین کیا ہے دوسرا ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنی مفاعیلان مخنق مسبغ فروع مفاعیلن ہے
کہ اتصال مفاعیل مکفوف سے میم اسکا ساکن ہوجاتا ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ حاشیہ

لکھا ہے شرح قولہ وآن مفاعیلانست مخفی نماند کہ این فرع در فروع مفاعیلن سابقاً مذکور شدہ است
پس زیادت والحاقش بفروع سابقہ معنی ندارد تم کلامہ اس انتہی پر اسقدر بڑھایا کہ انھین کا ہیم
م والقاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعج و مطموس و مدروس و مرکب چہار درافزاید مسکن و مخنق و
ازل و مجبوب و مسکن را آن سبب در مرکبات شمردیم کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول از وتد است
و آن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوفست بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
چہل و جملہ القاب تغیر مؤلف چہل و یک ست اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑھتے
ہین اعج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑھتے ہین مسکن اور مخنق اور ازل اور مجبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات مین شمار کیا کہ تسکین اگرچہ بحقیقت تسکین متحرک اول وتد ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اُسکا موقوف ہے تغیر سابق پر اسواسطے کہ جب جزو اول سبب پڑے گا
اور ساکن سبب بخبن گر جاے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات وتد سے ملے گا اس صورت مین
تحریک اوسط ہوگی پس گویا یہ تغیر بھی مرکب ہوا پس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوے ہین یعنی فروع
تازی بہتر ۷۲ لکھے تھے اُنپر فروع فارسی پینتیس ۳۵ بڑھے جملہ ایک سو آٹھ ہوئے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہین اسلیے کہ اوزان فروع تازی اڑتیس ۳۸ لکھے تھے اُنپر اوزان فارسی دو بڑھے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہین پس جملہ اوزان چالیس ہوئے اور تیسرا وزن فعلان
سکون العین بھی فارسی مین ہے مگر وہ تابع فعلان متحرک العین ہے جو تازی مین آیا ہے اور اسیواسطے
ہر متحرک العین مین سکون عین جائز رکھا ہے پس یہ وزن سوم گویا مغایر اوزان فروع تازی نہین ہے
لہذا اُسکو شمار نہین کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوئے ہین اسواسطے کہ تفریع چونتیس ۳۴
لقب کی تازی مین کی تھی فارسی مین سات بڑھے اعج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل مجبوب جملہ اکتالیس ۴۱
ہوئے ہم و باشد کہ بعضے تغیرات را بسبب مشارکت با تغیری دیگر لقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب خفیف
متوالی اقتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی نبود در بنا ازانکہ باسقوط ہر دو ہم جائز نبود یا جائز بود و قسم دوم را حکمی نبود اما قسم اول خالی نبود
ازانکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز بود یا نبود و اگر جائز بود و لامحالہ سقوط یک ساکن از ہر دو تا لابد ہم
جائز بود پس گویند میان این دو ساکن معاقبہ ہست اور کبھی بعضے تغیرات کا بسبب شرکت تغیر ثانی

کے ایک لقب ورہوتا ہے جیسا کہ جب دو سبب خفیف متوالی واقع ہون ایک رکن مین مثل مستفعلن
اور مفاعیلن کے یا دو رکن مین مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال آن دو ساکنون کا
اُن دو سببون مین کہ درمیان اُنکے ایک متحرک سے زیادہ نہین ہے مثلاً مستفعلن مین تے متحرک ہے
درمیان سین اور فے کے اور فاعلاتن فاعلاتن مین نے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی نہ ہوگا
دو صورتون سے یا یہ ہین یعنی اصل رکن مین ایک صورت یہ کہ سقوط اُن دو ساکنون کا جائز نہو
صورت یہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہین ہے مگر وہ صورت
جس مین سقوط دونون ساکنون کا جائز ہو اُس مین بھی دو صورتین ہین ایک یہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا
بہم جائز ہو دوسری صورت یہ کہ ثبوت دونون ساکنون کا بہم جائز نہو پس اگر جائز ہو لامحالہ سقوط ایک
ساکن کا دونون سے لابعینہ بھی جائز ہوگا لابعینہ کے یہ معنی ہین کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی
ایک ذات پر یہ حکم نہین ہے بلکہ مشترک اور شامل دو ذاتون کے ہے پس کہین گے کہ درمیان ان دونون
ساکنون کے معاقبہ ہے یعنی دونون کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور انمین سے ایک کا گرانا بھی
جائز ہے اور معنی معاقبے کے لغت مین پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص
ایک مرکوب رکھتے ہون کبھی ایک سوار ہو کبھی دوسرا عرب مین کہتے ہین کہ درمیان ان دونون کے
معاقبہ ہے اور معاقبہ نو بحرون مین آتا ہے منسرح اور رمل اور وافر اور ہزج اور خفیف اور مجتث اور طویل
اور کامل اور مدید کذا فی البحر زخیرہ اور وافر اور کامل مین معاقبہ باضمار و عصب ہوگا ہم سقوط یکی البتہ
مخبون بود یا مکفوف اگر مخبون بود سقوط دیگر یا مطوی بود اگر ہر دو ساکن در یک رکن افتند یا مکفوف بود اگر در
دو رکن افتند و اگر مکفوف بود سقوط دیگر یا مقبوض بود اگر در یک رکن افتند یا مخبون چنانکہ گفتہ آمد در کنی را
کہ بمعاقبہ مخبون شود صدر خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خوانند و رکنی را کہ مشکول شود طرفین
خوانند و رکنی را کہ در معاقبہ سالم ماند بری خوانند و اگر ثبوت ہر دو ساکن بہم جائز نبود لامحالہ سقوط یکے
لابعینہ واجب بود پس گویند میان این دو ساکن مراقبہ است اور اُن دونون ساکنون مین سقوط
ایک کا البتہ مخبون ہوگا یا مکفوف اگر مخبون ہوگا سقوط دوسرے ساکن کا مطوی ہوگا اگر دونون ساکن
ایک رکن مین ہین مثل مستفعلن کے کہ اگر سین گریگا مفاعلن ہوگا اور اگر فے گرے گی مستعلن ہوگا یا
ہوگا اگر دونون ساکن دو رکن مین ہین مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر مخبون ہوگا فاعلاتن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلات فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف
ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن میں پڑیں مثل مفاعیلن کے کہ کف سے
مفاعیل ہوگا اور قبض سے مفاعلن یا نجیں جیسا کہ کہا گیا یعنی دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن
کے کہ بیان انکا ہوچکا اور جو رکن کہ ساتھ معاقبے کے مخبون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے
اسکو صدر کہیں گے اسواسطے کہ یہ سقوط صدر رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبے سے
مکفوف ہوگا مثل فاعلات فاعلاتن کے اسکو عجز کہیں گے اسواسطے کہ یہ سقوط آخر رکن میں واقع ہوا
اور جو رکن کہ معاقبے سے مشکول ہوگا یعنی ایک جانب مخبون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن
فعلات فاعلاتن کے اسکو طرفین کہیں گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونوں طرفوں رکن میں
واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبے سے سالم رہے گا کسواسطے کہ ثابت رکھنا بھی دونوں کا جائز ہے
اسکو بری کہیں گے اسواسطے کہ بری بفتح اول وکسر را وتشدید یا بھی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر
ثبوت دونوں ساکنوں کا بہم جائز نہو اور لا محالہ سقوط ایک کا لا بعینہ واجب ہو پس کہیں گے کہ درمیان
ان دونوں ساکنوں کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھ بحروں میں آتا ہے اول بحر مضارع اور مقتضب
میں کہ ایک ان دو سببوں سے ثابت رہتا ہے وجوبا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبا پس مفاعیلن
جب اول بحر مضارع میں پڑے کف یا خرب واجب ہے اور مفعولات جب اول بحر مقتضب میں
پڑے طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دائرے
سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید میں مراقبہ لازم ہے اور بحر سریع اور منسرح میں
غالب اور بحر خفیف میں جائز شرح خزرجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت میں بایکدیگر نگہبانی کردن ہیں
پس فرق معاقبے اور مراقبے میں یہ ہوا کہ معاقبے میں ثابت رکھنا دونوں ساکنوں کا بھی جائز ہے اور گرانا
ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبے میں ثابت رکھنا دونوں ساکنوں کا جائز نہیں اور سقوط ایک کا
واجب ہے اور محقق علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ قسم دوم را حکمی نبود یعنی جہاں سقوط دونوں کا معا جائز ہو جیسے فاعلاتن فعلات
فاعلاتن میں اسمیں کچھ حکم نہیں یعنی حکم علیحدہ کی حاجت نہیں مگر عبد اللہ خزرجی نے اسکو متکانفہ لکھا ہے
پس متکانفہ عبارت ہے جواز حذف ہر دو ساکن مجاور دو سبب سے معا یا باقی رکھنا دونوں کا معا یا حذف
ایک کا لا بعینہ اندر مدید و سریع اور منسرح اور بسیط اور ... میں مستعمل ...

از هر بحری چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین به تفصیل بحرها و وزنها که در هر بحر استعمال کرده اند
مشغول شویم و عدد عروض ها و ضربها چنانکه عادت عروضیان هر لغتی هست ایراد کنیم و آنچه ما را در عروض
پارسیان و عدد اوزان ایشان به تحقیق نزدیکتر آید در هر موضع شرح دهیم ت فصل ساتوین تفصیل
اوزان مستعمل هر بحر مین جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل بحور اور اوزان
مستعملہ ہر بحر مین مشغول ہوتے ہین ہم اور عدد عروض اور ضرب کے جیسا کہ عادت عروضیان ہر لغت
کی ہے لکھتے ہین ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد اوزان اہل فارس مین تحقیق ہوا ہے
ہر جگہ بیان کرتے ہین ہم ﻫ و عادت عروضیان چنان است که هر وزنی را بیتی بمثال آرند و ابیات
عروض عرب همیشه همان ابیات آورند که خلیل احمد آورده است چه دران عروض تصرفی نرفته است پس
ما نیز همان ابیات بعینها بیاوردیم و شواهد مزاحفات که او آورده است ما تخفیف کردیم اما در عروض پارسیان
هر کسی بیتی دیگر آورده است ما هم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچه اتفاق افتاد بیاوردیم و چون بسیار
وزنهاست که به تحقیق راجع بایک وزن است و ایراد امثله بازای همه اقتضای تطویل بیفائده میکند و بعضی
امثله که استغنا ازان حاصل باشد نیاوردیم و ابتدا بطویل کردیم چنانکه خلیل احمد کرده است و دیگران هم
اقتدا کرده ست اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ واسطے ہر وزن کے ایک بیت مثال کی لاتے ہین
اور بیتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بیتین لاتے ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اسواسطے کہ اُس مین کوئی
تصرف نہین ہوا ہے پس ہم بھی وہی بیتین بعینہ لاوین گے اور ابیات شواہد مزاحفات کہ خلیل احمد
لایا ہے ہم نے اُنکی تخفیف کی مگر عروض فارسی مین ہر شخص ایک بیت جداگانہ لایا ہے لہذا ہم نے
بھی رعایت ابیات معین کی نہین کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ حسب تحقیق
کے ایک وزن ٹھہرتا ہے اُنکی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہے بعضی مثالین کہ اُنکی احتیاج نہ جانی
نہین لائے ہم کہ اوزان مکرر کی مثالین ضرور نہ تھین اور ابتدا طویل سے کی ہم نے جیسے خلیل احمد نے
ابتدا اُس سے کی ہے اور اوروں نے پیروی خلیل احمد کی ہے ﻫ طویل از بحرهای است که بتازی گویان
خاص هست و شعر پارسی برین بحر به تکلف باشد و اصلش در دایره فعولن مفاعیلن چهار بار باشد و
در بنا بتازی وافی بکار دارند و عروضش همیشه مقبوض و ضرب هم سالم و هم مقبوض هم محذوف بکار دارند
پس اوزان مستعمل سه باشد و شواهد این سه بیت است ت یہ بحر خاص ہے تازی مین شعر فارسی

اس مین تکلف سے خالی نہین اصل اُسکے دائرے مین فعولن مفاعیلن چار بار ہے اور بنا مین
یعنی استعمال تازی مین وافی لاتے ہین یعنی موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحف ہو مستعمل
کرتے ہین اور عروض اُسکا یعنی آخر مصراع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی مفاعلن سواے مصرع کے
کہ اُس مین عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنی آخر مصراع ثانی کبھی سالم یعنی مفاعیلن اور کبھی مطلع مقبوض
یعنی مفاعلن اور کبھی محذوف یعنی فعولن مستعمل کرتے ہین پس اوزان مستعمل تین ہین ایک عروض
مقبوض اور ضرب سالم دوسرا عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب تقریر عروض و ضرب سے یہ ہے کہ شاعر جب مصراع اول مین عروض واحد اور مصرع ثانی مین
ضرب واحد لاوے چاہیے کہ اُسی طرح تمام قصیدے مین کہے اور پھر اختلاف عروض و ضرب مین روا نرکھے
مگر قدما نے بحر کامل مین اختلاف عروض کیا ہے اُسکا نام اقعاد ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید
کہتے ہین یہ دونون عیب مین داخل ہین کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جانا ہے اور اُن
تین اوزان کے شواہد یہ تین شعر ہین ع شعر اَبَا مُنْذِرٍ کَانَتْ غُرُوْرًا صَحِیْفَتِیْ ٭ وَلَمْ اُعْطِکُمْ
فِی الطَّوْعِ مَالِیْ وَلَا عِرْضِیْ ٭ عروض مقبوض است و ضرب سالم و تقطیعش بدینگونہ ابامن فعولن
ذرنکانت مفاعیلن غرورن فعولن صحیفتی مفاعلن ولم اع فعولن طکم فططو مفاعیلن عمالی فعولن
ولا عرضی مفاعیلن و عادت عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمبرین گونہ تقطیع ایراد کنند و ہر کہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد وانکہ فہم نکردہ باشد اورا صد چندین سود نکند پس
ما تخفیف را تقطیعات رانمی آریم و بر یک مثال تازی و یک مثال پارسی اقتصار کنیم ت پہلا
شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اُسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع اسکی خود محقق علیہ الرحمہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہ ہے کہ اے ابا منذر فریب تھا خط میرا نہین دیا مین نے تمکو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنی پہلا خط برضا مندی نہ لکھا تھا اور عادت عروضیون کی یہ ہے کہ جملہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہین پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہین ہے
اور جسکو فہم قواعد نہین ہے اُسکو صد برابر اسکے مفید نہین پس ہم ہر جگہ تقطیع نہ لاوینگے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر اکتفا کرینگے مگر ترجمے مین البتہ
تقطیعات لکھے جاوینگے ع ب سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاہِلًا ٭ وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ

لم تزودِ ٭ عروض و ضرب ہر دو مقبوض اند ت شعر دوسرا جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون
مقبوض ہین یعنی مفاعلن اور یہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرفہ بن العبد نے نعت رسول صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کہا ہے ترجمہ اسکا یہ ہے قریب ظاہر کرے گا زمانہ واسطے تیرے
وہ چیز کہ جس سے تھا تو جاہل اور لائے گا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہین توشہ دیا ہے تو نے
اسکو یعنی مسائل شرعی بدون طمع اور اجرت بیان کریگا تقطیع یہ ہے ستبدی فعولن لکل ایا مفاعیلن ماکن
فعولن تجاہلا مفاعلن و یاتی فعولن کبلا خیا مفاعیلن ربمن فعولن تزودی مفاعلن م ج شعر
اَقِیمُوا بَنِی النُّعمَانِ عَنَّا صُدُورَکُم ٭ وَ اِلَّا تُقِیمُوا صَاغِرِینَ الرُّؤُسا ٭ عروض مقبوض و ضرب محذوف ست
ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنی مفاعلن اور ضرب محذوف ہے یعنی فعولن معنی شعر کے یہ ہین
راست کرو اے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنی کینہ دور کرو نہین تو رہوگے ہمیشہ ذلیل کرنے والے
سرون کے یعنی سردارون کے یعنی ہمیشہ ذلیل رہوگے تقطیع یہ ہے اقیمو فعولن بنن نعما مفاعیلن
نعن نا فعولن صدورکم مفاعلن و اللا فعولن تقیمو صا مفاعیلن غری نر فعولن رؤوسا فعولن م و بیشتر
درین وزن فعولن را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار دارند بر شیگونہ شعر وَفَارَقتُ حَتّٰی مَا اُبَالِی مَن
النَّوٰی ٭ وَاِن بَانَ جِیرَانٌ عَلَیَّ کِرَامُ ت اور اکثر ان وزن مین فعولن کو کہ مقدم ضرب سے
ہوتا ہے مقبوض استعمال کرتے ہین یعنی فعول جیسا اس شعر مین ہے جو محقق علیہ الرحمۃ نے لکھا معنی
یہ ہین کہ اور جدائی کی مین نے یہان تک کہ نہین ڈر رکھتا ہون نہین دشمنی سے اگرچہ ظاہر ہون مجھپر
ہمسائے بزرگ یعنی ہمسائے نزدیک میرے آئین اور اصرار کرین تو بھی یکجائی قبول نکرون اور انکی دشمنی
سے نہ ڈرون تقطیع یہ ہے و فارق فعولن تحتتا ما مفاعیلن ابالی فعولن منن نوا مفاعلن و ان با
فعولن جیران مفاعیلن علی ہی فعول کرامو فعولن نوا ر دشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع
کریم منتخب سے م و در ہمہ اوزان علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرع آرند مانند ابیات اول قصاید عروض را
موافق ضرب کنند و ضرب برحال خود بگذارند ت اور سب اوزان مین مطلق جس جگہ بیت مصرع لاتے
ہین یعنی مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لاتے ہین یعنی مطلع کے عروض
و ضرب مین فرق نہین ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہین یعنی تمام ابیات قصائد مین
ضرب یکسان موافق ضرب مطلع کے لاتے ہین م و اما الطریق زحاف در طویل صدر مقبوض و اثلم

واثرم شاید وحشو مقبوض ومکفوف وابتدا مقبوض وگاہ اثلم واثرم اما سخت نادر بود ودر مفاعیلن کہ در حشو
افتد معاقبہ باشد سیان یا وزن ست وامّا التطریق زحاف طویل مین صدر مقبوض یعنی فعول اور اثلم
یعنی فعلن اور اثرم یعنی فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنی فعول اور مفاعلن اور مکفوف یعنی مفاعیل اور
ابتدا یعنی رکن اول مصرع ثانی مقبوض یعنی فعول اور کبھی اثلم یعنی فعلن اور اثرم یعنی فعل لایق ہے مگر
ابتدا کا اثلم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض **شعر** أَتَطْلُبُ مَنْ أُسُودُ بِيشَةٍ دُونَهُ ۞ أَبُو
مَطَرٍ وَعَامِرٌ وَأَبُو سَعِيدٍ ۞ معنی یہ کہ آیا طلب کرتا ہے تو اُنکو کہ شیران بیشہ کمتر اُنسے ہین ابو مطر اور
عامر ابو سعید تقطیع یہ ہے أَتَطْلُ فعول بُ مَنْ أُسُو مفاعلن دُ بِيشَ فعول تِنْ دُونَهُو مفاعلن أَبُو مَ فعول طَرِنْ
وَعَا مفاعلن مِرُنْ وَ فعول أَبُو سَعِيدٍ مفاعیلن مثال اثلم مکفوف **شعر** شَاقَتْكَ أَحْدَاجُ سُلَيْمَى بِعَاقِلٍ
فَعَيْنَاكَ لِلْبَيْنِ تَجُودَانِ بِالدَّمْعِ ۞ معنی یہ کہ شوق مین ڈالا تجھکو ہودجہاے معشوقہ سلیمی نے موضع
عاقل مین پس آنکھین تیری جدائی مین گراتی ہین آنسو تقطیع شاقت فعلن كَ أَحْدَا مفاعیل جُ سُلَيْمَى فعولن
بِعَاقِلٍ مفاعلن فَعَيْنَا فعولن كَ لِلْبَيْنِ مفاعیل تَجُودَا فعولن نِ بِالدَّمْعِ مفاعیلن مثال اثرم **شعر**
أَهَاجَكَ رَبْعٌ دَارِسُ الرَّسْمِ بِاللِّوَى ۞ لِأَسْمَاءَ عَفَّى آيَاتِهِ الْمُورُ وَالْقَطْرُ ۞ معنی یہ ہین ہیجان مین لایا
تجھکو مکان کہنہ نشان لوا مین اور لوا نام مقام کا ہے جو واسطے اسما کے تھا مٹائے نشان اُسکے
موج آب نے اور باران نے مور بالفتح ورا بعجلہ موج زدن اور بالضم باد با گرد و خاک ہے تقطیع
ہاج فعل كَ رَبْعُنْ دَا مفاعیلن رِسُرْرَسْ فعولن مِبِلْ لِوَا مفاعلن لِأَسْمَا فعولن ءَ عَفْفَا ايا مفاعیلن
تِهِلْ مو فعولن رُ وَلْقَطْرُ مفاعیلن صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی ارکان سالم ہین اور درمیان
مفاعیلن کے جو حشو مین آتا ہے معاقبہ ہے یعنی اثبات دونون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
ایک کا یا مفاعلن آئے گا یا مفاعیل ہم واما در فارسی آنچہ بہ تکلف گفتہ اند بعضے ہم بر منوال عرب
گفتہ اند مثال وزن اول **شعر** ببردی دل وجانم بیک غمزہ ناگہان ۞ نبردی کہ من دادم تو خود بی گناہی
زان ۞ تقطیعش ببردی فعولن دل وجانم مفاعیلن بیک غم فعولن زہ ناگہا مفاعلن نبردی فعولن
کسن دادم مفاعیلن تخذ بی فعولن گناہی زا مفاعیلن ودر تقطیع فارسی ہمین بریک مثال اقتصار
خواہم کرد **ست** لیکن پارسی مین جو کچھ بہ تکلف کہا ہے بعضون نے بروضع عرب کہا ہے مثال
وزن اول کی جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور تقطیع بھی اُسکی خود لکھی ہے اور اسی تقطیع پر اکتفا کی ہے

چنانچہ سابق مین بھی ہی کہا تھا قول ثانی تاکید ہے معنی شعر کے یہ مین لیگیا تو اے معشوق دل میرا اور جان میری
ایک غمزے مین ناگاہ مگر خود نہین لیگیا تو بلکہ مین نے دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اُس سے ھم و عادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایراد کنند مثال مصرع این وزن بیت بر آمد زرخسار
نگارین من ماہے ✤ نگر یابم از نورش سوی وصل او راہے ✤ و بعد ازین در ایراد مصرعات ہم تخفیف
خواہم کرد ت اور عادت عروضیان فارسی کی یہ ہے کہ مثال مین بیت مصرع لاتے ہین یعنی مطلع کہ
اُس مین ایک وہی اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ بھی مگر ہم وزن بھی مثال مصرع اس وزن
مذکور کی بارکان سالم جو متن مین لکھی ہے معنی اُسکے یہ ہین کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
شاید اُسکی روشنی مین راہ وصل کی مجھکو معلوم ہو اور تقطیع اُسکی یہ ہے بر آمد فعولن زرخساری مفاعیلن
نگاری فعولن من ماہی مفاعیلن نگر یا فعولن بم ز نورش مفاعیلن سوی وص فعولن لِ اُو راہی مفاعیلن اور بعد
اُسکے ایراد مصرعات مین بھی کمی کرینگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ھم و بعضے عروضیان ما از
اوزان عرب تجاوز کردہ اند و بر قیاس دیگر بحرہای پارسیان در وافی بر عروض مسبغ و معری با ضرب
مسبغ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض مسبغ و معری و عروض مقبوض مسبغ و معری با ضرب مسبغ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا مخلط و در مسدس و مربع
ہم مثالہا آوردہ اند و از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خاصہ از یکدگر جدا جدا بدینگونہ بیت من از غم
گدازانم تو بی غم گدازانی ✤ من از عشق نالانم ✤ تو بی عشق نازانی ت اور بعضے عروضیان پارس نے
اوزان عرب سے تجاوز کیا ہے اور بر قیاس اور بحور فارسی کے وافی مین یہ اوزان لائے ہین عروض
مسبغ یعنی مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسبیغ سے مفاعیلن ساتھ ضرب مسبغ کے یعنی مفاعیلان
اور عروض سالم یعنی مفاعیلن ساتھ ضرب سالم کے یعنی مفاعیلن یا مقبوض مسبغ کے یعنی مفاعلان
یا مقبوض معری کے یعنی مفاعلن اور عروض مقبوض مسبغ یعنی مفاعلان اور معری یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مسبغ کے
یعنی مفاعیلان اور عروض مقبوض یعنی مفاعلن ساتھ ضرب مقبوض کے یعنی مفاعلن اور مقصور کے یعنی فعولان اور محذوف
یعنی فعولن اور دونون مقصور یعنی عروض اور ضرب دونون فعولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب دونون
فعولن یا مخلط یعنی عروض فعولن ضرب فعولان یا بالعکس اور مسدس اور مربع کی بھی مثالین لائے ہین یعنی
مجزو اور مشطور بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم ہے ح بل بر عروض مقبوض و ضرب محذوف

نیز گفتہ اند مثال ؎ نگاری کجا ہمتا بخوبی ندانمش + چگونی کرا باشد بعشقش صبوری + معلوم ہو کہ یہ
وزن بھی جسکا عروض مقبوض مفاعلن اور ضرب محذوف فعولن ہو تفصیل مرقومۂ مصنف مین داخل ہے
احتیاج اس حاشیہ کی نتھی اور سالم مین خالی جدا جدا اسطرح پر بیت جو متن مین لکھی ہے معنی اُسکے
یہ ہین یعنی مین غم سے گداز رکھتا ہون اور تو بے غم گداز رکھتا ہے مین عشق سے نالان ہون تو بے
عشق نازان ہے تقطیع یہ ہے منغم فعولن گدازم مفاعیلن تبی غم فعولن گدازی مفاعیلن منعش فعولن
قنالانم مفاعیلن تبی عش فعولن قنازانی مفاعیلن ھم و اگر مسمط باشد بہتر بود و دیگر ارکان غیر عروض و
ضرب در پارسی مزاحف بکار نتوان داشت چہ تکلف وزن و زحاف چون جمع شوند نفرت طبع زیادت
گردد ؔ اور اگر مسمط ہو بہتر ہے یعنے مطلع مین چارون جگہ قافیے اور ابیات مین تین قافیے
اول اور قافیۂ آخر موافق قافیہ مطلع کے یہ زیادہ خوشنما ہے اور اور ارکان سوا عروض اور ضرب کے
فارسی مین مزاحف لانا نہ چاہیے اسواسطے کہ یہ بحر فارسی نہین ہے جب تکلف وزن اور تکلف زحاف
دونون جمع ہونگے نفرت طبیعت کی زیادہ ہوگی معلوم ہو کہ مثالین فارسی کی موافق ان ارکان کے
کتب سے ڈھونڈھ کر لکھنا مشکل اور موزون کر کے لکھ دینا سہل مگر تطویل بیفائدہ کہ اہل فہم کو فقط لکھنا
ارکان کا کافی ہے اور یہ اوزان بھی نامطبوع ہین فقط ضرورت ہے تو اتنی کہ شاید کوئی شعر کسی استاد کا
ان زحافون مین نکل آئے تو تقطیع مشکل نہو م مدید بحر دیم از بحرہای تازیان است و اصلش در دائرہ فاعلاتن
فاعلن چہار بار بود و در بنا مجزو بکار دارند و او را سہ عروض و پنج ضرب باشد و بر شش وزن مستعمل است
و شواہد این شش بیت ست ؔ مدید بھی بحر تازیون کی ہے اور اصل اُسکی دایرے مین فاعلاتن
فاعلن چار بار ہے اور اُسکو مجزو استعمال کرتے ہین یعنے مسدس اور اُسکے تین عروض یعنی سالم
اور محذوف اور مخبون محذوف آور پانچ ضربین یعنی سالم اور مقصور اور محذوف اور ابتر اور مخبون محذوف
ہین اور چھہ وزن پر مستعمل ہے ہر چند احتمال عقلی مقتضی پندرہ اوزان کا ہے کہ تین کو جب پانچ مین
ضرب دیجیے پندرہ ہوتے ہین مگر مستعمل فقط چھہ ہین اُنکی بیتین یہ ہین م اشعر یا لبکر انشر وا
لی کلیبا + یا لبکر این این الفرار و × عروض و ضرب ہر دو سالم است ؔ پہلا شعر جو متن مین لکھا
ہے عروض اور ضرب اُسمین دونون سالم ہین یعنی فاعلاتن ترجمہ یہ ہے اے قبیلہ بکر میری فریاد کو
پہونچو اور بھیجو میری طرف کلیب کو اے قبیلہ بکر کہان ہے کہان ہے مفر کلیب با لضم و فتح لام تصغیر کلب

اور نام ایک مرد کا کہ اسکو کلیب بن وایل کہتے ہین منتخب سے تقطیع یہ ہے یا لبکرن فاعلاتن انشروا فاعلن لی کلیبن فاعلاتن یا لبکرن فاعلاتن این ای فاعلن تلفرار و فاعلاتن م ب شعر لا یغرن امرأ عیشہ ٭ کل عیش صائر للزوال ٭ عروض محذوف وضرب مقصور است ت دوسرا شعر یہ ہے جو متن مین لکھا ہے عروض اسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اسکی مقصور ہے یعنے فاعلان معنی شعر کے یہ ہین چاہیے کہ فریب نہ دے آدمی کو زندگانی اسکی اسواسطے کہ ہر عیش نقل کرنے والا ہے طرف زوال کے صیر بالفتح گشتن ومیل دادن منتخب سے تقطیع یہ ہے لا یغررن فاعلاتن مرأن فاعلن عیشہو فاعلن کلل عیش فاعلاتن صایرن فاعلن لززوال فاعلان م ج شعر اعلموا انی لکم حافظ ٭ شاہدا ما کنت او غائبا ٭ ہر دو محذوف اندت تیسرا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب اسکی دونون محذوف ہین یعنی فاعلن معنی یہ ہین جانو تم بتحقیق مین واسطے تمہارے نگہبان ہون حاضر ہون مین یا غائب تقطیع یہ ہے اعلموان فاعلاتن نے لکم فاعلن حافظن فاعلن شاہدن ما فاعلاتن کنت او فاعلن غایبن فاعلن م و شعر انما الزلفاء یاقوتتہ ٭ اخرجت من کیس دہقان ٭ عروض محذوف وضرب ابتر است ت چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اسکا محذوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب اسکی ابتر ہے یعنے فعلن بسکون عین معنی اسکے یہ ہین نہین ہے زن زلفا مگر ایک یاقوت کہ نکلی ہے کیسہ رئیس قریہ سے یعنے غیر مستعمل ہے تقطیع اسکی یہ ہے اننم زل فاعلاتن فاء یا فاعلن قوتتن فاعلن اخرجت من فاعلاتن کیس د فاعلن قانی فعلن م ہ شعر للفتی عقل یعیش بہ ٭ حیث تہدی ساقہ قدمہ ٭ ہر دو مخبون محذوف اندت شعر پانچوان جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے عروض اور ضرب دونون مخبون محذوف ہین یعنے فعلن بتحریک عین ترجمہ یہ ہے واسطے جوان کے عقل ہے کہ زندگی کرتا ہے ساتھ اسکے جسطرح رہبری کرتی ہے پنڈلی اسکی اسکے قدم کی یعنے اسکی عاقبت بینی کام آتی ہے اور ہدایت کرتی ہے عواقب امور کی مصرع مرد آخر بین مبارک بندہ ایست ٭ تقطیع اسکی یہ ہے للفتا عق فاعلاتن لن یعی فاعلن شبہی فعلن حیث تہدی فاعلاتن ساقہو فاعلن قدمہ فعلن م د شعر رب نار بت ارمقہا ٭ تقضم الہندی والغارا ٭ عروض مخبون محذوف ست وضرب ابترت چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض مخبون محذوف ہے یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب ابتر یعنے فعلن بسکون

یعنی معنی یہ ہین اکثر آگ کو وقت رات کے دیکھتا تھا مین کہ توڑتی تھی عود ہندی کو اور غار کو یعنی تونگر تھا مین اور غار خوشبودار درخت ہے تقطیع یہ ہے رب بنار ن فاعلاتن بت تارفاعلن سقھا فعلن تقصل ہین فاعلاتن دی یول فاعلن غار فعلن هم وبعضی مشطور رو داشتہ اند اما خلیل نیاورده است ت اور بعضون نے یہ بحر مشطور روا رکھی ہے یعنی مربع اور خلیل نہین لایا ہے جیسے یہ بیت یا لبکر لاتنشرو ٭ لیس ذا حین دنی ٭ تقطیع یا لبکرن فاعلاتن لاتنشرو فاعلن لیس ذاحی فاعلاتن تن دنا فاعلن اور زجاج نے اسکو رمل مجزو محذوف الضرب والعروض قرار دیا ہے هم وبطریق زحاف خبن وکف و شکل درارکان دیگر بکار دارند ومیان نون فاعلاتن والف فاعلن معاقبہ باشد ت اور بطریق زحاف کے خبن یعنی فعلاتن اور فعلن اور کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فعلات آتا ہے صدر اور ابتدا اور حشو مین سوا عروض وضرب کے اور عروض وضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور درمیان نون فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنی یا دونون ثابت رہین گے یا ایک ان دونون مین گریگا مثلاً فاعلات فعلن اس بحر مین نہ آئیگا هم اما در پارسی بتکلف بر قیاس دیگر بحرهای ایشان در وافی عروض وضرب هر دو مذال یا هر دو سالم یا مختلط وعروض سالم وضرب مخبون یا مقطوع و هر دو مخبون یا هر دو مقطوع یا مختلط و در مجزو هر دو سالم وعروض سالم وضرب مقصور و هر دو مقصور یا محذوف یا مختلط وعروض محذوف یا مخبون محذوف وضرب مخبون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند و امثلہ آورده و مشطور هم بکار داشتہ اند واز همہ بطبع نزدیکتر وافی بود و هم سالم بر ینگونہ بیت باده برگیر ای صنم زود برداروبزن ٭ چند خواهی خورد غم دور کن از دل حزن ٭ ت وا فارسی مین بتکلف موافق اور بحور عرب کے وافی مین عروض اور ضرب دونون مذال یعنی فاعلان یا دونون سالم یعنی فاعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض سالم یعنی فاعلن اور ضرب مخبون یعنی فعلن یا مقطوع یعنی فعلن اور دونون عروض وضرب مخبون یعنی فعلن یا دونون عروض وضرب مقطوع یعنی فعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فعلن اور ایک جگہ فعلن اور مجزو مین دونون سالم یعنی فاعلاتن اور عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان اور دونون مقصور یعنی فاعلان یا دونون محذوف یعنی فاعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلان اور عروض محذوف یعنی فاعلن یا مخبون محذوف یعنی

له جو زحاف کہ عروض مین واقع ہون وہ ضمن مین بھی ہوتی ہین ۱۲

فعلن بتحریک عین اور ضرب مخبون محذوف یعنے فَعِلن بتحریک عین یا ابتر یعنے فعلن بسکون عین
استعمال کیا ہے اور مثالین اُنکی لائے ہین اور مشطور یعنے مربع کا بھی استعمال کیا ہے اور سب
سے موافق طبع وافی ہے اور سالم بھی بیت اسکی مثال کی مرقومہ متن ہے بادہ زدن اُس مین بمعنی شراب
نوشیدن ہے اور حزن بفتحتین اور بالضم بمعنی اندوہ منتخب اور کشف اور غیاث سے تقطیع یہ ہے
باد برگی فاعلاتن ری صنم فاعلن زود بردا فاعلاتن رو بزن فاعلن چند خا ہے فاعلاتن خرد غم
فاعلن دور کن از فاعلاتن دل حزن فاعلن هم وہمہ ارکان مخبون نیز گفتہ اند وہم از دیگران بہتر بود
برنیگونہ بیت زلبانت پسرا بیکے بوسہ چرا ✿ نکنی شاد مرانہ بترسی زخدا ت اور سب ارکان
مخبون بھی کہے ہین اور یہ بھی اور وزنون سے بہتر ہے مثال متن مین ہے زلبانت یعنی از لبہاے
خود تقطیع یہ ہے زلبانت فعلاتن پسرا فعلن بیکے بو فعلاتن سہ چرا فعِلن نکنی شا فعلاتن د مرا
فعِلن بترسی فعلاتن زخدا فعِلن هم ومشطور این بحر از بہر آنکہ برمل نزدیکتر بود خوش آید برینگونہ
بیت یکرہ ای بید اد گر ✿ لطف کن در ما نگر ✿ ت اور مشطور اس بحر مین یعنی مربع بسبب اسکے
کہ رمل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہے یکرہ ای بی فاعلاتن
داد گر فاعلن لطف کن در فاعلاتن ما نگر فاعلن هم مقلوب طویل مفاعیلن فعولن چہار بار بود بہرامی
از فرالاوی شاعر نقل کردہ است کہ او درین بحر شعر گفتہ است و یک بیتش این است بیت
نگاری دلربائی ربود از من دل من ✿ من بیدل چگونہ از دو بوسہ ستانم ت مقلوب طویل مفاعیلن
فعولن چار بار ہے بہرامی نے فرالاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اُسنے اس بحر کے وافی مین شعر
کہے ہین ایک بیت اُسکی یہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہ ہے نگاری دل مفاعیلن
ربائی فعولن ربود ز من مفاعیلن دلی من فعولن منی بیدل مفاعیلن چگونہ فعولن از دو بوسہ مفاعیلن
ستانم فعولن سب ارکان سالم ہین هم و بر مجزو اخرب بیتی ہم از شعر اُو این است شعر یہ نور جہان سیہ
و تنگ است ✿ تا با شمن آن بت بجنگ است ت اور وزن مجزو اخرب مین بھی فرالاوی کی
بیت ہے جو متن مین لکھی ہے شمن بفتحتین بمعنی بت پرست برہان اور سراج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہ ہین کہ جہان روشن میری آنکھون مین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھ عاشق سے وہ بُت یعنے معشوق لڑا ہے ش شمن بمعنی ہیچو من

تم کلامہ ظاہرا یہ معنی مصنوعی ہین تقطیع بیت کی یہ ہے پر نور مفعول جہاں فعول بہو تنگست مفاعیلان
تا باش مفعول مناہبت فعولن بجنگ است فعولان صدر اور ابتدا اخرب ہے اور عروض مسبغ اور ضرب
مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم وبرین قیاس در دوانی و مجزو مسبغ و معری و مختلط ذکر کردہ و در
مجزو محذوف و مقصور و مختلط و ہمچنین اخرب و مکفوف ست اور اسی قیاس پر دوانی مین یعنی مثمن
مین اور مجزو مین یعنی مسدس ہین مسبغ یعنی فعولان اور مفاعیلان اور معری یعنی فعولن اور مفاعیلن
اور مختلط یعنے کہین مسبغ اور کہین سالم کا ذکر کیا ہے اور مجزو مین یعنے مسدس مین محذوف یعنے
فعولن اور مقصور یعنے فعولان اور مختلط یعنے کہین فعولن اور کہین فعولان کا ذکر کیا ہے اور اسیطرح
اخرب یعنے مفعول اور مکفوف یعنے مفاعیل صدر اور ابتدا مین لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے دیگر
شعرے برین بحر معلوم نشدہ است ت محقق علیہ الرحمہ نے یہ عبارت بعد بیان مزاحفات
کے لکھی ہے مطلب یہ کہ عرب اور عجم مین اور کسی سے کوئی بیت مزاحفات مین اس بحر کی
نہین سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہ حاشیہ لکھا ح قولہ اما در عرب و عجم آہ بیشتر
ازین اشعار امرء القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصر و تتبع مصنف علام ناتمام است تم کلامہ
پس دونون شعر کہ رسائل امرء القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہین نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحر ہا ے
تازیان است و اصلش در دائرہ مستفعلن فاعلن چہار بار بود و او را سہ عروض و پنج ضرب است
و بر شش وزن مستعمل است دو وافی و چہار مجزو و ابیات این ست ت بسیط بھی بحر تازی ہے
اور اصل اُسکے دائرے مین مستفعلن فاعلن چہار بار ہے اور اُسکے تین عروض یعنی مخبون اور
سالم اور مقطوع اور پانچ ضربین یعنی مخبون اور مقطوع اور مذال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وافی مین
مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجزو مین مقطوع مستفعلن سے مفعولن ہے پس یہ دو ضربین
ہوئین کہ دو وزن ہین اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہ حاشیہ
لکھا ح قولہ پنج ضرب یعنی مخبون و مقطوع و مذال و سالم و مخبول تم کلامہ پس مخبول اس بحر مین
کوئی ضرب نہین مگر ایجاد بندہ اور چھہ وزنون پر مستعمل ہے ہرچند از روی احتمالات عقلی کے
پندرہ وزن ہوتے ہین کہ تین کو جب پانچ مین ضرب دیجیے پندرہ ہون مگر چھہ استعمال
مین ہین دو وافی اور چار مجزو بیتین یہ ہین ہم اشعر یا حائر لا ارین منکم بدا ابیتہ ❊

لم یلقہا سوقۃ قبلی ولا ملک * عروض وضرب ہر دو مخبون ست ت پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنی فعلن بتحریک عین معنی شعر کے یہ ہین ای حارث چاہیے
کہ نڈالا جاؤن مین تم سے اُس بلا مین کہ نڈالا گیا ہو اُس مین کوئی بازاری قبل میرے اور نہ
نہ بادشاہ اور مراد بلا سے ہجو ہے یعنے تم باعث اسکے نہو کہ مین ہجو تمہاری کرون ایسی کہ کسی نے
کبھی نہ کی ہو تقطیع یہ ہے یا حار لا مستفعلن ارمین فاعلن منکم بہا مستفعلن بتین فعلن لم یلقہا مستفعلن سوقتن
فاعلن قبلی ولا مستفعلن ملکو فعلن ہم ب شعر قد اشہد الغارۃ الشعواء تحملنی * جرداء معروقۃ
اللحیین سرحوب * عروض مخبون ضرب مقطوع است واین ہر دو بیت از وافی است ت
دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اُسکا مخبون یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب مقطوع یعنے
فعلن بسکون عین ہے معنی یہ ہین کہ بتحقیق حاضر ہوتا ہون مین تاراجہاے متفرقہ مین درحالیکہ
اُٹھاتی ہے مجکو اسپ مادہ کم مو خشک کلہ اور دراز یہ تینون عرب مین صفات اسپ ہین تقطیع
یہ ہے قد اشہد ل مستفعلن غارتش فاعلن شعواء تح مستفعلن ملنی فعلن جرداء مع مستفعلن روقتن
فاعلن لحیین سر مستفعلن حوبو فعلن اور یہ دونون بیتین وافی ہین ہم ج شعر انا ذممنا علی ما خیلت
سعد بن زید و عمرا من تمیم * عروض سالم وضرب مذال است ت تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے
عروض اُسکا سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مذال یعنی مستفعلان معنی یہ ہین بتحقیق کہ ہجو کی ہے ہمنے
اوپر اس بات کے کہ خیال کیا معشوقہ نے سعد ابن زید اور عمر کا کہ قبیلہ بنی تمیم سے ہے تقطیع
اُسکی یہ ہے اننا ذمم مستفعلن نا علا فاعلن ماخی لیت مستفعلن سعد بن زی مستفعلن دو عم فاعلن
رمن تمیم مستفعلان ہم د شعر ماذا وقوفی علی ربع عفا * مخلولق دارس مستعجم * عروض وضرب
سالم ندت ت چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مستفعلن معنی
یہ ہین شاعر بتحسر کہتا ہے کیا ہی توقف میرا اُس مکان پر کہ خالی ہے معشوقہ سے اور کہنہ
اور خاموش حالات معشوقہ سے تقطیع یہ ہے ماذا وقو مستفعلن فی علی فاعلن ربعن عفا مستفعلن
مخلولقن مستفعلن دارسن فاعلن مستعجمی مستفعلن ہم ہ شعر سیروا معا انما میعادکم * یوم الثلثاء
بطن الوادی * عروض سالم اور ضرب مقطوع است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
اُسکا سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن معنی یہ ہین سیر کرو تم یکجا ہو کر سوا اسکے

نہین ہے کہ وعدہ تمہارا روز سہ شنبہ کو ہے مقام خاص مین یا صحرا مین تقطیع یہ ہے سیر و معن مستفعلن
انتما فاعلن میعاد کم مستفعلن یو مثلا مستفعلن ثا ءبط فاعلن نلوادی مفعولن ھم وشعر ما ہیج
الشوق من اطلال + اصحت قفار اکوحی الواحی + عروض وضرب ہر دو مقطوع عند و این چہار
مجزو است و این بیت آخر را مخلع خوانند ف چھٹا شعر جو مرقوم متن ہے عروض اور ضرب دونون
مقطوع ہین یعنی مفعولن یعنی یہ ہین کونسی چیز ہیجان مین لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
خانہاے معاشیق کے کہ خالی ہوئے ہین مثل مکتوب کاتب کے دلالت ہین اوپر لکھنے والے کے
یا مثل حروف اور نقطہاے متفرقہ کے تقطیع یہ ہے ما ہی یجش مستفعلن شوق من فاعلن اطلالن
مفعولن اصحت قفا مستفعلن رن کوح فاعلن یلواحی مفعولن یہ چارون بیتین مجزو ہین اور اس
بیت آخر کو یعنی مقطوع العروض والضرب کو مخلع کہتے ہین وکذا فی المفتاح مراد یہ کہ اصطلاح
اہل عروض مین اس وزن کا بسیط مین مخلع نام ہے خواہ آخر مین مفعولن مقطوع ہو خواہ فعولن
مخبون مقطوع اور بعضے فعولن کو مستفعلن سے مخلع کہتے ہین ھم و در دیگر ارکان مخبون بکار دارند
و در مستفعلن مطوی مخبون بکار دارند و عروض و ضرب مقطوع را مخبون روا دارند تا بر وزن فعولن آید
ف اور سوا عروض وضرب کے مجنون استعمال کرتے ہین یعنے مفاعلن مثال مخبون شعر
لقد خلت حقب صروفہا عجب + فاحدثت غیرا و عقبت دولا + معنی یہ ہین کہ بتحقیق گذرے
زمانے کہ گردشین انکی جاے عجب ہین پس پیدا کیے تغیرات اور عقب مین چھوڑین دولتین
تقطیع یہ ہے لقد خلت مفاعلن حقبن فعلن صروفہا مفاعلن عجبو فعلن فاحدثت مفاعلن
غیرن فعلن وعقبت مفاعلن دولا فعلن سب ارکان مخبون ہین اور مستفعلن مطوی کو مخبون
کرکے استعمال کرتے ہین یعنی مفتعلن کو فعلتن کرکے استعمال مین لاتے ہین مثال مطوی مخبون
کی کہ اسکو مخبول کہتے ہین شعر وزعموا انہم لقیہم رجل + فاخذوا مالہ وضربوا عنقہ +
وزن اسکا فعلتن فاعلن فعلتن فعلن ہے صدر اور ابتدا اور حشو مخبول ہے اور عروض اور ضرب
مقطوع کو مخبون روا رکھتے ہین کہ مفعولن بروزن فعولن آتا ہے مثال مخبون مقطوع کی شعر
اصبحت والشیب قد علانی + یدعو حثیثا الی الخضاب + معنی یہ ہین صبح کی مین نے اور
پری مجھپر دوڑی درحالیکہ بلاتی ہے ازروے برانگیختگی کے طرف خضاب کے تقطیع یہ ہے

اَصبَحتُ وہُن مستفعلن شَیب قد فاعلن عَلاَنی فعولن یَدعُو حَتیَ مستفعلن تَنَ الَلّ فاعلن خِضَابِی فعولن هم و دیگر وزنی آمده از مجزو و در شواذ که خلیل نیاورده و آن این است که شعر اِنَّ شُوَاَرَّ وَنشوَة * خَبَبَ البَاذِلِ الاُمُونِ * عروض مخبون اخذ است وضرب مخبون مقطوع ست اور ایک وزن اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اُسکو نہین لایا ہے شعر اُسکا مرقومۂ متن ہے عروض اُسکا مخبون اخذ ہے یعنے فَعَل اور ضرب مخبون مقطوع ہے یعنے فعولن معنی یہ ہین تحقیق کہ کباب اور نشہ اور دوڑنا شتر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخر مین ہے تقطیع یہ ہے اِنَّ شُوَ مفتعلن ان وَنُش فاعلن وتن فَعَل وَخَبَبُ فَعِلَتُن بَاذِلِ فاعلن اموُنی فعولن اور وہ بیت آخر یہ ہے بیت مِنَ لَذّةِ العَیشِ وَالفَتیٰ * لِلدَّهرِ وَالدَّهرُ ذُو فُنُونِ * معنی ظاہر ہین هم و اما در پارسی بتکلف در وافی بر عروض مذال یا معری یا ضرب مذال و یا ضرب سالم و عروض سالم با ضرب مخبون مذال یا ضرب مذال و یا ضرب مخبون و با ضرب اعرج و یا ضرب مقطوع و عروض مخبون معری و مذال یا ضرب مخبون مذال و عروض مخبون با ضرب هم مخبون یا اعرج یا مقطوع و در مجزو بر عروض معری و مذال یا ضرب مذال و عروض سالم یا ضرب سالم و اعرج و مقطوع و عروض اعرج یا مقطوع با ضرب هم اعرج یا مقطوع امثله آورده اند و درین دو ضرب اخیر خبن هم بکار دارند تا با وزن فعولان یا فعولن آید ست اما فارسی مین بہ تکلف وافی مین شعر کہے ہین اسطرح پر کہ عروض مذال یعنے فاعلان یا معری یعنی فاعلن ساتھ ضرب مذال یعنے فاعلان یا ضرب سالم یعنے فاعلن کی اور عروض سالم یعنے فاعلن ساتھ ضرب مخبون مذال یعنی فعلان یا ضرب مذال یعنے فاعلان و یا ضرب مخبون یعنی فعلن یا ضرب اعرج یعنے فعلان یا ضرب مقطوع یعنی فعلن کے اور عروض مخبون معری یعنے بدون اذالت فعلن اور مذال یعنی فعلان بتحریک عین ساتھ ضرب مخبون مذال یعنے فعلان بتحریک عین کے اور عروض مخبون یعنے فعلن بتحریک عین ساتھ ضرب مخبون یعنے فعلن بتحریک عین یا اعرج یعنے فعلان بسکون عین یا مقطوع یعنے فعلن بسکون عین کے اور مجزو مین عروض معری بدون اذالہ یعنے مستفعلن اور مذال یعنی مستفعلان ساتھ ضرب مذال یعنے مستفعلان کے اور عروض سالم یعنی مستفعلن ساتھ ضرب سالم یعنی مستفعلن اور اعرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن کے اور عروض اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی

مقطوع یعنی

مفعولن ساتھ ضرب اعرج یعنے مفعولان یا مقطوع یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہین اور ان
دونون ضربون اخیرین یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن مقطوع مین خبن بھی استعمال کیا ہے کہ
بروزن فعولان یا فعولن لائے ہین هم و قومی پندارند که مخلع اسم فعولن است که فرع مستفعلن است
در بسیط مجزو و نه چنان است بل مخلّع اسم وزنی است از بسیط مجزو که عروض و ضربش مقطوع باشد
خواه مخبون خواه غیر مخبون ؁ اور ایک قوم گمان کرتی ہے کہ مخلع اسم فعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزو مین اور ایسا نہین ہے بلکہ مخلّع نام وزن کا ہے بسیط مجزو سے کہ عروض اور ضرب اسمین
مقطوع ہو خواہ مخبون یعنے فعولن خواہ غیر مخبون یعنے مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون تعمیم پس ایسے وزن کا نام مخلع ہے بسیط مجزو مین هم و بپارسی شاید که همه ارکان مخبون
بکار دارند یا هر چه فاعلن بود مخبون بود و بس و شاید که هر دو مستفعلن مطوی بود و چنان بهتر که هر
زحافی که استعمال کنند در همه مواضع آن قصیده مطرّد بود مگر تسکین اوسط در مفتعلن و فعِلن که آن
هر جائی که خواهند شاید مثال وافی عروض و ضرب سالم شعر از عشق آن بیوفا افتاده ام در بلا ؛
هرگز نگوید مرا برخیز و یکدم بیا ؁ اور پارسی مین چاہیے کہ سب ارکان مخبون مستعمل کرین
یا کہ جہان فاعلن ہو مخبون ہو جاے اور بس یعنی فعِلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فعِلن مستفعلن
فعِلن اور چاہیے کہ دونون مستفعلن مطوی ہون یعنی مفتعلن پس یہ وزن ہوگا مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن اور بہتر یہ ہے کہ جو زحاف استعمال کرین قصیدے مین ہر جگہ وہی لائین مگر
تسکین اوسط مفتعلن اور فعِلن مین جس جگہ کرین زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے از عشق ا مستفعلن نبیوفا فاعلن افتادام مستفعلن
در بلا فاعلن هرگز نگو مستفعلن ید مرا فاعلن برخیز یک مستفعلن دم بیا فاعلن مطرّد بضم میم و تشدید
طا ء مفتوح و کسر را مستقیم و بریک و تیره شونده و عقب یکدیگر شونده منتخب در صراح اور غیاث سے
هم و اگر عروض و ضرب مخبون کنند آن بهتر که فاعلن همه جا مخبون بود بر نیگو نه شعر کردم زرد سے
صفا منزل بکوی وفا ؛ دیدم نگار مرا جای شگرف و چه جا ؁ اور اگر عروض اور ضرب کو مخبون
کرین بہتر یہ ہے کہ فاعلن سب جگہ مخبون ہو جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہے اور لفظ مرا اسمین
بمعنی خود را ہے تقطیع اسکی یہ ہے کردم زرو مستفعلن ی صفا فعِلن منزل بکو مستفعلن می وفا فعِلن

دیدم نگا مستفعلن رمرا فعلن جا ہی شکر مستفعلن ف چجا فعلن ہم مثال مجزو سالم شعر برستمند ی
کمن چندین ستم ٭ کو بر بنیا و رد و از عشق تو دم ٭ ت مثال مجزو سالم کی جو مرقومہ متن ہے اور معنی
اُس شعر کے یہ ہین ایسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اُس نے تیرے عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اُسکی یہ ہے برستمن مستفعلن دی کمن فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر بنیا مستفعلن و ردا ز فاعلن عشقی تدم مستفعلن بعضی نسخون مین بجای بر بنیا و بند بر نمی آرد ہی پس
دونون صحیح ہین مُستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہ مرکب ہے مُست
بالضم اور مند سے مُست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مُست بمعنی حاجت ہے غیاث سے ہم مثال مخلع مخبون
شعر گشتم بدرد از تو من نگارا ٭ آن بہ کہ یکرہ کنی مدارا ت مثال مخلع مخبون کی جو مرقومہ متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب والعروض ہے یعنے مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مخبون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہ ہین غلطان ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیرے عشق مین ای معشوق بہتر یہ
ہے کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہ ہے گشتم بدر مستفعلن د از تمن فاعلن نگارا فعولن آن بہ کیک
مستفعلن رہ کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ گشتم کو بکاف تازی مضموم پڑھا اور
یہ لکھا ح معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ اور صاحب شرح نے
اُس سے اعتراض بجا کیا مگر اپنے معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین ش صاحب میزان الافکار
گوید معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ این معنی در بطن قائل
است و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولاً معروف را مجہول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون پیدا گشتہ و اگر معروف گویند لفظ خود را از طرف خود بیا میزند تا معنی خیز گردد و حال آنکہ گشتم
بکاف فارسی فعل ناقص است کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدرد کہ
ظرف است متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر گشتم باشد و حقیقت این است کہ از لطف معنی رو گرفتن
و در پی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین است الحق کہ بر قائل آن صد آفرین است تم کلامہ
ہم مثال مخبون بیت چرا ہمی بت من ہمی نگردد ٭ بیک دو بوسہ ہمی غم از دلم نبرد ٭

ت مثال سب ارکان مخبون کی جیسا کہ بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے چرا ہمی مفاعلن بتا
من فعلن بمن نمی مفاعلن نگرد فعلن بیک دبو مفاعلن سہمی فعلن غمزدلم مفاعلن نبرد فعلن ھم مثال
مطوی از مجزو شعر دور مدارای صنم لب زلبم ٭ تا بفزاید بدل درطربم ٭ ت مثال مطوی کی مجزو سے
شعر جیسا کہ مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے دور مدا مفتعلن رای صنم فاعلن لب ز لبم مفتعلن تا بفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن درطربم مفتعلن ھم وبا امثلہ اوزان فارسی از انجہت بتمام نمی آریم کہ درین
بحرہا در پارسی شعر یافتہ نمے شود والا مثالہای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دائرہ مختلفہ
ت اور سہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین یہ
ہین بحرین دائرہ مختلفہ کی ھم وافر ہم از بحرہای تازیان است واصلش در دائرہ مفاعلتن باشد
شش بار دور بنا ادرا دو عروض وسہ ضرب باشد و برسہ وزن آید یکی وافی ودو مجزو ابیات این است
ت یہ بحر بھی بحور تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چھ بار اور استعمال
مین اسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضربین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہ ہین ھم ا شعر لَنَا غَنَمٌ نُسَوِّقُهَا
غِزَارٌ ٭ كَأَنَّ قُرُونَ جِلَّتِهَا الْعِصِيُّ ٭ عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست واین وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم انکو بہت سا دودھ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی انکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلّہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جِلّہ بکسر و تشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودھ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوّوقہا مفاعلتن
غزارو فعولن کا نن قرو مفاعلتن نجل لتہل مفاعلتن عصییو فعولن یہ وافی ہے ھم ب شعر لَقَدْ
عَلِمَتْ رَبِيعَةُ ٭ أَنَّ حَبْلَكَ وَاهِنٌ خَلَقُ ٭ عروض وضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہ ہین ہرآئینہ جانا ہے
قوم ربیعہ نے یہ کہ بتحقیق رسّی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد وپیمان تیرا سست ہے

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے خلق بفتحتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام
بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بحبلہا و اہ مفاعلتن
ہن خلقو مفاعلتن ھ ج شعر أُعَاتِبُهَا وَ آمُرُهَا * فَتُغْضِبُنِي وَ تَعْصِينِي * عروض سالم وضرب معصوب بیت
واین ہر دو مجزو است ت تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اسکا سالم ہے یعنے مفاعلتن اور
ضرب اُسکی معصوب ہے یعنے مفاعیلن ہے معنی یہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اُسکو پس
غضب کرتی ہے مجپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہ ہے اعاتبہا مفاعلتن وا امرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن و تعصینی مفاعیلن اور یہ دو شعر اخیر مجزو ہین ھ و در زحافش در دیگر ارکان معصوب
و معقول و منقوص استعمال کنند و در صدار عضب و اقصم و اعقص و اجم بکار دارند ت اور سوا
عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہ ہے شعر اِذَا لَمْ تَسْتَطِعْ شَيْئًا فَدَعْهُ *
وَجَاوِزْهُ إِلَى مَا تَسْتَطِيعُ * عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہ ہے شعر مَنَازِلُ لِفَرْتَنَا قِفَارُ * كَأَنَّمَا رُسُومُهَا سُطُورُ * معنی اس شعر کے
یہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اُنھین مکانات کی مثل سطور کے
اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہ ہے
منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفار و فعولن کانما مفاعلن رسوہا مفاعلن سطور و فعولن مثال
منقوص یعنے مفاعیل کی شعر لِسَلَّامَةَ دَارُ بِحَفِيرٍ * كَبَاقِي الْخَلَقِ السَّحْقِ قِفَارُ * ترجمہ یہ ہے
واسطے حبیبہ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع
یہ ہے لسلام مفاعیل تدار ب مفاعیل حفیرن فعولن کبا قلخ مفاعیل لقس سحق مفاعیل قفار د
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول
اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ھ واما بپارسی بتکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم
یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند و در مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب ت
واما فارسی مین بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

یعنی مفاعیلن یا دونون مقطوف یعنی فعولن استعمال کرتے ہین اور مجزو مین عروض اور ضرب دونون
سالم ہین یعنے مفاعلتن یا عروض سالم یعنی مفاعلتن اور ضرب معصوب یعنے مفاعیلن استعمال کرتے
ہین هم واگر بطریق زحاف ہمہ را معصوب کنند فرقی نباشد میان ہزج و این بحر وازین جہت باشد کہ
اگر کسے ملمعی بگوید بیتہای فارسی او از ہزج باشد و بیتہای تازی او از وافر چہ بتازی ہزج مسدس نیاید
وبپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بہ تسکین و تحریک اواسط متحرکات بیش نیست ت
اور اگر بطریق زحاف کے سب رکنون کو معصوب کرین فرق نہو درمیان ہزج کے اور اس بحر کے اور یہی
سبب ہے کہ اگر کوئی ملمع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہزج سے ہوتی ہین اور بیتین تازی کی وافر سے
اسواسطے کہ تازی مین ہزج مسدس نہین آئی ہے اور فارسی مین وافر مستعمل نہین ہے اور فرق ہزج
اور وافر کے وزن مین فقط تسکین اور تحریک اواسط متحرکات کا ہے اور بس ملمع روشن
کردہ شدہ اور جو چیز کہ ورق طلا سے روشن کرین اور اصطلاح مین صنعت ملمع اسکو کہتے ہین کہ
ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی مین ہون اور اسی قدر عربی مین غیاث سے
هم مثال وافی ہمہ سالم بیت تا غم نوبرین دل من یزد علمی ✤ چنانکہ از و بگرد جہان شدم علمی ✤
ت مثال وافی کی جسمین سب رکن سالم ہین یعنے مفاعلتن بیت مرقومہ متن ہے علم اس بیت
مین بمعنی نیزہ ہے اور علم ثانی بمعنی مشہور تقطیع یہ ہے تا غم تو مفاعلتن بری دل من مفاعلتن نزد علمی
مفاعلتن چنانکہ از و مفاعلتن بگرد جہان مفاعلتن شدم علمی مفاعلتن هم مثال وافی عروض
وضرب مقطوف شعر چو برگذری ہمی نگرم برویت ✤ چرا نکنی تبا نظری بکارم ت مثال وافی کی
جسمین عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
چو برگذری مفاعلتن ہمی نگرم مفاعلتن برویت فعولن چرا نکنی مفاعلتن تبا نظری مفاعلتن بکارم
فعولن هم مثال مجزو سالم بیت بدی چکنی بجای کسی ✤ کہ او نکند بجای تو بد ت مثال مجزو سالم
کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعلتن بجای کسی مفاعلتن کہ او نکند مفاعلتن بجای
تو بد مفاعلتن هم و در مزاحف استعمال غیر معصوب و مقطوف در پارسی نشاید و خلط ارکان سالم
و معصوب شاید چہ تسکین اوسط ہمہ جا جائز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا دو تکلف
جمع نشود و اگر ہمہ جا ساکن کنند بحیہ ہزج شود ت اور مزاحف مین استعمال اسو معصوب یعنی

مفاعیلن اور مقطوف یعنی فعولن کی بجا ہے اور خلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسواسطے کہ
تسکین اوسط تین متحرکون مین سب جگہ جائز ہے لیکن اس بحر مین چاہیے کہ انتظام سب جگہ پیش
خاطر رہے یعنے جو رکن کہ معصوب آئے سب جگہ قصیدے مین معصوب آئے تا دو نکاہٹ جمع نہون ایک
استعمال لغت غیر کا دوسرا بے انتظامی اوزان کی اور اگر سب جگہ مسکن کرین بحر ہزج ہوجائے اسلیے
کہ بحر وافر اصل پارسی مین نہین آئی ہے اور استعمال ہزج کا فارسی مین بہت ہے ہم کامل ہم از بحر
تازیان است و اصلش در دائرہ متفاعلن شش بار باشد و در بنا او را دو عروض و شش ضرب است
و بر نہ وزن آمدہ است پنج وافی و چہار مجزو و ابیاتش اینست ت یہ بحر کامل بھی بحور تازی سے
ہے اور اصل اسکے دائرے مین متفاعلن چھہ بار ہے اور استعمال مین اُسکے دو عروض یعنے
سالم اور احذ اور چھہ ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوع اور مضمر احذ اور احذ اور مرفل اور مذال ہین
اور نو وزنون پر آئی ہے پانچ وافی اور چار مجزو اور بیتین اُسکی یہ ہین ہم اشعر وَاِذَا
صَحَوْتُ فَمَا اُقَصِّرُ عَنْ نَدًی ✤ وَکَمَا عَلِمْتِ شَمَائِلِی وَتَکَرُّمِی ✤ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت
پہلا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے متفاعلن معنی یہ ہین اور جسوقت
ہوش مین آتا ہون مین نشہ سے پس کوتاہی نہین کرتا ہون مین بخشش سے جیسے کہ جانتا ہے تو
صفتین میری اور کرم میرا تقطیع یہ ہے واذا صحو متفاعلن تفما اقص متفاعلن صر عن ندی متفاعلن
وکما علم متفاعلن تشمایلی متفاعلن وتکرمی متفاعلن ہم ب شعر وَاِذَا دَعَوْنَکَ عَمَّہُنَّ فَاِنَّہٗ ✤
نَسَبٌ یَزِیْدُکَ عِنْدَہُنَّ خَبَالًا ✤ عروض سالم اور ضرب مقطوع ت دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہ ہین کہ جسوقت بلائین
تجھکو وہ عورتین پس نابینا کر انکو یعنی بجا تحقیق کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہے نزدیک
اُنکے نقصان تیرا یعنے رغبت طرف عورتون کے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہ کہ
اگر عم کہکے پکارین بجا کہ یہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خبال بالفتح تباہی و کمی و ہلاک و رنج
و ماندگی و زہر کشندہ و زرد آبہ اہل نار منتخب سے تقطیع یہ ہے و اذا دعو متفاعلن نک عم ہن
زرد آبے کہ در حق کافران است ۱۲
متفاعلن نفان نہو متفاعلن نسبن یزی متفاعلن دک عند ہن متفاعلن نخبالا فعلاتن م ج شعر
لِمَنِ الدِّیَارُ بِرَامَتَیْنِ فَعَاقِلٍ ✤ دَرَسَتْ وَغَیَّرَ آیَہَا الْقَطْرُ ✤ عروض سالم است و ضرب مضمر احذ

ت تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا عروض اُسکا سالم ہے یعنے متفاعلن اور ضرب مضمر احذ ہے
یعنے فعلن بسکون عین معنی یہ ہین واسطے کسکے ہین گھر بیچ دو موضع رامہ اور عاقل کے کہ فرسودہ
ہوئے ہین اور متغیر کیے ہین نشان اُنکے باران نے عاقل نام ایک کوہ کا منتخب سے تقطیع
یہ ہے لمند ویا متفاعلن ربرامتی متفاعلن نفعاقلن متفاعلن درست دعی متفاعلن ہرا اہل
متفاعلن قطر و فعلن ہم شعر لِمَنِ الدِّیَارُ وَعَفَا مَرَ ابِہَا ✤ ہَطِلُ اَجَشُّ وَبَارِحٌ تَرِبُ ✤ عروض
وضرب ہر دو احذ است ت چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونوں احذ ہین یعنے
فعلن بتحریک عین معنی یہ ہین واسطے کسکے ہین گھر کہ دور کیے ہین منازل اُنکے باران متوالی
رعد آلودہ نے اور گرد یا دخاک بردارندہ نے بارح بادگرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہ ہے
لمن دیا متفاعلن رعفا مرا متفاعلن لعہا فعلن ہطلن اجش متفاعلن شوبارحن متفاعلن تربو فعلن
بتحریک عین ہم شعر وَلَاَنْتَ اَشْجَعُ مِنْ اُسَامَةَ اِذْ ✤ دُعِيَتْ نَزَالِ وَلُجَّ فِي الذُّعْرِ ✤ عروض
احذ وضرب احذ مضمر است واین پنج وافی است ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
اُسکا احذ یعنے فعلن بتحریک عین اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین ہے معنی
یہ ہین ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاوے وہ شیر کہ اُتر اور جنگ کر
مقام خوف وخطر مین ذعر بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہ ہے ولانت اش
متفاعلن جع من اسا متفاعلن متاذ فعلن دعیت نزا متفاعلن لولج جفذ متفاعلن ذعری
فعلن بسکون عین اور یہ پانچ وزن وافی ہین ہم شعر وَلَقَدْ سَبَقْتَہُمُ وَاِلَیَّ ✤ فَلِمَ تَرَعُہُ
وَاَنْتَ آخِرُ ✤ عروض سالم وضرب مرفل است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اُسکا
سالم یعنے متفاعلن اور ضرب مرفل یعنے متفاعلاتن ہے معنی یہ ہین تحقیق کہ سبقت کی تونے اُن
لوگون پر میری طرف پس نڈرا تو اُس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو مرد متاخر ہے ای کمتر
ہے سبقتہم باشباع ضم میم ہے اور الیّ مین یای ثانی متعلق بمصرع ثانی ہے اور تریع روع
سے بالفتح بمعنی ترسیدن منتخب سے تقطیع یہ ہے ولقد سبق متفاعلن تہمو الی متفاعلن
یفلم ترع متفاعلن ہو انت آخر متفاعلاتن ہم شعر جَدَثٌ یَکُوْنُ مَقَامَہُ ✤ اَبَدًا
بِمُخْتَلِفِ الرِّیَاحِ ✤ عروض سالم وضرب مذال است ت ساتوان شعر جو مرقومہ متن ہے

عروض اُسکا سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مذال یعنی متفاعلان ہے معنی یہ ہین قبر ہے کہ ہے مقام
اُسکا ایسا کہ ہمیشہ چلتی ہین وہان ہوائین گرم جدث بفتحتین گور منتخب سے تقطیع یہ ہے حدثن لکو
متفاعلن بقا ہمو متفاعلن ابدن نخ متفاعلن تلفر یاح متفاعلان ہم ح شعر وَاِذَا
اُفْتُقِرَتْ فَلَا تَکُنْ * مُتَخَشِّعًا وَتَجَمَّلْ * ہر دو سالم ندت آٹھوان شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض
اور ضرب دونون سالم ہین یعنی متفاعلن معنی یہ ہین اور جسوقت ہو تو فقیر پس نہو ترسان اور
صبر جمیل کر تقطیع یہ ہے واذفتقر متفاعلن تفلاتکن متفاعلن متخش شعن متفاعلن وتجم لی
متفاعلن ہم ط شعر وَاِذَا ہُمُ ذَکَرُوا الْاِسَاءَۃَ اَکْثَرُ الْحَسَنَاتِ * عروض سالم وضرب مقطوع است
و این چار وزن مجزو است ت نوان شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع ہین
یعنی فعلاتن معنی یہ ہین جسوقت کہ وہ یاد کرتے ہین بدی کو اکثر کرتے ہین ذکر نیکیون کا تقطیع یہ
ہے واذاہمو متفاعلن ذکرلاسا متفاعلن اتاکثرل متفاعلن حسناتی فعلاتن اذاہم مین میم
باشباع ضمہ ہے اور یہ چارون مجزو ہین ہم دبطریق زحاف در دیگر ارکان وضربہا مقطوع و
مرفل ومذال مضمر وموقوص ومخزول بکار دارند ت اور بطریق زحاف کے اور ارکان یعنی
صدر اور ابتدا اور حشو مین اور ضربون مین مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفاعلاتن اور مذال
مضمر یعنے مستفعلان اور موقوص یعنے مفاعلن اور مخزول یعنے مفتعلن استعمال کرتے ہین ہم
واما بپارسی برین بحر بتکلف گفتہ اند و برقیاس دیگر شعرہای ایشان در وافی بر عروض سالم
وضرب ہم سالم یا مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض مقطوع وضرب ہم مقطوع یا احذ یا احذ مضمر و عروض احذ
وضرب ہم احذ یا احذ مضمر و ہر دو احذ مضمر و در مجزو بر عروض سالم وضرب مرفل یا مذال یا سالم و عروض
مذال وضرب مرفل یا مذال و ہر دو مرفل و عروض سالم وضرب مقطوع و ہر دو احذ یا ہر دو احذ مضمر یا
عروض احذ وضرب احذ مضمر مثالہا آوردہ اند و از زحافہا مضمر بہتر باشند و چنانکہ استعمال کنند در ہمہ قصیدہ یکسان
باید ت واما فارسی مین شعر اس بحر مین بہ تکلف کے ہین اور برقیاس اور اشعار عرب کے
وافی مین اوپر عروض سالم یعنے متفاعلن اور ضرب بھی سالم یعنے متفاعلن یا مقطوع یعنی فعلاتن
یا احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور عروض مقطوع یعنی فعلاتن
اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن یا احذ یعنے فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون

عین اور عروض احذ یعنی فعلن بتحریک عین اور ضرب بھی احذ یعنی فعلن بتحریک عین یا احذ مضمر یعنی فعلن بسکون
عین اور دونوں یعنی عروض اور ضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزو میں اوپر عروض سالم یعنی
متفاعلن اور ضرب مرفل یعنی متفاعلن یا مذال یعنی متفاعلان یا سالم یعنی متفاعلن اور عروض مذال
یعنی متفاعلان اور ضرب مرفل یعنی متفاعلاتن یا مذال یعنی متفاعلان اور دونوں یعنی عروض اور ضرب مرفل
یعنی متفاعلاتن اور عروض سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن اور دونوں یعنی عروض ضرب احذ یعنی
فعلن بتحریک عین اور دونوں یعنی عروض وضرب احذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین یا عروض احذ یعنی فعلن بتحریک
عین اور ضرب احذ مضمر یعنی بسکون عین کی مثالیں لائے ہیں اور زحافوں سے مضمر بہتر ہے اور جیسا کہ استعمال
کریں تمام قصیدے میں یکساں چاہیے معلوم ہو کہ سب کی مثالیں لکھنا تطویل بیفائدہ ہے مگر بعضے اوزان کی
مثالیں یہ ہیں ہم مثال ہر دو سالم از وافی شعر نکنم بیار کسان طمع کہ جفا بود + نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا
بود + مثال عروض وضرب سالم کی وافی سے یعنے متفاعلن تقطیع شعر مذکور کی یہ ہے نکنم بیا
متفاعلن رکسا طمع متفاعلن کجفا بود متفاعلن نہ روا بود متفاعلن کچنین کنم متفاعلن نہ روا بود متفاعلن
ہم و مثال ہر دو مقطوع شعر چکنم کہ جز بمراد خود نرود دل + چکنم کہ جز بتو دل ہے نگراید مت
اور مثال عروض اور ضرب مقطوع کی یعنے فعلاتن تقطیع شعر کی یہ ہے چکنم کجز متفاعلن
بمراد خد متفاعلن نرود دل فعلاتن چکنم کجز متفاعلن بتدل ہمی متفاعلن نگراید فعلاتن
ہم مثال ہر دو مرفل از مجزو شعر ہمہ جہان تو کی نہ بیتی + چو نگار من بسفید کاری مت
مثال عروض وضرب مرفل کی مجزو سے یعنے متفاعلاتن تقطیع شعر کی یہ ہے ہمہ جہا متفاعلن
تیکی نہ بینی متفاعلاتن چنگار من متفاعلن بسفید کاری متفاعلاتن سفید کاری بمعنی صلاحیت
اور جوانمردی ہے ہم مثال ہر دو سالم شعر نہ روا بود کہ جفا کنی + بکسے کہ با تو وفا کند مت
مثال عروض اور ضرب سالم کی مجزو سے یعنے متفاعلن تقطیع بیت کی یہ ہے نہ روا بود متفاعلن
کجفا کنی متفاعلن بکسی کبا متفاعلن تو وفا کند متفاعلن ہم مثال ہر دو احذ بیت نہ نکو بود کہ کنی +
تو بہیچ روی بدی مت مثال عروض وضرب احذ کی مجزو سے یعنے فعلن بتحریک عین تقطیع
بیت کی یہ ہے نہ نکو بود متفاعلن کہ کنی فعلن تبہیچ رو متفاعلن ببدی فعلن ہم مثال مزاحف
از وافی شعر روزی بود کہ عشق تو بسر آید ہی + یا آن دولت بہ ہمین نگر اید ہی + برگشت دل مضمر

ودوم موقوص وسوم سالم است وہمہ قصیدہ ہمچنین باید ت مثال مزاحف کی وافی سے جو شعر
مرقومۂ متن ہے اور اس شعر مین بسر آیدی بمعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجاے یا آنکہ ہے
تقطیع اسکی یہ ہے روزی بود مستفعلن کعشق تو مفاعلن بسر ایدی متفاعلن یا ادولت
مستفعلن بمہرمن مفاعلن بگرایدی متفاعلن رکن اول مضمر ہے یعنے مستفعلن اور رکن دوم
موقوص ہے یعنے مفاعلن اور رکن سوم سالم یعنے متفاعلن اور سب قصیدہ یون ہی چاہیے
یعنے تبدیل اور تغییر ارکان کی بہتر نہین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثمن بھی لاتے ہین
مرزا بیدل لکھتے ہین بیت بہ کدام آئینہ مائلی کہ ز فرصت این ہمہ غافلی ٭ تو نگاہ دیدۂ
بسملی مژہ واکن و بہ کفن درآ ٭ تقطیع چار بار متفاعلن ہے اور یہ وزن مطبوع ہے اور
مزاحف مضمر یہ بیت ہے بیت صفا خیالت راچہ شد کہ بماندار د الفتے ٭ خجلم ز داغت
کز وفا بسم گذار د منتے ٭ تقطیع متفاعلن مستفعلن چار بار ہے هم دایرا دیگر مثالها
تطویل بیفائدہ اقتضا میکند این است بحرہای دائرہ موتلفہ ت اور لکھنا اور مثالون کا باعث
تطویل بیفائدہ ہے یہ ہین بحرین دائرہ موتلفہ کی هم ہزج این بحر بہ نزدیک عرب وعجم
مستعمل است واصلش تازیان را در دائرہ مفاعیلن شش بار ست ودو رہا مجزو بکار دارند
واو را ایک عروض ودو ضرب باشد و بہ دو وزن آید و بیتہایش اینست ت یہ بحر نزدیک
عرب وعجم کے مستعمل ہے اور اصل اسکی دائرہ تازی مین مفاعیلن چھ بار ہے اور مجزو
استعمال کرتے ہین اور اسکا ایک عروض ہے یعنے مفاعیلن سالم اور دو ضربین ہین ایک سالم
یعنے مفاعیلن اور دوسری محذوف یعنے فعولن اور دو وزنون پر آتی ہے بیتین اسکی یہ ہین
هم اشعر عَفَا مِنْ آلِ لَیْلَی اَلسُّهْبُ ٭ فَالْاَمْلَاحُ فَالْغَمْرُ ٭ عروض وضرب ہر دو سالم ست
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنے مفاعیلن معنی یہ ہین
دور ہوے آل لیلی سے یہ مواضع کہ نام انکا سُہب اور املاح اور غمر ہے تقطیع اسکی یہ ہے
عفا من آ مفاعیلن للیلسہ مفاعیلن بفلا ملا مفاعیلن حفلغمرو مفاعیلن بار سبب متصل
بمصرع ثانی ہے هم ب شعر وَمَا ظَهْرِیْ لِبَاغِی الضَّیْمِ ٭ بِالظَّهْرِ الذَّلُوْلِ ٭ عروض سالم وضرب
محذوف است ت دوسرا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اسکا سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب

محذوف یعنے فعولن ہے معنی یہ ہین اور نہین ہے پیٹھ میری واسطے طالب ظلم کی پیٹھ نرم یعنے تابع ظالم نہین ہون مین تقطیع یہ ہے وما ظہری مفاعیلن لبا غضضی مفاعیلن منظطرد مفاعیلن ذلولی فعولن ہیم ضیم کا متعلق بمصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور بغی بالفتح شتافتن چارون لغت منتخب سے ہم و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف و مقبوض استعمال کنند و میان یا و نون معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند ف اور سوا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنی مفاعیل استعمال کرتے ہین اور خلط کرتے ہین ان رکنون مین یعنی کہین مفاعلن لاتے ہین اور کہین مفاعیل اور عروض بھی مکفوف یعنے مفاعیل اور مقبوض یعنے مفاعیل استعمال کرتے ہین اور عروض مکفوف مین حرف آخر لامحالہ ساکن ہوگا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا اور نون کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے چاہین دونون کو ثابت رکھین اور چاہین ایک کو گرادین دونون نہین گر سکتے اور صدر اخرم یعنے مفعولن اور اشتر یعنے فاعلن اور اخرب یعنے مفعول استعمال کرتے ہین ھم واما پارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و مکفوف ہم دو نوع بود موفور و اخرب و مکفوف موفور را مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوعے را بحری دیگر شمردہ اند و گفتہ اند جملہ را پنج عروض و ہشت ضرب است و بر سی و چہار وزن آمدہ است ف واما فارسی مین اصل اسکی دائرے مین مفاعیلن آٹھ بار ہے اور دو قسم پر ہوتی ہے سالم اور مکفوف یعنے ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی بجاے دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمین ہین اول موفور اور موفور اس رکن کو کہتے ہین کہ سالم رہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنے اخرم مکفوف مفعول پس مکفوف موفور کو مکفوف تنہا کہتے ہین یعنے مفاعیل کو کہ اس مین خرم نہین ہوا اور اخرم مکفوف کو اخرب پس یہ تین قسمین ٹھہرین ایک سالم یعنے مفاعیلن دوسری مکفوف یعنی مفاعیل تیسری اخرب یعنے مفعول مگر خرم تنہا نہین آتا اور بعضون نے ان انواع ثلثہ سے

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربین ہین اور چونتیس وزنون پر آئی ہے اگرچہ از روے احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ مین ضرب دین چالیس ہون مگر چونتیس مستعمل ہین باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض وضرب کی انواع ثلثہ مین بیان ہوگی م ہزج سالم عروضیان این نوع را سہ عروض وسہ ضرب آوردہ اند وبر پنج وزن شمردہ اند از انجملہ یکی وافی یعنی مثمن و دو مجزو یعنی مسدس و دو مشطور یعنی مربع ت ہزج سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف فعولن اور تین ضربین یعنی سالم مفاعیلن اور مقصور فعولان اور محذوف فعولن لائے ہین اور پانچ وزنون پر شمار کیا ہے اُن مین ایک وافی یعنی مثمن اور دو مجزو یعنی مسدس اور دو مشطور یعنی مربع اور ہزج سالم یہان بمقابلۂ ہزج مکفوف اور ہزج اخرب ہے یعنے سواے عروض وضرب کے اور ارکان سالم ہین اگرچہ عروض وضرب مین بھی رکن سالم واقع ہون م وبیت مثمن اینست بیت ترا دنیا ہمی گوید کہ دل در من نہ بندی بہ * تو خود می پند نینوشی ازین گویای ناگویا * عروض وضرب ہر دو سالم است وبیاری ازین دائرہ در از تربیت نیا شد و در آخر این وزن مسبغ نشاید کہ از دائرہ بیرون شود و بعضے چون در آخر مصراع دو حرف بینند کہ آخر ایک حرف شمرند مانند الف ونون پندارند کہ مسبغ است و خطا بود چہ امثال آن در میان بیت بجاے یکحرف افتد چنانکہ گفتہ ایم ت اور بعض نسخون مین مصرع آخر بیت مذکور کا یون ہے ع تو خود پندی نمی شنوی ازین گویای ناگویا صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح دران تکلف تسکین نون شنوی می افتد تم کلامہ معلوم ہو کہ فقط نسخہ ثانی مین تکلف تسکین نون شنوی نہین ہے مصرع اول مین بھی یہی تکلف لفظ نینوشی مین ہے اور شعر مذکور مین مراد گویای ناگویا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے عروض اور ضرب دونون اس بیت مین سالم ہین یعنے مفاعیلن تقطیع یہ ہے ترا دنیا مفاعیلن ہمی گوید مفاعیلن کہ دل در من مفاعیلن نہ بندی بہ مفاعیلن تخذ می پن مفاعیلن دنینوشی مفاعیلن از ہی گویا مفاعیلن نیا گویا مفاعیلن اور فارسی مین اس سے یعنے مثمن مطلق سے دراز تربیت نہین ہوتی معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلن چار بار خواہ مفاعیلن فعولن مکرر ہو یہ دونون مثمن ہین اسباغ

مثمنات مین نہ چاہیے ہان اور سباعیات مثمن اگر ہین تو مساوی ہین کوئی اس سے
دراز تر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ نہ چاہیے کہ بیت دائرے سے
نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسو اسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہ الف
ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فعَل گنے جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہے صاحب
حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر میسازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است درصورتیکہ مصرع نباشد وہمین معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والاکلام در آخر مصراع است نہ در وسط واین توجیہ اگرچہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیراکہ در وزن ثانی مربع این بحر در ما بعد در عروض وضرب ہر دو
تخلیۂ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن اعتبار نہ کنند و مراد از درمیان بیت دربیت است ہر جا کہ باشد واین
غایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز روا دارد
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد ویحتمل کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوصاً
کہ آنرا مصنف جابجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہوا کہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ نہ کیا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل اُسکے یا ونون آخر مصرع اول خواہ آخر مین پڑین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اُنکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسو اسطے کہ

یہ الف اور نون اور یا و نون اور واو نون حشو مین مقام ایک حرف کے لیے جاتے ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اُسکے امثال کو مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین چاہین دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصراع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض کرتا ہے این ہمہ یعنے چہ آور محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اُسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و نون کو بجاے یک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین تسبیغ نہ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اُسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین اُسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین ہم وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بینگونہ بیت ہلا زیبا رخا برخیز و بیش آر ،، می یاد و رخت ہمرنگ و ہم بوے ،، ت پہلا وزن مسدس کا اسطرح ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیسا کہ بیت مرقومۂ متن ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہو ای محبوب خوبرو تقطیع یہ ہے ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز بیشار فعولان مئ یادو مفاعیلن رخت ہمرن مفاعیلن گہم بوی فعلان ح قولہ مقصور یا محذوف آہ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض را با قصر ضرب وزن واحد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

وبالعکس را واحد الوزن پیشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی دارد بلکہ ...
یہی ہے کہ اجتماع حذف وقصر آخر مین مغیر وزن نہین ہے دوسرا حاشیہ یہ ہے ح
ہلا زیبا مفاعیلن رخابرخی مفاعیلن زپیشیار فعولان مای بادو مفاعیلن رختہرن مفاعیلن
کبوئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبوئی کو
بروزن فعولن لکھنا یعنے چہارم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف وضرب محذوف
بدینگونہ **بیت** فروغ روے اوچون نور خورشید + نسیم زلف اوچون بوی عنبر +
ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے
فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع یہ ہے فروغی رو
مفاعیلن یا وچو نو مفاعیلن رخرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا وچو بو مفاعیلن
یعنبر فعولن ہم دو وزن اول مربع را عروض وضرب سالم بود بدینگونہ **بیت** بیاران جی کہ
پنداری + روان یاقوت تابستی + ویا چون برکشیدہ تیغ + پیش آفتابستی + **ت**
وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر
مرقومۂ متن مین ہے تقطیع یہ ہے بیا راجی مفاعیلن کپندا ری مفاعیلن روایا قو مفاعیلن
تتابستی مفاعیلن ویا چوبر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غپیشی آ مفاعیلن فتابستے مفاعیلن
غین تیغ کا متعلق بہ مصرع ثانی ہے اور یاقوت بایستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت تاب ست
آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی
یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی وروشنی دارد درینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون
ایطاء خفی ست باکی ندارد اما آنچہ دربعض نسخ بایستی بباء موحدہ قبل الف وبیای مثناۃ تحتانی
قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست وتعلق پنداری را بخوبی صلاحیتی
نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستی کو بایستی گمان کرنا سواے ناواقفیت فن
کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کس واسطے کہ آفتاب
بمعنی خورشید ہے اس جگہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہے کہ معنی ترکیبی
آن آفت آب است وبحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید است و بمعنی خورشید مجاز است بخلاف مہتاب کہ بمعنی روشنی ماہ است
و بمعنی قرص ماہ مجاز است وقیاس ماہتاب بر آفتاب وقیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است
اور غیاث اللغات مین لکھا ہے کہ آفتاب معروف ست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کشف
وغیرہ سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آوردہ اند و مثال بدینگونہ اند بیت بماند ستم
غریوان ٭٭ من ازبید ادہجران ٭٭ واین محذوف است ت اور وزن دوم مربع مین عروض
اور ضرب دونون مقصور لائے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منز بیدا مفاعیلن دہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کنندہ ہے اور یہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسواسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہوجائے واگر مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اُسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے ہم وقیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ودیگر را عروض ہمان و ضرب محذوف والا ہر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند وحقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت الا
از جہت قافیہ نباشد وچون چنین باشد ہر یکے را از ہزج مثمن و مسدس یک وزن باشد و مربع را
دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد ت اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے کہ اس جگہ
دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور ضرب مقصور اور
دوسرے کا عروض وہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہ امر قرار نہ دین تو چاہیے
کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بھی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچھ فرق ان دونون وزنون
مین نہین ہے الا از جہت قافیہ مراد یہ کہ مقام قافیہ کہ آخر بیت ہے اُس مین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہ امر قرار پایا تو یہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اُسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کے ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی اُسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ عروض
اور ضرب اُسمین مقصور یا محذوف ہون پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین ہوتے

هم ودر مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بروزن اخیر ودرین نوع ہیچ زحاف دیگر روا نبود

ت اور مربع مین متاخرون نے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جس کا عروض اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے کس واسطے کہ درصورت زحاف بحر سالم نہ رہے گی

هم ہزج مکفوف درین نوع ہم وافی ومجزو ومشطور یعنے مثمن ومسدس ومربع آید وہمہ ارکان مکفوف آرند وآنرا یک عروض ودو ضرب آوردہ اند وبرشش وزن شمردہ اند دو مثمن ودو مسدس ودو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف ضربہا یکی مقصور ودیگر محذوف وبحقیقت ہمہ سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم

ت ہزج مکفوف اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنے مثمن اور مسدس اور مربع لائے ہین اور سوا عروض وضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اس کا ایک عروض اور دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہے مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہمنے ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہ چار چار وزن ہوتے ہین مثلاً وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور ضرب محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف وقصر مغیر وزن نہین ہے حقیقت مین یہ چارون ایک وزن ٹھہرے وعلی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو وافی کے اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اس کی یہ ہے کہ مثلاً وافی مین جب قصیدہ خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہو گی اگر محذوف ہو گی مقصور نہو سکے گی اور اگر مقصور ہو گی محذوف نہو سکے گی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ وضرب محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہو گا اور قصیدۂ ضرب مقصور مین بھی پس عروض ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اس کے بھی وہی وزن ہونگے

هم مثال مثمن

شعر بہار آمد ومصقول برافگندہ حوالی ؛ نسیم سمن آوردہ ہمین باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے معنی اُسکے یہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلہٴ زدودن اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل یعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہ بھی منتخب سے اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم سمن شمیم سمن ہو تقطیع یہ ہے بہارام مفاعیل و صقول مفاعیل بر گلگند مفاعیل حوالی فعولن نسیمیس مفاعیل مناورد مفاعیل بین بادمفاعیل شمالی فعولن هم مثال مسدس شعر نگرتا غم ہجرانت چہ کردہ است ٭ بدین عاشق بیچارہ پدرد ت مثال مسدس کی کہ عروض دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور مین تقطیع اُسکی یہ ہے نگرتا غ مفاعیل مہجرات مفاعیل چکردست فعولان بدی عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل اپرورد فعولان هم مثال مربع بیت بدستان دل من برد ٭ یکے ترک پریزاد ٭ ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیسا کہ شعر مذکور مین تقطیع اُسکی یہ ہے بدستاد مفاعیل لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان هم و تسکین اوسط روا بود و متاخران برین وزنہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت در صدر و ابتدا موفور و اخرب بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت دل آزاد کن از درد تن آزاد کن از رنج ٭ جام آور در دو آور د نرد آور د شطرنج ٭ و برعکس ہم گفتہ اند ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگرچاہین بجاے مفاعیل کے مفاعیل مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کمتر کہے ہین اور متقدمون نے درمیان ایک بیت کے صدر و ابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو اکثر جمع کیا ہے جیسا کہ شعر رودکی کا لکھا گیا تقطیع اُسکی یہ ہے دلاز اد مفاعیل کنز درد مفاعیل تنازاد مفاعیل کنز رنج فعولان جاما و مفعول ر رود آو مفاعیل ر نرد آو مفاعیل رشطرنج فعولان صدر اسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

موفور اور ردوذ نام ایک ساز کا ہے ہم ہزج اخرب و این نوع ہم مثمن آید و مسدس و مربع نیز
و صدر و ابتدا ہر دو اخرب آرند باقی مکفوف و گفتہ اند آنرا پنج عروض و ہشت ضرب است و بیست و
سہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بتحقیق آنرا سہ عروض و سہ ضرب است
و باعتبار تحقیق اگر خواہند این عدد را مضاعف گیرند و بردہ وزن است سہ مثمن و سہ مسدس
چہار مربع ہزج اخرب یہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو
اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اُسکے پانچ عروض ہین اول
سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنی فعول
یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنی فاع یا فع اور آٹھ ضربین
ہین اول سالم یعنی مفاعیلن دوم مقصور یعنی فعولان سوم محذوف یعنی فعولن چہارم ازل
یعنی فعول پنجم مجبوب یعنی فعل ششم مسبغ یعنی مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنی فاع ہشتم
مخنق مجبوب یعنی فع اور تیئیس وزنون پر آئی ہے سات مثمن اور آٹھ مسدس اور آٹھ مربع
اور حقیقت مین اُسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل
یا مجبوب کسواسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل
و مجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ
ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہموزن ازل و مجبوب
ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض و ضرب مین تضعیف کر لین یعنی
ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس
وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض و الضرب دوم جسمین عروض اور ضرب
مقصور و محذوف ہین سوم جسمین عروض و ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور
تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور
محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل
اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکے عروض اور ضرب سالم ہین دوم جسمین عروض
مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جسمین ہین

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جس مین عروض ناپدید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہے یہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع مین نہین لاۓ کسواسطے کہ مثمن مین نہ چاہیے کہ بحر دائرے سے نکلجائیگی اور مربع مانند مصراع واحد مثمن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا اور یہ حاشیہ لکھا ح قوله باعتبار تحقیق اه معنی این فقره برین فقیر منکشف نشد زیراکہ بہ تضعیفش اوزان ده نمی شود پس اگر تضعیف سه اخیر مراد است از سه اخیر مراد از تضعیف ضرب گرفته و عروض را بدستور باقی داشته نمی شود واگر تضعیف هر دو سه دوازده گردد نه ده تم کلامہ پوشیدہ نہ رہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض و ضرب نہین کیا ہے بلکہ ہر جگہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالایلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیئے کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے تم وتفصیل این است اعروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت ای کودک جادو وش والی فتنۂ اہرمن ✱ شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و سیمین تن ✱ ت اور تفصیل یہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کود مفعول کجا دو مفاعیل ستا ای فتن مفاعیلن اۂ اہرمن مفاعیلن شکر ل مفعول بزیبار مفاعیل خسنگید مفاعیل سیمی تن مفاعیلن مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اسکو اہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان والغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے اہرمن دہرمن ہے امی فتنۂ زمانۂ من ہم وچون درہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن چہار بار و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار منم آری ✱ گر گشته شوم باری دریای تو اولی تر ت اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہ وزن ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اسکی شعر مذکور ہے تقطیع گفتی ب مفعول کشم یاری مفاعیلن آن یار مفعول منم آری مفاعیلن گر گشت مفعول شوم

مفاعیلن در پاسے مفعول تا دلا تر مفاعیلن م ب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش
بیت صد سال بامید سلامے و پیامے * چون معتکفان بر در و بام تو توان بود * دوسرا وزن عروض
مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اُس کی بیت مسطور
ہی تقطیع یہ ہی صد سال مفعول بام مید مفاعیل سلامیو مفاعیل پیامے فعولن چو معت مفعول کفا برد
مفاعیل ر بامیت مفاعیل توا بود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور کی
یہ ہی بیت دو دو از جگرم زمزمۂ چنگ برآورد * این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد ہم ج عروض
ہمان و ضرب محذوف و ہمان ست کہ وزن گذشتہ است ت تیسرا وزن عروض وہی یعنی
مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسے آموز کہ گفتار نداند * شاگرد کسے باش کہ لب با نہ نداند * بیت دوسری در عشق کسے را
خبر از راز کسے نیست * آتش بہم سوز و دستار نداند * اور یہ وہی وزن گذشتہ ہی ح یعنے
چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باعتبار وزن فرقے نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونون کو بیان کرکے لکھدیا کہ حقیقت مین یہ دونون وزن ایک
ہین کس واسطے کہ اجتماع قصر و حذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہی نزد
ایشان چہ معنے دارد ہم ر عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل ر عروض ہمان و ضرب مجبوب مثالش
بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم * شایستہ نباشیم قدمہاے ترا * ت چوتھا وزن عروض
ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنے فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور ضرب
مجبوب یعنے فعل مثال مرقومۂ متن ہی تقطیع اُس بیت کی یہ ہی با این مفعول ہمہ در راہ مفاعیل تو گر خاک
مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہاے مفاعیل ترا فعل اور جو حقیقت
مین یہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم و تاخیر مثالین دونون وزنون کی
ہو سکتی ہین محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نہ جانی ح قولہ عروض ہمان و ضرب
مجبوب اختلاف ضرب بازل و مجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علام یک
دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکے کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہ بظاہر
دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے نزدیک

باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا یہ اعتبار بار بہ
نسبت محقق لکھنا بیجا ہی اور سبب اس کا ناآشنائی فن ہی ہم دعروض فاع یا فع گفتہ اند و
ضرب فلع زعروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب درین دو وزن
سالم بود و این سہو است چہ این دو وزن ہمان است کہ چہارم و پنجم الا آنکہ سہ متحرک آخرین مسکن الاوسط
است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر ترسند از انکہ اگر دیر برآید + زین جان
پر از درد برآید فریاد + و این چہار وزن بہ حقیقت یکے است بوزن ترانہ است کہ آنرا رباعی
خوانند و بہ پارسی دوبیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنے مخنق ازل یا فع یعنے مخنق مجبوب
کہا ہی اور ضرب فلع ساتوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب فع اور عروضیون
نے شرط کی ہی کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنے چھٹے اور ساتوین
مین رکن سالم آئے اور یہ سہو ہی اس واسطے کہ یہ دونون وزن وہی ہین جو چوتھا اور پانچوان ہی
مگر یہ کہ تین متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض اور ضرب مخنق ہوئے ہین اس طرح
کہ لازم مفاعیل کا فاے فعول و فعل سے ملا ہی اور مفاعیلن فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہی
مثال اُس کی شعر مذکور ہی تقطیع اُس کی یہ ہی ترسند مفعول ازانم کہ مفاعیل اگر دیر امفاعیلن
ید فع زی جان مفعول پر ز درد مفاعیل برآید فر مفاعیلن یاد فاع اور یہ چارون وزن یعنے
چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہ وزن ترانے کا ہی کہ اُس کو رباعی کہتے ہین
اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہ ہین وزن چہارم مفعول مفاعیل
مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم مفعول مفاعیل مفاعیلن
فلع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اس واسطے ایک ہین کہ
جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخر مین مغیر وزن نہین ہی اور ششم اور ہفتم مخنق اُس کے
ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہ بھی صاحب میزان کو مغالطہ ہوا اور یہ حاشیہ لکھا
ح قولہ و این سہو است یعنے بہ حقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در چہارم و پنجم در مفاعیل
فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصراع واقع مے شود سہ متحرک یعنے لام مفاعیل و دو متحرک
فعول یا فعل بہم آیند و تسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را بماقبل منضم نمایند یعنے

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فاع یا مفاعیلن فع شود پس بحقیقت درینجا رکن سالم نیست و این هردو
فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدایا چنان گویند کہ مراد از سالم درصورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر
تغیر برائے اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہو کہ طالب علمی اور چیز ہی اور شاعری اور عبارت
متن مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان مین یہ مطلب سمجھا
کہ اس وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہی حال آنکہ مطلب کتاب کا یہ ہی کہ وزن ششم و ہفتم کو
برابر سمجھنا سہو ہی بلکہ یہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہی کہ ہمین قدر تغیر برائے
بالذات اے علیحدہ ۱۲
اختلاف کافی است یہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن
نہین بدلتا بلکہ سکتے ہین کہ اس وزن مین یہ رکن مخنق آگیا ہی ہم مسدسات ح عروض سالم
یا مسبغ وضرب مسبغ ط ہردو سالم برین گونہ بیت تا کے بود اے کودک سنگین دل + جور تو
برین عاشق بے سامان + ست مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن یا مسبغ
یعنے مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنے مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم
یعنے مفاعیلن شعر مثال کا جو مرقومۂ متن ہی تقطیع اُس کی یہ ہی تاکیب مفعول دوے کودنفاعیل
کسنکیدل مفاعیلن جور بیت مفعول بر ہی عاش مفاعیل قبی بے سامان مفاعیلان چونکہ
تسبیغ مغیر وزن نہین ہی ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہی ہم سے عروض مقصور یا
محذوف وضرب مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد + کس نیست
بخوبی بجہان یار + یا عروض ہمان وضرب محذوف وحکمش ہمان است ست دسوان وزن
عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اُس کی
مرقومۂ متن ہی اور تقطیع اُس کی یہ ہی دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزا و فعولان کس نیس مفعول
بخوبیب مفاعیل جہا ریار فعولان گیارھوان وزن عروض وہی یعنے فعولان یا فعولن اور ضرب
محذوف یعنے فعولن اور حکم اُس کا وہی ہی یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہی اور مثال اول
کافی ہی ہم یب عروض ازل یا مجبوب وضرب ازل یج عروض ہمچنان وضرب مجبوب مثالش
بیت با تو نتوان گفت سخن + زیراکہ تو ئی شاہ بتان + ست بارھوان وزن عروض ازل
یعنے محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنے محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے فعول

تیرھوان وزن عروض وہی یعنے فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومہ متن ہے
تقطیع اسکی یہ ہے با تون مفعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل زیرا کہ مفعول توئی شاہ مفاعیل بتا فعل
یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے م ہد عروض فاع یا فع و ضرب فاع یہ
عروض ابجبان و ضرب فع و ماقبل عروض و ضرب ہر دو سالم و این ہم سہو است و بحقیقت
ضربہاے گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مشک ۰۰ خجلت
زدہ از رویت مہ ۰۰ ست چودھوان وزن عروض فاع یعنے مخنق ازل یا فع یعنے مخنق مجبوب اور ضرب
فاع پندرھوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب فع مگر ماقبل عروض و ضرب کے ارکان
سالم کی شرط کی ہے یہ بھی سہو ہے جیسا کہ مثمن مین بیان ہوا در حقیقت مین یہ اضراب گذشتہ ہین یعنے اوزان
گذشتہ ہین اما مسکن بسبب تخنیق کے مثال اس کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع اس کی یہ ہے دل سوخ
مفعول تا از زلفت مفاعیلن مشک فاع خجلت ز مفعول و از رویت مفاعیلن مہ فع پس یہ چارون وزن
بھی حقیقت مین ایک ہین جیسا کہ مثمن مین بیان ہوا م مربعات یہ ہر دو سالم بہ بیگونہ شعر اکنون کہ
چنین زارم ۰۰ بر من نکنی رحمت ۰۰ و این مانند یک مصرع مثمن است کہ در رکن سوم مخنق آرند ست مربعات
سولھوان وزن مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع
اس کی یہ ہے اکنو کہ مفعول چنین زارم مفاعیلن بر من نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جس مین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کرکے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین ہم نیز ہر دو مقصور
و رکن ابتدا اخرب نشاید بر بیگونہ بود بیت من بے تو چنین زارم ۰۰ تو از در ہمی خندہ ۰۰ یح عروض
سالم و ضرب محذوف بر بیگونہ بیت چندین چہ کنی شنبل ۰۰ مارا چہ فریبی ۰۰ و این ہر دو ہجنان
است کہ در اول گفتہ شد ست سترھوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنے فعولان در
اس وزن مین رکن ابتدا اخرب نہ چاہیے اس واسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی
وزن مثمن نہین ہو سکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکر ہو بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے اور تقطیع یہ ہے من بیت مفعول چنین زار فعولان تا از در مفاعیل ہمے خندہ فعولان
اور اٹھارھوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال کی

مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے چنتیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن مارچ مفعول فریبی فعولن تنبل
بالضم اول وثالث بمعنی مکر و حیلہ از لطائف و برہان ولغات ترکی و سراج کذا فی الغیاث اور یہ
دونون وزن اُسی طرح ہین جس طرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے ہم یطھر
محذوف بر ینگونہ بیت اے یار گرامی * آخر تو کجائی * واین در حکم یک مصرع نیست وکوتاہ
ترین وزنہاے ہزج است ست وزن اُنیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنے فعولن
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے اے یار مفعول گرامی فعول آخرت مفعول کجائی فعولن
اور یہ ایک مصراع مثمن کے حکم مین نہین ہے اس واسطے کہ یہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ
سے نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اس واسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتین
اس مین ہین م کت جائیکہ عروض پدید نبود و ضرب ازل یعنے فعول بر ینگونہ شعر یکبارہ چنین جاہل
و خونخوار مباش * کا عروض ہمان و ضرب مجبوب بر ینگونہ بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا *
کب عروض ہمچنان و ضرب فاع وماقبلش سالم بر ینگونہ بیت مشتاب برفتن صنما تختے باش *
رج عروض ہمچنان و ضرب فع بر ینگونہ بیت دانی کہ دلم از سر تو کے گردد * واین ہمہ چہار یک
وزن است بروزن یک مصرع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چہار است وانچہ ازین وزنہا
مانند یک مصرع مثمن مست متاخران استعمال کمتر کنند و قدما بران شعر بسیار گفتہ اند ست
بیسوان وزن وہ کہ عروض اُس کا ظاہر نہو یعنے بیت مُعقّد ہو اور رکن عروض کچھ داخل مصرع اول
اور کچھ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اس طرح بیت یکبارہ چنین جاہل و خونخوار
مباش * لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اُس کی یہ ہے یکبار مفعول چنین جاہ
مفاعیل لخونخار مفاعیل مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید اور ضرب مجبوب
یعنے فعل اس طرح بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا * نون نشود کا شامل مصرع اول تقطیع یہ
ہے دانیکہ مفعول دلزتون مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی
یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ماقبل اُس کے رکن سالم اس طرح بیت مشتاب برفتن
صنما تختے باش * صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہ ہے مشتاب مفعول برفتنص
مفاعیل نما تختے مفاعیلن باش فاع تیئیسوان وزن عروض وہی یعنے ناپدید اور ضرب فع مخنق یعنی

اس طرح بیت وانی کہ دلم از سر تو کے گردد بر اراسر متعلق مصرع ثانی ہے معنے یہ کہ تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہین تقطیع یہ ہے دانیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل ز تو کے گر مفاعیلن دو دفع اس جگہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑھا اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نہ کیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے لکھی ہے دانیکہ مفعول دلم سیر مفاعیل ز تو کیگر مفاعیلن دو دفع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ است زیراکہ عروض درین شعر ناپدید نیست جزوے از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ اور یہ چارون یعنے وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہے ایک مصراع ترانہ کے وزن پر پس حقیقت مین اوزان مربعات چار ہین کس واسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے آخر جو وزن کہ اوزان مربعات مین مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن مین شعر بہت کہے ہین ہم وایشان ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے مے شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہاے معقد از اشعار تازیان کہ آنرا منتصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت مے گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم مے شمردہ اند اما بنزدیک متاخران چون مربعات این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعے میشمرند و رباعی را دو بیتی میخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرطے نہندست اور قدما ہر مصرع مربع مین قافیہ لاتے ہین اور اُس کو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے رجز چہار رکنی کی فارسی مین کہ ایک بیت مربع اُس کی بجاے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے اور ایک بیت مثمن مین چار قافیے لاتے ہین یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اُس مین تنصیف معین نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اُس مین عروض کچھ شامل مصرع اول اور کچھ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے اُسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہین اور دو بیتون کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے ترانے کو قدما نے چہار بیت قیاس کیا ہے اور اُس کو چہار بیتی کہا ہے یعنے اُس مین ہر مصرع ایک بیت ہے اور تازی مین اُسکو رباعی کہتے ہین اور چارون مصرعون مین قافیہ لانا واجب

جانتے ہین اما نزدیک متاخرون کے جو مربعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہین ہین یہ وزن
بھی متروک ہین اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہین اور رباعی کو دو بیتی
کہتے ہین اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہین اور اُس مین قافیہ شرط نہین جانتے ہین اور خصی لغت
مین خصیہ کردہ کو کہتے ہین مناسبت ظاہر ہے ہم و بدانکہ رکن دوم از مثمنات کہ چہار خانہ
نبود واز مسدسات و مربعاتے کہ دو نیمہ نشود روا بود کہ مقبوض استعمال کنند و باشد کہ خوشتر آید
و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہمچنان بودست اور معلوم ہو کہ رکن دوم مثمنات
مین جس وقت چہار خانہ نہون یعنے مسمط نہون کس واسطے کہ مسمط مین ارکان برابر اور ہموزن لازم
ہین اور مسدسات اور مربعات مین جس وقت دو نیمہ نہون یعنے مسجع نہون کس واسطے کہ مسجع
مین ارکان برابر اور ہموزن لازم ہین تو روا ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کرین یعنے مفاعلن
لائین اور یہ یعنے رکن دوم کا مقبوض لانا کبھی خوشنما ہوتا ہے اور سوا ترانے کے جب رکن
دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے مین برابر لائین اختلاف نکرین اور رباعی کا حال محقق
خود بیان کرتے ہین ہم اما در ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیک دگر روا بود و میان یا و نون معاقبہ
بود و در ہمہ مواضع تسکین اوسط روا بود و خلطش با تحریک ہم روا بود و بدین سبب رکن دوم ترانہ
مقبوض مخنق و غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید و رکن سوم مکفوف مخنق و غیر مخنق شاید بران
تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تخنیق صورت نہ بندد و
رکن چہارم ازل مخنق و غیر مخنق و مجبوب مخنق و غیر مخنق شاید پس از ازدواج این شش وجہ با چہار
وجہ رکن چہارم بست و چہار وجہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند ست لیکن ترانے مین
خلط مقبوض یعنے مفاعلن اور مکفوف یعنے مفاعیل کا بیک دگر روا ہے اور درمیان یا اور نون
کے مفاعیلن مین معاقبہ ہے یعنے وہ دونون ساکن دونون سببون کے ساتھ ہی گر نہین سکتے
اور جملہ مواضع مین تسکین اوسط روا ہے یعنے جہان تین متحرک واقع ہون وہان حرف اوسط
کو ساکن کر سکتے ہین اور خلط تسکین کا ساتھ تحریک کے بھی روا ہے یعنے ایک جگہ مسکن
ہو اور ایک جگہ محرک اس مین کچھ قباحت نہین اور اسی جہت سے رکن دوسرا ترانے کا
مقبوض مخنق یعنے فاعلن اور غیر مخنق یعنے مفاعلن اور مکفوف مخنق یعنے مفعول اور غیر مخنق

یعنے مفاعیل لائق ہے اور رکن سوم مکفوف مخنق ہے یعنے مفعول اور غیر مخنق یعنے مفاعیل لائق
ہے بشرطیکہ رکن دوم مکفوف یعنے مفاعیل ہو لیکن اُس صورت مین کہ رکن دوم مقبوض ہو
یعنے مفاعلن تخنیق ممکن نہوگی کس واسطے کہ جس رکن مین تخنیق کرتے ہین ماقبل اُس کا حرف متحرک
ہوتا ہے اور مفاعلن اور فاعلن مین نون ساکن واقع ہوا ہے پس تخنیق نہوسکے گی اور رکن چہارم
ترانے کا ازل مخنق یعنے فاع اور غیر مخنق یعنے فعول اور مجبوب مخنق یعنے فع اور غیر مخنق یعنے فعل
چاہیے پس ان چھ وجہون کی آمیزش سے ساتھ چار وجہون رکن چہارم کے چوبیس وجہین حاصل
ہوتی ہین کہ اُن کو اوزان ترانہ کہتے ہین چھ وجہین یہ ہین کہ رکن دوم فاعلن یا مفاعلن یا مفعول یا
مفاعیل ہو اور رکن سوم مفعول یا مفاعیل ہو اور چار وجہین یہ ہین کہ رکن چارم فاع یا فعول یا فع
یا فعل واقع ہو اور معلوم ہو کہ ارکان اوزان رباعی کے دس ہین پہلا مفاعیلن سالم دوسرا مفاعلن
مقبوض تیسرا مفاعیل مکفوف چوتھا مفعول اخرم پانچوان مفعول اخرب چھٹا فاعلن اشتر
ساتوان فعول ازل آٹھوان فعل مجبوب نوان فاع ازل مخنق دسوان فع مجبوب مخنق اور چوبیس وجہین
اوزان ترانے کی جو حاصل ہوتی ہین تفصیل اُن کی یہ ہے جو لکھی جاتی ہے۔

۱ مفعول مفاعیلن مفعول فعل۔	۹ مفعول مفاعیل مفاعیل فعل	۱۷ مفعولن فاعلن مفاعیل فعل
۲ مفعول مفاعیلن مفعول فعول	۱۰ مفعول مفاعیل مفاعیل فعول	۱۸ مفعولن فاعلن مفاعیل فعول
۳ مفعول مفاعیلن مفعولن فع	۱۱ مفعول مفاعیل مفاعیلن فع	۱۹ مفعولن فاعلن مفاعیلن فع
۴ مفعول مفاعیلن مفعولن فاع	۱۲ مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع	۲۰ مفعولن فاعلن مفاعیلن فاع
۵ مفعول مفاعلن مفاعیل فعل	۱۳ مفعولن مفعولن مفعول فعل	۲۱ مفعولن مفعول مفاعیل فعل
۶ مفعول مفاعلن مفاعیل فعول	۱۴ مفعولن مفعولن مفعول فعول	۲۲ مفعولن مفعول مفاعیل فعول
۷ مفعول مفاعلن مفاعیلن فع	۱۵ مفعولن مفعولن مفعولن فع	۲۳ مفعولن مفعول مفاعیلن فع
۸ مفعول مفاعلن مفاعیلن فاع	۱۶ مفعولن مفعولن مفعولن فاع	۲۴ مفعولن مفعول مفاعیلن فاع

ح قولہ این شش وجہ کہ حاصل شدہ است از ضرب چہار وجہ رکن دوم یعنے مقبوض مخنق و
غیر مخنق و مکفوف مخنق و غیر مخنق یا دو وجہ رکن سوم یعنے مکفوف مخنق و غیر مخنق تم کلامہ اتنا سمجھ مین نہ آیا
کہ جب چار کو دو مین ضرب دیجیے آٹھ ہوتے ہین نہ چھ چوبیس کا نکلنا کیسا ہم واین بحر را

خاصیتے ست وآن آنست کہ در وی از دوازدہ سبب خفیف مصراعی افتد بدینگونہ شعر اے دلبر دل شدہ خوش جان ہم شد زو خوشتر ✤ و این وزن اول مثمن است کہ رکن آخر سالم است و اگر یک یک سبب از وی افگنی وزنے دیگر شود ہم از اوزان این بحر تا انگاہ کہ پنج سبب بماند مصراعے بود از مربع این بحر بدینگونہ شعر اے دلبر دل شد و ہم بسبب تسکین متحرکات است پس ہشت وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہر یکے بردیگرے بیک سبب خفیف باشد ــــہ اور اُس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اس مین بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع آتا ہے جیسا کہ مرقومہ متن ہے وزن اُس کا یہ ہے مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن اور یہ وہی وزن اول اخرب مثمن ہے کہ رکن آخر اُس کا سالم ہے یعنی مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جسکی مثال یہ تھی مصرع اے دلبر جادو وش و اے فتنۂ اہرمن ✤ پس جب ارکان مخنق ہونگے بروزن مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن چار بار ہو جائیگی پس اگر ایک ایک سبب ان سببون سے گرائے تو ایک وزن اور پیدا ہوتا جاے اس بحر کے اوزان سے بھی اور تسکین متحرکات سے بھی یہان تک کہ پانچ سبب رہجائین وہ ایک مصرع ہو مربع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور مرقومہ متن ہے اور وزن اُس کا مفعولن فعلن پس آٹھ وزن حاصل ہوتے ہین اس ترتیب سے کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اخرب مثمن یہ وزن ہے مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیلن جب ایک سبب کم ہو یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعولن مصرع اُس کا ــــہ صد سال بامید سلامے وپیامے ✤ اور جب دو سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیل فعل مصرع اُس کا ــــہ با این ہمہ درراہ تو گر خاک شوم ✤ اور جب تین سبب کم ہوان یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مفاعیلن مصرع اُس کا ــــہ تا کے بود اے کودک سنگین دل ✤ اور جب چار سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعولن مصرع اُس کا ــــہ کس نیست جگر خوار تر از من ✤ اور جب پانچ سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل فعل مصرع اُس کا ــــہ با تو نتوان گفت سخن ✤ اور جب چھ سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفاعیل مصرع اُسکا ــــہ اکنون کہ چنین زارم ✤ اور جب سات سبب کم ہون یہ وزن ہو مفعول مفعولن مصرع اُس کا ــــہ اے یار گرامی ✤ اور علی ہذا القیاس اوزان مخنق کہ مساوی وزن مفعول فعولن کا یہ مصرع ہے ــــہ

اے دلبر دل شد ٭ کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنے مفعولن فعلن ہم رجز و این بحر ہم در ہر دو
لغت مستعمل ست و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود در بنا وافی و مجزو و مشطور
و منہوک بکار دارند و ایک عروض و دو ضرب باشد و بر پنج وزن آید دو وافی و یکے مجزو و یکے
مشطور و یکے منہوک و بیتہایش اینست ت یہ بحر بھی دونون لغت یعنے عربی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اُس کی دائرہ تازی مین مستفعلن چھ بار ہے اور استعمال مین اُس کو وافی
اور مجزو اور مشطور اور منہوک لاتے ہین اور اُس کا ایک عروض یعنے سالم اور دو ضرب ہین یعنے
سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہین اور پانچ وزنون پر آتی ہے دو وافی یعنے مسدس اور ایک
مجزو یعنے مربع اور ایک مشطور یعنے تین رکن دونون مصرعون مین اور ایک منہوک یعنے دو
رکن دونون مصرعون مین اور بیتین اُس کی یہ ہین م اشعر دارٌ لسلمیٰ اِذْ سُلَیْمیٰ جَارَۃٌ ٭
قفرٌ تریٰ آیاتُہا مِثْلَ الزَّبُرْ ٭ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا شعر عروض اور ضرب
دونون سالم یعنے مستفعلن جیسا کہ مرقومۂ متن مین معنی اُس کے یہ ہین کہ یہ گھر معشوقہ سلمیٰ کا ہے
جبوقت سلمیٰ ہمسایہ اُس کی تھی خالی دیکھتا ہے تو نشان اُس کے مثل کتاب کے کہ دال پر
نویسندہ ہے تقطیع یہ ہے دارن لسل مستفعلن ما اذ سلے مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفر
ترا مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثلز زبر مستفعلن م ب شعر القلب منہا مستریحٌ سالمٌ ٭
القلبُ منّی جاہدٌ مجہودٌ ٭ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است ت
دوسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اُس کا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنے مفعولن معنے یہ
ہین دل اُس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میرا تعب اور بلا مین ڈالا گیا ہے مستریح
بالضم طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے تقطیع
القلب من مستفعلن ہا مستری مستفعلن حن سالمن مستفعلن القلب من مستفعلن نی جاہدن مستفعلن مجہو
مفعولن یہ دونون وزن وافی ہین م ج شعر قَدْ ہَاجَ قَلْبِیْ مَنْزِلٌ ٭ مِنْ اُمِّ عَمْرٍو مُقْفِرٌ ٭
و این مجزو است و عروض و ضرب سالم ت تیسرا شعر کہ مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب
اُس مین دونون سالم ہین یعنے مستفعلن معنے یہ ہین جوش مین لایا دل میرا گھر کہ مادر عمرو سے خالی
ہے تقطیع یہ ہے قد ہاج قل مستفعلن بی منزل مستفعلن من اُم عم مستفعلن رن مقفر

مستفعلن اور یہ مجزو ہے م وشعر ماہاج احزانا ✤ وشجوا قد شجا ✤ و این مسطور است و عروضش ضربش باشد و صدرش ابتدایش ت چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہ مشطور ہے یعنے تین رکن دونون مصرعون مین ہین اور عروض اُس کا ضرب اُسکی ہے اور صدر اُس کا ابتدا اُس کی یعنے عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا مین مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونون مصرع اس کے بجاے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہین عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر اور ابتدا بھی ایک سے معنے شعر کے یہ ہین کون چیز بیجان مین لائی حزنون کو اور رنج کو یا حاجت کو کہ اُس نے محزون کیا شجو بالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہگین کرنا منتخب سے تقطیع یہ ہے ماہاج اح مستفعلن زانن وشج مستفعلن ون قد شجا مستفعلن م ہ شعر یالیتنی فیہا جذع ✤ و این منہوک ست مانند مشطور و حشو ندارد ت پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہ منہوک ہے یعنے نصف مجزو مربع مانند مشطور کے یعنے اس مین بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک ہے فرق اتنا ہے کہ حشو نہین رکھتی ہے بخلاف مشطور کے معنے یہ ہین کاشکے ہوتا مین اُس زمانے مین جوان یہ قول ورقہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ رضؓ کا ہے کہ اُس نے جب حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سُنا کہا کہ کاش ہوتا مین جوان اور اعانت تمھاری کرتا تقطیع یہ ہے یالیتنی مستفعلن فیہا جذع مستفعلن جذع بفتحتین جوان نو و تازہ منتخب سے م و عبد الصمد بن معذل رجزے گفتہ است و ہر بیتے ازان رکنے برینگونہ شعر قالت حبل ماذا المخجل ہذا الرجل حین احتفل اہدے البصل ✤ و حکم این حکم شعرہاے است کہ بزیادت از ارکان مستعمل گفتہ اند بہ تکلف ت اور عبد الصمد پسر معذل نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اُس مین ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنے یہ ہین کہ کہا مسماۃ حبل نے یہ کیا خجالت ہے کہ اس مرد نے محفل کی اور ہدیہ کیا پیاز کو تقطیع قالت حبل مستفعلن ماذ نخجل مستفعلن ہاذر رجل مستفعلن حین حتفل مستفعلن اہدا بصل مستفعلن پس حکم ان شعرون کا حکم اُن شعرون کا ہے کہ زیادہ ارکان مستعملہ سے کہے ہین بتکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز بفتحتین ایک نوع ہے شعر کو تا ہے خلیل کہتا ہے کہ رجز داخل شعر نہین ہے بلکہ وہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کذا فی المنتخب م و بطریق زحاف در ہمہ رکنہا خبن وطی و خبل روا بود و در ضرب مقطوع خبن بیش وا

نبود و رکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمده است و خلیل آنرا در عدد نیاورده ست اور
بطریق زحاف کے سب رکنون مین خبن یعنے مفاعلن اور طی یعنے مفتعلن اور خبل یعنے فعلتن
روا ہے اور ضرب مقطوع مین یعنے جب ضرب مفعولن ہو خبن سے زیادہ روا نہین ہے یعنے
ضرب بجاے مفعولن فعولن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنے تین رکن کی بیت مین مقطوع یعنے
مفعولن اور مخبون مقطوع یعنے فعولن بہت آیا ہے اور خلیل نے اُسکو شمار نہین کیا ہے اسواسطے
کہ خلیل قائل مشطور مثلث کا نہین ہے اور شعر نزدیک اُسکے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض
اور ضرب رکھتا ہو یہ بات مثلث پر صادق نہین ہے ہان مثنے پر البتہ صادق ہے لہذا خلیل قائل
اُس کا ہوا ہے کذا فی المفتاح م واما بپارسی اصل این بحر در دائرہ مستفعلن ہشت بار در دائرہ باشد
و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنے مثمن و مسدس و
مربع و مثنے آوردہ اند و بر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کمتر اعتبار کنند و سالم
و مطوی را چہار عروض و دہ ضرب آوردہ اند و بر سی وزن نہادہ و با مخبون بہم جملہ پنج عروض
و دوازدہ ضرب باشد و بر چہل و چہار وزن باشد ت واما فارسی مین اصل اس بحر کے دائرے
مین مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی اور ہر ایک کو
ان مین سے وافی اور مجزو اور مشطور اور منہوک یعنے مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے
لائے ہین اور وجہ تفسیر کی یہ ہے تا مجزو اور مشطور اور منہوک عرب کا گمان ہو اور مشطور
عرب کہ مثلث ہے یعنے تین رکنون کی بیت ہے اُس وزن مین بھی شعر کہے ہین اور
مخبون کو کہ قسم دوم ہے کمتر استعمال کرتے ہین اور سالم اور مطوی کے چار عروض اور
دس ضربین لائے ہین اور تیس وزنون پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملاکر پانچ عروض اور
بارہ ضربین ہین اور چوالیس وزنون پر آتی ہے م رجز سالم عروضیان گفتہ اند این نوع
را دو عروض و پنج ضرب ست و بر پانزدہ وزن آمدہ چہار مثمن و چہار مسدس و پنج مربع و
یکے مثلث و یکے مثنے باین تفصیل مثمنات ست رجز سالم عروضیون نے کہا ہے کہ اس
نوع کے دو عروض ہین یعنے سالم مستفعلن یا مذال مستفعلان اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان
اور پانچ ضربین ہین یعنے سالم اور مذال اور اعرج اور مقطوع اور مرفل مستفعلاتن اور پندرہ وزنون پر

آتی ہے چار مثمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک مثنے اگرچہ قیاس چاہتا
ہے کہ پچاس ہوں اسواسطے کہ جب دو کو پانچ مین ضرب دیجیے دس ہون اور جب دس
کو پانچ بار لیجیے پچاس ہون تفصیل اُن پندرہ کی یہ ہے مثمنات ھم ا عروض سالم یا مذال
اور ضرب مذال ب عروض ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو بحقیقت یک وزن است و حکم
مذال درین وزن ہمان است کہ حکم مسبغ در ہزج مثمن چہ این وزن در درازی و تمامی مساوی آن
است و مثال این وزن چنین باشد بیت اے دولت تو سود ما وے خشم تو ما را زیان ٭ سود تو
ہمیشہ پا بہا لیکن زیانت رایگان ٭ و مسمط چہار خانہ برین وزن خوش آید ست پہلا وزن
عروض سالم یعنے مستفعلن یا مذال یعنے مستفعلان اور ضرب مذال یعنے مستفعلان دوسرا
وزن عروض وہی یعنے سالم یا مذال اور ضرب سالم اور دونون وزن حقیقت مین ایک ہین اسلیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب مین وزن مختلف نہین ہوتا اور حکم مذال کا اس
وزن مین وہی ہے جو حکم مسبغ کا تھا ہزج مثمن مین اسواسطے کہ یہ وزن درازی اور تمامی مین برابر
اُس کے ہے اگر مذال لائین گے بیت دائرے سے نکل جائے گی مگر ایسا متاخرین نے
بہت کیا ہے اور محقق اس کو جو عیب لکھتے ہین بجا لکھتے ہین اور مثال اس وزن کی یون ہے
جو مرقومۂ متن ہے اور پا بہا بیت مذکور مین یعنے قیمتی تقطیع بیت مذکور اس طرح اے دولتے مستفعلن
تو سود ما مستفعلن وے خشم تو مستفعلن ما را زیان مستفعلن سود ت ہمے مستفعلن شا پا بہا مستفعلن
لیکن زیا مستفعلن نت رایگان مستفعلن اس مثال مین اگر الف و نون کو بجاے ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے ورنہ مثال مذال کی اور چونکہ دونون وزن واحد ہین ایک مثال کافی ہے
بلکہ مذال بیجا ہے کہ بیت دائرے سے نکل جاتی ہے لہذا محقق نے مثال بھی اُس کی نہ لکھی
اور مسمط چہار خانہ اس وزن مین خوشنما ہے مثال مسمط کی بیت خسرو غریب است و گدا افتادہ
در شہر شما ٭ باشد کہ از بہر خدا سوئے غریبان بنگری ھم ج عروض سالم اور ضرب اعرج بیگونہ
بیت آگہ شوم از بوسے خوش بے آنکہ کس گوید مرا ٭ گر بگذرد د نخواہ مین پیش ورم شبگیران ٭
ست تیسرا وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب اعرج یعنے مفعولان بہ تسکین لام
مستفعلن جیسے بیت مرقومۂ متن مین معنے بیت کے یہ مین کہ بے اطلاع آگاہ ہو جاؤن مین جو

خوشی سے اگر معشوق میرا میرے دروازے کی طرف سے گذرے وقت صبح یا آخر شب

تقطیع یہ ہے آگہ شوم مستفعلن از بوے خش مستفعلن بے آنکہ کس مستفعلن گوید مرا مستفعلن گر بگذر

مستفعلن دلخواہ من مستفعلن پیشی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہ مفعولان بجاے

مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر بمعنے شب و بمعنے سحرگاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا رات

کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے برہان اور مصطلحات اور رشیدی اور بہار عجم سے کذا فی الغیاث

شبگیران الف و نون صفت است و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و معنیش شبینہ راہرو و صاحب

میزان سعنے شبگیران کہ صبحگاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہرگاہ شبگیران بمعنے سحرگاہ لغت

مین آیا ہے جیسا کہ مذکور ہوا کیونکر محض غلط ٹھہرا م   عروض مقطوع یا اعرج و ضرب ہمچنان بریں گونہ

بیت تا کے کنی ما ہا ستم بر عاشق بیچارۂ ٭ روزے بود کز جور تو گردد ز شہر آوارۂ ٭ و متاخران

برین دو وزن شعر کم گویند ست چوتھا وزن عروض مقطوع یعنے مفعولن یا اعرج یعنے مفعولان

اور ضرب اُسی طرح یعنے مقطوع یا اعرج جیسا کہ بیت مثال مرقومۂ متن ہے لفظ ماہا بمعنے

اے ماہ اور ماہ سے مراد معشوق ہے تقطیع یہ ہے تا کے کنی مستفعلن ما ہا ستم مستفعلن بر عاشقے

مستفعلن بیچارۂ مفعولن روزے بود مستفعلن کز جور تو مستفعلن گردد ز شہ مستفعلن ر آوارۂ مفعولن

اور متاخرون نے اس وزن سوم اور چہارم مین شعر کمتر کہے ہین م مسدس سالم ٭ عروض

سالم یا مذال و ضرب مذال مثالش بیت تا کے مرا گوئی کہ از من باش دور ٭ گر دور باشم از

تو چون باشم صبور ٭ و عروض ہمان و ضرب سالم و بہ حقیقت ہمان است ست پانچوان وزن

عروض سالم یعنے مستفعلن یا مذال یعنے مستفعلان اور ضرب مذال یعنے مستفعلان شعر مثال کا

مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے تا کے مرا مستفعلن گوئی کہ از مستفعلن من باش دور مستفعلان

گر دور با مستفعلن شم از تو چہ مستفعلن باشم صبور مستفعلان وزن چھٹا عروض وہی یعنے سالم یا

مذال اور ضرب سالم اور یہ حقیقت مین وہی ہے اسواسطے کہ افزونی ایک ساکن کی مغیر

وزن نہین ہے لہذا مثال بھی اُس کی علحدہ نہ لکھی م ز عروض سالم و ضرب اعرج عروض سالم

و ضرب مقطوع و ہر دو یکے است مثالش بیت ہرگز نہ کردم با تو جانان من بدی ٭ پس

چونکہ از منکی نیم برخوردار ٭ ست ساتوان وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب اعرج

یعنے مفعولان وزن آٹھوان عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن اور یہ دونون وزن ایک ہین کہ افزونی حرف ساکن سے وزن نہین بدلتا مثال متن مین مرقوم ہے اور لفظ چون مثال مین بمعنے چرا ہے تقطیع اُس کی یہ ہے ہرگز نگر مستفعلن دم باتجا مستفعلن ثامن بدی مستفعلن پس چو کہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن برخوردار مفعولان اور چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے ہم مربعات ط عروض سالم یا مذال وضرب مرفل مثالش رودکی گوید شعر اے دل بہ تیز آتش پری ٭ یا زیر چنگال عقابی ٭ ت مربعات نوان وزن عروض سالم یعنے مستفعلن یا مذال یعنے مستفعلان اور ضرب مرفل یعنے مستفعلاتن مثال مین رودکی کا شعر مرقومۂ متن ہے معنے شعر کے یہ ہین کہ اے دل آتش تیز عشق مین پرواز کرتا ہے تو یا چنگل عقاب مین ہے کہ وہ تجھکو اُڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہ ہے اے دل بتے مستفعلن ز آتش پری مستفعلن یا زیر چن مستفعلن گالے عقابی مستفعلاتن اس جگہ صاحب حاشیہ لکھتا ہے ح لیکن مخفی نماند کہ مرفل از فروع مستفعلن در عربی و فارسی در ما سبق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان مرفل مین پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفاعلن افتد و خاص بود بوزن مجزو اور فروع متفاعلن مین بھی متفاعلاتن اور مستفعلاتن اور مفاعلاتن اور مفتعلاتن کو لکھ کر لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود بکامل پس جب ترفیل اہل عرب کے نزدیک کامل مین مخصوص ہوا فروع مستفعلن مین مرفل بطور عربی کیون لکھتے مگر فارسی ہین کہ بتقلید اہل عرب مستفعلن ہین خلاف قیاس ترفیل لائے ہین اُسکا شعر محقق نے لکھدیا مراد یہ کہ یہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آیندہ اسی بحر مین لکھتے ہین کہ سوائے وانچہ گفتہ اند از جہت تتبع عرب گفتہ اند ہم ی عروض ہمچنان است و ضرب مذال یا عروض ہمچنان و ضرب سالم و ہر دو یک حکم دارد مثالش شعر اے دلبر آزادہ خو ٭ تا کے عتاب و جنگ تو ٭ ت دسوان وزن عروض وہی یعنے سالم یا مذال اور ضرب مذال یعنے مستفعلان گیارھوان وزن عروض وہی یعنے سالم یا مذال اور ضرب سالم یعنے مستفعلن اوزان دونونکا ایک حکم ہے یعنے وزن واحد ہین لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اُسکی یہ ہے اے دلبری مستفعلن ازاد خو مستفعلن تاکی عتا مستفعلن بو جنگ تو مستفعلن م سیب عروض سالم یا اعرج وضرب اعرج برینگونہ شعر ناخوردہ بادہ چشم تو ٭ گوئی چرا شد مخمورہ ٭ ت بارھوان وزن عروض یعنے سالم مستفعلن

یا اعرج یعنی مفعولان اور ضرب اعرج یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
تا خوردہ یا مستفعلن وا چشم تو مستفعلن گوئی چرا مستفعلن شد مخمور مفعولان ہم تیج عروض سالم
یا مقطوع و ضرب مقطوع برینگونہ بیت گر یار دیگر داری ٭ زان آیدم دشواری ٭ ست
تیرھوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا مقطوع یعنی مفعولن و ضرب مقطوع یعنی
مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن مین لکھا ہے تقطیع اُس کی یہ ہے گر یار دی مستفعلن گر داری
مفعولن زان آیدم مستفعلن دشواری مفعولن ہم مثلث پدید بدیع بلخی برین وزن قصیدہ گفتہ
است کہ اولش این ست بیت نو شد جہان زین نوبہار و سال نو ٭ و بعرب تشبیہ کردہ و کسے
دیگر برین وزن نگفتہ است ست مثلث چودھوان وزن بدیع بلخی نے اس وزن مین قصیدہ
کہا ہے جیسا کہ شعر اول اُس کا متن مین لکھا ہے اور عرب سے تشبیہ کیا ہے اور کسی اور
نے اس وزن مثلث مین نہین کہا ہے تقطیع نو شد جہا مستفعلن زین نوبہا مستفعلن رو
سال نو مستفعلن ہم مثنی یہ بیت بدخو بتے بر کیمیا ست مثنی یعنی مصرع ایک رکن کا
اور بیت دو رکن کی پندرھوان وزن بیت اُس کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے معنے بیت کے
یہ ہین کہ معشوق بدخو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یا مراد کیمیا سے حسن خواہ تدبیر صائب ہو
تقطیع یہ ہے بدخو بتے مستفعلن بر کیمیا مستفعلن ہم و مستقل بنزدیک متاخران ازین جملہ
وزن اول بیش نیست و باقی از جہت تتبع شعر عرب گفتہ اند و مسدس سالم و یا مربع از
دیگران بہتر باشد ست اور مستقل نزدیک متاخرون کے ان سب وزنون سے اول بہت
ہے یعنی مثمن وافی اور باقی جو کچھ کہا ہے بجہت تتبع عرب کے کہا ہے اور مسدس سالم و یا مربع
سالم اور وزنون سے بہتر ہے ہم و ہم بدیع بلخی گفتہ است قصیدۂ مجاوبات عبد الصمد بن المعذل ہر
بیت از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یا در سفر ٭ یا در حضر دیدی پسر زو خوبتر
ست اور بدیع بلخی نے ایک قصیدہ کہا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل مین کہ ہر بیت اُسکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہ ہے جیسا کہ متن مین لکھا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
و قس علی ہذا ہم رجز مخبون ہمہ ارکان مخبون بود و عروضیان بازای ہر بیتے از سالم بیتے از مخبون
بیارند مگر آنکہ ضربش مرفل باشد و اعرج و مقطوع بے خبن آورند و ہمہ تکلفے بود و از ہمہ بہتر مثمن

یا مسدس باشد ہمہ ارکان مخبون بیت دو دیدہ دارم از سرشک غرقہ گشتہ اے صنم ❊ ولیک ز آتش دلم بماندہ خشک ہر دو لب ❊ و باقی برین قیاس ت رجز مخبون اس مین سب ارکان مخبون ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت مخبون لاتے ہین مگر وہ وزن کہ ضرب اُس کی مرفل یعنے مستفعلاتن اور احرج یعنے مفعولان اور مقطوع یعنے مفعولن ہو اُنکو بے خبن لاتے ہین اور یہ سب تکلف سے خالی نہین اور سب اوزان سے بہتر مثمن یا مسدس ہے مثال ہمہ ارکان مخبون کی جیسے محقق علیہ الرحمہ نے لکھی ہے تقطیع اُس کی یہ ہے دو دیدہ دا مفاعلن رمز سرش مفاعلن کغرقہ گش مفاعلن تا اے صنم مفاعلن ولیک ز ا مفاعلن تشی دلم مفاعلن بماند خش مفاعلن کہر دلب مفاعلن اور باقی اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے ہین اُتنے ہی وزن رجز مخبون کے بھی آتے ہین مگر جہان ضرب مرفل اور احرج اور مقطوع پڑتی ہے اُس کو بے خبن استعمال کرتے ہین باقی ارکان مخبون مگر شرح مین یہ عبارت لکھی ہے ش باید دانست کہ مرفل و احرج و مقطوع کہ در مخبون نیاید پس دوازدہ ماندہ و دو وزن مثلث و مثنٰی ہم در نیاید پس باقی ماندہ دہ وزن براے مخبون چہار از مثمنات و دو از مسدسات و چہار از مربعات تم کلامہ فتامل م رجز مطوی ہمہ ارکان مطوی بود و عروضیان باز اے ہر بیتے از سالم بیتے ہمہ ارکان مطوی گویند و مرفل را ہم مثالے بیاورند و این وزن از مخبون خوشتر بود مثالش از مثمن بیت تا سفرے شد بت من جان و دلم شد سفری ❊ روز و شب از فرقت او پیشۂ من نوحہ گری ❊ ت رجز مطوی اس مین سب ارکان مطوی یعنے مفتعلن ہوتے ہین اور عروضی بمقابلے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہین کہ اُس مین سب رکن مطوی ہوتے ہین اور مرفل کی مثال لاتے ہین اور یہ وزن مخبون سے خوشتر ہے مثال مثمن کی جیسی متن مین لکھی ہے سفری بمعنے مسافر تقطیع یہ ہے تا سفری مفتعلن شد بت من مفتعلن جان دلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز و شب مفتعلن فرقت او مفتعلن پیشۂ من مفتعلن نوحگری مفتعلن م مثالش از مسدس بیت اے صنم از عشق تو بیمار شدم ❊ تو نکنی ہیچ بکارم نظرے ❊ ت مثال مسدس کی جیساکہ متن مین لکھی ہے تقطیع اُسکی یہ ہے

صفنر مفتعلن عشق تبی مفتعلن مار شدم مفتعلن تو نکنی مفتعلن ہیچ بکا مفتعلن رم نظرے مفتعلن ہم و تسکین
اوسط ہمہ جا روا دارند و آنگاہ میان ضرب اعرج و ضرب مطوی مذال مسکن و میان ضرب مقطوع
و ضرب مطوی مسکن فرق نماند و در عدد ضرب خبط لازم آید و اینجا ہم ابیات از اسباب متوالی برخیزد
اما نہ بران ترتیب کہ در ہزج ست اور تسکین اوسط سب جگہ جائز رکھتے ہین یعنے تین متحرک
متوالی مفتعلن مین اوسط کو ساکن کرکے بروزن مفعولن کہتے ہین پس اُس وقت یعنے وقت
تسکین اوسط سہ متحرک متوالی مفتعلن کے درمیان ضرب اعرج یعنے مفعولان اور ضرب مطوی
مذال مسکن یعنے مفعولان اور درمیان ضرب مقطوع یعنے مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنے مفعولن
کے فرق نہین رہتا اور عدد ضرب مین خبط لازم آتا ہے یعنے کچھ امتیاز بیکدیگر نہین رہتا اس جہت
سے مطوی کو ساتھ مقطوع اور اعرج کے نہین لاتے اور یہان بھی بیتین اسباب متوالی سے
پیدا ہوتے ہین یعنے جب مفتعلن سب جگہ مسکن ہو کر مفعولن مفعولن ہوا تمام بیت مین اسباب
جمع ہوگئے لیکن نہ اُس ترتیب سے کہ ہزج مین یعنے ہزج مین ایک ایک سبب کم کرنے سے
آٹھ اوزان ہوئے تھے اُسی وزن سے یہان وہ صورت نہین ہے م و متاخران بر مثمن این بحر
شعر گفتہ اند و باشد کہ در میان ارکان سبیتے مخبون افتد و عیبے زیادت نباشد اما تناسب نگاہ باید
داشت مثالش از شعر سنائی بیت دست کسے بر نرسد بشاخ ہو یت تو ٭ تا رگ بخیت
او ز بیخ و بن برنکنی ٭ چون رکن سوم مصراع اول مخبون آوردہ نظیرش از مصراع دوم ہم بجہت
تناسب مخبون آوردہ و در باقی قصیدہ ہیچ رکن مخبون نیست و این چنین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
ت اور متاخرون نے اس بحر کے مثمن مین شعر کہے ہین اور کبھی درمیان ارکان کسی بیت کے
رکن مخبون آجاتا ہے اور یہ عیب البتہ ہے مگر وزن مین فرق نہین لیکن تناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے
یعنے وقوع اُس کا اگر ہو تو دونون مصرعون مین ہو مثال اُسکی شعر سنائی شاعر کا ہے سنائی بفتح
نام ایک شخص کا کہ حکمت اور شاعری مین مرتبہ اعلیٰ رکھتا تھا اور سنا بمعنے روشنی کذا فی الغیاث
و الکشف تقطیع شعر کی یہ ہے دست کسے مفتعلن بر نرسد مفتعلن بہ شاخ ہو مفاعلن و یت تو
مفتعلن تا رگ بخ مفتعلن بیت او مفتعلن ز بیخ و بن مفاعلن بر نکنی مفتعلن چونکہ شاعر رکن سوم مصرع
اول کا مخبون لایا مثل اُسکے رکن سوم مصرع دوم کا بھی بجہت تناسب کے مخبون لایا اور باقی قصیدے

مین کوئی رکن مجنون نہین ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا چاہیے ہُوِیَّت بہ تشدید واو و یا بہ معنے
حقیقت و ماہیت کذا فی الشعر و ہویت بضم اول و کسر واو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہٗ فوقانی مرتبہ
وحدت و ذات باری تعالے و لاہوت کشف سے کذا فی الغیاث نجیبت با لحاق یا و تاے
مصدری نجیب سے کہ بالفتح بمعنے سخی و کریم ہے کذا فی القاموس معنے بیت کے یہ ہین کہ ہاتھ
کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہین پہونچتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ نجابت
اُس کی بیخ و بُن سے اُکھاڑ کر پھینک دے توم و بعضے از متاخران مجنون و مطوی با یکدیگر
تالیف کنند و بیتے از مفاعلن و مفتعلن چہار بار یا بر عکس بکار دارند و خوش باشد مثال اول
شعر ز نیکوان لطف و کرم سزا تراز جور و ستم ✤ مدار از ین بیش تغم دل مرا ماہ رخا ✤ و اگر جاے
بنا درین ترتیب بگردد عذر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فربہ است با تو از ین قوی دلم ✤ چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلاغری ✤ گرچہ بموضع لقب مفتعلن
دوبارہ شد ✤ بحر ز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری ✤ ت اور بعضے متاخرین نے مجنون اور مطوی کو
با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنے مفتعلن مفاعلن
سے چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن مین لکھی ہے تقطیع اسکی یہ ہے
ز نیکوا مفاعلن لطف کرم مفتعلن سزا تراز مفاعلن جور ستم مفتعلن مدار ازی مفاعلن بیش تغم مفتعلن
دلے مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہ پر یہ ترتیب جاتی رہتی ہے عذر پیش کرتے ہین
جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اُس قصیدے مین کہ بترتیب دوم کہا ہے یعنے بروزن مفتعلن مفاعلن
چار بار دونون شعر خاقانی کے جو متن مین لکھے ہین تقطیع اُن کی یہ ہے کیس ہنو مفتعلن ز فربہ سر
مفاعلن با تازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چارہ چہا مفتعلن قانیگر مفتعلن کیس رسد مفتعلن بلاغری
مفاعلن گرچ بمو مفتعلن ضعے لقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن دبار شد مفاعلن بحر ز قا مفتعلن
عدہ نشد مفاعلن تا بتہا مفتعلن نا وری مفاعلن معنے یہ ہین کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہ رکن مفتعلن
دوبارہ آگیا مگر یہ بات قاعدے سے خارج نہین ہے اور کیسے کا فربہ ہونا یعنے لبریز ہونا
اُس کا زر سے اور لاغر ہونا یعنے خالی ہونا اُس کا زر سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی بجاے
مفتعلن مسکن آتا اس سے بہتر ہوتا م رمل و این بحر ہم بتازی و ہم بفارسی مستعمل است و اصلش

بتازی در دائرۂ فاعلاتن شش بار باشد و در ہشاوافی و مجزو بکار دارند آورا دو عروض و چہار ضرب
بود و بر شش وزن آید سہ وافی و سہ مجزو و بیتہا لیش اینست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی مین
مستعمل ہے اور اصل اُسکی تازی کے دائرے مین فاعلاتن چھ بار ہے اور استعمال مین وافی
اور مجزو لاتے ہین اور اُس کے دو عروض ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسرا محذوف یعنے فاعلن اور
چار ضربین ہین ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسری مسبغ یعنے فاعلیان تیسری مقصور یعنے فاعلان
چوتھی محذوف یعنے فاعلن اور چھ وزنون پر آتی ہے تین وافی اور تین مجزو اور بیتین اُسکی یہ ہین
م ا شعر اَبْلِغِ النُّعْمَانَ عَنِّي مَالُكًا + أَنَّهُ قَدْ طَالَ حَبْسِي وَانْتِظَارِي + عروض محذوف و ضرب سالم است
ت پہلا شعر جو متن مین ہے عروض اُس کا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب سالم یعنے فاعلاتن
ہے معنے یہ ہین کہ پہونچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی جیسا کہ پہونچانا خبر کا چاہیے کہ
بتحقیق طول ہوا حبس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہ ہے ابلغن نع فاعلاتن مان عنّی فاعلاتن مالکن فا علن
انّہو قد فاعلاتن طال حبسی فاعلاتن وانتظاری فاعلاتن اور مالکا بروزن مفعل مصدر بمعنی ابلاغ ہے
م و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خوانده اما مستعمل نیست ت اور اگر عروض سالم لائین خلیل نے
اُس کا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہین ہے م ب شعر مِثْلُ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّى بَعْدَكَ + الْقَطْرُ مَغْنَاهُ
وَتَأْوِيبُ الشَّمَالْ + عروض محذوف و ضرب مقصور است ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان ہے بُرد بالضم چادر مخطط منتخب ہے اور مَغنی بالفتح منزل
اور مقام اور جائے معیشت منتخب سے تاویب دنکو چلنا منتخب سے معنی یہ ہین مثل چادر کہنہ
کے نابود کیا بعد تیری باران نے مکان اُس کا اور وزیدن باد شمال نے اور لام القطر کا شمال
مصراع اول ہے تقطیع یہ ہے مثل سحقل فاعلاتن برد عففا فاعلاتن بعدکل فاعلن قطر
مغنا فاعلاتن ہو و تاذی فاعلاتن بش شمال فاعلان م ج شعر قَالَتِ الْخَنْسَاءُ
لَمَّا جِئْتُهَا + شَابَ رَأْسِي بَعْدَهَا وَاشْتَهَبْ + ہر دو محذوف ست و این ہر سہ وافی است
ت تیسرا وزن شعر جیسا کہ متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فاعلن
خنساء نام زن معنے یہ ہین کہ کہا خنسا نے کہ جس وقت سے گئی مین اُسکے یہان سپید ہوا سر میرا
بعد اس جانے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہ ہے قالتلخن فاعلاتن سار لما

فاعلاتن جیسے فاعلن شاب راسی فاعلاتن بعد ما ذا فاعلاتن وشہب فاعلن یہ تینون وزن جو بیان
کیے وافی ہین ہم ۵ شعر یا خلیلی اربعا واستخبرا رسما بعسفان + عروض سالم وضرب مسبغ است
ست چوتھا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اُس کا سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مسبغ ہے یعنے
فاعلیان خلیل بمعنے رفیق ربع بفتحتین مقیم ہونا کسی جگہ منتخب سے عسفان بالضم نام ایک موضع
کا کہ دو منزل مکہ معظمہ سے ہے اور بعضے نسخون مین بجاے رسما ربعا بھی ہے بمعنے مکان
اور سین واستخبرا کا متعلق بمصرع اول ہے معنے یہ ہین اے دو رفیقو میرے ٹھہرو اور خبر لو
آثار مکان معشوقہ کے کہ موضع عسفان مین ہے تقطیع یہ ہے یا خلیلی فاعلاتن یہ ربعا دس فاعلاتن
تخبرا رس فاعلاتن من بعسفان فاعلیان ہم ۵ شعر مقفرات دارسات + مثل آیات الزبور
ہر دو سالم است ست پانچوان شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین
یعنے فاعلاتن اور حرف را لفظ زبور مین باشباع کسرہ ہے معنے یہ ہین کہ مکانہاے
خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہین کہ دلالت کرتے ہین کاتب پر یعنے ساکنون پر تقطیع یہ ہے
مقفرا تن فاعلاتن دارسا تن فاعلاتن مثل آیا فاعلاتن تز زبوری فاعلاتن ہم ۶ شعر طالما
قرت بہم العینان من ہذا الثمن + عروض سالم وضرب محذوف است واین ہر سہ مجزو است
ست چھٹا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اُس کا سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب یعنے فاعلن
ہے عین اور عینان مین متعلق مصرع اول ہے معنے یہ ہین مدت ہوئی کہ خنک ہوئین واسطے
اُسکے دونون آنکھین میری اُس معشوقہ سے کہ نام اُس کا ثمن ہے اور بعضے نسخون مین بجاے
طالما مالما ہے اس صورت مین معنے یہ ہو لئے کہ کیا ہے ثمن کہ بسبب اُسکے آنکھین میری خنک
ہوئین تقطیع یہ ہے طالما قر فاعلاتن رت بہلعے فاعلاتن نان من ہا فاعلاتن ذث ثمن فاعلن یہ
تینون وزن مجزو کے ہین ہم و اما زحافش در ارکان خبن وکف وشکل روا بود مگر آنچہ در ضرب افتد
ومیان نون والف کہ بقاے رکن دوم وسوم محیط باشد معاقبہ باشد و ارکان باین سبب صدر یا
عجز یا طرفین یا بری شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است ست و اما زحاف اُسکی ارکان مین خبن یعنے فعلاتن
اور کف یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب مین پڑے اُس مین
کف اور شکل روا نہین ہے اور درمیان الف اور نون کے جو فاے رکن دوم سے فاے رکن

سوم تاب حیط ہین معاقبہ ہے مثلا فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور الف اول
فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فا سے رکن دوم سے فا سے رکن سوم تک اور درمیان
انکے دو جگہ معاقبہ واقع ہوا ہے یعنے دو سببون کے ساکن آخر یا سلامت رہین گے یا ایک انمین
گریگا دونون معاً نگرینگے اور ارکان معاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طرفین یا بری ہونگے جیسا کہ
قبل ازین کہا گیا ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن ہین اگر فاعلات فاعلاتن ہوگا رکن صدر کہلائیگا اور اگر فاعلاتن
فعلاتن ہوگا رکن عجز کہلائیگا اور اگر فاعلاتن فعلات فاعلاتن ہوگا رکن طرفین ہوگا اور اگر
رکن سب سلامت رہین گے بری کہلائین گے م و آما بفارسی این بحر دو نوع آید سالم و
مخبون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شمرند و ہر یکے وافی و مجزو و مشطور و منہوک یعنے
مثمن و مسدس و مربع و مثنے آوردہ اند و جملہ را ہشت عروض و چہاردہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند
بر سی و چہار وزن است ت لیکن فارسی مین یہ بحر دو نوع پر آتی ہے سالم اور مخبون اور بعضے
عروضی ان دونون کو دو بحرین جداگانہ شمار کرتے ہین اور ہر ایک کو وافی اور مجزو اور مشطور
اور منہوک یعنے مثمن اور مسدس اور مربع اور مثنے لائے ہین اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ چونتیس وزنون پر ہے م رمل سالم عروضیان این نوع را
پنج عروض و نہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند ہفدہ وزن است ہفت مثمن و پنج مسدس و چہار مربع و
یکے مثنے ت رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہین ایک سالم یعنے فاعلاتن
دوسرا محذوف یعنے فاعلن یا مقصور یعنے فاعلان تیسرا محذوف اعرج مخبون یعنے فعول یا محذوف
مقطوع مخبون یعنے فعل چوتھا محذوف مطموس یعنے فاع یا محذوف اخذ یعنے فع پانچوان مشعث
یعنے مفعولن اور نو ضربین لائے ہین ایک سالم یعنے فاعلاتن دوسری مقصور یعنے فاعلان تیسری
محذوف یعنے فاعلن چوتھی محذوف اعرج مخبون یعنے فعول پانچوین محذوف مقطوع مخبون یعنے
فعل چھٹی محذوف مطموس یعنے فاع ساتوین محذوف اخذ یعنے فع آٹھوین مسبغ یعنے فاعلیان
نوین مشعث یعنے مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہین سات مثمن اور پانچ مسدس اور چار مربع
اور ایک مثنے م مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند گریم چند نالم چند باشم
جفت اندہ • نیست کوئی ماہ روے مر مرا زین غم رہائی • ت مثمنات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونون سالم ہین یعنے فاعلاتن مثال اُسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہ ہے
چند گریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوئی فاعلاتن
ماہروئے فاعلاتن مرمرا زی فاعلاتن تم رہائی فاعلاتن ماہ روے اے ماہ روے مین وبجاے
ماہ روے ماہ رویان بھی بعضے نسخون مین ہے اور جفت اندہ یعنے صاحب اندوہم ب عروض
مقصور یا محذوف وضرب مقصور مثالش بیت مرمرا از جان ودل چیزے گرامی تر نبود * دل
بدادم روز وصلت جان دہم روز فراق * ت دوسرا وزن عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف
یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان مثال اُسکی شعر جو متن مین لکھا ہے تقطیع یہ ہے مرمرا ز
فاعلاتن جان ودل چی فاعلاتن زے گرامی فاعلاتن تر نبود فاعلان دل بدادم فاعلاتن روز وصلت
فاعلاتن جان دہم رو فاعلاتن ز فراق فاعلان م ج عروض ہمان وضرب محذوف ست وبحقیقت
ہمان وزن است ت تیسرا وزن عروض وہی یعنے مقصور فاعلان یا محذوف فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن ہے اور حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصور اور ضرب محذوف کی یہ ہے بیت نے مرا آرام در شہر و نہ در وادی قرار * ہیچو من در
عشق مجنون دگر پیدا نشد * مثال دونون محذوف کی بیت بر امید نقش رویت دست
نقاش ازل * نقش ہا بربست لیکن چون تو کمتر یافتہ م ذ عروض محذوف اعرج مخبون یا محذوف
مقطوع مخبون وضرب محذوف اعرج مخبون بر ینگونہ بیت تا کے از ہجران نگارا چند باشم ہمدرد
سنگ وآہن نیستم من چند باشم صبور * ت چوتھا وزن عروض محذوف اعرج مخبون یعنے
فعول یا محذوف مقطوع مخبون یعنے فعل اور ضرب محذوف اعرج مخبون یعنے فعول بیت مثال
کی مرقومہ متن ہے معنے یہ کہ کب تک رہو نہین اور صبر کرون مین کہ مثل سنگ وآہن کے سخت نہین
ہون تقطیع یہ ہے تا کے از ہج فاعلاتن ران نگارا فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدرد فعول سنگ آہن فاعلاتن
نیستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فعول م ہ عروض ہمان وضرب محذوف مقطوع مخبون
بر ینگونہ بیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی * ور تو زشتی کرد خواہی با تو زشتی کنم ت
پانچوان وزن عروض وہی یعنے فعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مخبون یعنے فعل شعر مثال کا
جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اُسکی یہ ہے با تو خوبی فاعلاتن کرد خاہم فاعلاتن گر تو خوبی فاعلاتن کنی

ن ورہر ی فاعلان کردھای فاعلان باز ی فاعلان ہم ل کردخوا ہم جیسے خواہم کرد اور
کرد خواہی یعنے خواہی کرد م و عروض محذوف مطموس یا محذوف اخذ و ضرب محذوف مطموس
مثالش شعر کار خویش از چاکر خود از چہ داری نزار ٭ کار خویش از رازداری از سخن چین دار ٭
ست چھٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنے فاع یا محذوف اخذ یعنے فع اور ضرب محذوف
مطموس یعنے فاع مثال اُسکی جیسا کہ متن مین ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنے کتمان اور عدم
افشا اور رازداری بمعنے مخفی داشتن معنے بیت کے یہ ہین کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیون چھپاتا ہے
اگر چھپا تو سخن چین سے چھپا تقطیع یہ ہے کار خیشتر فاعلاتن چاکر یخد فاعلاتن از چہ داری فاعلاتن زار
فاع کار خیشتر فاعلاتن رازداری فاعلاتن از سخن چی فاعلاتن دار فاع ہم ز عروض ہمان و ضرب
محذوف اخذ مثالش شعر مرد دانا راز دانا یار باید خوب ٭ گر تو دانائی ترا ہم یار دانا بہ ٭
واین چہار وزن اخیر بہ نزدیک متاخران مہجور است ست ساتوان وزن عروض
وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب محذوف اخذ یعنے فع مثال اُس کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اُسکی
یہ ہے مرد دانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گر تو دانا فاعلاتن ئی ترا ہم
فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فع اور یہ چارون وزن اخیر یعنے چہارم پنجم ششم ہفتم متاخرون
کے نزدیک مہجور یعنے متروک ہین ہم مسدسات ح عروض سالم و ضرب مسبغ
مثالش شعر اے نگارا گر تو نیکو تر نہ بینم ٭ عاجز اندر صورتت صورت نگاران ست
مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنے فاعلیان مثال جیسا کہ متن
مین ہے تقطیع اُس کی یہ ہے اے نگارا فاعلاتن گر تنیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن عاجز اند
ر فاعلاتن صورتت صو فاعلاتن رت نگاران فاعلیان اور الف نگارا یا بمعنے متکلم جیسے
ملاذا اور معاذا بمعنے ملاذ من اور معاذ من غیاث سے یا الف تنبیہ واسطے تعظیم کے
جیسے طالبا اور صابیا اور فقیرا اور جلالا یہ بھی غیاث سے ہم ط عروض و ضرب ہر دو سالم
وہمان است کہ وزن اول ست نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے فاعلاتن
اور یہ وزن وہی ہے یعنے وزن اول کس واسطے کہ زیادت یکحرف ساکن مغیر وزن نہین ہے ہم
ی عروض سالم یا مشعث و ضرب مشعث مثالش شعر چہ باشد نیک خواہت جفت اندہ ٭ ۱۰

چند باشد دوستدارت تا بازاری ** وار ز دو مشعث چنین باشد مثالش شعر چند باشم ہم
بدینسان بیچارہ ** گشتہ شادی زین دل من آوارہ ** ست دسوان وزن عروض ہمالم یعنے
فاعلاتن یا مشعث یعنے مفعولن اور ضرب مشعث یعنے مفعولن مثال اُسکی جیساکہ متن مین ہے تقطیع
اُس کی یہ ہے چند باشد فاعلاتن نیک خواہت فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن چند باشد
فاعلاتن دوستدارت فاعلاتن بازاری مفعولن اور بازاری بمعنے ذلیل اور خوار ہے اور عروض
اور ضرب مشعث کی بھی مثال متن مین ہے تقطیع اُس کی یہ ہے چند باشم فاعلاتن ہم بدینسا
فاعلاتن بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلاتن زی دلے من فاعلاتن آوارہ مفعولن یعنے شادی
میرے دل سے دور ہوئی م یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ہیں عروض
ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یک ست شعر صابری تا کے کنم در عشق تو ** راز پنہانی کون
پیدا کنم ** ست وزن گیارھوان عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب
مقصور یعنے فاعلان وزن بارھوان عروض وہی یعنے فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنے
فاعلن اور دونون وزن ایک ہین مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع اُس کی یہ ہے صابری تا
فاعلاتن کے کنم در فاعلاتن عشق تو فاعلن راز پنہا فاعلاتن نے کنو پے فاعلاتن دا کنم فاعلن اور
بعضے نسخون مین بجائے در عشق تو با درد عشق ہے اس صورت مین عروض مقصور
ہوگا م واگر عروض و ضرب فعول و فعل و فاع و فع کنند از مدید تقطیع توان کرد و از انجملہ
مستعمل بنزدیک متاخران چہارم و پنجم ست ست اور اگر عروض اور ضرب فعول مخبون محذوف
اعرج اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع محذوف مطموس اور فع محذوف اخذ کرین
مدید سے تقطیع ان وزنون کی ہوگی اور ان سب وزنون سے مستعمل نزدیک متاخرون کے
چہارم اور پنجم ہے معلوم کیا چاہیئے کہ فاعلاتن فاعلاتن فعول بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلان
ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فعل بروزن فاعلاتن فاعلن فاعلن اور فاعلاتن فاعلاتن فاع
بروزن فاعلاتن فاعلن فعلان ہے اور فاعلاتن فاعلاتن فع بروزن فاعلاتن فاعلن فعلن
ہے پس یہ چارون وزن مدید کے ہین ح اینست مراد مصنف علام اما مخفی نماند کہ فعلان
اگرچہ از فروع فاعلاتن ست لیکن در مدید واقع نمے شود تم کلامہ کیون نہین آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بحر مدید مین لکھتے ہین کہ در مجزو عروض محذوف یا مخبون محذوف و ضرب
مخبون محذوف یا ابتر بکار داشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر جزو
بجاے یک حرف ہے اور زیادت یک ساکن بھی مغیر وزن نہین ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروع فاعلاتن ست اور بحر مدید مین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے خبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہ جائز ہے اور رسالہ عبد الواسع
مین فعلان مقطوع مسبغ بحر مدید مین لکھا ہے فتأمل م مربعات تج عروض سالم و ضرب مسبغ
یہ ہر دو سالم و ہر دو یک وزن ست مثالش بیت خوبرو یا دلربایا + چونکہ باچاکر بسازی + ت
وزن تیرھوان عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب مسبغ یعنے فاعلیان اور وزن چودھوان عروض
اور ضرب دونون سالم یعنے فاعلاتن یہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے اور
اُس مین لفظ چاکر اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہ ہے کہ خوبرو یا فاعلاتن دلربایا فاعلاتن
چونکہ باچا فاعلاتن کر بسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش بیت چشم آندارم کہ گاہے +
افگنی سویم نگاہے + تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومۂ متن مین بھی عروض اور ضرب دونون سالم
ہین معلوم نہین کہ دونون شعرون مین کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی لکھنے کی کیا تھی
م یہ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یو عروض ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یک وزن
است مثالش شعر ہر کہ بدخواند ترا + از بدی ہست او بری + ت وزن پندرھوان عروض
مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان وزن سولھوان عروض
وہی یعنے فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنے فاعلن اور یہ دونون ایک وزن ہین شعر مثال
کا مرقومۂ متن ہے معنی شعر کے یہ ہین کہ اے معشوق تیرے خمیر مین ظلم و ستم ہے پس اگر
کوئی تجھ کو ظالم خواہ قاتل کہے حق بجانب اُس کے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اُس کی یہ ہے ہر کہ
بدخا فاعلاتن ند ترا فاعلن از بدیہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہ صاحب میزان نے
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بدخا فاعلاتن ند ترا ز فاعلاتن ہر بدی ہس فاعلاتن تو بری
فاعلن لیکن مخفی نماند کہ این مثال عروض سالم و ضرب محذوف ست نہ مثال عروض مقصور یا
محذوف و ضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کردہ اگر عروضش خواہد ترا بر وزن فاعلن محذوفست

وکلمہ از در ابتداے مصرع ثانی خرم است کہ در وزن اعتبار ندارد گوئیم خرم در فارسی بمعنی حرف نیا مدہ معہذا مصنف علام در فصل ہشتم سے آرد در پنج موضع مثالش نیاوردیم تم کلام حق یہ ہے کہ اس جگہ داد طالب علمی کی دی ہے فتامل م واین اوزان ہمہ مثمن اند وحال ایشان ہمچنان ہست کہ در ہزج گفتہ شد واگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع کنند مصرع نتوان گفتہ و متعدد شود ست اور یہ اوزان مربع کے نہ مثمن ہین اور حال انکا وہی ہے جو ہزج مین کہا گیا کہ اُس مین بھی اوزان مربع کے نصف مثمن سکے ہوتے اور اگر رکن آخر فعول یا فعل یا فاع یا فع لائین اُس کو مصرع نہ کہا چاہیے یعنے اُس کو دو مصرع علاحدہ ہم قافیہ نہ کہا چاہیے اس واسطے کہ رکن دوم مثمن کا ایسا واقع نہین ہوتا اور یہ نصف مثمن ہے پس وہ معقد ہو جائے گا یعنے کہین گے کہ عروض اُس کا ناپدید ہے م مثنی یہ مثالش شعر آفتابی مشکبوئی وبحقیقت این اوزان ہمہ دہ ہست و متداول از انجملہ سہ وزن است ست مثنی وزن ستر ھوان کہ مثال اُسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوئی فاعلاتن اور ان دونون مین یاے خطاب ہے اور حقیقت مین یہ سب اوزان دس ہین یعنے سترہ مین سات وزن سے ہوتے ہین علاحدہ نہین وہ تیسرا اور پانچوان اور ساتوان اور نوان اور بارھوان اور چودھوان اور سولھوان اور متداول اُن مین تین وزن ہین ایک مثمن مین دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا مسدس مین گیارھوان اور بارھوان کہ ایک ہے تیسرا مربع مین پندرھوان اور سولھوان کہ ایک ہے م رمل مخبون ہمہ ارکان او مخبون آید جز رکن اول کہ سالم شاید واین دلیل است بر آن کہ ارکان سداسی ارکان اصلی نیست در دائرہ و فروع سباعی اند و عروضیان گفتہ اند کہ این بحر را پنج عروض و دہ ضرب ست و بہفتدہ وزن آمدہ است ہشت مثمن و شش مسدس و دو مربع و یکے مثنی باین تفصیل ست رمل مخبون سب رکن اُس کے مخبون آتے ہین سواے رکن اول کے کہ سالم بھی آتا ہے اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہین ہین یعنے فعلاتن رکن اصلی نہین ہے دائرے مین بلکہ سداسی فروع سباعی ہین یعنے فعلاتن فرع فاعلاتن سباعی ہے کس واسطے کہ جب اکثر ارکان سداسی پائے گئے اور ایک سباعی یعنے فاعلاتن اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہین پس معلوم ہوا کہ اصلی سباعی [illegible]

سباعی ہے اور عروضیون نے کہا ہے کہ اس بحر رمل مخبون کے پانچ عروض ہین ایک مخبون یا مشعث
یعنے فعلاتن یا مفعولن دوسرا مخبون مقصور یا مخبون محذوف یعنے فعلان یا فعلن تیسرا محذوف
مقطوع مخبون یا محذوف اعرج مخبون یعنے فعل یا فعول چوتھا محذوف مطموس یا محذوف اخذ یعنے
فاع یا فع پانچوان مخبون مسبغ یا مصبغ یعنے فعلیان یا فعلاتن اور دس ضربین ہین ایک مخبون
یعنے فعلاتن دوسری مشعث یعنے مفعولن تیسری مخبون مقصور یعنے فعلان چوتھی مخبون محذوف یعنے
فعلن پانچوین مخبون محذوف مسکن یعنے فعلن چھٹی محذوف مقطوع مخبون یعنے فعل ساتوین محذوف
اعرج مخبون یعنے فعول آٹھوین محذوف مطموس یعنے فاع نوین محذوف اخذ یعنے فع دسوین
مخبون مسبغ یعنے فعلیان اور سترہ وزن پیدا ہوئی ہے آٹھ مثمن اور چھ مسدس اور دو مربع اور ایک
ثنائی اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض و ضرب ہر دو مخبون مثالش شعر حکیم ہر چہ
کنم با تو نمیدا دچہ سود م ٭ بجز این حیلہ ندانم کہ ز عشقت بگریزم ت مثمنات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونون مخبون یعنے فعلاتن مثال اس کی جو متن مین ہے تقطیع یہ ہے چکنم ہر فعلاتن چکنم
با فعلاتن تنمیدا فعلاتن دچہ سودم فعلاتن بجز ای فعلاتن نندانم فعلاتن کز عشقت فعلاتن بگریزم فعلاتن
اور مثال صدر سالم کی یہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفتہ بودم چو بیائی غم دل با تو بگویم ٭
چہ بگویم کہ غم از دل برود چون تو بیائی ٭ اور بعضے اس وزن کو شانزدہ رکنی کہتے ہین جیسا کہ خواجہ
عصمت اللہ بخاری نے کہا ہے شعر رنگ رخسار و در گوش و خط و قد و خد و عارضین و
خال لبت اے مہر و پری رو سے سمنبر ٭ شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و گلزار بہشت است و
ہلال و طرف چشمہ کوثر ٭ کذا فی الحدائق م ب عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث مثالش
بیت بدو زرخ ماہ تمامی بہ دو زلفک چو عبیری ٭ بدو لب شکر و قندی بدو چشمک بادامی ٭ واین وزن
را استحقاق آن نیست کہ وزنے مفرد کنند چہ مسکن وزن اول ست ت وزن دوسرا عروض مخبون
یعنے فعلاتن یا مشعث یعنے مفعولن اور ضرب مشعث یعنے مفعولن مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اسکی
یہ ہے بدو زرخ با فعلاتن ہتمامی فعلاتن بدو زلفک فعلاتن چو عبیری فعلاتن بدو لب شک فعلاتن کر و قندی فعلان
بدو چشمک فعلاتن بادامی مفعولن اور یہ وزن استحقاق نہین رکھتا کہ اسکو وزن جداگانہ مقرر کرین اسواسطے کہ
مسکن وزن اول کا ہے اور مفعولن جو ضرب مین واقع ہے مسکون العین فعلاتن کا ہے م ج عروض مخبون مقصور

یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور مثالش شعر سنم از عشق بتے مانده به تیمار و بدرد + که
بیرخ ماه تمام ست و بدل سنگ رخام + و عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف و بحقیقت ہمان
ست تیسرا وزن تیسرا عروض مخبون مقصور یعنے فعلان یا مخبون محذوف یعنے فعلن اور ضرب مخبون
مقصور یعنے فعلان مثال متن مین لکھی ہے تقطیع اُس کی یہ ہے صنم ز عش فعلاتن ق بتے من فعلاتن
د بتیما فعلاتن ر بدرد فعلان کبرخما فعلاتن ہتماس فعلاتن تبدلسن فعلاتن گرخام فعلان اور وزن چوتھا
عروض وہی یعنے فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنے فعلن اور حقیقت مین وہی وزن
ہے لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نہ جانی اور نہ لکھی اور شعر مین تیمار بمعنے فکر و اندیشہ کردن
ہے اور رخام بمعنی سخت ہے م ۵ عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف مسکن و عروضیان این ضرب
را ابتر میخوانند و خطاست مثالش شعر نکشم جور کسے کو ز وفا دور بود + ندہم دل بکسے کو نہ کند
دلداری + و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن باشد حکمش ہمین تواند بود و این وزن ہم استحقاق انفراد ندارد
چہ تفاوت با وزن گذشتہ جز بسبب قافیہ و تسکین یا تحریک نیست ست پانچوان وزن عروض
وہی یعنے فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف مسکن یعنے فعلن مسکون العین اور عروضی
اسکو ابتر کہتے ہین یہ خطا ہے کس واسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور ابتر محذوف مقطوع ہوتا
ہے بدون خبن کے ہان تلفظ مین البتہ ایک ہے مثال اُسکی جو متن مین لکھی ہے تقطیع یہ
ہے نکشم جو فعلاتن رکسیکو فعلاتن ز وفا دو فعلاتن ر بود فعلن ندہم دل فعلاتن بہ کسیکو فعلاتن
نکند دل فعلاتن داری فعلن و اگر ضرب مخبون مقصور مسکن ہو یعنے فعلان بسکون عین حکم اُس کا
بھی وہی ہوگا جو فعلن مین کیا گیا اور یہ وزن بھی استحقاق انفراد کا نہین رکھتا یعنے جداگانہ نہوگا
اس واسطے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہین رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہ فعلن مسکون العین واقع ہوا ہے اور سوا اسکے
کہ ایک جگہ تحریک ہے اور ایک جگہ تسکین ح و کلام در ینجا در نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مختلف نمے شود کما مر سابقا تم کلامہ قال م و عروض ہمان
و ضرب محذوف مقطوع مخبون مثالش بیت اگر این شود سے جان من از درد فراق +
ہمہ جور من از عشق تو خوش شود سے + و ضرب محذوف اعرج مخبون ہمین حکم دارد ت چھٹا وزن

عروض وہی یعنے مخبون مقصور فعلان یا مخبون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مخبون یعنے فعل بہ تحریک عین مثال جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اُس کی یہ ہے اگر مین فعلاتن شود سے
جا فعلاتن نمز در فعلاتن د فراق فعلان ہمہ جو فعلاتن رمز عشق فعلاتن تتخشنو فعلاتن د سے فعل
اور ضرب اعرج مخبون یعنے فعول یہی حکم رکھتی ہے وزن مین کس واسطے کہ فقط ایک ساکن
زائد ہے اور لفظ خوشنود قلب خوشوند و خوشون کہ وند اور ون دونون کلمے نسبت کے ہین
بہار عجم سے کذا فی الغیاث اور اگر بجاے خوشنود سے خوش بود سے کہیے معنے صاف
ہوجائین ہم ز عروض محذوف مقطوع مخبون یا محذوف اعرج مخبون و ضرب محذوف اعرج
مخبون برینگونہ بیت ندہد نیز بتو دل شمنے تا زید٭ چیکے را بکشی بیگنہے اے نگار٭٭ و اگر عروض
ہمان باشد با ضرب مخبون محذوف مقطوع ہمچنین بود ست ساتوان وزن عروض محذوف
مقطوع مخبون یعنے فعل یا محذوف اعرج مخبون یعنے فعول اور ضرب محذوف اعرج مخبون
یعنے فعول بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے اُس مین شمن یعنے بت پرست مراد عاشق
معنے یہ کہ کوئی عاشق تجھکو دل نہ دیگا جب تک جیے گا اگر تو کسی عاشق بے گناہ کو قتل کریگا
تقطیع یہ ہے ندہدنی فعلاتن ز بتو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل چیکے را فعلاتن بہ کشی بے
فعلاتن گنہے اے فعلاتن نگار فعول اور اگر عروض وہی ہو یعنے فعل یا فعول ساتھ ضرب
مخبون محذوف مقطوع کے یعنے فعل کے وہی وزن ہوگا م ح عروض محذوف مطموس یا
محذوف احذ و ضرب محذوف مطموس برینگونہ بیت دہن کو چک چون تنگ دل عاشق٭ نکہ
چون حقہ آگندہ بمروارید٭٭ و اگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف احذ ہمچنین باشد ت آٹھوان
وزن عروض محذوف مطموس یعنے فاع یا محذوف احذ یعنے فع اور ضرب محذوف مطموس یعنے فاع
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے دہنے کو فعلاتن چکچو تن فعلاتن گدلے عا فعلاتن شق فع نکچو
حق فعلاتن قا اگن فعلاتن د بمروا فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنے فع یا فاع ساتھ ضرب
محذوف احذ کے یعنے فع وہی ہو یعنے وہی وزن ہو ہم مسدسات ط عروض
مخبون مسبغ یا معری و ضرب مسبغ سے عروض و ضرب مخبون معری برینگونہ بیت طرب
انگیز و سے آوریت صبوحی٭ کہ حریف مست و بہار است و جوانی٭٭ و این ہر دو یک وزن ست ت مسدسات

نوان وزن عروض مخبون مسبغ یعنے فعلیان یا معری یعنے فعلاتن اور ضرب مسبغ یعنے فعلیان
دسوان وزن عروض اور ضرب دونون مخبون معری یعنے فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے
تقطیع اسکی یہ ہے طرب نگے فعلاتن زمیا ور فعلاتن بصبوحی فعلاتن کہ حریفس فعلاتن تیہا رس فعلاتن
بجوانی فعلاتن اور یہ دونون ایک وزن ہین صبوحی بفتح اول شراب بامداد کشف سے اور
مصطلحات مین شراب پینا وقت صبح کذافی الغیاث اور حریف ہم پیشہ وہم کارہ منتخب اور صراح
اور کنز سے ہم یا عروض مخبون یا مشعث وضرب مشعث برینگونہ بیت اگر ایدون کہ ہے دانش
ورزے ٭ زہمہ خلق نکونامی یابے ٭ واین وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چہ مسکن وزن
گذشتہ است ست گیارھوان وزن عروض مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنے مفعولن اور ضرب مشعث
یعنے مفعولن مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے اگر ایدو فعلاتن کہ ہمیدا فعلاتن نشورزے مفعولن نہ
ہمہ تل فعلاتن قنکونا فعلاتن می یابے مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اس کا نہین ہے کہ مفرد
مقرر کرین یعنے جداگانہ کہین کس واسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنے فعلاتن مسکن ہوکر مفعولن
ہوا ہے ہم بیت عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف وضرب مخبون مقصور برینگونہ بیت دلم
از عشق تو شد خستہ وریش ٭ تو مکن جور برین عاشق خویش ٭ تج عروض ہمان وضرب مخبون
محذوف وبحقیقت ہمان ست ست بارھوان وزن عروض مخبون مقصور یعنے فعلان متحرک العین
یا مخبون محذوف یعنے فعلن متحرک العین اور ضرب مخبون مقصور یعنے فعلان متحرک العین
مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے دلم ازعش فعلاتن قتشد خس فعلاتن تاریش فعلان تمکن جو فعلاتن
ربری عا فعلاتن شقخیش فعلان تیرھوان وزن عروض وہی یعنے فعلن یا فعلان اور ضرب مخبون
محذوف یعنے فعلن اور حقیقت مین یہ وہی وزن دوازدہم ہے ہم یدعروض ہمان وضرب
مخبون محذوف مسکن وعروضیان ابتر گویند بہ سہو واین وزن را ہم استحقاق انفراد نیست
ست چودھوان وزن عروض وہی یعنے فعلن یا فعلان اور ضرب مخبون محذوف مسکن یعنے
فعلن بسکون عین اور عروضی اس کو ابتر کہتے ہین سہو سے کس واسطے کہ بحذف اور تقطیع ابتر
ہوتا ہے اور یہان خبن لازم اور اُس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہین ہے بلکہ وہی وزن دوازدہم
سیزدہم ہے ہم مربعات یہ عروض مخبون معری یا مسبغ وضرب مسبغ برینگونہ بیت

سخن من کہ رساند ✤ بر آن ماہ دلارام ✤ یعنی ہر دو مصرعے وحکمش ہمان ست ست مربعات پندرھوان
وزن عروض مخبون معرے یعنے فعلاتن یا مسبغ اے مخبون مسبغ یعنے فعلیان اور ضرب مسبغ اے
مخبون مسبغ یعنے فعلیان مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع سخنے من فعلاتن کہ رساند فعلاتن برا اما فعلاتن بدلارام
فعلیان اور لفظ بہ شعر مین یعنے نزدیک ہے وزن سولھوان عروض اور ضرب دونون معری
یعنے فعلاتن اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے وزن پانزدہم ہے ✤ مثلثے پذیر بہ یگونہ بیت
رہ شادیم ✤ بہ بستی ست مثلثے وزن سترھوان جیسا کہ شعر اُس کی مثال کا مرقومۂ متن ہے
تقطیع یہ ہے رہ شادی فعلاتن مبستی فعلاتن میم مصرع ثانی مین معتبر ہے ✤ وبحقیقت این
اوزان عائد با ہشت وزن ست وانچہ عروض یا ضرب فعول یا فعل یا فاع یا فع ست متروک
ست ومقصور ومحذوف مقبول تر از دیگر ہاست وتسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند ویا غیر مسکن
خلط کنند ست اور حقیقت مین یہ اوزان ہشتگانہ عائد یعنے راجع طرف آٹھ وزنون کے ہین
یعنے نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہشتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہاردہم اور شانزدہم
باقی رہے آٹھ وزن اور اُن مین جو وزن کہ عروض یا ضرب اُس مین فعول یا فعل یا فاع یا فع
ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر اور وزنون سے ہے اور تسکین اوسط مین
متحرکون مخبون مین سب جگہ استعمال کرتے ہین اور ساتھ غیر مسکن کے خلط کرتے ہین یعنے
کسی جگہ فعلاتن اور کسی جگہ مفعولن ہو تو جائز ہے ✤ وچون ہمہ مسکن بود بیت از اسباب بود
چنانکہ در ہزج گفتہ آمد وازدہ وزن متوالی بہ غیر بتفاصیل یک یک سبب خفیف ومصراع
اطول از دوازدہ سبب ومصراع اقصر از سہ اسباب واین غریب تر ست از انچہ در ہزج گفتیم وفرق
میان اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنے ہزج ورجز ورمل در مصراعہاے دیگر در قصیدہ ظاہر
شود وہمبرین قیاس در دیگر مواضع ست اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنے مفعولن مفعولن مفعولن
مفعولن بیت اسباب سے ہوگی جیسا کہ ہزج مین کہا گیا اور اس جگہ دس وزن متوالی پیدا ہوتے
ہین بفاصلہ یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببون کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببونکا
اور یہ غریب تر اور نادر تر ہے اُس سے جو ہزج مین کہا ہے یعنے ہزج مین مربع تک وزن نکلے
تھے اور یہان رمل مین مثنے تک نکلتے ہین مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ مثمن ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گرجاوے ایک مفعولن یعنے شثنے رہجاوے
تو نو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک شثنے جملہ دس وزن پیدا ہوتے ہین کس واسطے کہ
یہ بحر شثنے بھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہزج کے کہ وہ شثنے نہین آئی ح قولہ اینجا دہ وزن
متوالی برخیزد لیکن مخفی نماند کہ ہفت وزن از آنہا ازین بحر باشد و باقی از رجز و ہزج اے اخترہ
معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعملہ اس بحر کے لکھے ہین اُن مین بھی بعضون
کو متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن کبھی پنج سبب اور کبھی ہفت سبب اور کبھی ہشت سبب بجہت
عدم استعمال کے نہین لکھا صاحب میزان کو شبہہ ہوا کہ سات ہی وزن اس بحر مین نکل سکتے
ہین پس یہ گمان باطل ہے اور یہان غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
اور فرق درمیان اوزان مشترک کے کہ ہزج اور رجز اور رمل تینون بحرون مین پائے جاتے ہین
اور مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر مین وہ قصیدہ ہوگا معلوم ہو جاوے گا کہ
یہ ارکان مزاحف اُس بحر کے ہین اور اسی طرح اور مواقع مین یعنے تمیز ارکان مزاحف
کی اُس بحر سے ہوتی ہے جسمین واقع ہون ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون مین آتا ہے
ھم ومتاخران را وزنے خوش است کہ برمل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول میگیرند و یکے
سالم تا بیتے از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش این است بیت جمن برآئی روزے سپہ
بہار بشکن * سر غمزہ بجنبان صف روزگار بشکن * اینست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن ت
اور متاخرون کے نزدیک ایک وزن خوش آیندہ ہے کہ اُس کو رمل مین تقطیع کیا چاہیے جب
ایک رکن مشکول یعنے فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنے فاعلاتن تو ایک بیت فعلات
فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اُس کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بجمنب فعلات
رائی روزے فاعلاتن سپہیب فعلات ہار بشکن فاعلاتن سرغمز فعلات اے بجنبا فاعلاتن
صف روز فعلات گار بشکن فاعلاتن یہ ہین بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اُس کے هم
ریع این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ مستفعلن مستفعلن مفعولات
فی ومشطور بکار دارند و آنرا در بنا بتازی دو عروض و شش ضرب است و بر
آتش اینست ت یہ بحر بھی دونون زبانون مین یعنے تازی اور فارسی

وزن

مین مستقل ہے اور اصل اُس کی دائرے مین مستفعلن مستفعلن مفعولات دو بار ہے اور
وافی اور مشطور استعمال کرتے ہین اور اُس کی استعمال تازی مین دو عروض ہے یعنے مطوی
مکشوف فاعلن یا مخبول مکشوف فعلن اور موقوف یعنے مفعولان یا مکشوف یعنے مفعولن ہین
اور چھ ضرب ہین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم فعلن بہ سکون عین
اور مخبول مکشوف فعلن بتحریک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہین اور
چھ وزنون پر آئی ہے اور بیتین اُس کی یہ ہین ﮪ شعر اَزْمَانُ سَلْمٰی لَا یَریٰ مِثْلَھَا ٭
الرَّاؤُنَ فِیْ شَامٍ وَّلَا فِیْ عِرَاقْ ٭ عروض مطوی مکشوف ست و ضرب مطوی موقوف
ست پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اُس کا مطوی مکشوف ہے یعنے فاعلن اور ضرب مطوی
موقوف یعنے فاعلان ہے اَزْمَان بالفتح جمع زمان بمعنے وقت کنز اور منتخب اور غیاث سے
اور سلمی نام معشوقۂ عرب اور شام اور عراق دونون ملک بحسن و خوبی مشہور ہین اور الرّاؤن
مین رائے مشددہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی معنے یہ ہین زمانے
سلمی کے نہین دیکھے مانند اُن کے دیکھنے والون نے شام مین اور نہ عراق مین تقطیع یہ ہے
ازمان سل مستفعلن مالا یرے مستفعلن مثلہر فاعلن را او نفی مستفعلن شام ولا مستفعلن فی عرا
فاعلان ﮪ ب شعر ہَاجَ الْھَوٰی رَسْمٌ بِذَاتِ الْغَضَا ٭ مُخْلَوْلِقٌ مُسْتَعْجِمٌ مُحْوِلٌ ٭ عروض و ضرب
مطوی مکشوف است ت دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اُس مین
دونون مطوی مکشوف ہین یعنے فاعلن غضا نام ایک درخت صحرائی کا مانند کنار کہ آگ اُسکی
دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلولق بمعنے کہنہ اور مستعجم بمعنے ساکت عُجم سے کہ بالضم
بمعنے گنگ شدن ہے غیاث سے اور محول ریگ تودہ گردیدہ یا منقلب الاحوال اور منتخب
مین لکھا ہے کہ محول اور ماحل زمین و شہر قحط رسیدہ معنے یہ ہین کہ اُٹھایا یعنے پیدا کیا عشق کو
نشان مکانات نے اُس موضع مین کہ جس مین درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منقلب الاحوال
تقطیع یہ ہے ہاجلھوا مستفعلن رسمن بذا مستفعلن تلغضا فاعلن مخلولقن مستفعلن مستعجمن مستفعلن
محولو فاعلن ﮪ ج شعر قَالَتْ وَلَمْ تَقْصِدْ لِقِیْلِ الْخَنَا ٭ مَھْلًا فَقَدْ اَبْلَغْتَ اَسْمَاعِیْ ٭ عروض و ضرب
مطوی مکشوف است و ضرب اصلم است تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض وہی یعنے مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصلم یعنے فعْلن بہ سکون عین خنا بالفتح والکسر سخن فحش و بیہودہ منتخب سے
اور ہمل بمعنے زبان غیاث سے معنے یہ ہین کہ کہا معشوقہ نے درحالیکہ قصد نہین کیا گیا تھا
سخن فحش زبان سے کہ بتحقیق پہونچایا تونے اُس سخن فحش کو میرے کانون مین تقطیع یہ ہے
قالت ولم مستفعلن یقصد لقی مستفعلن للخنا فاعلن ہملن فقد مستفعلن ابلغت اس مستفعلن ماعی
فعلن ہم ۵ شعر اَلنَّشْرُ مِسْكٌ وَّالْوُجُوْهُ دَنَانِيْرُ + وَأَطْرَافُ الْأَكُفِّ عَنَمْ + عروض و ضرب ہر دو
مجنول مکشوف ست و این چہار دائی ست ت چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب
دونون مجنول مکشوف ہین یعنے فعلن بتحریک عین معنے یہ ہین بو معشوقون کی مانند بوے مشک
ہے اور مونہہ اُن کے مثل دیناروں کے سرخ اور روشن ہین اور سر انگشتان حنا بستہ مثل عنم
کے سرخ ہین اور عنم بالتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز مین کہ پھل اُس کے سُرخ ہوتے ہین انکو
تشبیہ دیتے ہین انگشتان حنا بستہ سے کذا فی المنتخب تقطیع یہ ہے النشر مس مستفعلن کو
ولوجو مستفعلن ہدنا فعلن نیر و واط مستفعلن رافلاکف مستفعلن فعنم فعلن اور یہ چارون وزن وافی
کے ہین ہم ۵ شعر يَضْحَكْنَ فِي حَافَاتِهَا بِالْأَبْوَالِ + عروض و ضرب یکے است و این موقوف است
ت پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہین یعنے مشطور ہے اور یہ موقوف
ہے یعنے مفعولان معنے یہ ہین کہ گراتے ہین وہ نافے کنارہا سے فرج سے اپنے پیشاب تقطیع یہ
ہے ینفضن فی مستفعلن حافاتہا مستفعلن بلابوال مفعولان ہم ۵ شعر يَا صَاحِبَيْ رَحْلِيْ أَقِلَّا عَذْلِيْ +
ہمچنان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطور است ت چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
اُسی طرح پر ہے یعنے عروض اور ضرب ایک ہین بسبب مشطور ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
یعنے مفعولن معنے یہ ہین اسے دو صاحبو ہم منزل میرے کم کرو بار شتر میرا رحل بالفتح مسکن و منزل
درخت و اسباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
بکسر اول و سکون ثانی بار یک طرف کہ پشت ستور پہ لیجاتے ہین غیاث سے ح اسے دو یار
الان یعنے سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل بمعنے ملامت خلاف مقام
ہے اور عدل بمعنے بار یک طرف شتر موافق مقام تقطیع یہ ہے یا صاحبے مستفعلن رحلی اقل مستفعلن
لاعذلی مفعولن اور یہ دونون وزن مشطور کے ہین ہم ۵ بطریق زحاف دیگر ارکان مفعولن و مفعولن

دمجبول روا دارند و ضربہاے مشطور مجبون روا دارند ت اور بطریق زحاف کے یعنے بطریق
تغیرات جائزہ کے اور ارکان مخبون سے یعنے مفاعلن اور مطوی سے یعنے مفتعلن اور مجبول سے یعنے فعلتن
روا رکھتے ہین اور ضربہاے مشطور مخبون روا رکھتے ہین یعنے مفعولان اور مفعولن کو ضرب
مشطور مین فعولان اور فعولن بھی کر لیتے ہین ہم واما بپارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند و
بر سالم و مخبون شعر نیامدہ است الا آنچہ عروضیان بہ تکلف گفتہ اند از جہت تشبہ بعرب و گفتہ
اند او را سہ عروض است و ہشت ضرب و بر وہ وزن آوردہ اند باین تفصیل ت واما فارسی مین
سب ارکان مطوی استعمال کرتے ہین اور سالم اور مخبون مین شعر نہین آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیون
نے بہ تکلف کہا ہے بجہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اُس کے تین عروض یعنے مطوی موقوف
فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مخبون مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور اصلم مقصور فاع
یا اصلم محذوف فع اور آٹھ ضربین ہین یعنے مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن
اور مخبون موقوف فعولن اور مخبون مکشوف فعلن بہ تحریک عین اور اصلم مقصور فاع
اور اصلم محذوف فع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت مین مجبول
مکشوف مسکن ہے علاحدہ نہین ہے یعنے فعلن مسکون العین کہ وزن چہارم مین ضرب ہے
اور اس کو عروضیون نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت مین وہ فعلن متحرک العین کو
مسکن کیا ہے پس ضربین آٹھ ہو تین نہ نو اور اس بحر کو دس وزنون پر لائے ہین اس تفصیل سے
م ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف بر ینگونہ بیت چون نرم دست
بفتراک تو بہ جز تو کسے نیست مراد ستگیرت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان
یا مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنے فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ نظم
مین ہے تقطیع یہ کہ چو نرم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جز تو کسے مفتعلن نیست
مرا مفتعلن دستگیر فاعلان اور فتراک بمعنے شکار بند ہے م ب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف
و بحقیقت ہمان وزن اول است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنے فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور یہ حقیقت مین وہی وزن اول ہے م ج عروض مطوی
مکشوف و ضرب مخبون مکشوف بر ینگونہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روے زمین بہ جز تو مرا یار دگر نیست

ت تیسرا وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مجنول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین
مثال جیساکہ متن مین ہے تقطیع یہ ہے ماہ رخا مفتعلن بر بھر و مفتعلن ایزدی فاعلن خبر تمرا مفتعلن یاد کہ
مفتعلن نسنرد فعلن اور نسنرد یعنی سزاوار نہین ہے ہم ۵ عروض ہمان د ضرب اصلم گفتہ اند و این
سہو است چہ اینجا سطے لازم است و بحقیقت مجنول مکشوف مسکن است مثالش بیت پستہ تو ہست
شفاے دلم ٭ زانکہ شد او خستہ بادام ست ٭ و این وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا وزن
عروض وہی یعنی مخبون مکشوف فاعلن اور ضرب اصلم عروضیون نے کہی ہے یعنی جب
مفعولات سے وتد گر جائے مفعو رہے مقام پر اُس کے فعلن مسکون العین لائین اور یہ سہو
ہے اس واسطے کہ یہان سریع مطوی مین سطے لازم ہے پس جب اصلم کہا سطے کہان رہا
لہذا اسکو مجنول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خبل اجتماع خبن و سطے ہے اور جب اسکو مسکن
کرین فعلن مسکون العین ہو معنے بیت مثال مرقومۂ متن کے یہ ہین کہ لب تیرے میرے دل
کے واسطے شفا ہین اس لیے کہ یہ تیری آنکھ کا بیمار ہے اور دوا موافق اور مناسب بیماری کے
چاہیے تقطیع یہ ہے پستا تو مفتعلن ہست شفا مفتعلن اے دلم فاعلن زانکشدہ مفتعلن خستا با
مفتعلن دامت فعلن اور یہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے تین جگہ
غلط لکھا ایک یہ کہ مجنول مکشوف کو مخبون مکشوف لکھا اور نسنرد بر وزن فعولن بھی نہین ہے
بلکہ بروزن فعلن ہے دوسرے یہ کہ اینجا سطے لازم است پر یہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا سطے لازم
است و از ان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصلم کنند بروزن فعل ماند نہ فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب مین
رکن اصلی مفعولات واقع ہوا ہے نہ مستفعلن کس واسطے کہ سریع مثمن نہین آئی پس مفعولات سے
اصلم فعلن ہوگا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے تیسرا مغالطہ وزن آیندہ مین ہم
۵ عروض و ضرب ہر دو مجنول مکشوف برینگونہ بیت قبلۂ من روے چو ماہ تو شد ٭ قبلہ ازین بہ نبود
بجہان ٭ و عروض ہمان و ضرب اصلم و سخن درو ہمان است کہ گفتہ آمدست پانچوان وزن عروض
اور ضرب دو نون مجنول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
یہ ہے قبلۂ من مفتعلن روے چما مفتعلن ہتشد فعلن قبل ازی مفتعلن بہنبود مفتعلن بجہان فعلن چھٹا
وزن عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصلم یعنی جسکو عروضی اصلم کہتے ہین اور کلام اہلِ

وہی ہے جو کہا گیا یعنے طے لازم ہے اس کو مجبول مکشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش قبلا من مفتعلن روا جا مفتعلن ہے تشد فاعلن قبلا ازی مفتعلن
بہبود مفتعلن درجہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مجبول مکشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اس کے اگر عروض وضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ہم ز عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف
وضرب اصلم مقصور بدینگونہ بیت سنگدل آن یار بے آزرم * یک شبم از خود نکند شاد ح
عروض ہمان وضرب اصلم محذوف وبحقیقت ہمان است ست ساتوان وزن عروض اصلم
مقصور فاع یا اصلم محذوف فع اور ضرب اصلم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
سنگدلا مفتعلن یار با مفتعلن زرم فاع یک شبم مفتعلن خد نکند مفتعلن شاد فاع آزرم بفتح زا و سکون را رحملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور آشتی لطائف اور جہانگیری اور برہان
اور مدار سے کذا فی الغیاث آٹھوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنے فع اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنے ہفتم اور ہشتم ایک وزن ہے ہم ط مشطور و
ضرب موقوف بدینگونہ ع در سر من جز ہوس جانان نیست * ی ہم مشطور وضرب مکشوف
بدینگونہ بیت بار دگر آن بت من باز آمد ست نوان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنے مفعولان
ذکر عروض کا نکیا اس واسطے کہ مشطور مین عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن مین ہے
تقطیع اُس کی یہ ہے در سر من مفتعلن جز ہوسے مفتعلن جانا نیس مفعولان دسوان وزن بھی مشطور
اور ضرب مکشوف یعنے مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بار دگر مفتعلن
آن بت من مفتعلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور مین جو لکھا اور مثال دوم مشطور
مین بیت اشارہ یہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونون کہہ سکتے ہین ہم و بنزدیک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال بدینگونہ گویند بیت دلخواہ من بر من ستمگار شدہ * بے ہیچ
جرمے مرا کرد خوار * واز مجبون بدینگونہ بیت چرا نمردمی کنی بار بے * چرا ہمے کنی دلش بلا
و دیگر بارہ ہمہ مثال آوردہ اند ولیکن ناخوش و متکلف باشدت اور نزدیک متاخرین کے وزن
اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن سالم کا جسکی مثال مرقومہ متن ہے تقطیع دلخواہ
من مستفعلن بر من ستم مستفعلن گار شد فاعلن بے ہیچ جر مستفعلن مے مرا مستفعلن کرد خوار

فاعلان اور مخبون اُسی سالم کا جو مثال مسطورۂ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے چرا ہمہ مفاعلن دمی کنی مفاعلن بار ہے فاعلن چرا ہے مفاعلن کنی دلش مفاعلن را بدرد فاعلان اور مثالین اور وزنون کی بھی یہ تشبیہ عرب لائے ہین مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہین اور رہی بمعنے بندہ یعنے عاشق ہم قریب این بحر پارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار ست و در بنا مکفوف بکار دارند موفور یا اخرب و ہر دو را دو عروض و چہار ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر شش وزن آمدہ است و مکفوف را دو وزن آوردہ اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول مقصور دوم محذوف و بحقیقت ہر دو یکے است مثالش اینست بیت فغان زان سر زلفین تابدار فروہشتہ زیاقوت آبدارت یہ بحر فارسی گویون کی خاص ہے اور اصل اُس کی دائرے مین مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال مین مکفوف ہے موفور یا اخرب موفور وہ کہ جسمین خرب نہو یعنے مفاعیل اور اخرب مفعول اور دونون کے دو عروض ہین یعنے سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین ہین یعنے مقصور اور محذوف اور سالم اور مسبغ اور کہا ہے کہ چھ وزنون پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہین ایک کا عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنے فاعلان اور دوم محذوف یعنے فاعلن اور حقیقت مین یہ دونون ایک ہین مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے فغاناس مفاعیل رزلفین مفاعیل تابدار فاعلان فروہشت مفاعیل زیاقوت مفاعیل آبدار فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد رخسارہ ہے ہم و اخرب را چہار وزن آوردہ اند دو عروض و چہار ضرب عروض سالم و ضرب مسبغ و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش بیت شمشیر برندہ کف دہندہ + خود ہرچہ جز این بود محال است ت اور اخرب کے چار وزن لائے ہین اور دو عروض لائے ہین سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضربین لائے ہین سالم مسبغ مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مسبغ فلع لیان اور یہ پسندیدہ نہین ہے کس واسطے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے مین مسدس ہے اور مثمن نہین آئی ہے کس واسطے کہ سریع اور قریب اور مہمل اول یعنے جدید ان کی اوائل مین رکن مکرر آیا ہے اور ان تینون کو مثمن نہین لاتے ہین بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اسکی

یہ ہے شمشیر مفعول برندہ مفعول کف دہندہ فاع لاتن خدہر چ مفعول جزا یب مفعول و دمحا
فارع لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنے تحقیق اور محال بمعنے باطل ہم سبب ہردو سالم
مثالش بیت باران کہ زمین پاک وشستہ دارد✤چون کز دل من غم ہمہ نشوید✤ ت دوسرا وزن
عروض اور ضرب دونون سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے معنے یہ ہین کہ باران زمین کو پاک،
اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہین کھوتا تقطیع بارا کہ مفعول زمیپاک
مفاعیل شست دارد فاع لاتن چو کز د مفعول لمن غمہ مفاعیل مے نشوید فاع لاتن ھم چ عروض
مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر ینگونہ بیت با مردم ناساز گار طبع✤بیچارہ شود مرد ساز گار✤
ت تیسرا وزن عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اسکی یہ ہے بامرد مفعول مناساز مفاعیل گار طبع فاعلان
بیچارہ مفعول شود مرد مفاعیل سازگار فاعلان ھم چ عروض ہمان است و ضرب محذوف و بحقیقت
ہمہ سہ وزن بیش نیست و حکم تسکین اوسط ہمان است کہ گفتہ آمد د این بحر نزدیک متاخران
ہم متروک است ت چوتھا وزن عروض وہی یعنے فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
فاعلن اور حقیقت مین سب تین وزنون سے زیادہ نہین ہین کس واسطے کہ دونون مکفوف موقوف
ایک ہین اور چارون اخرب دو اور حکم تسکین اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق مین کہا گیا یعنے
جو اثر ہے پس مفعول مفاعیل بعد تسکین اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہ بحر بھی نزدیک متاخرون
کے متروک ہے ھم منسرح این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مستفعلن
مفعولات مستفعلن دو بار باشد و در بنا وانی ومنہوک آید و او را یک عروض بود و سہ ضرب و بر سہ وزن
آید یکے وانی و بیتش اینست ت یہ بحر دونون زبانون مین یعنے عربی اور فارسی مین مستعمل
ہے اور اصل اس کی دائرہ تازی مین مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دو بار اور استعمال مین وانی
اور منہوک آتی ہے اور اس کا ایک عروض ہے یعنے سالم مستفعلن اور تین ضرب ہین یعنے مطوی
مفتعلن اور موقوف یعنے مفعولان اور مکشوف یعنے مفعولن اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی
بیت اسکی یہ ہے ھم اِنَّ ابْنَ زَیْدٍ لَا زَالَ مُسْتَعْمِلًا✤لِلْخَیْرِ یَفْشِیْ فِیْ مِصْرِہِ الْعُرْفَا✤
عروض سالم و ضرب مطوی است ت پہلا وزن عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مطوی یعنے

مفتعلن ہے بیت مثال کی جیساکہ مسطورہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے ان ہین زی مستفعلن
ویلا ذال مفعولا مستفعلن مستفعلن للخریف مستفعلن ہی فی مصر مفعولات ہلعرفا مفتعلن عرف
بالضم نیکوئی اور احسان اور بہ ضم را بھی آیا ہے منتخب سے معنے یہ ہین بہ تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر مین احسان کو ح العرف بالضم الاحسان و تضمین
مبالغۃ او ضرورۃ تم کلامہ فتامل ہم و دو منہوک یکے را ضرب موقوف وبیتش اینست ب شعر
صبرا بنی عبد الدار ۵ ۵ دیگر را ضرب مکشوف وبیتش اینست ج شعر ویلم سعد سعدا ۵ ت
اور دو منہوک یعنی شقّے ایک کی ضرب موقوف یعنے مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا
ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن مین ہے تقطیع اُسکی یہ ہے صبرن بنی مستفعلن عبدودار مفعولان
معنے یہ ہین کہ صبر کرو اے پسران عبد دار اور دوسری منہوک کی ضرب مکشوف یعنے مفعولن
مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیساکہ متن مین ہے تقطیع اُس کی یہ ہے
ویلم مسع مستفعلن د نسعدا مفعولن معنے یہ ہین کہ خرابی ہے واسطے اُم سعد کے کہ نام بھی اُسکا
سعد ہے اور ویلم سعد اصل مین ویل لام سعد تھا اور سعدا منصوب باعنی ہے ہم و بطریق زحاف
در ہمہ ارکان غیر ضربہا خبن وطے وخبل بکار دارند الا در رکن عروض کہ اگر خبل کنند با تاے مفعولات
پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہاے منہوک خبن بکار دارند و وزنے دیگر یافتہ اند کہ خلیل
نیاوردہ است و آن وافی است عروض سالم و ضرب مقطوع ست اور بطریق زحاف کے
سب ارکان مین سوا ضربون کے خبن یعنے مفاعلن اور فعولات اور طے یعنے مفتعلن اور فاعلات
اور خبل یعنے فعلتن اور فعلات استعمال کرتے ہین الا رکن عروض مین خبن اور طے لاتے ہین
خبل نہین لاتے کس واسطے کہ اگر خبل لائین تاے مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
ہوجائین اور یہ بیجا ہے مثلاً کہین مستفعلن مفعولات فعلتن پس تا اور فا اور عین اور لام اور تا
ثانی پانچ متحرک جمع ہون اور پانچ متحرک جمع نہین ہوتے اور اضراب منہوک مین خبن
یعنے فعولات استعمال کرتے ہین اور ایک وزن اور پایا ہے کہ خلیل اُس کو نہین لایا ہے اور
وہ وافی ہے عروض سالم یعنے مستفعلن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن اور اس کی مثال کی
حاجت نہین کہ وزن اول وافی مین اگر عرفا کو بسکون راء پڑھے مثال اُس کی ہوجاے ح قولہ و نسنے

دیگر آنکہ باید دانست کہ وزنے مقطوع الضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است از بیت

بیت ذاک وقد اذعر الوحوش بصلت الخد رحب لبانہ مجفر، یعنی آنکس حالے کہ ترسانید

وحشیان را بکشادہ رخسار فراخ است سینہ او وواسع است تقطیعش ذاک وقد مفتعلن اذعر لو

فاعلات حوش بصل مفتعلن تلخد رح مستفعلن بنا یان فاعلات ہو مجفر مفعولن اما مخفی نماند کہ درین

وزن عروض ہم مطوی است نہ سالم چنانکہ محقق علام میفرماید وشاید کہ مصنف علام را مثالے دیگر

سالم العروض ومقطوع الضرب بہم رسیدہ باشد اما دیگر عروضیان بر مقطوع الضرب اکتفا نمایند

فتامل ہم وامابپارسی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات چہار بار باشد ووافی ومجزو ومشطور یعنی

مثمن ومسدس ومربع بکار دارند وہمہ ارکان مطوی مستعمل است وعروضیان گویند او را سہ

عروض وہشت ضرب است و بر دوازدہ وزن آمدہ است چہار مثمن وشش مسدس ودو مربع

بدین تفصیل **ت** اما فارسی مین اصل اس بحر کی دائرے مین مستفعلن مفعولات چار بار ہے

اور وافی اور مجزو اور مشطور یعنے مثمن اور مسدس اور مربع استعمال کرتے ہین اور سب ارکان مطوی

یعنے مفتعلن فاعلات مستعمل ہین اور عروضی کہتے ہین کہ اُس کے تین عروض ہین یعنے مطوی

موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع یا اصلم محذوف

وہم احذ محذوف فع اور مطوی معرے مفتعلن یا مقطوع مفعولن اور آٹھ ضربین ہین یعنے مطوی

موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصلم مقصور وہم احذ مقصور فاع اور اصلم محذوف

وہم احذ محذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلن اور اعرج مفعولان

اور مقطوع مفعولن معلوم ہو کہ جب فاع اور فع مثمن مین مفعولات سے بنے اصلم مقصور

اور اصلم محذوف ہو اور جب مسدس مین مستفعلن سے بنے احذ مقصور اور احذ محذوف ہو

بس لفظ مین ایک ہین اگرچہ اعتبار دو ہین لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربین لکھین کسواسطے

کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سریع مین دو مقطوع تھے ایک

فعلن فاعلن سے دوسرا مفعولن مستفعلن سے وہان دونون شمار مین لیے کہ صورتین دو تھین

لفظ کی صاحب حاشیہ نے یہان بھی شبہ کیا اور یہ لکھا کہ مطوی موقوف ومطوی مکشوف

واصلم مقصور ومذال واعرج ومقطوع واحذ مقصور واحذ محذوف ومطوی معرے واصلم محذوف

واین همه ده بود نه هشت چنانکه مصنف فرموده تم کلامه فتال اور یه بحر بارہ وزنون پر آئی ہے چار مثمن اور چھ مسدس اور دو مربع اس تفصیل سے م مثمنات ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونه بیت ترک من آن خوبروے سیمبرو مهرجوے قامتش آزاده سرو روے چو ماه تمام + و چون این وزن چهار خانه شود مسمط یا غیر مسمط رکن دوم هر دو مصرع هم مطوی مکشوف یا موقوف بکار دارند بر قیاس عروض و ضرب ت مثمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے ترک منا مفتعلن خوبروے فاعلات سیمبرو مفتعلن مهرجوے فاعلان قامتشا مفتعلن زاد سرو فاعلات ارو چما مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہ وزن چہار خانہ ہو یعنے با قافیہ اور غیر مسمط یعنے بے قافیہ رکن دوسرا دونون مصرعون کا بھی مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور مطوی موقوف یعنے فاعلان استعمال کرتے ہین مثل عروض اور ضرب کے یعنے مطلع ہین رکن دوم ہم قافیہ و ضرب ہوگا اور اشعار ہین رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بروزن فاعلن خواہ فاعلان پس اگر چہار خانہ نہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم ہین اور نصف رکن سوم ہین متعتبر ہو وہان رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مثل عروض و ضرب کے نہ کہین سگے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح قوله چهار خانه آنکه منقسم شود بچهار قسم که یک قسم را از انها با دیگرے قافیه بود پس اگر سه ازان یک قافیه دارند و چهارم قافیه دیگر دارد که با بیت دیگر مانند آن هم قافیه است آن را مسمط گویند تفصیل و تمثیلش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسمط ۵ اے شه دلدل سوار شاه سلام علیک + حیدر با ذوالفقار شاه سلام علیک + تم کلامه فتال م ب عروض همان و ضرب مطوی مکشوف و بحقیقت همان است ت دوسرا وزن عروض وہی یعنے فاعلان یا فاعلن اور ضرب مطوی مکشوف یعنے فاعلان اور حقیقت ہین یہ وہی ہے یعنے وزن اول اور دوم ایک ہے م ج عروض اصلم مقصور یا اصلم محذوف و ضرب اصلم مقصور برینگونه بیت من زفراغ رخ چو ماه تو هر شب + باز نمایم نشان زشعله خورشید + و عروض همان و ضرب اصلم محذوف و

بحقیقت ہمان ست کہ گذشت ست تیسرا وزن عروض اصلم مقصور یعنے فاع یا اصلم محذوف
یعنے فع اور ضرب اصلم مقصور یعنے فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ
ہے من زفر مفتعلن غمے ز رنج فاعلات ماہ تہر مفتعلن شب رخ یا زنما مفتعلن ہم نشانہ فاعلات
شعلا خرہ مفتعلن شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب اصلم محذوف
یعنے فع اور حقیقت مین یہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنے سوم اور چہارم ایک ہے م
مسدسات ہ عروض مطوی معرے یا مذال وضرب مذال بدینگونہ بیت یار من آن
سروقد موے میان پسیم برو مشک زلف بدر جمال ہ عروض وضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش ہمان ست ست پانچوان وزن عروض مطوی معرے یعنے مفتعلن یا مطوی مذال
یعنے مفتعلان اور ضرب مطوی مذال یعنے مفتعلان اگرچہ عروض فقط مطوی معرے کتابت
مین ہے مگر بقرینہ جملہ عروض کہ لکھے ہین معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا مذال کتابت سے
رہگیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے یار منا مفتعلن سرو قدو فاعلات
موے میا مفتعلن سیم برو مفتعلن مشک زلف فاعلات بدر جمال مفتعلان چھٹا وزن عروض
اور ضرب دونون مطوی معرے یعنے مفتعلن اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے پنجم اور ششم ایک
ہے اور ایک ساکن کی زیادت مغیر وزن نہین م ز عروض مطوی یا مقطوع وضرب اعرج
بدینگونہ بیت چون زتو باشد عنایت اے جہتر پیچ نترسم ز حاسد و بدخواہ ط عروض
ہمان وضرب مقطوع و حکمش ہمان است ست ساتوان عروض مطوی یعنے مفتعلن یا مقطوع
یعنے مفعولن اور ضرب اعرج یعنے مفعولان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع یہ ہے چون زتبا
مفتعلن شد عنا ے فاعلات تہتر مفعولن ایچ نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات دو بد خواہ
مفعولان آٹھوان وزن عروض وہی یعنے مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنے مفعولن
اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے وزن ہفتم اور ہشتم ایک ہے م د بعضے از قدما این عروض
را ضرب مخبون مطموس کہ بروزن فعول باشد استعمال کردہ اند ست اور بعضے اس عروض کے
مقابلے مین ضرب مخبون مطموس یعنے فعول لائے ہین مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یون ہو
ہ ایچ نترسم ز حاسد و غیرہ پس وغیرہ وزن فعول ہو م ط عروض احذ مقصور یا احذ

محذوف و ضرب احذ مقصور برینگونہ بیت اے بدر رخ چون گل بہار ✦ چون تو ندیدم سیکے
نگار ✦ ــــ عروض و ضرب احذ محذوف و حکمش ہمان ست ــــ نوان وزن عروض
احذ مقصور یعنے فاع یا احذ محذوف یعنے فع اور ضرب احذ مقصور یعنے فاع بیت مثال
کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے اے بدر رخ مفتعلن چو گلیب فاعلات ہار فاع چو تندی مفتعلن
دم بکین فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب احذ محذوف
یعنے فع اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے وزن نہم اور دہم ایک ہے م مربعات یا عروض
مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف برینگونہ بیت چون زتو رنجم فزود ✦ صابری
از من مخواہ ✦ بیت عروض ہمان و ضرب مکشوف و حکمش ہمان است ت مربعات گیارھوان
وزن عروض مطوی موقوف یعنے فاعلان یا مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور ضرب مطوی موقوف
یعنے فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے چو زتو مفتعلن جم فزود فاعلان
صابری مفتعلن من مخاہ فاعلان بارھوان وزن عروض وہی یعنے فاعلن یا فاعلان اور ضرب
مطوی مکشوف یعنے فاعلن اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے
م و این جملہ بحقیقت پنج وزن است و تسکین او سط ہمہ جا روا بود ت اور یہ سب یعنے
دوازدہ حقیقت مین پانچ وزن ہین اور تسکین اوسط سب جگہ روا ہے ظاہر ہے کہ مثمنات
مین وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہ دو ہوئے اور مسدسات
مین وزن پانچوان اور چھٹا اور ساتوان اور آٹھوان بسبب جواز تسکین اوسط کے ایک ہے
یہ تین ہوئے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہ چار ہوئے اور مربعات مین گیارھوان اور
بارھوان ایک ہے یہ پانچ ہوئے صاحب حاشیہ نے یہان یہ حاشیہ لکھا ہے ح
قولہ بحقیقت پنج وزن است مخفی نماند کہ باسقاط وزن دوم و چہارم و ششم و ہشتم و دہم
و دوازدہم کہ ہر یک بما قبلش متحد است شش باقی مے ماند و اسقاط اوزان سبعہ ازین
دوازدہ بخیال ناقص نمے آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی نہ سمجھے کہ تسکین اوسط
ہمہ جا روا بود و چون در ضرب سوم و چہارم یا دہم ہمہ مسکن کنند بہنج نثر بر توان خواند مثلاً
فعولن فاعلات مفعولن فع رہ چنین تقطیع توان کرد مفعولن فاعلن مفاعیلن فع و این وزن

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصرعہاے قصیدہ ظاہر گردد
ہے اور جو وزن سوم اور چہارم یا دہم مین سبب مسکن کرین ہزج مین بھی پڑھ سکتے
ہین مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چہارم
کا ہے اُس کی یون تقطیع ہو سکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت مین فاعلن
بجاے فاعلا اور مفاعیلن بجاے مفعولن ہوگا اور وہ وزن ترانے کا ہے ہزج سے اور
باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہ ایسا واقع ہو فرق اور مصارع قصیدہ سے ظاہر ہوگا
یعنے اور مصرعون سے تمیز وزان ہزج اور وزن منسرح مین ہو جائے گی م و بعضے عروضیان
برین اوزان از سالم مستفعلن و مخبون امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از سالم بیت بر یار
من بے گناہ بجرم بگرفت راہ ✤ آن حاسد عیب خواہ وآن دشمن زشت گوے ✤ واز
مخبون شعر مرا از ان روے لعل وزان دو زلف سیاہ ✤ زروز گہ شب کنی وز شب گہے
باز روز ✤ ہے اور بعضے عروضی ان وزنون مین سالم سے مستفعلن اور مخبون مثالین
لائے ہین یعنے اوزان سالم مین اول رکن مفتعلن تھا اس کی جگہ مستفعلن سالم اور مخبون
مستفعلن یعنے مفاعلن مثالون مین لائے ہین مثال وزان اول کی سالم سے یعنے
وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہان مستفعلن فاعلات ہے بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے بر یار من مستفعلن بےگناہ فاعلات بجرم بگ مستفعلن رفت
راہ فاعلان آن حاسدے مستفعلن عیب خواہ فاعلات وآن دشمنے مستفعلن زشت گوے فاعلان
اور مثال مخبون سے یعنے وزن اول سالم مین جہان بجاے مفتعلن مفاعلن آیا ہے اُسکی
مثال یہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے مرا از ا مفاعلن روے لعل فاعلات
وزا دو زل مفاعلن فے سیاہ فاعلان زروز گہ مفاعلن شب کنی ی فاعلات زشب گہے
مفاعلن باز روز فاعلان م واز مخبون اگر ہر دو مستفعلن مخبون باشد بغایت ناخوش بود اما
اگر دوم مطوی بود بہتر باشد بدینگونہ بیت مراز لعل ودر تو نیست نصیبے ✤ مرا ز جیب
سیاہ تست گزندے ✤ ہے اور مخبون سے یعنے جہان اول رکن مخبون آیا ہے اگر دونون
مستفعلن مخبون ہون یعنے مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستفعلن مطوی ہو

یعنے مفتعلن بہتر ہے مثال اُس کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے مراز نع مفاعلن بودریت
فاعلات نیس نصی مفتعلن بے نع مرازچر مفاعلن سنغے سیاہ فاعلات نست گزن دستع
معنے بیت کے یہ ہین کہ مجھکو تیرے لعل و درسے یعنے لب و دندان سے نہین ہے
حصہ اور تیری چشم سیاہ سے ہے گزند چرغ بالفتح و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
بطور شکرہ مؤیدا ور برہان اور سراج سے کذا فی الغیاث ہم مثال وزن پنجم از سالم بیت
برمن چرا کردہٗ درازاین زبان + بگذار تا دارم این زبان در دہان ست مثال وزن پنجم کی
سالم ہے یعنے وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھا یہان بجاے مطوی سالم ہے
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے برمن چرا مستفعلن کردایدفاعلات رازیزبان
مستفعلان بگذارتا مستفعلن دارمیزفاعلات بادردہان مستفعلان ح برمن چرا مستفعلن
کردایدفاعلات رازیزبان مستفعلان بگذارتا مستفعلن دارمیزفاعلات یادردہان مستفعلان
وبر راے مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیف این شعر مثال وزن پنجم کہ در ان
عروض معرے وضرب مذال باید نخواند شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
عبارت بھی غلط پڑھی کہ جہان عروض معرے ہے وہان یا مذال بھی ہے اور جملہ عروض
مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہین اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہین اور خود کہتے ہین کہ الف اور نون بجاے ایک حرف
کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جابجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن مغیر وزن نہین
باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے م وازرکن اول مخبون شعر زبہر خوبی نہ از بہر
وفا + ترا گزیدم بتاز خلق جہان + و باقی برین قیاس ست اور مثال رکن اول مخبون
سے یہ ہے جو مرقومۂ متن ہے تقطیع زبہر خو مفاعلن بی نازب فاعلات راے و فا مفتعلن
ترا گزی مفاعلن دم بتاز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر ہین ۔ م
خفیف این بحر در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ فاعلاتن مس
تفع لن فاعلاتن دو بار است و او را سہ عروض و چہار ضرب ست و پنج وزن آمدہ است
سہ از وافی و دو از مجزو باین تفصیل ست یہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل

خفیف

اُسکی دائرہ تازی مین فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دو بار اور اُس کے تین عروض ہین یعنے فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضربین ہین یعنے فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فعولن مخبون مقصور اور پانچ وزنون پر آئی ہے تین وافی اور دو مجزو اس تفصیل سے م اشعر حَلَّ اَہْلِیْ مَا بَیْنَ دُرْنَیْ فَبَادُوْلِیْ ❊ وَحَلَّتْ عُلْوِیَّۃً بِالسِّخَالِ ❊ عروض و ضرب ہر دو سالم است ت پہلا وزن شعر جو متن مین ہے عروض اور ضرب اُس کے دونون سالم یعنے فاعلاتن درنی اور بادولی اور سخال تینون نام قریون کے ہین اور شعر بادولی مین ہ معنے واو ہے معنے یہ ہین کہ اُترے اہل میرے قریہ کے درنی اور بادولی ہین اور اُترے ساکن اس قریہ عالیہ کے قریہ سخال مین تقطیع یہ ہے حلل اہلی فاعلاتن مابین در مس تفع لن نا فبا دو فاعلاتن لا و حللت فاعلاتن علویتن مس تفع لن بسخالی فاعلاتن م ب شعر لَیْتَ شِعْرِیْ ہَلْ ثُمَّ ہَلْ آتِیَنْہُمْ ❊ اَوْ یَحُوْلَنْ مِنْ دُوْنِ ذَاکَ الرَّدٰی ❊ عروض سالم و ضرب محذوف است ت دوسرا وزن عروض سالم یعنے فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنے فاعلن شعر مثال کا مرقومہ متن ہے اتین صیغہ مضارع متکلم بنون خفیفہ اور یحولن صیغہ مضارع غائب بہ نون خفیفہ معنے یہ ہین کہ کاش جانتا مین آیا پھر آؤنگا مین ان تک یا حایل ہوگی بدون اس کے موت یعنے آیا یارون کو پھر دیکھونگا مین یا بغیر دیکھے مر جاؤنگا تقطیع یہ ہے لیت شعری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن اتینہم فاعلاتن او یحولن فاعلاتن من دون ذا مس تفع لن کر ردا فاعلن م ج شعر اِنْ قَدَرْنَا یَوْمًا عَلٰی عَامِرٍ ❊ نَنْتَصِفْ مِنْہُ اَوْ نَدَعْہُ لَکُمْ ❊ ہر دو محذوف و این ہر سہ وافی است ت تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فاعلن معنے یہ ہین اگر قدرت پاتا مین کسی دن عامر پر انتقام لیتا مین اُس سے یا چھوڑ دیتا مین اُسکو واسطے تمھارے تقطیع یہ ہے ان قدرنا فاعلاتن یومن علے مس تفع عامرن فاعلن ننتصف من فاعلاتن ہو او ندع مس تفع لن ہو لکم فاعلن یہ تینون وزن وافی کے ہین۔ م د شعر لَیْتَ شِعْرِیْ مَاذَا تَرٰی ❊ اُمُّ عَمْرٍو فِیْ اَمْرِنَا ❊ ہر دو سالم اند ت چوتھا وزن شعر جو متن مین مسطور ہے عروض اور ضرب

دونون سالم ہین یعنے مس تفع لن یعنے یہ ہین کہ کاش جانتا ہین کہ کیا راے مادر عمر کی ہے
میرے مقدمے مین تقطیع یہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذا ترے مس تفع لن ؤم معمن
فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن م و شعر کل خطب ان لم تکونوا * غضبتم یسیر *
عروض سالم و ضرب مخبون مقصور است و این ہر دو مجزو است بیت پانچوان وزن شعر
مرقومہ متن ہے عروض سالم یعنے مس تفع لن اور ضرب مخبون مقصور یعنے فعولن معنے یہ ہین
کہ ہر کار عظیم اگر غضب نہ کرو تم آسان ہے تقطیع یہ ہے کل خطبن فاعلاتن ان لم تکو
مس تفع لن نو غضبتم فاعلاتن یسیر و فعولن یہ دونون وزن مجزو کے ہین م و بطریق
زحاف در ہمہ ارکان خبن روا بود و در رکن اول کف و شکل روا بود و میان حرف آخر رکن
اول و حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشعیث روا بود و در عروض
اگر بیت مصرّع بود ہم لازم آید بت اور بطریق زحاف کے سب ارکان مین خبن روا ہے
پس فاعلاتن فعلاتن اور مس تفع لن مفاعلن ہوگا اور رکن اول مین کہ فاعلاتن ہے کف
یعنے فاعلات اور شکل یعنے فعلات روا ہے اور درمیان حرف آخر رکن اول کے
کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ سین مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
یعنے دونون سلامت رہین گے یا ایک گریگا نہ دونون اور ضرب بیت اول مین کہ سالم ہے
تشعیث روا ہے یعنے بجاے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض مین بھی اگر
بیت مصرّع ہوگی یعنے مطلع تشعیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے م و امّا
پارسی اصل ش در دائرہ فاعلاتن مس تفع لن چہار بار بود و مخبون بکار دارند و عروضیان
گویند آنرا چہار عروض و ہفت ضرب است و بر ہشت وزن مستعمل ست یکے مثمن
و ششش مسدس و یکے مربع باین تفصیل ست و اما پارسی مین اصل اُس کی دائرے
مین فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مخبون استعمال کرتے ہین اور عروضیون نے
کہا ہے کہ اُس کے چار عروض ہین یعنے مفاعلن مخبون اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث
اور فعلان مخبون مقصور یا فعلن مخبون محذوف اور سات ضربین ہین یعنے مفاعلن مخبون
اور فعلاتن مخبون اور مفعولن مشعث اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور

فعلن مشعث محذوف اور فعلان مشعث مقصور اور آٹھ وزنون پہ مستعمل ہے ایک مثمن اور
چھ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم ا عروض اور ضرب ہر دو مخبون از مثمن برینگونہ
بیت منم آنکس کہ تا بفرق سہے سوزم از قدم ٭ ز غم عشق آن صنم کہ نہ بینی چنو دگر ہ ست
پہلا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنے مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع
اُس کی یہ ہے مناکس فعلاتن کتا بفر مفاعلن قہیسو فعلاتن ز مز قدم مفاعلن ز غمے عشق
فعلاتن قا صنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن چنو دگر مفاعلن اور چنو اختصار چہ ان اوکا ہے یہان
سے ہم مسدسات ب ہر دو مخبون برینگونہ بیت تن تو درد مند بود و دل من ٭ صنما رخ
بر کہ بیشتر آمدت مسدسات دوسرا وزن عروض اور ضرب دونون مخبون ہین یعنے فعلاتن بیت
مثال کی متن مین مسطور ہے تقطیع یہ ہے تن تو در فعلاتن د مند بو مفاعلن و دلے من فعلاتن
صنما رن فعلاتن چہر کبے مفاعلن شتر امد فعلاتن ہم رج عروض مخبون یا مشعث و ضرب مشعث
و این بحقیقت ہمان است کہ ضرب دوم مثالش بیت من اگر دل بتن ہیو شم با رسے ٭ رخ
چون زعفران بچہ پوشانم ٭ ت تیسرا وزن عروض مخبون یعنے فعلاتن یا مشعث یعنے مفعولن
اور ضرب مشعث یعنے مفعولن اور یہ وزن فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنے
قسم دوسری پس دوم اور سوم مسدس مین ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
منگر دل فعلاتن بتن ہیو مفاعلن شم بارسے مفعولن رخ چو ز ع فعلاتن فرانبچے مفاعلن پوشانم
مفعولن ہم د عروض ہمان و ضرب مخبون مقصور برینگونہ بیت چکنم چون مرا نخواہد یارم
بکہ نالم ازین حکایت و حال ٭ ت چوتھا وزن عروض وہی یعنے فعلاتن یا مفعولن اور ضرب
مخبون مقصور یعنے فعِلان بیت مثال کی متن مین لکھی ہے تقطیع اُس کی یہ ہے چکنم چو فعلاتن
مرا نخا مفاعلن ہد یارم مفعولن بکہ نالم فعلاتن از ہی حکا مفاعلن یتحال فعِلان ہم ہ عروض مقصور
یا محذوف و ضرب ہم مخبون مقصور برینگونہ بیت چکنم صابری چو صبر نماند ٭ تنم از رنج
صابری بگداخت ٭ و ضرب مشعث مقصور ہم مستعمل باشد و بایستے کہ بجہت آن وزنے
دیگر آوردے ست پانچوان وزن عروض مخبون مقصور یعنے فعِلان یا مخبون محذوف یعنے
فعِلن اور ضرب بھی مخبون مقصور یعنے فعِلان بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اُسکی

یہ ہے چکنم صبا فعلاتن بری چصب مفاعلن رنماند فعلان تنمزین فعلاتن جبھا بزہی مفاعلن
نگہد اخت فعلان اور ضرب مشعث مقصور یعنے فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور چاہیے
تھا کہ بحیث اُس کے ایک وزن اور لاتے ہم و عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان ست
ست چھٹا وزن عروض وہی یعنے فعلان یا فَعِلن اور ضرب مخبون محذوف یعنے فَعِلن اور حکم
اُس کا وہی ہے یعنے پنجم اور ششم ایک سا ہے ہم زعروض ہمان و ضرب ابتر گفتہ اند و آن
سہو ست بل مشعث محذوف ست برینگونہ بیت چہ گنہ کردم اے نگار بگو + کہ زمن روز و شب
گریزانی + این جملہ مجزو این بحر ست ست ساتوان وزن عروض وہی یعنے فَعِلان یا فعلن
اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیون نے یعنے فعلن بسکون عین اور یہ سہو ہے بلکہ مشعث محذوف
ہے اس واسطے کہ خبن یہان لازم ہے اور بعد خبن کے بتر سی فَعِلن بسکون عین نہین ہو سکتا
بیت مثال کی جیسی متن مین لکھی ہے تقطیع اُس کی یہ ہے چہ گنہ کر فعلاتن دمے نگا مفاعلن
ربگو فعلن کہ زمن رو فعلاتن ز شب گرے مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہ سب اوزان
مجزو کے ہین ہم مربع ح ہر دو مخبون ست برینگونہ بیت چہ کنی با کسے جفا + کہ بود از تو مبتلا +
ست مربع آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنے مفاعلن جیسے بیت مرقومہ
متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے چکنی با فعلاتن کسے جفا مفاعلن کبود از فعلاتن تمبتلا مفاعلن
ہم و بحقیقت این جملہ پنج وزن ست و صدر و ابتدا سالم روا بود و تسکین اوسط متحرکات ہم
جائز بود ست اور یہ سب حقیقت مین پانچ وزن ہین ایک مثمن اور تین مسدس اول و سوم
و چہارم اور ایک مربع باقی متحد صدر اور ابتدا ان اوزان مین سالم لانا روا ہے اور اوسط
متحرکات کی تسکین بھی روا ہے یعنے بجاے فعلاتن مفعولن لائین جہان چاہین - ہم و
عروضیان بر ارکان سالم بہ تکلف امثلہ آوردہ اند مثال وزن اول از مسدسات برینگونہ
بیت چند گویم با من مکن بد نگارا + تا ز عشقت پیدا نگردد نہانم + ست اور عروضی
ارکان سالم کی مثالین بہ تکلف لائے ہین مثال وزن اول کی مسدسات سے جیسی
مرقومہ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے چند گویم فاعلاتن با من مکن مستفعلن بد نگارا فاعلاتن
تا ز عشقت فاعلاتن پیدا نگردد مس تفع لن ود نہانم فاعلاتن ہم مثال وزن دوم بیت

دلربا باشد پاک پیدا رازم + نزد ہرکس زین دیدۂ غمازم + ت مثال وزن دوم کی
مسدسات سے جیسی مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے دلربا با فاعلاتن شد پاک پے
مس تفع لن دا رازم مفعولن نزد ہرکس فاعلاتن زی دیدا سے مس تفع لن غمازم مفعولن
لفظ پاک شعر مذکور میں بمعنے صاف اور آشکارا ہے اور غماز بالفتح وتشدید المیم سخن چین اور
اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زنندہ لطائف سے کذا فی الغیاث م مثال وزن سوم ہے
روے یارم مرلالہ را کے پسند د + لالہ چون اوسکے برد مد در بہار + ت مثال وزن سوم
کی مسدسات سے شعر متن مین مرقوم ہے تقطیع اُس کی یہ ہے روے یارم فاعلاتن مر لالہ را
مستفعلن کے پسند د فاعلاتن لالہ چو او فاعلاتن سکے برد مد مس تفع لن در بہار فاعلان م مثال
وزن چہارم بیت پیشم آمد بخواہ من با مداد + ہردو رخ را آراستہ چون بہشت +
ت مثال وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے پیشم آمد
فاعلاتن دبخواہ من مس تفع لن با مداد فاعلان ہردو رخ را فاعلاتن آراستہ مس تفع لن چو بہشت
فاعلان م مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا اے نگار + چند داری مارا بدین
زاری + ت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومۂ متن ہے تقطیع اُسکی
یہ ہے وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن اے نگار فاعلان چند داری فاعلاتن مارا بدی
مس تفع لن زاری فعلن م مثال سالم وزن مشطور بیت تا کے ایدل اندہ خوری + تو بشادی
اولے تری + ت مثال سالم وزن مشطور یعنے مربع کی تقطیع بیت مذکور کی یہ ہے تا کے ایدل
فاعلاتن اندہ خوری مس تفع لن تو بشادی فاعلاتن اولاتری مس تفع لن م مضارع این
بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن
دو بار باشد و در بنا مجزو آید و او را یک عروض و یک ضرب بود ہردو سالم و ہر یک وزن آید
و مثلش اینست ت یہ بحر بھی تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اُس کی
دائرہ تازی مین مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن دو بار ہے اور استعمال مین مجزو آتی ہے
اور اُس کا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون سالم یعنے فاع لاتن اور ایک وزن
پہ آتی ہے اور بیت اُسکی یہ ہے م شعر دعا بی اسلئے سُعادِ + دعو ارعی تدسے اسعادِ + ت

شعر مثال کا معنے اُسکے یہ ہین کہ بلایا مجکو طرف معشوقہ سُعاد کے اسباب محبت سُعاد
نے اور تقطیع اُس کی یہ ہے دعانی امفاعیل لاسُعاون فاع لاتن وداعیہ مفاعیل واسعادی
فاع لاتن ہم و صدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم روا بود و میان یا و نون مفاعیلن مراقبہ باشد
و در عروض کف نیز روا بود و مفاعیلن شاید کہ بخرم اخرب یا اشتر شود ت اور صدر اور
ابتدا کہ مکفوف ہین یعنے مفاعیل مقبوض بھی روا ہین یعنے مفاعلن اور درمیان یا اور
نون مفاعیلن کے مراقبہ ہے یعنے ثبوت دونون کا باہم جائز نہین ہے اور لامحالہ سقوط
ایک کا لابعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب مین کف بھی روا ہے یعنے فاعلات
مگر جب آخر شعر مین کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخرب
یعنے مفعول یا اشتر یعنے فاعلن ہو یعنے مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا مین آجاتا ہے
م واما بفارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف بکار
دارند و مکفوف یا موقور بود یا اخرب و ہر یکے را نوعے شمرند و ہر دو را ہفت عروض و یازدہ
ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بر بست و ہفت وزن مستعمل است ت و اما دائرہ فارسی مین
اصل اُس کی مفاعیلن فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہین یعنے
مفاعیل فاع لات اور مکفوف یا موقور یعنے مفاعیل بدون خرب یا اخرب یعنے مفعول آتا
ہے اور ہر ایک کو عروضی ایک نوع جانتے ہین اور دونون کے سات عروض اور گیارہ
ضربین لائے ہین اور کہا ہے کہ ستائیس وزنون پر مستعمل ہے م مضارع مکفوف عروضیان
این نوع را چہار عروض و ہشت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بردہ وزن آمدہ است سہ مثمن
و دو مسدس و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست ت مضارع مکفوف عروضی اس
نوع کے چار عروض لائے ہین یعنے مقصور یا محذوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
اور ابتر جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور کہا ہے یعنے فعلن دو اور مقصور
مفاعیلن سے یعنے فعولان یا محذوف اُس کا یعنے فعولن تین اور سالم یعنے فاع لاتن چار صاحب
حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح مقصور و محذوف و ابتر و سالم تم کلامہ فتامل
اور آٹھ ضربین لائے ہین مقصور فاع لاتن سے یعنے فاعلان ایک اور محذوف اُس سے

مضارع مکفوف

فاعلن دو اور ابتر یعنے فعلن جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین اور
مقصور مفاعیلن سے یعنے فعولان چار اور محذوف اُس سے یعنے فعولن پانچ اور
سالم یعنے فاع لاتن چھ اور مجبوب یعنے فعل سات اور ازل یعنے مفاع آٹھ صاحب
حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ ہشت ضرب یعنے مقصور و محذوف
و ابتر و سالم و مجبوب و ازل و این ہمہ شش مے شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف مثمن
و مسدس و مربع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تم کلامہ فتامل اور عروضیون نے کہا
ہے کہ یہ نوع دس وزنون پر آئی ہے تین مثمن اور دو مسدس اور تین مربع اور دو مثلث
اور تفصیل یہ ہے م مثمنات ا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بیت چنانکہ
بیت نگار آفتاب روے و شراب آفتاب بخت ٭ دلت مگسل از نگار و دہن مگسل
از شراب ٭ ت مثمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن
اور ضرب مقصور یعنے فاعلان جیسے شعر مرقومہ مین ہے تقطیع اُس کی یہ ہے نگارا ف مفاعیل
تاب روے فاع لات شرابا ف مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت مگس مفاعیل
لزنگار فاع لات دہن مگس مفاعیل لزشراب فاعلان دلت مگسل از نگار اے دل اپنا
نہ اُٹھا معشوق سے م ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت
دوسرا وزن عروض وہی یعنے فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنے فاعلن اور حکم اُس کا
وہی ہے یعنے دونون وزن ایک ہین م ج ہر دو ابتر گفتہ اند و سہو ست چہ ابتر محذوف
مقطوع باشد و این محذوف مقصور است از ان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است نہ مجموعی
مثالش **بیت** تو گوئی مرا کہ از چہ چنین مستمندی ٭ از یراکہ بیخ لہو ز جانم بکندی ٭ ت
تیسرا وزن عروض اور ضرب دونون ابتر کہے ہین عروضیون نے اور یہ سہو ہے اس لیے
کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہین اور یہ محذوف مقصور ہے اس جہت سے کہ فاع لاتن
مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی مین آتا ہے نہ مفروقی مین مثال اُس کی
مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے تگوئیم مفاعیل را کاز چ فاعلات چنین مست مفاعیل
مندی فعلن از یراک مفاعیل بیخ لہو فاع لات ز جانمت مفاعیل کندی فعلن ۔ م

مسدسات د عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونه بیت بماندم ز عاشقیت
چنین زار + کنون بر من اے نگار بہ بخشاے + ت مسدسات چوتھا وزن عروض
مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان بیت مثال کی
مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے بماندم ز مفاعیل عاشقیت فاع لات چنین زار فعولان
کنو بر م مفاعیل نے نگار فاع لات بنجشاے فعولان ھ ہ عروض ہمان و ضرب محذوف د
حکمش ہمان است ست پانچوان وزن عروض وہی یعنے فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف
یعنے فعولن اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے یہ دونون وزن ایک ہین ھ مربعات و عروض
و ضرب ہر دو سالم برینگونه بیت چه کردم بتا بگوئی + که بر من چنین بکینی + ت مربعات
چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے فاع لاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
اُس کی یہ ہے چکردم بتا مفاعیل تابگوئی فاع لاتن کبر من مفاعیل نی بکینی فاع لاتن
اور بکینی اے بکینہ ایستی ھ ز عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونه بیت
نه بینی که عشق یار + بمن دست بر کشاد + ت ساتوان وزن عروض مقصور یعنے فاعلان
یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
یہ ہے نه بینی که مفاعیل عشق یار فاع لان بمن دست مفاعیل بر کشاد فاع لان ھ ح عروض
ہمان و ضرب محذوف است آٹھوان وزن عروض وہی یعنے فاع لان یا فاع لن اور
ضرب محذوف یعنے فاع لن یہ دونون بھی ایک ہین۔ ھ مثلثات ط این وزن
را عروض نباشد و ضرب مجبوب آید و ازین نوع شعر دراز نگفته اند چہار چہار گفته اند از ان
سه بر یک قافیه و چهارم را قافیهٔ دیگر و مطربان بعضے آن را پارسی باربد خوانند و بعضے جادو
راه مثالش شعر دل از یار سنگدل بگسل + و اگر مسکن کنند چنین شود شعر بنا مردمی چرا
کوشی + ت مثلثات نوان وزن اس وزن کا عروض نہین ہے فقط ضرب
سے اس کی شناخت ہے اور ضرب مجبوب آتی ہے یعنے جب مفاعیلن سے دونون
سبب گر گئے مفا۔ ہا فعل اُس کی مقام پر آیا اور اس نوع مین شعر دراز نہین کہے ہین یعنے
بہت کم کہے ہین قصیدہ خواہ غزل نہین کہتے چار چار کہے ہین یعنے مثل مسمط چہار خانہ کے ایسے

سے تین ایک قافیے پر اور چوتھے کا قافیہ دوسرا موافق ابیات کے اور بعضے مطرب
اسکو فارسی باربد کہتے ہین باربد نام مطرب خسرو پرویز کا کشف اور برہان اور غیاث سے
اور بعضے مطرب اسکو جادو راہ کہتے ہین جادو بمعنی سحر اور راہ بمعنی نغمہ اور مقام اور پردہ اور
اصول اور خوانندگی ہے کذا فی البرہان مثال اسکی ستے دل از یار سنگدل بگسل ❊ تقطیع یہ
ہے دلزیار مفاعیل سنگ دلب فاع لات گسل فعل اور اگر مسکن کرین یعنے اگر مفاعیل
فاع لات فعل مین تین متحرک سے ایک کو ساکن کرین بروزن مفاعیل فاع لاتن فع
ہو مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے بنامرد مفاعیل می چراکو فاع لاتن شی فع ح بنامردی
یہی متن مین بھی اور حاشیے مین بھی لکھا ہے فتامل ہم ہمین وزن و ضربش ازل
ہم مسکن شود بدینگونہ شعر از یرا چنین گزیدم یار ❊ و بدانکہ مضارع موفور بنزدیک
متاخران متروک است ستے واوان وزن یہی وزن ہے اور ضرب اسکی ازل یعنے
مفاع اور ازل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہین جب مفاعیلن مین حذف و قصر کیا مفاع رہا
اور اگر مسکن ہو یعنے مفاعیل فاعلات مفاع مین تین متحرک سے ایک ساکن ہو بروزن
مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جاسے مثال اسکی جیسا کہ مرقومۂ متن ہے اور لفظ ازیرا شعر
مذکور مین بمعنی از جہت ہے اور زیرا مخفف اسکا ہے خواہ زیرا اصل ہو اور الف وصل
زائدہ اس پر آیا ہو مگر ازیرا بفتح اول و یاء مجہول مزید علیہ زیرا بمعنی از جہت برہان سے کذا
فی الغیاث تقطیع یہ ہے ازیراچ مفاعیل نی گزیدم فاع لاتن یار فاع اور معلوم ہو کہ مضارع
موفور نزدیک متاخرون کے متروک ہے ❊ مضارع اخرب عروضیان این
نوع را ہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و گفتہ اند کہ بر ہفتدہ نوع آمدہ است پنج
مثمن و ہفت مسدس و پنج مربع باین تفصیل ست مضارع اخرب عروضی اس نوع
کے سات عروض لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فعلن
جسکو ابتر لکھتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فاع مجبوب موقوف یا فع مجبوب مکشوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور یا فعولن محذوف اور فعول ازل اور گیارہ ضربین
لائے ہین وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فعلن جسکو ابتر

مضارع اخرب

لکھتے ہین اور وہ محذوف مقصور ہے اور فع مجبوب مکشوف اور فاع مجبوب موقوف
اور مفاعیلن سالم اور فعولان مقصور اور فعولن محذوف اور فعول ازل اور فعل مجبوب اور کہا
ہے کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ مثمن اور سات مسدس اور پانچ مربع اس تفصیل سے
م مثمنات عروض و ضرب ہر دو سالم برینگونہ بیت فریاد من ز عشق پریچہرہ سمن بر + کز عشوہ
عمر برد و نیامد سببی ببر در + و چون مسکن شود مفعول فاعلاتن چہار بار شود و چہار خانہ برین وزن
خوش آید ست مثمنات پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال
کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے فریاد مفعول من ز عشق فاع لات پریچہر مفاعیل اے سمنبر
فاع لاتن کز عشو مفعول عمر برد فاع لات نیامدش مفاعیل سببی بردر فاع لاتن لفظ در شعر مین
زائد ہے اور بعضے نسخون مین بردر باضافت ہے یعنے نزدیک دروازہ اور اگر مسکن ہو
یعنے تا ر فاع لات میم مفاعیل سے ملے بہ تسکین اوسط مفعول فاع لاتن چار بار ہو اور چہار خانہ
اس وزن مین خوش آیندہ ہوتا ہے مثال یہ ہے بیت از تو وفا نیاید دانی کہ نیک دانم +
وز من جفا نخیزد دانم کہ نیک دانی + م ب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ
شعر یاران من جدا ان و رفیقان من جوان + اندوہ تو بکرد مرا اے نگار پیر + ت دوسرا وزن
عروض مقصور یعنے فاعلان یا محذوف یعنے فاعلن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان بیت مثال
کی مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے یاران مفعول من جدان فاعلات رفیقان مفاعیل
من جوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرد فاعلات مرا اے مفاعیل نگار پیر فاعلان م ج
عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت تیسرا وزن عروض وہی
یعنے فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنے فاعلن اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے یہ دونون
وزن ایک ہین م د عروض و ضرب ابتر گفتہ اند سہو ست چہ محذوف مقصور ست مثالش
بیت دانی کہ از چہ عمر گذارم بناندہ + زیرا کہ تو ز اندہ من شادمانی + ت چوتھا وزن عروض
اور ضرب کو عروضیون نے ابتر کہا ہے اور یہ سہو ہے اس واسطے کہ ابتر حذف اور
قطع ہے اور قطع وتد مجموعی مین آتا ہے اور فاع لاتن منفصل مین وتد مجموعی نہین ہے مفروقی
ہے پس یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لا رہا اور جب قصر کیا

فاع ل رہا اُس کی جگہ پر فعلن لائے مثال مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہ ہے دا شیک مفعو ل
از چہیر فاع لات گذار مب مفاعیل اندہ فعلن زیرا کہ مفعول توز اند فاع لات ہمن شادہ
مفاعیل مانی فعلن م ہ عروض مجبوب موقوف یا مجبوب مکشوف و ضرب مجبوب مکشوف
بر ینگونہ بیت گلنار زرد ہیچو شہ چینیان * دیباے سبز دار دو زین کرہ و بایستے کہ ضرب
مجبوب موقوف را وزنے دیگر کردندے بر قیاس گذشتہ ست پانچوان وزن عروض
مجبوب موقوف یعنے فاع جب دونون سبب جب سے گر گئے اور عین ساکن ہوا
وقف سے فاع ہوا یا مجبوب مکشوف یعنے جب دونون سبب جب سے گرے اور
عین کشف سے فع ہوا اور ضرب مجبوب مکشوف یعنے فع بیت مثال کی مرقومہ متن
سے ہے تقطیع یہ ہے گلنار مفعول زرد ہیچ فاع لات شہ چین مفاعیل یان فع دیباے
سبز دار فاع لات دو زیک مفاعیل مر فع اور عروضیون کو چاہیے تھا کہ ضرب مجبوب
موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے بر قیاس گذشتہ م مسدسات و عروض و
ضرب ہر دو سالم مثالش شعر باد بہار و بادہ شبگیری * بوے بنفشہ و سمن و خیری
ست مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن مثال اُس کی مرقومہ
متن سے ہے تقطیع اُس کی یہ ہے باد بہ مفعول ہار باد فاع لات اشبگیری مفاعیلن بو
مفعول نفش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلن شبگیر بمعنے صبح و سحرگاہ غیاث سے
اور خیری بالکسر بیاے معروف بروزن پری اور قسمین اُس کی بہت ہین زرد اور سفید اور
سُرخ اور کبود اور اُس کو خطمی اور گل خیرو بھی کہتے ہیں اور بہار عجم سے اور
صراح مین لکھا ہے کہ یہ معرب خیرو کا ہے م ز عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
بر ینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش * وز ماندہ ہنوز کمن یاد * ست ساتوان وزن
عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال مرقومہ
متن سے ہے تقطیع یہ ہے ازکار مفعول رفتہ ہیچ فاع لات میندیش فعولان وز ماندہ مفعول
ہنوز فاع لات کمن یاد فعولان م ح عروض ہمان و ضرب محذوف و حکمش ہمان است
ست آٹھوان وزن عروض وہی یعنے فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور

اُس کا وہی ہے یعنے یہ دونون وزن ایک ہین م ط عروض و ضرب ازل برینگونہ شعر مانند
روے خوب نگارہ ٭ تا بدشب چہاردہ ماہ ٭ ستانوان وزن عروض اور ضرب دونون ازل یعنے
فعول باجتماع حذف و قصر شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے معنے یہ ہین کہ مثل روے محبوب
کے ماہ شب چہاردہم چمکتا ہے تقطیع یہ ہے مانند مفعول روے خوب فاع لات نگار فعول
تا بدش مفعول ب چہار فاع لات دہ ماہ فعول م ی عروض ہمان و ضرب مجبوب و ہمان
وزن است ستا دسوان وزن عروض وہی یعنے فعول اور ضرب مجبوب یعنے فعل مخذوف
مرتین اور یہ وہی وزن ہے یعنے یہ دونون ایک ہین م یا رکنے کہ بجاے عروض ست نہ
ازان قبیل است کہ رکنے کہ بجاے ضرب است پس معقد است و ضربش مجبوب موقوف برینگونہ
شعر تا کے بوم بانده و تیمار عشق آن بت نامہربان ٭ و اگر ہمہ اواسط متحرکات مسکن کنند پارہ بہتر
شود برینگونہ شعر سرو سہی بہ بالا رخ سیب و سیم دندان لب ناروان ٭ ست گیارھوان وزن جو
رکن کہ بجاے عروض ہے نہ اُس قبیل سے ہے جیساکہ رکن بجاے ضرب ہے پس معقد
ہے یعنے رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فلع لاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاع لاتن اخیر یعنے
مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن جیساکہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاع لاتن دوم یعنے مفاعیلن مفاعیلن
فلع لاتن جیساکہ انوری کہتا ہے بیت گو آصف جم کو بیابہ بین ٭ بر تخت سلیمان راستین ٭
پیشش بدل دیو و دام و دد ٭ بر ہسم زدہ صفہاے حور عین ٭ بروزن مفعول مفاعیل فاعلن
خواہ فاعلان اور تیسری صورت معقد کی کہ اس مین مفاعیلن اول مصرع ثانی گر گیا ہے لہذا اسکو
معقد کہا ہے یعنے گویا کہ یہ ایک ہی مصرع ہے کس واسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع مین جب
مسدس بناتے ہین ساقط نہین ہوتا جیساکہ وقوع اس کا مصرع ثانی بیت مثال مین ہے
اور بیت معقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ خود فرماتے ہین کہ ضرب اُس کی مجبوب موقوف
یعنے فاع فاع لاتن سے تقطیع بیت مثال مرقومۂ متن کی یہ ہے تا کیب مفعول و م باند
فاع لات ہ تیمار مفاعیل عشق آ اب فاع لات تنا مہر مفاعیل بان فاع اور اگر سب
واسط متحرکات کو ساکن کرین یعنے مفعول فاع لات مفاعیل فاع لات مفاعیل فلع

مین دو جگہ تین متحرک جمع ہوئے ہین اُن کے اواسط کو ساکن کرین پس رکن یہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع یہ صورت کچھ اول سے بہتر ہے پس بیت سرو سہی ببالا رخ سیب و سیم دندان لب تا روان ٭ جو مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے سرو سہی مفعول ہے ببالا فاع لاتن رخ سیب مفعول سیم دندا فاع لاتن لب تا ر مفعول وان فاع اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ لکھا ہے ح قولہ مجبوب موقوف درینجا محقق ازل باید زیرا کہ اصل رکن عرضی درینجا مفاعیلن وتد مجموعی است و وقف در وتد مفروقی واقع شود پس وقف درینجا گنجایش ندارد تم کلامہ دوسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش تا کیب مفعول دم باند فاع لات ہتیمار مفاعیل عشقاب مفعول تینمہر فاع لات بان فاع و این خلاف قرار داد مصنف علام است زیرا کہ او الف و نون ساکن را کہ در آخر مصرع افتند باز ایک حرف سے شمارد پس مجبوب مکشوف باید فرمود تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش سرو سہی مفعول ہے ببالا فاع لاتن رخ سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لب تا ر مفعول وان فع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہ ہے ۔ ح والف نامہربان در تقطیع مے افتد و این عیب است تم کلامہ فتامل م سیوم عروض ہمچنان و ضرب مجبوب مکشوف و وزن ہمان است ت بارھوان وزن عروض اُسی طرح یعنے رکن عروض اور اور رکن ضرب اُدہر اُور شعر معقد اور ضرب مجبوب مکشوف یعنے فع فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنے دونون وزن ایک ہین م مربعات تیج عروض و ضرب سالم بر یکگونہ بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمد ٭ ت تیرھوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے امد ب مفعول ہار خرم فاع لاتن وقتے کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن م پیہ عروض سالم و ضرب مقصور بر یکگونہ بیت اے دلبر نگارین با ما سکے بساز ٭ ت چودھوان وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب مقصور یعنے فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے اے دلب مفعول رے نگاری فاع لاتن با ما سے مفعول کے بساز فاعلان م یہ عروض سالم و ضرب محذوف و حکمش ہمان است ت پندرھوان وزن عروض سالم یعنے فاع لاتن اور ضرب محذوف یعنے فاعلن اور حکم اُس کا وہی ہے یعنے دونون وزن ایک ہین م یو

عروض مقصور و رکن موفور و ضرب مقصور براینگونه بیت اے یار دلربائے + یکے بار ہی

بساز ۱۶ بیت سولھوان وزن عروض مقصور یعنے فاعلان اور رکن موفور یعنے رکن سوم مفاعیل

بدون خرب اور ضرب مقصور یعنے فاعلان مثال بیت کی مرقومہ متن سے ہے معنے

یہ ہین کہ اسے دلربا ایک بار بندے سے موافقت کر تقطیع یہ ہے اے یار مفعول

دلربائے فاعلان یکے یار مفاعیل ہی بساز فاعلان ہم نیز عروض مانند شانزدہم و رکن

سوم موفور اما ضرب محذوف و این دو ضرب استحقاق انفراد ندارد چہ تفاوت با دو وزن

مذکور بہ تسکین و تحریک اوسط متحرکات بیش نیست ۱۷ سترھوان وزن عروض

مانند شانزدہم یعنے مقصور فاعلان اور رکن تیسرا موفور یعنے مفاعیل بدون خرب اما ضرب

محذوف یعنے فاعلن اور یہ دونون قسمین یعنے شانزدہم اور ہفدہم استحقاق انفراد کا

نہین رکھتین ہین یعنے اوزان جداگانہ نہین ہین اسواسطے کہ تفاوت ساتھ دو وزنون کے

کہ قبل اس سے مذکور ہوے فقط بہ تسکین اور تحریک اوسط متحرکات ہے اور بس بس

حقیقت مین وہی ہین ہم و این چہاردہ وزن کہ بعد از وزن سوم آوردہ اند نزدیک متاخران

متروک است و تسکین اوسط سہ متحرک متوالی ہمہ جا جائز باشد و قدما موفور و اخرب ہم

آمیختہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت جوانی کست و چیرہ زبانی + طبعم گرفت نیز گرانی +

بیت اور یہ چودہ وزن کہ بعد وزن سوم کے لائے ہین نزدیک متاخرون کے متروک

ہین اور تسکین اوسط سہ متحرک متوالی سب جگہ جائز ہے اور قدمانے موفور یعنے

مفاعیل اور اخرب کو ملایا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے بیت مرقومہ متن سے ہے تقطیع اسکی

یہ ہے جوانیک مفاعیل ست و چیر فاعلات زبانی فعولن طبعمک مفعول رفت نیز

فاعلات گرانی فعولن ح قولہ بعد از وزن سوم در ینجا از وزن سوم ہے باید یا بجاے پانزدہ

چہاردہ زیراکہ پانزدہ و سہ ہجدہ مے شود وہمگی اوزان در ینجا ہفدہ است تم کلامہ

پس چہاردہ کو پانزدہ پڑھ کر ایسا اعتراض لکھا یعنے چہ اور اگر کتاب مین پانزدہ

تھا لفظ بعد کو بعدہ پڑھا ہوتا کہ ہوتا حرف دال کا سہو القلم کاتب ہے ۲ مقتضب

این بحر بتازیان خاص است و اصلش در دائرہ مفعولات مستفعلن مستفعلن دو بار است

و مجزو بکار دارندو اور ایک عروض و یک ضرب ست ہر دو مطوی برین وزن آید بیت شعر
این ست ت مقتضب یہ بحر خاص تازیون کی ہے اور مقتضب اقتضاب سے ہے بمعنے
قطع کردن سے ہے اور اصل اُس کی دائرے مین مفعولات مستفعلن مستفعلن دوبار ہے اور مجزو
استعمال کرتے ہین اور اُس کا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونون مطوی یعنے مفتعلن
اس وزن پر آتی ہے اور بیت اُس کی یہ ہے هم شعر أَعْرَضَتْ فَلَاحَ لَهَا ۞ عَارِضَانِ كَالْبَرَدِ
ت شعر جو مرقومہ متن ہے معنے اُس کے یہ ہین اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر ہوئے
اُس کے دو رخسارے مثل ژالے کے شفاف اور سپید اور بعضے نسخون مین بجاے
اعرضت اقبلت ہے یعنے توجہ کیا معشوقہ نے تقطیع اُس کی یہ ہے اعرضت فاعلات
لاح لہا مفتعلن عارضان فاعلات کالبردی مفتعلن اور برد بفتحتین ہے بمعنے ژالہ و تگرگ کذا فی الغیاث
هم در صدر و ابتدا میان فا و مفعولات و واوش مراقبہ باشد پس ہر دو مخبون مطوی نشاید
ست اور صدر و ابتدا مین درمیان فا اور واو مفعولات کے مراقبہ ہے پس دونون رکن صدر
و ابتدا مین مخبون مطوی نہ چاہیے یعنے اسقاط دونون کا اور اثبات دونون کا معاً جائز
نہین ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونون سے لازم ہے پس فعلات نہ ہوگا یا فاعلات
ہوگا یا فعولات هم در پارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند بہ بیگونہ بیت ترک خوب روی
مرا ۞ گو چرانہ خوش منشی ۞ و ضرب بدال معرے و مسکن روا باید داشت بر قیاس دیگر اوزان
ست اور فارسی مین بہ تکلف مثالین لائے ہین جیسے بیت مرقومہ متن ہے۔ تقطیع
اُس کی یہ ہے ترک خوب فاعلات روے مرا مفتعلن گو چرانہ فاعلات خش منشی مفتعلن
معلوم ہو کہ اس مربع کو کبھی مثمن بھی لاتے ہین بیت سرو گلعذار منی ۞ فصل نوبہار منی ۞
من اگرچہ ننگ توام ۞ عز و افتخار منی ۞ بروزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور اگر عین
مفتعلن کا ساکن کرین فرق اس وزن مین اور ہزج اشتر مین نہ رہے جیساکہ یہ شعر ہے
؎ وقت را غنیمت دان آنقدر کہ بتوانی ۞ حاصل حیات ایجان یکدم ست تا دانی ۞
اور کبھی حشو مین مطوی مسکن مسبغ ہوتا ہے جیساکہ یہ شعر ؎ در فراق او مہرے فرض
کن کہ شبہا را ۞ چتوان بروز آورد روز را کسے چہ کند ۞ کہ رکن دوم مصرع ثانی مفعولان ہے

اور ضرب مقتضب کی نذال یعنے مفتعلان اور معرے مفتعلن اور مسکن یعنے مفعولن روا
رکھتے ہین مثل اور اوزان کے م مجتث این بحر در ہردو لغت مستعمل است وبتازی
اصلش در دائرہ مس تفع لن فا علاتن فاعلاتن دوبار باشد و مجزو بکار دارند و یک عروض
و یک ضرب ہردو سالم و او را یک وزن باشد و بیتش این است ت مجتث لغت
مین بمعنے از بیخ برکندہ ہے اور یہ بحر تازی اور فارسی مین مستعمل ہے اصل اُس کی
دائرۂ تازی مین مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہے دوبار اور مجزو استعمال کرتے ہین ایک
عروض اور ایک ضرب دونون سالم یعنے فاعلاتن اور اُس کا ایک وزن ہے بیت
اُس کی یہ ہے م شعر اَلْبَطْنُ مِنْهَا خَمِيْصٌ + وَالْوَجْهُ مِثْلُ الْهِلَالِ + و در ارکان خبن و کف
و شکل روا دارند مگر ضرب کہ دروے جز خبن نشاید و میان آخر ہر رکن و دوم دیگر رکن
معاقبہ باشد و در ضرب تشعیث روا بود ت شعر جیسا کہ مرقومۂ متن ہے معنے اُسکے
یہ ہین شکم اُس سے خالی ہے یعنے لاغر میان ہے اور مُنھ مثل ہلال ہے تقطیع اُس کی
یہ ہے البطن من مس تفع لن ہا خمیصو فاعلاتن ولوجہ مث مس تفع لن للہلالی فاعلاتن اور
ارکان مین خبن یعنے مفاعلن فعلاتن اور کف یعنے مستفعل فاعلات اور شکل یعنے مفاعل
فعلات روا رکھتے ہین مگر ضرب اُس مین سوا خبن کے یعنے سوا فعلاتن کے بجا ہے
اور درمیان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنے لن فا اور تن فا
مین کہ دونون کو سلامت رکھین یا ایک کو حذف کرین نہ دونون کو صاحب حاشیہ
نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح پس حذف ہردو یا احدہما جائز بود تم کلامہ فتامل
اور ضرب مین تشعیث یعنے مفعولن روا ہے بجاے فعلاتن کے م اما بپارسی اصلش
در دائرہ مس تفع لن فاعلاتن چہار بار بود و مثمن و مسدس و مربع استعمال کردہ اند و گفتہ اند کہ
او را پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت مثمن و دو مسدس
و چہار مربع و ارکان ہمہ مخبون بکار دارند و تفصیل اینست ست لیکن دائرۂ فارسی مین
اصل اُس کی مس تفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور مثمن اور مسدس اور مربع استعمال
کی ہے اور کہا ہے کہ اُس کے پانچ عروض ہین فعلاتن مخبون اور فعلان مخبون مقصور

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جس کو ابتر لکھتے ہین اور فاع مخبون محذوف
مدروس یا رفع مخبون محذوف مطموس اور مفاعلن مخبون آور نو ضربین ہین فعلاتن مخبون اور
فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جس کو ابتر
لکھتے ہین اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاع مخبون محذوف مدروس اور رفع مخبون
محذوف مطموس اور مفاعلان مخبون مذال اور مفاعلن مخبون آور تیرہ وزنون پر آئی ہے
ابیات مثمن اور دو مسدس اور چار مربع اور سب ارکان مخبون استعمال کرتے ہین
اور تفصیل یہ ہے م مثمنات اعروض و ضرب ہر دو مخبون برینگونہ بیت اگرچہ حیلہ
فروشی وگرچہ چرب زبانی ٭ سپاس دار خدایم کہ تو بجملہ سرائی ٭ ت مثمنات پہلا
وزن عروض اور ضرب دونون مخبون یعنے فعلاتن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنے اسکے
یہ ہین کہ ہرچند حیلہ گر اور چرب زبان ہے تو شکر کر خدا کا یا شکرگزار خدا ہون مین کہ تو بہمہ جہت
واسطے میرے ہے تقطیع اُس کی یہ ہے اگرچہ حی مفاعلن لہ فروشی فعلاتن وگرچہ چر
مفاعلن بزبانی فعلاتن سپاس دا مفاعلن ر خدایم فعلاتن کہ تو بجم مفاعلن لہ سرائی فعلاتن م
ب عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور برینگونہ بیت زہے
جبیت ترا بامن اسے گزیدہ نگار ٭ بجاے نرم درشت و بجاے وصل فراق ٭ ت اسکا
وزن عروض مخبون مقصور یعنے فعلان یا مخبون محذوف یعنے فعلن اور ضرب مخبون مقصور
یعنے فعلان بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی یہ ہے زہے چی مفاعلن ست ترا با
فعلاتن منے گزی مفاعلن دہ نگار فعلان بجاے نر مفاعلن م درشتو فعلاتن بجاے وص مفاعلن
لفراق فعلان م ج عروض ہمچنان و ضرب مخبون محذوف و بحقیقت ہمان وزن است
ت تیسرا وزن عروض وہی یعنے فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنے فعلن
اور حقیقت مین وہی ہے یعنے دونون وزن ایک ہین کس واسطے کہ زیادتی یک حرف مغیر
وزن نہین ہے م د عروض ہمچنان و ضرب ابتر گفتہ اند و این سہو است مخبون محذوف
مسکن مے باید چہ خبن در ہمہ ارکان لازم ست و این را استحقاق انفراد نیست مثالش بیت آ
سرو آن نہ کہ در دنیے نعوذ باللہ اگر ٭ کسے زپاے در آید سرے بجنبانی ٭ ت چوتھا وزن عروض

یعنے فعلان یا فعلن اور ضرب ابتر عروضیون نے کہی ہے اور یہ سہو ہے مخبون محذوف مسکن
کہنا چاہیے اس واسطے کہ خبن یہان جملہ ارکان مین لازم ہے اور بعد خبن کے تبر سے
یعنے حذف و قطع سے فعلن نہین ہوسکتا اور اس وزن کو استحقاق انفراد نہین ہے یعنے وزن
جداگانہ نہین ہے بلکہ وہی وزن ہے یعنے دوسرا اور تیسرا اور سرجنبانیدن یعنے حرکت
کردن تقطیع یہ ہے ثمردا مفاعلن نکروزے فعلاتن بنوفیل مفاعلن لنگر فعلن کسیز پا مفاعلن
ادرایہ فعلاتن سرسے بجن مفاعلن بانی فعلن هم ٥ عروض مخبون محذوف مسکن وضرب مخبون
مقطوع بر بنگو نہ بیت مرا دلے ست کہ دائم ستم کند برمن ٭ چہ بودے ار ستم از ستمگر آمدے ٭
بت پانچوان وزن عروض مخبون محذوف مسکن یعنے فعلن بسکون عین اور ضرب مخبون
محذوف و مقطوع یعنے فعل بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے معنے بیت کے یہ ہین کہ دل میرا
مجھپر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھپر کیا کرتا تقطیع یہ ہے مرا دلے مفاعلن
سکدایم فعلاتن ستم کند مفاعلن برمن فعلن چہ بودیر مفاعلن ستم از فعلاتن ستمگرا مفاعلن مدے
فعل هم ٦ عروض مخبون محذوف مدروس یا مطموس وضرب مخبون محذوف مدروس بر بنگونہ
بیت دل بر آتش و چشمے پر آب دارم ٭ ازان کہ بامن بدخو شدہ است جانان ٭ بت
چھٹا وزن عروض مخبون محذوف مدروس یعنے فاع یا مخبون محذوف مطموس یعنے فع اور
ضرب مخبون محذوف مدروس یعنے فاع بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اُس کی
یہ ہے دلے پرا مفاعلن تشش پچشمے فعلاتن پرابدا مفاعلن رم فع ازا کبا مفاعلن من بدخو
مفعولن شدستجا مفاعلن نان فاع ح تقطیعش دلپرا مفاعلن تشپچشمے فعلاتن برابدا مفاعلن
رم فع ازاکبا مفاعلن منبدخو فعلاتن شدستجا مفاعلن نان فاع واینهم خلاف قرارداد
مصنف علّام معلوم میشود زیراکہ او الف و نون ساکن را یکحرف سے شمارد پس ضرب
مخبون محذوف مطموس ست بر طور مصنف تم کلامہ مخفی نرہے کہ مصنف مثالین بطور عروضیون
کے لکھتے ہین اور جہان جہان سہو پاتے ہین بیان کرتے جاتے ہین اور الف و نون کو جو
بکر دایرہ سے نکل جاتی ہے وہان بجاے یکحرف لینا چاہیے بواقی مین اختیار ہے
لکھتے ہین صاحب حاشیہ واللہ اعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہ اسی بات کو اعتراضًا بار بار لکھتا

سے ہے یاد رہے کہ خود معنے اس شعر کے بھی نہیں سمجھا کہ من بد خو کو بروزن فعلاتن لکھتا ہے اور
مقام اضافت اور غیر اضافت مین تمیز نہین رکھتا م زعروض ہمان و ضرب مجبون محذوف
مطموس وزن ہمان است و گفتہ اند کہ این ہر دو وزن مسکن خوشتر آید و این سہ وزن آخر
بنزدیک متاخران مہجور ست ت ساتوان وزن عروض وہی یعنے فاع یا فع اور ضرب
مخبون محذوف مطموس یعنے فع اور وزن وہی ہے اور کہاہے عروضیون نے کہ یہ دونون وزن
مسکن خوش آتے ہین یعنے بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع خواہ فاع مثال بیت اگر
کشائی تارے ز سنبل تر + ہمیشہ آید بوے صبا معطر + بروزن مفاعلن مفعولن مفاعلن فع
اور غلط مسکن اور غیر مسکن بھی رواہے اور یہ تین وزن آخر نزدیک متاخرون کے
متروک ہین م مسدسات ح عروض معرے و ضرب مذال برینگونہ شعر دلم ببردہ
اے یار بے بہا + بہا بیار و لبان رامبن سپار + ت آٹھوان وزن عروض معرے
یعنے مخبون معرے مفاعلن اور ضرب مذال یعنے مخبون مذال مفاعلان شعر مثال کا مرقومہ
متن ہے تقطیع یہ ہے دلم ببر مفاعلن دہ اے یا فعلاتن ر بے بہا مفاعلن بہا بیا مفاعلن ر لبا
فعلاتن من سپار مفاعلان معنے یہ ہین کہ اے یار دل میرا لیا ہے تو نے بوسہ لب قیمت
مین دے م ط مجرو معرے وہمان وزن است ت نوان وزن عروض اور ضرب دونون
معرے یعنے مخبون معرے مفاعلن اور یہ وہی وزن ہے یعنے ہشتم اور نہم ایک وزن ہے
م مربعات ی عروض و ضرب ہر دو مخبون برینگونہ بیت بگو خوبی رویت +
کم از غمان بہ ہائی + ت مربعات دسوان وزن عروض و ضرب دونون مخبون یعنے فعلاتن
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بگو تو مفاعلن بیرویت فعلاتن کم ز غما مفاعلن
بہ ہائی فعلاتن رو یت یعنے روے خود اور کم اختصار کہ مرا کا اور غمان یعنے غمہا م یا عروض
ہمان و ضرب مخبون مقصور برینگونہ بیت منم ز یار بحسرت + منم ز عشق بجور + ت
گیارھوان وزن عروض وہی یعنے فعلاتن اور ضرب مقصور یعنے فعلان بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے منم ز یا مفاعلن ر بحسرت فعلاتن منم ز عش مفاعلن ق بجور فعلان
م یب عروض ہمان و ضرب مخبون محذوف وہمان وزن است ت بارھوان

وزن عروض وہی یعنے فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنے فعِلن اور وہی وزن ہے یعنے
یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے ہم تج عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب
مخبون محذوف و ہر دو مسکن روا بود بدینگونہ بیت تو آگہی صنما ٭ کہ من چہ غم خوردم ٭
سیزدہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنے فعِلان یا مخبون محذوف یعنے فعِلن اور
ضرب مخبون محذوف یعنے فعِلن اور دونون مسکن جائز ہین بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع
اُس کی یہ ہے تا آگہی مفاعلن صنما فَعِلن کہ من چہ غم مفاعلن خوردم فَعلن ہم و جملہ مسدسات و مربعات
بنزدیک متاخران نامستعمل است و تسکین در ہمہ مواضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر
خرم روا نبود چہ مبدء وتد مجموع نیست ہر چند بران وزن است ازان جہت کہ از دو سبب
آغاز ۱۲
خفیف بعد از خبن وزن وتدی باقیماندہ است و از قدما بعضے بنا در بیتے آوردہ اند کہ صدر او
اخرم و بعضے از متاخران وزنے دیگر آوردہ اند از مفاعل فاعلاتن چہار بار و آن خلط مشکول با
سالم میتواند بود بدینگونہ شعر بدان ملک الملوکی کہ ہر دو جہان با مرش ٭ شدند ز ہیچ چیزے
یکفتن کاف و نونے ٭ این ست اوزان دائرہ مشتبہ ست اور جملہ مسدسات اور مربعات
نزدیک متاخرون کے نامستعمل ہین اور تسکین اوسط سب جگہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
مین اس بحر کی خرم روا نہین ہے اس واسطے کہ مبدء وتد مجموع نہین ہے اور خرم وتد مجموع
مین آتا ہے ہر چند اُس وزن پر ہے جہت یہ ہے کہ اصل مین دو سبب خفیف تھے یعنے
مس تف اول رکن مین جب اُنمین خبن ہوا وزن وتد ہو گیا یعنے مفا مگر وتد اصلی نہین ہے اور
قدما سے بعضے ایک بیت بنادر لائے ہین کہ صدر اُسکا اخرم ہے اور بعضے متاخرون سے
ایک وزن اور لائے ہین مفاعل فاعلاتن سے چار بار اور وہ خلط مشکول یعنے مفاعل کا ساتھ
سالم کے یعنے فاعلاتن کے ہو سکتا ہے شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے تقطیع اُسکی یہ ہے بدا ل
مفاعل کلملو کی فاعلاتن کہر دو ج مفاعل ہا با مرش فاعلاتن شدند ز مفاعل ہیچ چیزے فاعلات
یکفتن مفاعل کاف نونے فاعلاتن یہ ہین اوزان دائرہ مشتبہ کے ہم متقارب این بحر در شعر دو
لغت مستعمل است و اصلش در دائرہ فعول ہشت بار باشد و بتازی وافی و مجزو بکار دارند و اورا
دو عروض و چہار ضرب ست و بر شش وزن آمدہ است چہار وافی و دو مجزو و مثالش این ست

ت یہ بحر عربی اور فارسی مین مستعمل ہے اور اصل اُسکی دائرے مین فعولن آٹھ بار ہے اور
تازی مین وافی اور مجزو استعمال کرتے ہین اور اُس کے دو عروض ہین فعولن سالم اور فعل محذوف
اور چار ضربین ہین فعولن سالم فعول مقصور فعل محذوف فع ابتر اور چھ وزنون پر آئی ہے چار
وافی اور دو مجزو اور بیتین اُسکی یہ ہین م اشعر فَاَمَّا تَمِیْمٌ تَمِیْمُ ابْنُ مُرٍّ ٭ فَاَلْفَاهُمُ الْقَوْمُ رَوْبیٰ نِیَامَا
عروض و ضرب ہر دو سالم ست ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے فعولن
بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے روبی رائب سے معنے یہ کہ مست خواب ہوا اور نیام جمع
نایم بمعنے خوابندہ معنے یہ کہ فاما تمیم ابن مُرکو پایا قوم نے سرمست خواب تقطیع اُس کی یہ ہے
فاما فعولن تمیمن فعولن تمیب فعولن نمورن فعولن فالفا فعولن ہملقو فعولن مروبی فعولن نیاما
فعولن م ب شعر وَیَاْوِیْ اِلیٰ نِسْوَۃٍ بَایِسَاتٍ ٭ وَشُعْثٍ مَرَاضِیْعَ مِثْلَ السَّعَالِ ٭ عروض
سالم است و ضرب مقصور ت دوسرا وزن عروض سالم یعنے فعولن اور ضرب مقصور
یعنے فعول بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے یائسات مقلوب الیسات زنان بسن ایاس
رسیدہ کہ انقطاع حیض سے اُسمین ہوتا ہے اور نہایت الراغب مین بائسات
بباے موحدہ پڑھا ہے بمعنے محتاجات اور شعث جمع شعثا بمعنے پراگندہ مو غبار آلودہ اور
مراضیع جمع مرضع بمعنے شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بحذف یا بمعنے غول بیابانی معنے یہ ہین
کہ جگہ لیتا ہے طرف زنان منقطع الحیض پریشان مو گرد آلودہ شیر دہندہ کے مانند غول
بیابانی کے تقطیع یہ ہے ویاوی فعولن الانس فعولن وتنیا فعولن اساتن فعولن وشعثن فعولن
مراضی فعولن عمثلس فعولن سعال فعول م ج شعر وَاَرْوِیْ مِنَ الشِّعْرِ شِعْرًا عَوِیْصًا
یُنَسِّی الرُّوَاۃَ الَّذِیْ قَدْ رَوَوْا ٭ عروض سالم است و ضرب محذوف ت تیسرا وزن
عروض سالم یعنے فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعل شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے معنے یہ ہین
روایت کرتا ہون مین شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویون کو کہ اُسکی روایت کی ہے تقطیع
یہ ہے واروی فعولن منششع فعولن رشعرن فعولن عویصن فعولن ینسسر فعولن رواتل
فعولن لذی قد فعولن روو فعل م د شعر خَلِیْلَیَّ عُوْجَا عَلیٰ رَسْمِ دَارٍ ٭ خَلَتْ مِنْ سُلَیْمیٰ
وَمِنْ مَیَّۃٍ ٭ عروض سالم و ضرب ابتر واین چہار وافی است ت چوتھا وزن عروض سالم

یعنے فعولن اور ضرب ابتر یعنے فع باجتماع حذف و قطع شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے معنے اسکے
یہ ہین اسے دو نون دوستو میرے گھر و خانہاے ویران پر کہ خالی ہین سلیمے سے اور
میتر سے اور یہ دونون نام معشوقہ کے ہین تقطیع یہ ہے خلیلی فعولن یہ جبا فعولن
علے رس فعولن مدارن فعولن خلت من فعولن سلیمے فعولن وہیمی فعولن یہ فع اور یہ
چارون وزن وافی کے ہین ہم ۵ شعر امن دمنۃ اقفرت ٭ بسلمی بذات الغضا ٭ ہر دو
محذوف ست پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعل
شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے دمنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنے وہ زمین کہ جسپر یہ درخت ہون معنے یہ ہین آیا یہ ویرانہ نشان
گھرون کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع یہ ہے
امندم فعولن نتن اق فعولن فرت فعل بسلمی فعولن بذاتل فعولن غضا فعل ہم ۶
شعر تعفف ولا تبتئس ٭ فما یقض یاتیکا ٭ عروض محذوف و ضرب ابتر ست و این
ہر دو مجزو اند ست چھٹا وزن عروض محذوف یعنے فعل اور ضرب ابتر ہے یعنے فع شعر
مثال کا مرقومۂ متن ہے معنے اس کے یہ ہین کہ عفیف ہو اور حزین نہ ہو جو کچھ کہ مقدر اور
حکم ہوا ہوگا پیش آئے گا عفیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام غیاث سے تقطیع
یہ ہے تعفف فعولن ولا تب فعولن تاس فعل فما یق فعولن ضیاتی فعولن کا فع اور یہ
دونون مجزو ہین ہم ۷ بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہاے سالم قصر و
حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم و باشد کہ در ابتدا ہم بنادر استعمال کنند ست اور بطریق
زحاف کے اور ارکان مین قبض روا ہے یعنے فعول بضم لام حشو مین لانا درست
ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب مین پڑے اور عروض ہاے سالم مین
قصر یعنے فعول اور حذف یعنے فعل روا ہے اور صدر مین ثلم یعنے فعلن اور ثرم یعنے فعل
بسکون عین روا ہے اور کبھی ابتدا مین بھی بنادر ثلم اور ثرم کو استعمال کرتے ہین ہم ۸
واما در پارسی وافی و مجزو و مشطور آوردہ اند و گفتہ اند کہ اورا دو عروض است و چہار ضرب
و بر دہ وزن آمدہ است چہار مثمن و سہ مسدس و سہ مربع ست و اما پارسی ہین وافی اور مجزو

اور مشطور لاتے ہین اور کہا ہے کہ اُس کے دو عروض ہین سالم یعنے فعولن اور مقصور یعنے
فعول یا محذوف یعنے فعل اور چار ضربین ہین مسبغ فعولان اور سالم فعولن اور فعول مقصور
اور فعل محذوف اور دس وزنون پر آئی ہے چار مثمن و تین مسدس اور تین مربع م مثمنات
عروض سالم و ضرب مسبغ برینگونہ بیت بیالا نگارا چو آزادہ سروی * ولیکن برخسار
مانند گلنار * واین ناپسندیدہ است چہ حرف آخر از دائرہ بیرون است ت مثمنات
پہلا وزن عروض سالم یعنے فعولن اور ضرب مسبغ یعنے فعولان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
گلنار یعنے گل انار مراد سرخ تقطیع یہ ہے بیالا فعولن نگارا فعولن چو آزا فعولن دہ سروی
فعولن ولیکن فعولن برخسا فعولن رمانن فعولن د گلنار فعولان اور یہ ناپسندیدہ ہے اسواسطے
کہ حرف آخر دائرے سے باہر ہے م ب ہر دو سالم ت دوسرا وزن عروض اور ضرب
دونون سالم یعنے فعولن مثال اُسکی یہ ہے بیت اگر سرو من در چمن جا بگیرد * عجب
باشد از سرو بالا بگیرد * م ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور ت تیسرا وزن
عروض مقصور یعنے فعول یا محذوف یعنے فعل اور ضرب مقصور یعنے فعول مثال ؎
توئی کافریدی ز یک قطرہ آب * گہرہای روشن تر از آفتاب * م د عروض ہمان و ضرب
محذوف و بحقیقت ہر دو وزن یکے است و شاہنامہ برین وزن گفتہ اند ت چوتھا وزن
عروض وہی یعنے فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنے فعل مثال ؎ چو آیم بکوے تکن
جیب من * کہ بے اختیارم درین آمدن * اور حقیقت مین یہ دونون وزن ایک ہین
یعنے سوم اور چہارم اور شاہنامہ اس وزن مین کہا ہے شعر شاہنامے کے یہ ہین ؎
بروز نبرد آن یل زورمند * بہ شمشیر و خنجر بگرز و کمند * درید و برید و شکست و ببست * یلان
را سر و سینہ و پا و دست م واین سہ وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ابیات
اعشی برین وزن است کہ این دو بیت ازان است شعر وَكَاسٍ شَرِبْتُ عَلَى لَذَّةٍ * وَ
اُخْرٰى تَدَاوَيْتُ مِنْهَا بِهَا * لِكَيْ يَعْلَمَ النَّاسُ اَنِّيْ امْرُؤٌ * اَتَيْتُ الْمَعِيْشَةَ مِنْ بَابِهَا * ت
اور ان تین وزنون کو فارسی گو راہ اعشی کہتے ہین یعنے طریق خوانندگی اس واسطے کہ
ابیات اعشی اس وزن پر ہین کہ دو بیتین اُس سے یہ ہین شعر دونون مرقومہ متن ہین یعنے

اُن کے یہ ہین بہت کاسے پیے ہین سنے واسطے لذت سے اور بہت پیالے نوش کیے ہین سنے واسطے دوا کے یعنے بہت گرم و سرد زمانے کا چکھا تاکہ جانین لوگ کہ ایک مرد ہوں میں کہ پہونچا ہون مین اور تلاش کی ہے یعنے معیشت اُس کی دروازے سے اور تقطیع یہ ہے وکاسن فعولن شربتو فعولن علالذ فعولن ذتن فعل واخرے فعولن تدا وے فعولن تمنہا فعولن بہا فعل سے لکے پیچ فعولن لمثنا فعولن سائنم فعولن رو فعل انتقل فعولن معیشہ فعولن ہمن با فعولن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راہ بمعنی پردۂ سرود ہم مسدسات عروض و ضرب سالم بدینگونہ بیت نگہ کن بدان شرخ دو رخ ✤ کرو زرد گشت این رنہانم ✤ ت مسدسات پانچوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے فعولن بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فعولن بدا سر فعولن خدو رخ فعولن کرو زر فعولن رخانم فعولن ہم عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بدینگونہ بیت ازان خط مشکین یار ✤ شد آن ماہش اندر محاق ✤ ت چھٹا وزن عروض مقصور یعنے فعول یا محذوف یعنے فعل اور ضرب مقصور یعنے فعول بیت مثال کی مرقومۂ متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے ازاخط فعولن طمشکی فعولن نیار فعول شد اما فعولن ہشندر فعولن محاق فعول ماہ سے مراد رخسارہ اور محاق بضم اور بکسر اور بفتح تینون حرکتون سے آیا ہے معنے کاستن ماہ ابتدا اُس کی شب پانزدہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند ان ایام مین چھپ جاتا ہے لطائف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کذا فی الغیاث ہم ز عروض ہمان و ضرب محذوف و بحقیقت ہمان است ت ساتوان وزن عروض وہی یعنے فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنے فعل اور یہ حقیقت مین وہی وزن ہے یعنی ششم اور ہفتم ایک وزن ہے م مربعات ح عروض و ضرب سالم بدینگونہ شعر عیان شد نہانم ✤ ز رنگ رخانم ✤ ت مربعات آٹھوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے فعولن شعر مثال کا مرقومۂ متن ہے نہانم یعنے راز نہان میرا اور رخان رخسارے تقطیع یہ ہے عیاشد فعولن نہانم فعولن زرنگے فعولن رخانم فعولن ہم ط عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بدینگونہ شعر تو ئی دل گذار ✤ منم دل سپار ✤ ت نوان وزن

عروض مقصور یعنے فعول یا محذوف یعنے فعل اور ضرب مقصور یعنے فعول بیت مثال کی
مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہ ہے تا ای دل فعولن گذار فعول ستم دل فعولن سپار فعول ہم ی
عروض ہمان وضرب محذوف وبحقیقت ہمان است ست و سوان وزن عروض وہی
یعنے فعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنے فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنے نہم اور دہم ایک
ہے رح تقطیعش تا ای دل فعولن گذارد فعولن منہدل فعولن سپار فعول تم کلامہ محقق
علیہ الرحمہ تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہین یہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہین اور
شعر مین بھی داد لکھا ہے ہم وبہ نزدیک متاخران مسدسات و مربعات متروک است
وقدما اثلم در صدر یا در ابتدا بنادر بکار داشتہ اند چنانکہ رودکی گوید بیت بہار است ہم
روز و در روز نم × منکر فراوان و معروف کم × و استعمال قبض در فارسی روا نیست بہیچ وجہ
ست اور متاخرون کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہین اور قدما نے اثلم یعنے
فعلن صدر مین یا ابتدا مین بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیسا کہ رودکی کہتا ہے بیت
رودکی کی مرقومۂ متن ہے روز نم یا روز یم یعنے موسم برشکال و بہار منکر یعنے امر منکر
مثل شراب نوشی اور لہو ولعب معروف یعنے امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہارین
فعولن تہرو فعولن ز در رو فعولن ز نم فعل منکر فعلن فراوا فعولن نمعرو فعولن فکم فعل اور
استعمال قبض کا فارسی مین روا نہین ہے کسی وجہ سے یعنے اس کے یہ ہین کہ وزن
سالم مین اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض مین جیسے صدر اور ابتدا
مین رکن اثلم یعنے فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہ مقبوض یعنے فعول کو لانا نہ چاہیے
صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلم پر یہ حاشیہ لکھا رح مثال از اثلم در صدر
و ابتدا بل در حشو نیز ے رفتیم و بردیم داغ تو بر دل × صحرا بصحرا منزل بمنزل × وزن
مصراع اول فعلن فعولن فعولن فعولن وزن مصراع ثانی فعلن فعولن فعلن فعولن تم کلامہ
ظاہر ہے کہ رفتیم و بردیم بر وزن فعلن فعولان یا مسباغ ہے اور دوسرا حاشیہ استعمال
قبض کی جگہ یہ لکھا ہے رح لیکن متاخرین بر مقبوض و اثلم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک
رکنش مقبوض باشد و دیگر اثلم بتقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بروز ہجرت چہ چارہ سازم

چو شمع دور از تو بیدل ازم + بروزن فعول فعلن و بتقدیم اثلم نیز ؎ گرم بخوانی ورم برانی +
دل حزین را بجاے جانی + بل ازین قسم بر شانزده رکن ہم آمده مثالش جامی فرماید ؎
زہے جمال تو قبلۂ جان حریم کوے تو کعبۂ دل + فان سجدنا الیک نسجد وان سعینا الیک نسعے +
و دیگرے گوید ؎ زہے دو چشمت بخون مردم کشاده تیر و کشیده خنجر + رخ چو ماہت صباح
دولت خط سیاہت شب معنبر + ہر دو وزن فعول فعلن و بعضے مقبوض اثلم که آنرا اثرم گویند
با سالم نیز بترتیب جمع کرده اند و بر شانزده رکن آورده مثالش ؎ زلف معنبر بر مه رویت
تیره شب است و وادی موسیٰ + جامه صبرم درکف عشقت دامن یوسف دست زلیخا +
بروزن فعل فعولن و بعضے مقبوض اثلم در مثمن آرند مثالش ؎ اے سر زلفت غالیه سای
وے مه رویت غالیه بیز + بروزن فعل فعولن فعل فعول تم کلامه ظاہر ہے کہ یہ سب اوزان
متقارب ہی ہیں اور عبارت محقق علیہ الرحمہ میں ممانعت ان کی کہیں نہیں جس کی ممانعت
کی ہے وہ وہی مقام خاص ہے جس کا بیان ہوا ہم غریب این بحر مستعمل نیست
و شعر درین بسیار نیافته اند و اصلش فاعلن ہشت بار بود و مثال بیت سالم او بتازی چنین
باشد شعر جَارَبُوا قَومَهُم ثُمَّ لَمْ یَرْعَوُو + لِلصَّلَاحِ الَّذِی خَیْرُهُ رَاهِنٌ + ت غریب یہ بحر
مستعمل نہیں ہے اور شعر اس میں بہت کم پائے ہیں اور اصل اس کی فاعلن آٹھ بار ہے
اور مثال بیت سالم کی اس سے عربی میں یوں ہے شعر مرقومۂ متن ہے معنے یہ ہیں لڑے
وہ اپنی قوم سے پس نہ ٹھہرے بدی سے واسطے صلاح کے ایسی صلاح کہ خیر
اس کی مسدود ہے تقطیع یہ ہے حاربو فاعلن قومہم فاعلن ثم لم فاعلن یرعوو فاعلن لصصلا
فاعلن حللذی فاعلن خیرہو فاعلن راہنو فاعلن م و ہم مخبون ایراد کنند برینگونه شعر
وَ اَتَیْتُ مُجَمَّعَ مُوَاطِنِهَا + فَاَسِفْتُ یُغَیِّبُ سَاکِنُهَا + ت اور مخبون بھی لاتے ہیں یعنے فعلن
بتحریک عین آٹھ بار شعر مرقومۂ متن ہے معنے یہ ہیں آیا میں اس کے سب مواطن میں پس
افسوس کیا میں نے اس کے ساکن کے غائب ہونے پر تقطیع یہ ہے وَ اَتَے فعلن تُجمی
فعلن عموا فعلن طنہا فعلن فاسف فعلن تتغی فعلن بتسا فعلن کنہا فعلن م و ہم مسکن نیز
ایراد کنند برینگونه شعر یَا مَحْبُوبِی اَدْرِکْ رُوحِی + وَارْحَمْ قَلْبِی فَاجْلِسْ عِنْدِی ت اور سب

رکن مسکن بھی لاتے ہین یعنے فعلن بسکون عین اٹھ بار شعر مربوط ۔ ن ہے ـــــ یہ ہین سے
محبوب میرے دریافت کر میری روح کو اور رحم کر میرے دل پہ پس بیٹھ نزدیک میرے
تقطیع یہ ہے یا مح فعلن بوبی فعلن ادرک فعلن روحی فعلن ورحم فعلن قلبی فعلن فجلس فعلن
عندی فعلن ہم وبعض مبتدیان این رکنہا را مقطوع خوانند و این سہو است چہ قطع جز در عروض
و ضرب نیفتد و ہر سہ نوع یعنے سالم و مخبون و مقطوع خلط کنند ـــــ اور عروضی
ان رکنون کو یعنے فعلن فعلن کو مقطوع کہتے ہین اور یہ سہو ہے اس واسطے کہ قطع سوا ے
عروض و ضرب کے نہین آتا پس مخبون مسکن ہین اور تینون قسمین یعنے سالم فاعلن
اور مخبون فعلن بتحریک عین اور مقطوع فعلن بہ سکون عین خلط کرتے ہین ہم واما
بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند مذال و معرے ہم عروض و ہم ضرب
و ضرب تنہا مذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ مذال و معرے و مختلط اما سالم یا مخبون
و مسکن خلط نکنند کہ از قیاس خارج بودے ـــــ و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لائے ہین مذال یعنے فاعلان اور معرے یعنے فاعلن عروض بھی اور ضرب بھی اور
ضرب تنہا مذال بھی لائے ہین اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہین اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہین اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہین یعنے کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
مذال اور معرے اور مختلط بھی لاتے ہین لیکن رکن سالم کو ساتھ رکن مخبون اور مسکن کے
خلط نہین کرتے ہین فارسی ہین کہ ان سکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہان
روا ہے ـــــ ہم مثال سالم مثمن شعر سخت سرگشتہ ام از غم ہجر تو گر خطا ے کنم دلبرا عفو
کن ـــــ مثال سالم مثمن کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے سخت سر فاعلن گشتہ ام فاعلن
از غمے فاعلن ہجر تو فاعلن گر خطا فاعلن ے کنم فاعلن دلبرا فاعلن عفو کن فاعلن ہم مثال
سالم مسدس شعر سرخ گل پیرہن کشتہ ـــــ لا جرم فتنہ شد ـــــ مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے سرخ گل فاعلن بر درخ فاعلن کشتا ہی فاعلن
لاجرم فاعلن فتنا ے فاعلن کشتا ہی فاعلن کشتہ یعنے پیدا کردہ ہم مثال مربع سالم شعر
بید و گرد ست بتا ـــــ آفتاب از فلک ـــــ مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے

جسده لرفاعلن دت بتا فاعلن افنا فاعلن بز فلک فاعلن هم مثال مثمن مخبون ومسکن در بیشتر
آورده اند ت مثال مثمن مخبون اور مسکن کی سابق مین لائے ہین عربی مین اور فارسی مین مثالین
یہ ہین مثال مخبون سے چو رخت نبود گل باغ ارم ٭ چو قدت نبود قد سرو چمن ٭ فعلن
آٹھ بار تقطیع اس کی ہے مثال مسکن سے ہردم بہشت دارم زاری ٭ کز غم تا کے
زارم داری ٭ فعلن آٹھ بار تقطیع اسکی یہ ہے هم و ہمہ مسکن را بہزج اخرب ورمل مخبون ہم
تقطیع توان کرد ست اور اگر سب رکن مسکن ہون یعنے فعلن فعلن فعلن فعلن بسکون عین اس
وزن کو ہزج اخرب اور رمل مخبون مین تقطیع کرسکتے ہین ہزج اخرب مسدس محذوف العروض
والضرب بروزن مفعول مفاعیل فعولن ہے اور رمل مخبون مسدس محذوف العروض والضرب
فعلاتن فعلاتن فعلن ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہوجاے هم و باقی وزنہا اعنی مسدسات
ومربعات مخبون ومسکن از طبع دور تر بود این ست بحرہاے دائرہ متفقہ تفصیل بحور و اوزان تمامی
آن تمام شد ست اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت سے دور
ہین یہ ہین بحرین دائرہ متفقہ کی اور تفصیل بحور اور اوزان کی جملہ تمام ہوئی هم و معلوم شد
کہ در پانزدہ بحور کہ مستعمل عرب ست جملہ عروضہا بیست وشش است و جملہ ضربہا پنجاہ است
و بہ شصت وسہ وزن آمدہ است و در دہ بحر کہ مستعمل عجم است بقول عروضیان چہل وچہار
عروض وہشتاد وپنج ضرب است و بہ صد و نود و نہ وزن شعر گفتہ اند والله اعلم بالصواب
ت اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحرون مین کہ مستعمل عرب ہین جملہ عروض چھبیس ہین اور جملہ
اضراب پچاس اور ترسٹھ وزنون پر آئی ہین اور دس بحرون مین کہ مستعمل عجم ہین بقول
عروضیون کے چوالیس عروض اور پچاسی ضربین ہین اور ایک سے ننانوے وزنون
پر شعر کہے ہین والله اعلم بالصواب هم و بباید دانست کہ این بحرہا مؤلف اند
اصول مذکور ست وشاید کہ اصلہاے دیگر غیر انچہ گفتہ اند تالیف کنند و از ان اصلہا بحرہا
مؤلف شود کہ در لغات دیگر مستعمل باشد یا بروزگار دیگر مستعمل شود چنانکہ بنا در در
لغت پارسی رکنے ثمانی یافتہ مے شود مؤلف از دو وتد و سببے بروزن مفاعلاتن و
شعرے دیدہ ام از تکرار این رکن چہار بار کہ عین آن شعر بر یاد ندارم اما برین منوال بودہ

بیت اگر بدانی کہ بے تو چو نم ٭ مرادرین غم روانداری ٭ واز مستفعلن مخبون مرفل برین وزن باشد واز متفاعلن موقوص مرفل بھی چنین ست اور جاننا چاہیے کہ یہ بحرین مؤلف اصول مذکورسے ہین اور شاید کہ اصلین اور سوا ان اصلون سے تالیف کرین اور اُن اصلون سے بحرین مؤلف ہون کہ اور زبانون مین سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہون یا اور زمانے مین مستعمل ہون چنانچہ بندرت لغت پارسی مین ایک رکن ثمانی یعنے ہشت حرفی پایا جاتا ہے مؤلف دو وتد اور ایک سبب سے بروزن مفاعلاتن کہ اس مین مفا اور علا دو وتد ہین اور تن ایک سبب اور ایک شعر دیکھا ہے مین نے اس رکن کی تکرار سے چار بار کہ بعینہ وہ شعر یاد نہین ہے مگر اس طرح پر تھا بیت اگر بدانی کہ بے تو چو نم ٭ مرادرین غم روانداری ٭ تقطیع اگر بدانی مفاعلاتن کبیت چو نم مفاعلاتن مرادری غم مفاعلاتن روانداری مفاعلاتن اور مستفعلن مخبون مرفل اس وزن پر ہے یعنے مفاعلاتن اور متفاعلن موقوص مرفل یعنے مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوص یعنے مضمر مخبون ہم نیز ایک بحر ہے کہ اورامن بزبان پہلو بران بحر میگویند وشبیہ است بہزج مسدس سالم رکن اول ہم ثمانی است مؤلف از چہار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن وگاہ سالم بکار میدارند وگاہ مخبون بروزن مفاعیلن وگاہ مطوی بروزن فاعلاتن وہر سہ بایکدیگر خلط میکنند و دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن فعولن است مثالش بیت فرداگہ عرض سپہ لشکر زن سپے ٭ میان دو سر اہل انجمن سپے ٭ ہمہ گرد آورد پیر و جوان را ٭ انچہ من کردہ سپہ زبرج بمن سپے ٭ صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و ابتدائے بیت دوم مطوی وامثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول اُس کا ثمانی ہے مؤلف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اورامن بزبان پہلوی اُس بحر کو کہتے ہین وہ مشابہ ہے ہزج مسدس سالم سے اور امن بضم اول اور سکون نون اور اورامن بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیون کا ہے اور شعر اُس کا زبان پہلوی مین ہوتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے بیت لحن اورامن و بیت پہلوی ٭ زخمہ رود و سماع خسروی ٭ اور ایک دیہ کا بھی نام ہے مضافات اور

قسم گویائی زبان پہلوی [margin note]

توابع جوستان سے مشہور باورا مر چونکہ خنیاگر وہان کے ساکن سنے یہ خوانندگی و وضع کی باوزن
مشہور ہوئی پس اُس مفعولاتن کو کبھی سالم استعمال کرتے ہین اور کبھی مخبون بروزن
مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینون کو بایک دیگر خلط کرتے ہین اور بعد
اُس کے مفعولان خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکن باقی مفاعیلن فعولان یا مفاعیلن
فعولن ہین مثال اُس کی بیت جوہر قرومہ نتن ہے اور شعر مذکور مین فرداگہ بمعنے فردا
وقت صبح اور عرض یعنے ملاحظہ اور پے لشکر یعنے پاے لشکر اور وژن بمعنے کثافت اور
نجاست مراد خرابی پیے درپیے ہے اور دوسرا اہل انجمن پے یعنے درپیے رئیس
اہل انجمن اور زبرج بمعنے زینت اور بمن پے اسے درپے من خواہد بود صدر بیت اول
سالم ہے یعنے مفعولاتن اور ابتداے بیت اول اور صدر بیت دوم مخبون یعنے مفاعیلن اور
ابتداے بیت دوم مطوی یعنے فاعلاتن تقطیع یہ ہے فرداگہعر مفعولاتن ضپیلشکر مفاعیلن
وژن پے فعولن میاسفے و مفاعیلن سرے اہلن مفاعیلن جمن پے فعولن ہمہ گرد مفاعیلن
درپیرہ مفاعیلن جوارا فعولن انجمنکر فاعلاتن بہ زبرج مفاعیلن بمن پے فعولن اور مثل اسکے
بہت ہین ہم وغرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول بحور درانچہ گفتیم محصور
است نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب اغلب و اللہ اعلم
بالصواب بات اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہ ہے تا معلوم کرین کہ اصول بحور جو
لکھے ہین سبھے محصور ہین نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہین
موجود ہین بحسب غالب یعنے اصول محصور ہین فروع اور تغیرات محصور نہین ہین
واللہ اعلم بالصواب **فصل ہشتم** در تغیر بزیادت کہ تعلق بارکان ندارد و از تغیرات
کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر بزیادت را کہ آنرا اخزم خوانند در ہیچ موضع مثال نیاوردہ ایم و آن
بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و برکنے و بحرے خاص نبود و ایراد آن بآن سبب
باین موضع افگندیم کہ تا بحور و اوزان وقوف نباشد ادراک آن چنانکہ باید دست ندہد
وخزم بیشتر بیک حرف بود کہ در اول بیت افزایند مثالش بتازی امرء القیس
گوید شعر وَکَاَنَّ ثَبِیْرًا فِیْ عَرَانِیْنِ وَبْلِہٖ * کَبِیْرُ اُنَاسٍ فِیْ بِجَادٍ مُزَمَّلٖ * بر بحر طویل است

از وزن دوم و واو خزم است ست فصل ہشتم بیان تغیر زیادت مین که ارکان سے
تعلق نہین رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے ہین اُن مین ایک تغیر بزیادت بھی ہے
اُس کو خزم کہتے ہین کسی جگہ مثال اُس کی نہین لائے ہم وہ نہایت گران اور ناپسندیدہ ہے
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھ خاص نہین اور یہان اُس کو اس لیے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہون ادراک اُس کا جیسا چاہیے حاصل نہین ہوتا
اور خزم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت مین لاتے ہین مثال اُس کی تازی مین
بیت امرا القیس کی جو مرقومہ متن ہے اُس مین ثبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ مین اور
عرنین سر بینی مراد اول چیز وبل جمع وابل یعنے باران بزرگ قطرہ بجاد گلیم مخطط مزمل چادر
پیچیدہ معنے یہ ہین اور گویا کہ ثبیر اول باران مین مرد بزرگ بہ گلیم مخطط پیچیدہ ہے تقطیع
کان فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرانی فعولن نوبلہی مفاعلن کبیر فعول اُناس فی مفاعیلن
بجادن فعولن مزملی مفاعلن بحر طویل سے ہے وزن دوم سے جس کے عروض اور
ضرب دونون مقبوض ہین اور واو اول بیت مین خزم کا ہے ح خزم در اصل اندا ختن
حلقہ در بینی شتر است و وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن حرفے یا کلمہ را بخزم یعنی بران است
کہ بدون آن وزن شعر بے درست نشود و الا نشاید تم کلامہ فتامل اور کبھی یہ زیادت
مصرع دوم مین ہوتی ہے بیت تا اللہ یا ظبیات القاع قلن لنا * الیلای منکن ام
لیلی من البشر * بحر بسیط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن مستفعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور ہمزہ استفہام اول مصرع دوم مین خزم ہے ہم و زیادہ ازین ہم آوردہ
اند تا یک کلمہ از چہار حرف و آن نادر است و مثالش این بیت شعر اشدد حیازیمک للموت *
فان الموت لاقیکا * ولا تجزع من الموت * اذا حل بوادیکا * بر بحر ہزج است و اول
و کلمہ اشدد خزم است ست اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہین چار حرف
تک یعنے چار حرف کا کلمہ اور یہ بہت کم ہے اور مثال اُسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اشدد
حیازیم جمع حزام یعنے کمربند ہے اور لاقیکا باشباع الف معنے یہ ہین باندھ کمربند اپنے
واسطے موت کے پس تحقیق کہ موت ملاقات کریگی تجھسے اور نہ ڈر موت سے جبوقت

[illegible]

تلاقیکا مفاعیلن ولاتجزع مفاعیلن منلموت مفاعیل اذا حلل مفاعیل بوادیکا مفاعیلن

یہ بحر ہزج ہے وزن اول اور کلمہ اشدد کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار

حرف محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہ ہے شعر قَدْ فاتَنِی الیَوْمِ

مِنْ حَدِیثِکَ * مَا لَسْتُ مُدْرِکَہْ * بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن خفیف مجزو

ہے اور قدم خزم ہے مثال زیادت سہ حرف کی بیت اِذَا اَحْذَرَتْ رِجْلِیْ ذَکَرْتُکَ *

یَابَارِ کَیمَا یَذْہَبُ الخَذَرُ ا * بروزن فعلاتن فاعلن فعلن فاعلاتن فاعلن فعلن مدید مجزو اور

کلمہ اذا خزم ہے م و در پارسی ہم بیک حرف قدما آوردہ اند بعضے در اول مصرع

اول بر ینگونہ رودکی گوید بیت جد ہچون نورد آب بباد * گوئیا آبچنان شکستی *

میانکش نازکک چو سایہ موئے * گوئی از یکدگر گسستی * بحر خفیف است از وزن ہفتم

و ہیم خزم است در اول بیت دوم ت اور فارسی مین بھی بیک حرف قدما لائے ہین

بعضے اول مصرع مین جیسا کہ بیت رودکی کی مرقومہ متن سے ہے بحر خفیف مین وزن ہفتم

سے عروض مشکول اور ضرب ابتر اور ہیم خزم کا ہے اول بیت دوم مین اور نورد آب

یعنے موج آب تقطیع یہ ہے جعد ہچو فاعلاتن نورد ا مفاعلن بباد فعلان گوئیا آ فاعلاتن

بچنان شکس مفاعلن تستی فعلن میانکش نا فاعلاتن زکیسا مفاعلن یا موے فعلان گو از یک

فاعلاتن دگر گس مفاعلن تستی فعلن م و بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ

مرادی گوید بیت از حشم و گنج چہ فریاد و سود * کہ مرگ کند برتن تو تاختن * بحر سریع

است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خزم است و متاخران البتہ استعمال

خزم نمیکنند و اللہ اعلم ت اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہین جیسا کہ مرادی نے

کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے از حشمو مفتعلن گنجچہ مفتعلان یاد و سود

فاعلان کمرگ کند مفتعلن برتنتو مفتعلن تاختن فاعلن بحر سریع ہے وزن دوم سے

اور حرف کاف کا اول مصرع دوم مین خزم ہے اور متاخر البتہ استعمال خزم

کا نہین کرتے ہین واللہ اعلم بالصواب م فصل نہم در ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور بپارسی سبب رسن باشد و وتد میخ و این دو اسم از انجهت نهاده اند که بیت
بیت شعر را بخانه تشبیه کرده اند چه بیت خانه باشد و خانهٔ ایشان خیمه باشد و خیمه برسن
و میخ قائم شود و فاصله جدا کننده باشد یعنے متحرکات متوالی را به ساکن از دیگر متحرکات
جدا کنند ت فصل نوین ذکر معانی بعض الفاظ اور القاب مذکور مین اور فارسی مین سبب
به معنے رسن ہے اور وتد به معنے میخ اور یہ دو نام اس جہت سے رکھے ہین کہ عرب
بیت کو گھر سے تشبیہ دیتے ہین اس واسطے کہ بیت بہ معنے خانہ ہے اور گھر
عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رسی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ بمعنے
جدا کنندہ ہے یعنے متحرکات متوالی کو بہ سبب ساکن کے اور متحرکات سے جدا
کرتا ہے ھ و اما بحور طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنے درازی و کشیدگی و گستردگی
نام کردہ اند کہ بتازی بزرگتر از ترکیب اصول این بحور کہ در دائرہ بست و چہار حرف ست
ہیچ ترکیب نیست ست اور بحرون طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے یعنے
درازی و کشیدگی و گستردگی نام رکھا ہے یعنے طول بہ معنے درازی اور مد بمعنے کشیدگی
اور بسط بمعنے گستردگی ہے کہ تازی مین ان کی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہین
ہے کہ دائرے مین چوبیس حرف ہین ایک مصرع مین ھ و بعد ازان سہ بحر اصل بحر
وافر و کامل بیست و یک حرف است و ہر چند مساوی دیگر مسبعات است اما بحرکت
از ان زیادت است پس ازین جہت این دو بحر را بو فور و کمال موسوم کردند ت اور بعد
اسکے یعنے بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اُن مین اکیس حرف ہین
ایک مصرع مین اور ہر چند برابر اور مسبعات کے ہین لیکن حرکتون مین اُن سے یازدہ
ہین کہ ان مین تیس ۳۰ حرکتین ہین اور سباعیات دیگر مین مثل رجز اور رمل کے چوبیس ۲۴
حرکتین ہین پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام بو فور اور بکمال رکھا ھ و ہزج
آوازے را گویند کہ تا برسے باشد و این اسم از جہت نکوی بحر برو نہادہ اند و رجز
رنجے را گویند کہ پاے شتر را بلرزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بر شتر از ہودج خرد تر
و این اسم از جہت اضطراب اجزا دبہ سبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی

برین بحر نہادہ اند کہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد و
این اسم از جہت روانی وزن نہادہ اند ست اور ہزج آواز یا ترنم کو کہتے ہین اور
ترنم بہ معنے سرود اور خوش آوازی ہے اور یہ نام اس بحر کا بہ سبب خوبی اور نیکوئی
کے رکھا ہے اور رجز ایک مرض کو کہتے ہین کہ پاے شتر کو لغزش مین لاتا ہے اور یہ بھی
کہا ہے کہ موضع نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہ نام اس بحر کا بہ سبب
اضطراب اجزا کے اور بجہت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا
ہے کہ عرب مین بیشتر اس کو مشطور مستعمل کرتے ہین اور رمل بہ معنے شتاب رفتن ہے
یہ نام بہ سبب روانی وزن کے رکھا ہے م و سریع را بہ سبب سرعت اطلاع بر تناسب
وزنش این نام نہادہ اند و قریب را بہ سبب قرب او بمضارع و ناقہ منسرحہ تیز رو باشد
و انسرح الرجل آن باشد کہ بر پشت افتد و پایہا از ہم باز نہد و منسرح را این نام بسبب
روانی نہادہ اند یا بہ سبب آنکہ دو رکن او کہ بر وزن مستفعلن است از یکدیگر برکن مفعولات
جدا شدہ اند ست اور سریع کا نام بہ سبب سرعت اطلاع کے اس کے تناسب
وزن پر سریع رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اس کو قرب مضارع سے
ہے اس واسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہین و انسرح الرجل
یعنے پشت سے دراز ہوا اور دونون پاؤن یکدگر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دو رکن اس کے مستفعلن یکدگر سے برکن
مفعولات جدا ہوئے ہین م و خفیف را بہ سبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
را از جہت مشابہت او بہ ہزج و اقتضاب بریدن است و اقتضاب سخن و شعر گفتن
آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضے گویند بحر مقتضب از ان جہت خواندہ اند کہ گوئی بعضے
از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضے گویند بآن سبب کہ وزنے مرتجل است ست
اور خفیف کا بہ سبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
کہ اس کو مشابہت ہے ہزج سے اس واسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

ہزج کے بھی رکن مفاعیلن ہین اور اقتضاب بہ معنے بریدن ہے اور اقتضاب شعر
و سخن بر سبیل ارتجال یعنے فی البدیہہ کہنا اُس کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ مقتضب کو
مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اس واسطے کہ رکن مقتضب
کے مفعولات مستفعلن مستفعلن ہین اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے
اور بعضے کہتے ہین اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنے روان اور فی البدیہہ ہم و
مجتث ازین برکندہ باشد و گویند بآن سبب گفتہ اند کہ گوئی این بحر را از خفیف باز برکندہ
اند و مرا تصور چنان است کہ مقتضب و مجتث را باین نامہا ازان جہت خواندہ اند کہ عرب
جز مجزو مستعمل نداشتہ اند گوئی بعضے از اصل مجزو را باز بریدہ اند یا آنرا ازین برکندہ اند
ست اور مجتث بہ معنے ازین برکندہ ہے اور کہتے ہین یہ بحر خفیف سے برکندہ
ہوئی ہے یعنے نکالی گئی ہے اسواسطے کہ خفیف مین مس تفع لن درمیان دو فاعلاتن
کے ہے اور مجتث مین مقدم دونون پر اور مجھکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب اور مجتث
کے اس جہت سے یہ نام رکھے ہین کہ عرب ان کو سوا مجزو کے نہین کہتے پس گویا اصل
سے مجزو کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی ارکان
متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل راندن اسپ باشد
بپاے کہ بر پہلوے او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
بے تکلف است و بحر را از جہت اشتمال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنے بحر اقتضاے
وسعت و تعمق کند ست اور متقارب کو بجہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
کہا ہے اور غریب کو بجہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل راندن اسپ ہے
اُس قدم سے کہ اُس کے پہلو پر ہلائین یعنے مضمار مارین اور اس بحر کا اسواسطے یہ نام رکھا ہے
کہ روانی اُس کی بے تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان بسیار
سے اور معنے بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہین ہم و بہرامی و غیر او از عروضیان گفتہ
اند عروض چوبے باشد کہ درمیان خیمہ باشد و ضرب دامنہاے خیمہ باشد و من این تفسیر
در کتب لغت نیافتہ ام و چنان پندارم کہ عروض را بہ این سبب باین اسم گفتہ اند کہ

معارض ضرب ست یعنے مقابل او یا ازانجہت کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب را مقابل ۱۲
ازان جہت باین اسم خواندہ اند کہ اوزان بسبب ضربہا مختلف شود چہ ضرب و صنف
یکے باشد ت اور بہرامی وغیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب درمیان خیمہ
اور ضرب دامن خیمے کے ہین اور مین نے یہ تفسیر کتب لغت مین نہین پائی اور ایسا جانتا
ہون کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارض اور مقابل ضرب کے
ہے کہ دونون آخر مصرع مین پڑتے ہین یا اس جہت سے کہ عروض بہ معنے راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جہت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اُس کے مختلف
ہوتے ہین کس واسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونون بمعنے قسم م واین علم را باین
سبب عروض خوانند کہ مشتمل است بر معارضہ کردن شعر با اصول و ارکان او ت اور اس
علم کا نام اس جہت سے عروض رکھا کہ مشتمل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر پر ساتھ اصول
اور ارکان کے اور اس جہت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جہت سے کہ عروض
نام مکہ معظمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد کہ مکہ معظمہ مین باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس علم کا
رکھا یا اس جہت سے کہ عروض بہ معنے راہ دشوار گذار ہے کوہ مین اور اس علم سے
بھی بد شواری راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض مین بہت
لکھے ہین ھم و مجزو را معنے جزوے بیفگندہ باشد و مشطور را شطرے یعنے نصفے بیفگندہ و
منہوک از لاغری بگداختہ ت اور مجزو کا نام مجزو اس واسطے رکھا کہ مجزو اس کو کہتے ہین
جس کا ایک جزو گر گیا ہو اور مشطور کا نام اس واسطے مشطور رکھا کہ مشطور اُس کو کہتے ہین جسمین
نصف گر گیا ہو اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اس واسطے کہتے ہین کہ منہوک
بہ معنے از لاغری بگداختہ ہے یعنے ثلث بیت م واما القاب تغیرات خبن فراشکستن
جامہ باشد و پدوختن موضع شکستہ تا کوتاہ شود و مخبون را ازینجا گرفتہ اند و طے درنوردیدن
بود و قبض فراہم گرفتن و کف بازداشتن ت واما القاب تغیرات خبن فراشکستن
جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تا کوتاہ ہو جائے وہکذا فی المنتخب اور مخبون کو
یہین سے لیا ہے اور طے لپیٹنا اور قبض فراہم کر لینا اور گرفتگی اور کف باز رکھنا اُ

بازرکھنا کذا فی المنتخب م واضمار باریک میان و سبک کردن چہار پایان و عَصَب
پے سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گرسنگی و معصوب ازینجا گرفتہ اند
ت اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چارپایون کا اور منتخب مین بہ معنے در
دل داشتن بھی ہے اور عصب بہ معنے پے سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گرسنگی
سے اور معصوب یہین سے لیا ہے ح قولہ معصوب ازینجا گرفتہ اند بل معصوب بمعنے بسیار
گرسنہ ہست کما فی القاموس المعصوب الجائع جدا و ممکن است کہ از عصب بہ معنے پیچیدن
بہت گرسنہ ہے ۱۲
باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنے باریکی میان گرسنگی سے اور لفظ معصوب اُس
سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جیسا بمعنے پیچیدن ہے بمعنے داغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخہائے درخت و ریختن برگہائے درخت
بضرب چوب وغیرہ و سخت بستن رانہائے شتر مادہ وقت دوشیدن شیر و خشک
شدن آب در دہان وغیرہ بھی ہین کذا فی المنتخب م و موقوف از وقف گرفتہ اند و مکشوف
را از کشف کہ چون حرفے از آخر بیفگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشد ت اور
موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بہ معنے ایستادن و وا داشتن ہے منتخب
سے اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرا تین مانند برہنہ ہو گئے
ہے ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہرا این کلام دلالت برین معنے دارد کہ این لفظ بشین معجمہ است
لیکن علامہ زمخشری در کشاف و قسطاس و فیروزآبادی در قاموس و سکاکی در مفتاح آوردہ اند
کہ صحیح بسین مہملہ ست و بشین معجمہ تصحیف ست تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ دو لغت ہین
بتایا ہے ۱۲
ایک کشف بشین معجمہ بمعنے برہنہ کردن اور دوسرا کسف بسین مہملہ بمعنے بریدن و پارہ
پارہ کردن جامہ لہذا عروضیون مین کسی نے مکشوف بشین معجمہ اور کسی نے مکسوف
بسین مہملہ لکھا ہے کہ دونون مناسب مقام ہین اور دونون لغت منتخب سے ہم و مقصور
کوتاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام و محذوف بمعنے ازو بیفگندہ و احذ و ابتر دنبال
بریدہ ت مقصور کوتاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جس کا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہوا ہو
محذوف بمعنے گرا ہوا یعنے جس سے کوئی جزو گر گیا ہو احذ و ابتر دنبال بریدہ جس کو

دم کٹا کہتے ہیں ح قولہ و دنبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ احذ و ابتر ہر دو بمعنے مذکور دارد حال آنکہ معنے احذ فی الجملہ مخالف از معنے مذکور دارد چہ احذ بمعنے خفیف الذنب است جوہری گوید بعیر احذ و ناقۃ حذاء ای التی خف ریش ذنبہا یعنے آنکہ موے دمش کمتر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ حذ بالفتح والتشدید الذال بمعنے از ہم بریدن منتخب سے اور حذذ بفتحتین کوتاہی و سبکی دم شتر و جز آن یہ بھی منتخب سے اور نیز بفتحتین بریدہ دم شدن یہ بھی منتخب سے فتامل ھم واصلم ہر دو گوش برکندہ و مشعث پراگندہ کردہ یا فروگذاشتہ ست اصلم جس کے دونوں کان اکھاڑ لیے ہوں اور مشعث پریشان کیا ہوا اور لٹکایا ہوا ھم ثلم رخنہ شدہ و اخرم دیوارہ بینی بریدہ و مسبغ تمام و دراز کردہ و مذال دامن دراز کردہ یا فروگذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چار پا و دست و پا بستہ بہ شکال و مخبول عقل یا اعضا تباہ شدہ و معقول شتر زانو بستہ بعقال و منقوص ناقص کردہ و مقطوف خراشیدہ و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوص گردن شکستہ و مخزول بریدہ و اثرم دندان بیفتادہ و اشتر پلکہ چشم باز گردیدہ و اخرب گوش شگافتہ و اعضب گوسپندے کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گوسفندے را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد و اقصم گوسفندے را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردے را نیز گویند کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گوسپندے کہ سرون ندارد و اعقص سرون برہم یا بر گوش پیچیدہ و اخرم رسن در بینی کردہ ست اور اثلم سوراخ دار اور اخرم نکٹا اور مسبغ بڑھایا ہوا اور مذال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن کشادہ کیا ہوا اور مشکول چار پایہ ہاتھ پاؤں بندھا ہوا رسن سے مخبول جس کی عقل یا اعضا تباہ ہوئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جس کے زانو بندھے ہوئے ہوں رسن سے اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چنا ہوا اور موقوص جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنے جس کے دانت گر گئے ہوں اور اشتر پلک چشم کھلا ہوا یعنے جس کی پلکیں کھلی ہوئی ہوں اور اخرب کن کٹا اور اعضب وہ گوسفند جسکی شاخ اندر سے ٹوٹی ہوئی ہو اور وہ گوسفند جس کی ایک شاخ

شکستہ ہو اور اقصم وہ گوسفند کہ شاخ بیرون اُس کی جو محکم ہو اور ٹوٹ گئی ہو اور اُس
مرد کو بھی کہتے ہین جس کے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہون اور اجم وہ گوسفند جو شاخ
نہ رکھتی ہو اور اعقص شاخ لپٹی ہوئی یا شاخ کان پر لپٹی ہوئی اور اخرم وہ جانور کہ جس کی
ناک مین رسی ڈالی ہو ہم و خلیل بیشتر ازین القاب بملاحظہ احوال تغیرات نہادہ است کہ
لقب ہر علت کہ خاص باوایل مصرعہاست از علتہاے مقدم چارپاے گرفتہ و انچہ خاص
باواخرست از علتہاے موخر و انچہ عام ست از انچہ خاص بہ موضع نباشد ست اور
خلیل نے بیشتر یہ القاب بملاحظہ احوال تغیرات رکھے ہین کہ لقب اُس علت کا جو
خاص باوائل مصاریع ہے علت ہاے مقدم بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اُس علت کا جو خاص باواخر مصاریع ہے موخر بدن چارپایہ سے لیا ہے اور لقب
اُس علت کا جو عام ہے اُس سے لیا ہے جو کسی موضع مین خاص نہین ہے ہم و
ہمچنین اعرج لنگ و مدروس کہنہ و ناپیدا و مطموس ناپدید و ستردہ و ازل ناقص سرین
یُقَالُ زَلَّتِ الدَّرَاہِمُ تَزِلُّ زَلُوْلًا اِذَا نَقَصَتْ فِی الْوَزْنِ وَالْاَزَلُّ الْخَفِیْفُ الْوَرِکَیْنِ ت
اور اسیطرح اعرج بمعنے لنگ ہے اور مدروس بمعنے کہنہ اور ناپیدا اور مطموس بمعنے
ناپدید اور ستردہ اور ازل ناقص سرین جس کے سرین ناقص ہون کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوئے
درم وزن مین حق ناقص ہونے کا اسے نقصان آیا وزن مین اور ازل خفیف الورکین کہتے
ہین ورکین دونون سرین ہم و مجبوب بریدہ و خصی کردہ باشد ست و مجبوب کٹا ہوا
اور خصی کیا ہوا ہے ہم و ہمچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و مراقبہ یکدیگر را
نگاہ داشتن و رقیب وہر منزلے از منازل قمر منزلے باشد کہ چون از ہر دو یکے طلوع کند
دیگر غروب کند واللہ اعلم ت اور اسی طرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور
مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل ہے منازل قمر سے کہ وہ طلوع
کرتا ہے ایک طرف مقابل مین اُس کے دوسرے منزل مین غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنے مشرق اور مغرب واللہ اعلم م **فصل دہم** در بیان فائدہ و منفعت علم عروض
بیان اینکہ ہر چند بصدر کتاب لائق تر باشد اما چون فہمش بر مبتدی دشوار تواند بود تاخیرش

مصلحت نمود و ازین جہت در تناسب خللے نیفتد چہ فائدہ ہر چیزے کہ بوجہے غرض
و غایت آن چیز است ہمچنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد ت فصل دسوین بیان
فائدہ علم عروض مین بیان اس کا ہر چند صدر کتاب مین لائق تر تھا لیکن جو فہم مبتدی
پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اُس کی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب مین کچھ خلل نہین ہے
اسواسطے کہ فائدہ ایک شئے کا کہ غایت اُس شئے کا ہے جیسا کہ اول فکر مین ہوتا ہے
باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب مین بیان
کیا خالی مناسبت سے نہین ہے ھ و منکرین فائدہ این علم گویند ادراک وزن بذوق تواند
بود و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادمش را بوسیلۂ عروض از شعر حظ تا حدے
بود پس عروض را فائدہ زیادت نبا شد ت اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہین کہ ادراک
وزن کا متعلق بذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اُس کے عادم
اور فاقد کو یعنے ناواقف ذوق کو بوسیلۂ عروض شعر سے حظ یعنے مزہ ایک حد تک ہوتا
ہے یعنے قلیل ہوتا ہے پس عروض سے زیادہ فائدہ نہین ہے ھ و بدانکہ اکثر این مقدمات
نامُسَلَّم است ۱۲ نادرست و وجہش از انچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدۂ این علم از چہار
وجہ است ت اور معلوم کر تو کہ اکثر یہ مقدمے یعنے اقوال منکرین نامسلم ہین اور وجہ اُسکی
جو اس فصل مین لکھی جائیگی ظاہر ہوگی کہتے ہین ہم کہ فائدہ اس علم کا چار وجہون سے ہے
ھ اول آنکہ احاطہ بہمہ اوزان و احصاے آن و وجوہ مناسبت و مخالفت اوزان
بایکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ درانکہ علم مشتمل بران است از ذوق حاصل نتواند
شد و از صناعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ بجاسۂ ذوق ۱۲ قوت حاسہ ادراک شیرینی ممکن
باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی ہا چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند و صلاح و فساد
ہر یک از چہ باشد بجاسۂ ذوق ممکن نگردد ت اول وہ کہ احاطہ سب وزنون کا
اور حصر اور شمار اُن کا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی بایکدیگر اور تصرفات
پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہ علم مشتمل ہے اُس پر ذوق سے حاصل نہین ہو سکتا اور
صناعت یعنے فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اُس کی یہ ہے کہ حس

ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن ہے مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اُس کی ترکیب کی اور اُس کی صلاح اور فساد کی تحقیق ذوق سے ممکن نہین هم دوم آنکه شعرہاے کہ بروزن غیر مستعمل متداول باشد و تناسب آن از بداہت نظر دور صاحب ذوق از ادراک وزن آن عاجز شود تا بمعرفت ہنر و عیب آن چه رسد و صاحب صناعت را در حال بران وقوف افتد ست وجہ دوسری یہ ہے کہ وہ شعر کہ بروزن غیر متداول اور نامستعمل ہین اور تناسب اُن کا بداہت نظر سے دور ہے صاحب ذوق اس کے وزن کے ادراک سے عاجز ہوتا ہے عیب و ہنر کے جاننے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور اُس سے واقف ہو جاتا ہے هم سوم آنکه تمیز میان اوزان متقارب و اکثر احوال بر اصحاب ذوق ملتبس باشد و اگر ادراک کنند از بیان آن عاجز باشد و بر عروضی نه چنین بود مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت ست بیت عاقل از عیش تلخ حازم گردد باشد ایمن ہر آنکه غافل گردد ✤ اگر لام عاقل را تحریک نه کنند و ہمزه اظہار کنند وزن ترانه باشد از ہزج و اگر تحریک کنند با اظہار ہمزه منسرح باشد و اگر ہمزه در لفظ نیارند خفیف باشد و ہمچنین قیاس در مصراع دوم ست وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنے جو بحرین کہ قریب اُن کے وزن ہین اکثر صاحب ذوق پر ملتبس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے اُس کے بیان سے عاجز ہوتا ہے اور عروضی کے نزدیک کچھ مشکل نہین ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی مین جو مرقوم متن ہے اُس مین حازم بہ معنے ہوشیار ہے حزم سے پس اگر لام عاقل کو تحریک نکرین اور ہمزه کو اظہار کرین وزن ترانے کا ہو ہزج سے یعنے بروزن مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اور اگر لام عاقل کو تحریک کرین ساتھ اظہار ہمزه کے منسرح ہو یعنے بروزن مفتعلن فاعلات مفعولن فع اور اگر ہمزه کو تلفظ مین نلائین خفیف ہو یعنے بروزن فاعلاتن مفاعلن مفعولن اور یہی صورت ہے مصرع دوم کی هم مثال دیگر از تازی این است شعر قد کاد یقلبنی ان نزلت بسحره ✤ فوقاه من کان القلوب باسره ✤ مصرع اول محتمل است که از طویل باشد و اتلم بود و محتمل است که از کامل باشد چون بمصرع دوم آیند اگر وقاه مخفف گویند معلوم شود که کامل ہست و اگر مشدد گویند

معلوم شود کہ طویل است ت اور مثال دوسری تازی مین بیت ہے جیسا کہ شعر مرقومۂ متن
سے معنے اُس کے یہ ہین تحقیق کہ جسوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب اُس کے جادو کے
پس نگاہ رکھا اُس کو اُس نے کہ قلوب سب کے اُس کے حکم مین ہین یعنے خدا تعالے
نے مصراع اول محتمل ہے طویل سے ہو اور اثلم ہو یعنے بروزن فعلن مفاعیلن فعول مفاعلن
اور محتمل ہے کہ کامل سے ہو یعنے بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر
آئین اگر وقاہ کو مخفف بدون تشدید کہین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن
متفاعلن اور اگر مشدد کہین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن م
ویکے از افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در اثنائے بیان مسئلہ چند از عروض خواستہ است کہ
این بیت را تقطیع کند شعر مَنْ رَاَی یَوْمَنَا وَیَوْمَ بَنِیْ التَّیْمِ ۞ اذا التَفَّ حَنِیْفُہٗ یَقْدِمُہٗ ۞ گفتہ
است از منسرح است و اصل منسرح مستفعلن فاعلاتن مستفعلن مسدس واو در مفاعلن
کہ از مستفعلن مخبون شدہ خرم کردہ فاعلن شد و این ناجائز و رکن اول کہ مستفعلن بودہ مخبون
مفاعلن شدہ و ازین غافل بودہ کہ اینجا اسقاط میم روا نبود چہ خرم در وتد بود و این میم جزوے از
سبب است و فاعلن بہیچ وجہ از فروع مستفعلن نتواند بود اگر اول بیت من راے بودے چنان
بودے کہ او گفت اما چون بدین وجہ است از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر
از انست کہ امثال اینمعنے بروے پوشیدہ ماند الا آنکہ اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتے تمام نداشتہ
سہوے چنین کردہ ت اور ایک شخص نے افاضل عالم سے کہ علوم مین متبحر تھا اثنائے بیان
مسائل عروض مین چاہا کہ اس بیت کی تقطیع کرے جو مرقومۂ متن ہے معنے اُسکے یہ ہین کس نے
دیکھا ہے روز جنگ میرا اور بنی تیم کا جسوقت کہ گرمی اُسدن کی پیش آئی اُسکو اور کہا کہ منسرح
سے ہے بروزن فاعلن فاعلات مفتعلن مفتعلن فاعلات مستفعلن اور رکن اول کہ مستفعلن تھا کہ خبن
مفاعلن ہوا اور بخرم فاعلن اور اس سے غافل تھا کہ اس جگہ اسقاط میم مفاعلن روا نہین
ہے اسواسطے کہ خرم وتد مین آتا ہے اور یہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع
مستفعلن سے نہین ہو سکتا اگر اول بیت مَن رَاٰی ہوتا بروزن مفاعلن ہوتا اُسکا کہنا ٹھیک ہوتا
اسواسطے کہ خبن اسجگہ البتہ جائز ہے لیکن چو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت من راے بوزن

فاعلن ہے بحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنے بروزن فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن
فاعلن کسواسطے کہ وزن دوم خفیف مین عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور خبن
اس مین سب جگہ جائز ہے ح یعنے فاعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن فعلاتن مفاعلن مفتعلن
فعالن اور وہ فاضل بزرگتر اُس سے ہے کہ ایسے معنے اُس پر پوشیدہ رہین مگر یہ کہ
اعتماد ذوق پر کیا اور صناعت یعنے فن عروض مین مہارت تمام نرکھتا تھا سہوا ایسا کیا
ہم و من یکے از ادبا را دیدم کہ قصیدہ دراز برا اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت درمیانہ
بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اورا وقوف دہم چون در صناعت بصیرتے نداشت ادراک
نکرد تا بعد از مدتے کہ بذوق ادراک کرد اصلاح آن بیت بکرد و آن این ست شعر
تَحَمَّلَ جِیرَانِی فَمَا لِیَ جِیرَانُ * وَبَانَ رُقَادِی لایُعَرِّجُ اِذْ بَانُوا * مَتیٰ نَلْتَقِی اَمَّا مَنَازِلُ اَہْلِہَا
فَبِالْبَصْرَۃِ وَاَمَّا مَنْزِلِی فَعُمَانُ * و بعد ازان باضمار کرد — اور مین نے ایک
شخص کو ادیبون سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل مین کہا تھا عروض مقبوض
یعنے مفاعلن اور ضرب سالم یعنے مفاعیلن اور ایک درمیان کی بیت وزن سوم طویل مین
واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنے فعولن چاہا مین نے کہ اُس کو آگاہ
کرون جو صناعت مین بصیرت نرکھتا تھا ادراک نکرتا تھا یہان تک کہ بعد ایک مدت کے
کہ بسبب ذوق کے دریافت کیا اُس بیت کی اصلاح کی بیتین مرقومہ متن مین معنے اُسکے
یہ ہین کہ محمل باندھا میرے ہمسایون نے بس نہین ہین ہمسایے میرے اور دور ہوا
خواب میرا کہ رجوع نہین کرتا ہے جسوقت سے جدا ہوئے ہین ہمسایے کب ملاقات کرونگا
مین اُنکی لیکن منازل اُن کے اہل کے بصرے مین ہین و اما منزل میری پس عمان ہے
مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول مفاعیلن
فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعلن ہے مصرع
رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اُس کے بجاے فعمان فبا ضمان
بنایا تا ضرب مصراع اخیر کی مفاعیلن ہوئی شبہہ نہو کہ عروض مین قبض لازم ہے اور
یہان عروض بیت اول مین سالم اسواسطے کہ لزوم قبض کا بیت غیر مصرع مین ہے

اور مصرع مین عروض تابع ضرب ہوتا ہے ۞ چہارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
میان نظم ونثر جز عروض نبود واین فائدہ تمام ست باآنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسے را
در مبدء فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بملکۂ عروض اورا اکتساب ذوقے حاصل شود و
این معنے در خویشتن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض واللہ اعلم واللہ
ولی التوفیق ست وجہ چوتھی یہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے تمیز کی درمیان
نظم اور نثر کے سوا عروض کے نہین ہے اور یہ فائدہ تمام ہے باوجودے کہ اعتقاد میرا
یہ ہے کہ اگر کسی کو ابتدائے فطرت مین ذوق نہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض اسکو
ذوق حاصل ہوجاے اور ملکہ بہ معنے کیفیت راسخہ ہے اور یہ بات مین نے اپنی ذات
مین مشاہدہ کی ہے یہ ہے تمامی سخن کی عروض مین واللہ اعلم واللہ ولی التوفیق
۞ فن دوم در علم قافیہ وآن دہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ واقسام آن
اسم قافیہ باشد کہ بر تتمہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند وآن بطریق
توسع ومجاز باشد ست اسم قافیہ یعنے قافیہ جس کا نام ہے اُس کو کبھی اواخر ابیات
قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس قصیدہ کے اواخر مین یہ قافیہ ہے
اور یہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر جیسے اطلاق
کلمے کا مجموع اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ علیاً ولی اللہ پر یا تمامی
ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اس بیت مین یہ قافیہ ہے اور یہ
کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت مین قافیہ بدون دو بیتون کے
ظاہر نہین ہوتا اور قافیے کو قفو سے لیا ہے بمعنے پیروی یعنے قافیہ پیرو آخر بیت ہے
یا شاعر پیروی اُس کی کرتا ہے اور بنا نظم کی اُس پر ہے اور تتمہ آخر ہر چیز غایت ست
۞ و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در اواخر ابیات باشد قوافی خوانند وآن از جہت اشتمال آن
کلمات باشد بر قافیہ ست اور کبھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت مین واقع ہوتے ہین قافیہ
کہتے ہین کسواسطے کہ اُن کلمون مین حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
کے کہ اُن مین را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر کا ہما اواخر ابیات مین

قافیہ ہین یہی ہے مذہب اخفش کا ہم و باشد کہ حرکت را کہ اصل قافیہ باشد وآن را حرف روے خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانند ست اور کبھی ایک حرف کو کہ اصل قافیہ ہے اور اُس کو روی کہتے ہین جیساکہ بعد اسکے کہا جائیگا قافیہ کہتے ہین یہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہان تک باب قافیہ مین تین مذہب ہوئے ایک یہ کہ مثلاً دنیہ اور گو ہر مین حرف روی قافیہ ہے دوسرا یہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب شمول حرف روی کے ہے تیسرا یہ کہ مجموع یہ دونون قافیہ ہین اور آخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت مین بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ہم و خلیل و قومے از علماے عرب کہ نظرے دقیق تر کردہ اند در تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروفے کہ از حرف ساکن آخر بیت باشد تا حرفے ساکن کہ برو مقدم بود یا حرکتے کہ پیش از ساکن مقدم بود مثلاً در صاحبا و کاتبا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت آن دو حرف و حرکت صاد یا کاف ست اور خلیل نے اور ایک قوم علماے عرب نے نظر دقیق تر کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف ساکن آخر بیت سے حرف ساکن تک کہ اُس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اُس حرکت کے کہ اُس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحبا اور کاتبا مین دو الف ساکن اول و آخر اور دو حرف متحرک جو درمیان اِن دو الفون کے ہین اور حرکتین اُن کی اور حرکت صاد کی صاحبا مین یا حرکت کاف کی کاتبا مین مجموع قافیہ ہے ح یا حرکتے کہ پیش از ان آہ و این کلام صریح است درینمعنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج از قافیہ نزد خلیل است اما از بیان سکاکی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود کہ آن حرف نیز داخل قافیہ است چہ عبارت سکاکی این است ہی عند الخلیل من آخر حرف فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن وقال الخزرجی من المتحرک قبل الساکنین الی انتہا تم کلامہ فلا ہر ہے کہ جب حرکت داخل ہوئی وہ حرف کہ جسپر یہ حرکت ہے خارج نہین [illegible] حرکت سے کہ دونون لازم اور ملزوم ہین بلکہ کلام خلیل مین مراد متحرک سے حرکت

اس کی ہے کہ حرکت بحرف نہیں ہوتی ہم و اگر در آخر بیت مثل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع
آن دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد ست اور اگر آخر بیت دو ساکن ہون قافیہ
مجموع وہ دو ساکن اور حرکت ماقبل ان دو ساکنون کی ہے ہم بنا بر این تعریف قوافی را
قسمت کردہ اند بر پنج قسم و ہر یک را لقبے دادہ اند ازین وجہ کہ میان دو ساکن آخر خالی
نبود انکہ یا چہار متحرک بود یا سہ متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا ہیچ متحرک نبود و پنج
قسم دیگر غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند دوم را متراکب و سوم را
متدارک و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سبکرف مشتمل بر حروف اواخر این القاب
است ست اور بحیثیت اس تعریف اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسمون پر اور ہر ایک کا
ایک لقب مقرر کیا ہے اسطرح کہ درمیان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے الاٰ
فجرین کہ بعد الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے با اور فا اور جیم اور یا چارون متحرک ہین یا
تین متحرک ہونگے جیسے آلوحشی نزل ہین کہ بعد واو ساکن کے شا اور نون اور زاے معجمہ
تینون متحرک ہین یا دو متحرک ہونگے جیسے فیہا جزع ہین کہ بعد الف ساکن کے جیم اور زال
معجمہ دونون متحرک ہین یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قائل ہین در صورت سکون
آخر بعد الف ساکن کے ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہوگا جیسا کہ عال و قال ہین بسکون
آخر اول کو متکاوس کہتے ہین اور تکاوس بمعنے انبوہ کردن ہے منتخب سے ہے اور دوسرے
کو متراکب کہتے ہین اور تراکب بمعنے در ہم نشستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک
کہتے ہین اور تدارک بمعنے دریافتن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہین اور تواتر بمعنے
پے در پے شدن ہے غیاث سے اور پانچوین کو مترادف کہتے ہین اور ترادف بمعنے در پس یکدیگر
نشستن ہے منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسمون کے اور ممکن نہین ہے کسواسطے
کہ تازی مین چار متحرکون سے زیادہ جمع نہین ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف
کے آتا ہے جیسے فَعِلَتُن مین اصلی نہین ہوتا اور لفظ سبکرف مین حروف آخر ان القاب
کے شامل ہین یعنے سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے
متواتر کی اور فے مترادف کی ہم و بدانکہ درین تعریف و قسمت نظرے واجب ست چہ باشد کہ

متناول این تعریف کل شود برانچه در قافیه معتبر باشد مثلا درین بیت [illegible] قد جبر الدین
الاله فجبر که بموجب تعریف مذکور قافیه مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آخر بیت
و نه چنان است چه درین جز حرف را و حرکت ماقبل او بیش معتبر نیست و همچنین درین
بیت که گفته اند شعر اذا کان یا الموت نازل قافیه بموجب تعریف مذکور مجموع پنج حرف و چهار
حرکت آخرین باشد و درین بیت شعر یا لیتنی فیها جذع مجموع چهار حرف و سه حرکت
آخرین باشد و چنان است چه در هر یک یک حرف و یک حرکت بیش معتبر نیست اور معلوم
ہو کہ اس تعریف اور تقسیم مین تکرار و تداخل واقع ہے اس واسطے کہ جو چیز کہ قافیے مین معتبر
نہین ہے وہ کبھی اس تعریف مین داخل ہو جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن
ہے معنے اس کے یہ ہین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور جبر لازمی اور متعدی
دونون طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چھ حرف
یعنے الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور راے ساکن جو آخر مین ہے
اور پانچ حرکتین یعنے حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور
حرکت جیم اور حرکت با ہین اور ایسا نہین ہے یعنے یہ مجموع چھ حرف اور پانچ حرکتین
اس جگہ قافیے مین معتبر نہین ہین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ماقبل قافیے
مین معتبر ہے اور بس کس واسطے کہ تشبیہ سے مین قافیہ فجبر کا نظیر ہوگا نہ لاہ فجبر و شاہ فطر
ح یعنے از حرکت ہمزہ الہ تا حرکت ہاے فجبر تمام کلمہ فاعل اور اسی طرح بیت ثانی جو
مرقومہ متن ہے معنے اس کے یہ ہین کہ نہین ہے تنگ موت سے کہ موت آنے والی ہے
پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنے واو اور تا
اور نون اور زا اور لام اور چار حرکتین یعنے حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور
حرکت نون اور حرکت زا معجمہ ہے اور اسی طرح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے
معنے اسکے یہ ہین کاشکے ہوتا مین اسوقت مین جوان اور معنے تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئے
پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعریف مذکور کے مجموع چار حرف یعنے الف جو فیہا مین
ہے اور جیم اور ذال معجمہ اور عین اور تین حرکتین یعنے حرکت ہا جو قبل الف فیہا کے ہے اور حرکت

جیم لی اور حرکت ذال معجمہ لی اور ایسا نہین ہے یعنے شعر ثانی مین پانچ حرف اور چار حرکتین
اور شعر ثالث مین چار حرف اور تین حرکتین معتبر نہین ہین بلکہ دونون شعرون مین ایک حرف
اور ایک حرکت فقط معتبر ہے اسواسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہوگا نہ موت نزل اور موت
تجمل اور قافیہ جذع کا ورع ہوگا نہ یا جذع دبا ورع هم واما قسمت مذکور اگر بہ طریق
منع خلو کنند یعنے قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح بود اما اگر بطریق منع جمع کنند صحیح
نبود چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجزو یا رجز باشد و رکن آخر در بیتے مخبول و در یک بیت
مطوی و در سوم سالم یا مخبون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متراکب و ہم
متدارک باشد و اگر بر بحر کامل باشد و رکن اخروی وقتے مخزول و وقتے سالم یا مضمر
یا موقوص قافیہ ہم متراکب و ہم متدارک باشد ست واما قسمت مذکورہ اگر بطریق منع خلو
کرین یعنے کوئی قافیہ ان پانچ قسمون سے خالی نہ ہوگا یہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر قسمت بطریق
منع جمع کرین یعنے یہ پانچون قسمین ایک قصیدے مین جمع نہ ہونگی تو یہ تقسیم صحیح نہوگی
اسواسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بسیط مجزو ہو اور وزن بسیط مجزو
یہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز یہ ہے مستفعلن مستفعلن
مستفعلن اور رکن آخر یعنے رکن عروض و ضرب ایک بیت مین مخبول باجتماع خبن و
طے یعنے فعلتن اور دوسری بیت مین مطوی یعنے مفتعلن اور تیسری بیت مین سالم یعنے
مستفعلن یا مخبون یعنے مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے مین ہم متکاوس ہوگا بروزن فعلتن
اسی قبیل سا کن و ہم متراکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن
اور اگر شعر مثلاً ایک قصیدے مین بروزن بحر کامل ہوگا اور وزن بحر کامل کا یہ ہے متفاعلن
متفاعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنے مفتعلن اور کبھی سالم یعنے متفاعلن یا مضمر
یعنے مستفعلن یا موقوص یعنے مفاعلن قافیہ ہم متراکب ہوگا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
ہوگا بروزن متفاعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسے خواہد
کہ تعریف قافیہ کند بوجہے کہ بتحقیق نزدیک تر بود بدینوجہ باید گفت کہ قافیہ عبارت است
از مجموعے کہ مؤلف باشد از حرفے یا حروفے کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابہ کہ در اواخر

ابیات یا مصراعہا بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بسبب اصطلاح و اواخر [illegible]
میان آن حروف و از حرکات کہ تعلق بآن حرف یا بآن حروف داشتہ باشد بیت بو
اسکے تقریر کرین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیے کی کرے اس طرح کہ
تحقیق سے نزدیکتر ہووین لکھنا چاہیئے کہ قافیہ عبارت ہے اُس مجموع سے جو مؤلف
ہو ایک حرف سے مثل روی کے جیسے لفظ قمر مین حرف را ہے کہ اس مین حرف را
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے یا مؤلف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور ردف
اور روی اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہ بات کہ کلمات متشابہ مین جو اواخر
ابیات واقع ہون یا اواخر مصاریع واقع ہون مکرر آئین یا حکماً مکرر آئین بسبب اصطلاح قید اواخر
ابیات کی اس لیے ہے تا قصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعون کے شامل ہو جائین
اور قید اواخر مصاریع کی اس لیے ہے تا مطلع اور مثنویان اور رباعیان شامل ہو جائین اور
قید بحکم تکرار کی اسلیے ہے تا قوافی مستزاد اور فرد بھی شامل ہو جائین کہ مستزاد حکم مصرع
مین ہے اور فرد جب اس سے دوسری بیت مل جائیگی تکرار قافیہ ہو جاویگی اور
مؤلف ہو اُس حرف سے جو بمنزلہ شد واقع ہوتا ہے ان حرفون مین مثل دخیل
کے جیسے ہم اور قاف ہے کامل اور عاقل مین اور مؤلف ہو حرکات سے جو تعلق اُس
حرف روی سے یا اُن حرفون سے یعنے تاسیس اور ردف اور دخیل اور روی اور
وصل اور خروج سے رکھتے ہون ہم وفہم یعنے این تعریف بعد از معرفت حروف وحرکات
قافیہ صورت مے بندد چہ معرفت مرکب کل بے معرفت اجزاے او میسر نشود و تحقیق فرق درمیان
مذہب عرب و مذہب عجم در قافیہ ہم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب
راست ابتدا بہ بیان مذہب عرب کنیم درین فن واللہ اعلم ت اور سمجھنا اس تعریف
کا بعد سمجھنے حروف اور حرکات قافیہ کے ممکن ہے اسواسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزا کے
میسر نہین ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہے اور جو سبقت شعر
مین عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کرتے ہین ہم واللہ اعلم فصل دوم در بیان
حروف و حرکاتیکہ اجزاے قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک جمہور شش است

روی وسه حرف که بروے مقدم باشد وآن تاسیس ودخیل وردف است ودو حرف که
از روے متاخر باشد وآن وصل وخروج باشد ت فصل دوسری بیان حروف وحرکات
ہین کہ اجزاے قافیہ ہین نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک جمہور کے چھ
ہین اول روی اور تین حرف کہ روی پر مقدم ہوتے ہین وہ تاسیس اور دخیل اور ردف
اور دو حرف کہ روی سے موخر ہوتے ہین وہ وصل اور خروج ہے م اما حرف روی حرفے
است مکرر کہ بناے قافیہ بروے است وہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی
کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب وسلب قافیہ باشد بائی خوانند وقصیدہ را کہ حل ورحل قافیہ باشد
لامی خوانند پس با ولام درین دو قافیہ روی باشد ت اما روی ایک حرف ہے
کہ مکرر آتا ہے اور بنا قافیے کی اُس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھ
ایک قافیے کے نسبت اُس قصیدے کی ساتھ حرف روی کے کرتے ہین مثلاً قصیدہ
جس مین ضرب اور سلب قافیہ ہو اُسکو بائی کہتے ہین اور جسمین حل اور رحل قافیہ ہو اُس کو
لامی کہتے ہین پس ضرب وسلب مین بے روی ہے اور حل اور رحل مین لام روی
ہے اور ضرب بمعنے زدن اور سلب بمعنے ربودن اور بست کردن اور حل بفتح اول وسکون
ثانی بمعنے برداشتن اور رحل بالفتح بمعنے کوچ کردن چاروان لغت غیاث سے اور روی
بفتح اول اور کسر واو اور تشدید یا ہے اور فارسیون نے بہ تخفیف استعمال کیا ہے
بمعنے سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیے کا ہے کہ مدار قافیے کا اُس پر ہے
لطائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی مین لکھا ہے کہ روی کو رواسے لیا ہے اور
روا لغت مین وہ رسن ہے جس سے بار شتر باندھتے ہین پس گویا اس حرف سے
ابیات برہم بستہ ہین اور کہہ سکتے ہین کہ روی لغت مین برہم تابندہ ہے پس جیسا کہ
بٹنے والا رسی کا رسی کو بٹتا ہے اور اُس کے اجزا کو جمع کرتا ہے یہ حرف بھی اجزاے
ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور روی کو بیان مین اور حرفون پر مقدم کیا
اس واسطے کہ یہ حرف اصلی ہے قافیے مین اور قافیہ محض روی سے بدون اور حرفون
کے ہو سکتا ہے اور اور حرفون سے قافیہ بدون روی کے نہین ہو سکتا م و حرف مقدم

بروی اما تاسیس الفے باشد کہ میان ان وروی حرفے حرف بود چنانکہ الف در حامل و جاہل و اما دخیل آن حرف متحرک بود کہ میان تاسیس وروی باشد مانند میم و ہا در حامل و جاہل و اما ردف حرفے از حروف مد باشد کہ میان او وروی ہیچ حرف نبود مانند الف در ساروا و ناروا و واو اول در سوروا و نوروا و یا در سیروا و نیروا و واو و یا چون ساکن باشد و ماقبل ایشان متحرک مخالف قومے آن را ردف شمرند و قومے نشمرند ت

اور حروف جو مقدم روی پر ہوتے ہین اُن مین ایک تاسیس ہے اور تاسیس وہ الف ہے کہ درمیان اُس کے اور روی کے ایک حرف متحرک ہوتا ہے جیسے الف حامل اور جاہل مین اور دوسرا دخیل اور دخیل ایک حرف متحرک ہے کہ درمیان تاسیس اور روی کے ہوتا ہے جیسے میم اور ہے حامل اور جاہل مین تیسرا ردف اور ردف ایک حرف ہے حروف مد سے کہ درمیان اُس کے اور روی کے کوئی حرف نہین ہوتا جیسے الف ساروا اور ناروا مین اور واو اول سوروا اور نوروا مین اور یا سیروا اور نیروا مین اور واو اور یا جب ساکن ہون اور ماقبل اُن کے متحرک مخالف ایک قوم نے اُس کو ردف شمار کیا ہے اور ایک قوم نے اُسکو ردف نہین شمار کیا ہے جیسے قول اور قیل بالفتح پس تاسیس بمعنے استوار کردن و بنیاد نہادن منتخب اور غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ الف تاسیس سے بنیاد قافیہ استوار ہے اور دخیل جو شخص کہ کسی کے کاروبار مین دخل رکھتا ہو غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف درمیان تاسیس اور روی کے داخل ہے اور ردف بکسر اول اور سکون ثانی بمعنے پس رفتن اور بمعنے درپے ہم آمدن اور پس سوار نشیندہ اور حرف علت ساکن ماقبل اُس کے حرکت موافق کہ بیفاصلہ حرف ساکن قبل روی کے داخل ہوتا ہے غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف ردیف روی ہے اور ساروا یعنے سیر کردند ناروا یعنے نفرت کردند اور سورو اور نورو صیغہ ہاے مجہول موافق اُس لغت کے کہ قول اور بوع کو مجہول قال اور باع کا کہتے ہین اور سیرو اور نوروا دونون صیغے امر کے ہین اور حروف مد یعنے حرف علت ماقبل حرکت موافق واو ماقبل مضموم الخ

ما قبل مفتوح اور یہ ہے ما قبل مکسور اور از حرکت ما قبل مخالف ہو جیسے قول اور قیل
بالفتح اسمین اختلاف ہے اور قیل بالفتح پادشاہ اقیال جمع غیاث سے ہم و حروف متاخر
از روی اما وصل یا یکے از حروف مد باشد کہ بعد از روی متحرک آید چنانکہ الف در حملا و رحلا
و وا و در حملوا و رحلوا و یا در حملی و رحلی و یا حرف ہا و آن یا ساکن بود چنانکہ در حملہ و رحلہ باشد
و یا متحرک چنانکہ در حملہا و حملہوا و رحلہی و اما خروج یکے از حروف مد بود کہ بعد از
ہاے وصل متحرک باشد مانند الف در حملہا و واو در حملہو و یا در رحلہی ست اور جو حروف
کہ موخر روی سے ہوتے ہین ان مین ایک وصل ہے اور وصل یا ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد روی متحرک کے آتا ہے جیسا کہ الف حملا اور رحلا مین
اور واو حملوا اور رحلوا مین اور یا حملی اور رحلی مین و یا وصل حرف ہا ہوتا ہے اور وہ حرف
ہا یا ساکن ہوتا ہے جیسے حملہ اور رحلہ مین و یا متحرک ہوتا ہے جیسے حملہا اور حملہوا اور
رحلہی مین اور دوسرا جو موخر روی سے ہوتا ہے خروج ہے اور خروج ایک حرف
حروف مد سے ہوتا ہے کہ بعد ہاے وصل متحرک کے آتا ہے جیسا الف حملہا مین
اور واو حملہوا مین اور یے رحلہی مین وصل پیوند و پیوستن ضد ہجر و پیوند کردن منتخب سے
اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ یہ حرف روی سے ملا ہوا ہے اور خروج بضمتین بمعنے بیرون
رفتن اور بغی شدن غیاث سے اور وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ بعد روی کے وصل اور بعد وصل
کے یہ حرف آتا ہے اور حملا اور رحلا دونون صیغہ تثنیہ اور حملوا اور رحلوا دونون صیغہ جمع اور
حملی اور رحلی دونون مصدر مضاف بیاے متکلم اور حملہ اور رحلہ دونون مصدر مضاف
بہاے ضمیر ہم و حروف اواخر این شش لقب درین لفظ جمع ست کہ یتسلفنج و وصل
را صلہ نیز خوانند و بعضے دخیل را از حروف قافیہ نشمرند ست اور حرف آخر ان القاب
کے اس لفظ مین جمع ہین یتسلفنج یا روی کی اور سین تاسیس کا اور لام دخیل کا
اور فا ردف کی اور پھر لام وصل کا اور جیم خروج کا اور معنے یتسلفنج کے یہ ہین کہ گذرتا
ہے دریا یا شمشیر اور وصل کو صلہ بھی کہتے ہین اور بعضے دخیل کو حروف قافیہ سے نہین
شمار کرتے بہ سبب اس کے کہ حرف غیر معین ہے ہم و بعضے دو حرف دیگر اثبات کنند

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ
شعر و قَائِمِ الْاَعْمَاقِ خَاوِیِ الْمُخْتَرَقَنْ ✤ مُشْتَبِہِ الْاَعْلَامِ لَمَّاعِ الْخَفَقَنْ ✤ بروایتے کہ نون
ساکن در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکش کنند اگرچہ وزن
بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف غلو خوانند ت اور بعضون نے دو حرف
قافیے کے اور ثابت کیے ہین کہ قافیے کو باعتبار اُن دو نون حرفون کے غالی اور متعدی
کہتے ہین اور غالی کی مثال مین یہ بیت لاتے ہین شعر جو مرقوم متن ہے معنے اُس کے
یہ ہین یعنے بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشندہ
سراب قطع کیے ہین مین نے قائم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و بضمتین تک جا
اور کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اَعلام جمع علم بمعنے نشان
اور علامت لمع روشن ہونا اور چمکنا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سے پس
المخترق اور الخفق جو قافیے واقع ہوئے ہین اس بیت مین اسمین دو روایتین ہین ایک
روایت یہ ہے کہ نون ساکن تلفظ مین لاتے ہین بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن
ہے اور دو نون کو ساکن پڑھتے ہین مثل دو ساکن کے آخر بیت مین اس صورت مین وزن
مختل نہین ہوتا اور دوسری روایت یہ ہے کہ فقط قاف کو آخر مین متحرک پڑھتے ہین
نون تلفظ مین نہین لاتے اس صورت مین وزن مختل ہوتا ہے کس واسطے کہ مصرع
اول بروزن مفاعلن مستفعلن مستفعلن ہے اور مصرع ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن
پس جب نون کو تلفظ مین نہ لائے اور قاف کو مکسور پڑھا وزن مختل ہوا مگر یہ صورت استناد
سے خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑھا جاتا ہے غرض اُس سے ہے اور اُس
نون کو حرف غلو کہتے ہین غالی حد سے گذرنے والا منتخب سے پس غالی نون تنوین ہے
کہ قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے اُن قافیون سے کہ حرف روی
اُن مین ساکن غیر مدہ ہو پس غالی آخر مین مثل خرم کے ہے اول مین ہم و در مثال
متعدی این بیت آورند بیت لَمَّا رَأَیْتُ الدَّہْرَ جَمًّا خَبَلُہُو ✤ حرف صلہ ست و ساکن میباید
چون بعادت بعضے از عرب متحرک کنند و ادی تولد کنند آنرا التعدی خوانند و هر دو را

از حساب عیوب شعر شمرند که تعلق بقافیه دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چه آن حرف
را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جهت آنکه وزن مختل مے شود ت اور تعدی
کی مثال مین یہ بیت لاتے ہین جو مرقومہ متن ہے معنے اُس کے یہ ہین کہ جسوقت
دیکھا مین سے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خطل بفتحتین سستی اور تباہ کہنا سخن کا اور گردن
پیچیدن منتخب سے پس حرف ہا صلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہ
ہے کہ اُس ہے کو متحرک کرتے ہین کہ اُس سے واو پیدا ہوتا ہے اُس کو حرف تعدی کہتے
ہین اور دونون کو یعنے غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہین اور یہ تعلق قافیے سے
رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی مین کہن واسطے کہ ایراد خروج کا واجب
ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ وزن
مختل ہوتا ہے جیسے یہ شعر رجز مشطور بروزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہوگیا م حرکات قافیه واما حرکات که
تعلق بقافیه دارد هم شش است اربعین و آن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
و آن حرکت دخیل بود ج حذو و آن حرکت ماقبل ردف بود د توجیه و آن حرکت
ماقبل روی بوده مجرے و آن حرکت روی متحرک بود و نفاذ و آن حرکت ہاے وصل
متحرک بود و حرف اوایل این شش لقب درین لفظ جمع است که راحت من و قومے
رس را اعتبار نکرده اند و قومے اشباع را و درآنکه فتحت ماقبل واو و یا را که نه از حرف مد باشند
چون بجاے ردف افتد حذو خوانند یا نه خلاف است ت حرکتین قافیے کی وا ماحرکتین
کہ تعلق قافیے سے رکھتی ہین وہ بھی چھ ہین اول رس اور وہ حرکت ماقبل
الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی حاٰمل اور جاٰہل مین اور رس بالفتح
و تشدید السین بمعنے ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور یہ حرکت بھی ابتداے قافیه
مین آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت دخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل
اور جاہل مین اور اشباع بالکسر بمعنے پر خواندن و باصطلاح قافیه حرکت مابعد الف
تاسیس غیاث سے سوم حذو اور وہ حرکت ماقبل ردف کی ہے جیسے حرکت سین اور

نون کی سارو اور نورو مین اور حذو یا لفتح برابر کرنا دو چیزون کا آپس مین اور برابر کسی چیز کے ہونا منتخب سے اور چونکہ حرکت قدم بمقدم ردف کے ہے لہذا حذو نام رکھا چہارم توجیہ اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فق اور شق مین اور توجیہ روگردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا کذا فی الغیاث پنجم مجرے اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حلی اور حلہ مین رح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفقن تم کلامہ فتامل اور مجرے جاے روان شدن اور راہ جاری جمع غیاث سے رح مسبب جریان تم کلامہ ششم نفاذ اور وہ حرکت ہاے وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہا کی حلہما اور حلہی مین اور نفاذ بالفتح جاری شدن فرمان منتخب سے اور بعضون نے اسکو بدال مہملہ پڑھا ہے بمعنے تمام شدن اور حروف اوایل ان چھ القاب کے اس لفظ مین جمع ہین کہ راحت من پس را اشارہ رس کا اور الف اشارہ اشباع کا اور حا اشارہ حذو کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجرے کا اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہین کیا ہے کہ وہ ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ ان کے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے ویسی اُس کی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات مین خلاف ہے کہ فتحہ ماقبل واو اور یا کا کہ حروف مد ہے نہون جب بمقام ردف کے واقع ہو اُس کو حذو کہین یا نہ کہین پس جو لوگ اُس حرف کو حرف مد جانتے ہین اُس حرکت کو حذو کہتے ہین اور جو لوگ حرف مد نہین جانتے اُس حرکت کو بھی حذو نہین کہتے م

فصل سوم

در احکام این حروف و حرکات ہیچ شعر مقفا از روی خالی نتواند بود شاید کہ از پنج حرف باقی خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تاسیس و ردف بہم ممکن نباشد اما خلو از ہر دو ممکن بود و آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود مجرد خوانند پس قافیہ یا مردف بود یا موسس یا مجرد ت

فصل تیسری

احکام مین ان حرفون اور حرکتون کے کوئی شعر مقفا روی سے خالی نہین ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی یعنے تاسیس اور دخیل اور ردف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

یعنے موصولہ ہو قافیے کو مطلق کہتے ہین بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنے موصولہ
نہو مقید کہتے ہین کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور ردف کا باہم ممکن نہین
ہے کس واسطے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور ردف اور
روی مین کوئی حرف فاصل نہین ہوتا پس ماقبل روی یا دخیل ہوگا یا ردف جمعیت ممکن
نہین مگر خالی ہونا دونون سے یعنے تاسیس اور ردف سے ممکن ہے اور اُس قافیے کو جو
تاسیس اور ردف سے خالی ہو مجرد کہتے ہین یعنے تنہا ہے ردف و تاسیس کے ساتھ
نہین مثل قمر کے کہ را مع حرکت میم قافیہ ہے پس قافیہ یا مُردَف ہوتا ہے یا موسّس یا مجرد
ہم و بیشتر حروف کہ در یک قافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و دخیل و روی و وصل و خروج چنانکہ در حاملہا
و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک قافیہ جمع شود چہار بود رس و اشباع و مجرے
و نفاذ کہ در ہمین مثال جمع اندست اور زیادہ حرف کہ قافیے مین جمع ہوتے ہین پانچ
ہین تاسیس اور دخیل اور روی اور وصل اور خروج جیسا کہ حاملہا مین اور اُس کی
امثال مین یعنے حاملوا و حاملی مین فراہم ہین پس حاملہا مین الف تاسیس کا اور
میم دخیل کا اور لام روی کا اور ہا وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتین کہ ایک
قافیے مین فراہم ہوتی ہین چار ہین رس اور اشباع اور مجرے اور نفاذ کہ اسی مثال مین
یعنے حاملہا مین جمع ہین پس رس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور اشباع حرکت میم
دخیل ہے اور مجرے حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہاے وصل متحرک ہے
ہم و کمتر حروف کہ در یک قافیہ افتد یکحرف بود و آن روی تنہا بود و کمتر حرکات یکحرکت بود
و آن توجیہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجرے چنانکہ در قمرُو افتد
ست اور کمتر حروف کہ قافیے مین ہوتے ہین ایک حرف ہوتا ہے اور وہ روی
تنہا ہے اور کمتر حرکتین کہ قافیے مین ہوتی ہین ایک حرکت ہے اور وہ توجیہ ہے
جیسا کہ لفظ قمر مین مثلاً جب رے روی ساکن ہو یا مجرے جیسا کہ لفظ قمرُو مین پس
توجیہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجرے حرکت روی متحرک ہے اور حاشیے مین نیچے
لفظ مجرے کے یہ لکھا ہے ح حرکت ماقبل روی متحرک ہم و اعتبار ہر یکے از تاسیس

و اردافِ و تجرید و اطلاق و تقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ بہر یک قافیہ بود واجب باشد و تاسیس
چنانکہ گفتہ شد ہم جز الف نباشد و رس جز فتحہ نتواند بود و دخیل ہر حرفے کہ بود غیر حروف
مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف دخیل پسندیدہ بود و اختلاف
اشباع ناپسندیدہ بود و ردف جز علت نبود و بنزدیک بیشتر اہل صنائع جز حروف
مد نشاید و اختلاف ردف ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف بواو و یا
باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لا محالہ حذو مختلف باشد بضمہ
و کسرہ و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بود ست اور اعتبار کرنا
تاسیس اور ارداف اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے مین اور ہر شعر مین کہ
ایک قافیہ ہوے یعنے مطلع ہو واجب ہے یعنے تمام قصیدے مین قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہے سوا الف کے نہین ہوتا اور رس یعنے حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتحے کے ممکن نہین کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور دخیل جو حرف
ہووے سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنے حرکت دخیل سب حرکتین ہوتی ہین
اور اختلاف دخیل کا ناپسندیدہ نہین ہے جیسے اختلاف میم اور ہا کا ہے حامل اور
ہاہل اور اختلاف اشباع کا یعنے حرکت دخیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت
ہا کا تجاہل اور جاہل مین اور ردف سوا حرف علت کے نہین ہوتا یعنے الف اور واو اور یا
اور نزدیک اکثر اہل فن کے ردف سوا حرف مد کے نہین ہے یعنے حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعضے قول اور قیل بالفتح کو بھی ردف جانتے ہین
اور اختلاف ردف کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو و یا ہے
بشرطیکہ حروف مد سے ہون جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ ان کا عربی مین درست ہے
اور اس صورت مین لا محالہ حذو یعنے حرکت ماقبل ردف مختلف ہوگی ایک جگہ ضمہ اور
ایک جگہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم و در وی
ہر حرف کہ باشد شاید الا چہار حرف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چہار حرف مد است و ہا
کہ حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این است بیت اور روی جو حرف ہو سزاوار ہے

مگر چار حرف گیارہ حالتون مین ردی نہین ہوتے اور وہ چار حرف تین مدہ ہین اور ایک ہاکہ چارون حرف وصل ہین اور تفصیل گیارہ حالتون کی یہ ہو هم اما الف در پنج حالت نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آن را الف اطلاق خوانند ب الفی کہ از جہت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیہلا ج الفی کہ بدل تنوین بود در حال وقف چنانکہ رایت زیدا، الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود ہ الف تثنیہ چنانکہ در ضربا باشدت اما الف پانچ حالتون مین نہ چاہیے کہ روی ہو اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہو جیساکہ لفظ الضربا مین ہو اور اُسکو الف اطلاق کہتے ہین دوم وہ الف کہ واسطے بیان حرکت کے آخر کلمہ مین آوے جیساکہ لفظ اَنا و حیہلا مین ہو آنا ضمیر متکلم ہو و حیہلا اسم فعل بمعنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہو حالت وقف مین جیساکہ رایت زیدا یعنی دیکھا مین نے زید کو چہارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ کے ہوتا ہو جیساکہ اضربا بدل اضربن کے آتا ہو بمعنی ہر آئینہ بزن پنجم الف تثنیہ جیساکہ ضربا مین ہو هم اما یا در دو حالت نشاید کہ روی بود ا یائی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ فحوملی و آن را یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قومی باشدت لیکن یا دو حالتون مین نہ چاہیے کہ روی ہو اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیساکہ اس لفظ مین فحوملی اور اُسکو یای اطلاق کہتے ہین حومل بالفتح اول ہر چیز اور ابر سیاہ جو بہت برسے اور سیل کہ پانی اُسکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہو اور نام ایک عورت کا ہو کہ سگ مادہ کو دن بھر گرسنہ رکھتی تھی اور وہ سگ مادہ رات بھر اُسکی پاسبانی کرتی تھی یہانتک کہ اُس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دُم کو چبا ڈالا اور کھا لیا اور یہ بات مثل ہوئی عرب کہتے ہین فلانٌ اَجوَعُ مِن کَلبَۃِ حَومَلَ منتخب سے دوم یای تانیث جیساکہ قومی مین ہو اور قومی صیغہ امر مونث کا ہو بمعنی برخیز هم واما واو در دو حالت نشاید کہ روی بود ا واوی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحوملو و آن را واو اطلاق خوانند ب واو جمع چنانکہ در ضربوا باشدت واما واو دو حالتون مین نہ چاہیے کہ روی ہو اول وہ

داو کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ مین کہ فخو ملو اور اُسکو واو اطلاق کہتے ہین جو کہ ملو حالت رفع مین ہی اور فا کلمہ علی احدہ دوم واو جمع کا جیسا کہ ضربوا مین ہی اور ضربوھم جمع مذکر غائب کا ہو ھم واما ہا در دو حالت نشاید اہای سکتہ چنانکہ در مالیہ و سلطانیہ باشد ب ہاے تانیث خاصتہ کہ ساکن بود چنانکہ در حمزہ و ضارہ باشد و اگر متحرک بود بعضے بکار داشتہ اند اما بغایت ناپسندیدہ باشد و تای تانیث در امثال ضربتَ و خرجتَ روا داشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربتی و خرجتی قبحش کمتر بود ت واما ہا دو حالتون مین نہ چاہیے کہ روی ہو اول ہاے سکتہ اور ہاے سکتہ وہ ہا ہی کہ آخر کلمہ مین بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے آتی ہی جیسا کہ مالیہ اور سلطانیہ مین دوم ہا تانیث کی علی الخصوص جسوقت کہ ساکن ہو یعنی حالت سکون مین بالاتفاق روی نہ ہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضارہ مین اور حالت تحریک مین اختلاف ہی جیسا کہ کہتے ہین کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزتی اور ضارتی مین بعضون نے استعمال کیا ہی لیکن نہایت ناپسندیدہ ہی اور تا تانیث امثال ضربت اور خرجت مین روا رکھی ہی کہ اُسکو روی کرین لیکن یہ بھی قبیح ہی اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی اور خرجتی مین قبح اُسکا کم ہو جاے ھم و بدانکہ نون نیز در یک حالت نشاید کہ روی باشد و آن نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر آن نکردہ اند بآن سبب کہ در مقاطع سخنہا تنوین مستعمل نباشد ت اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت مین نہ چاہیے کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہی اور اہل فن نے ذکر اُسکا نہین کیا ہی اس سبب سے کہ مقاطع سخن مین تنوین مستعمل نہین ہی بلکہ تنوین آخر شعر مین بمقام وقف حرف علت سے بدل جاتی ہی پس ذکر واو اور الف اور یا کا معنی اُس سے ہی ھم و ہر چہ غیر ازین حرفہاے مذکور باشد روا بود کہ روی باشد اما از الفات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی بود چنانکہ در عصا و رحی و الف تانیث چنانکہ در حبلی بود و الف زائد ملحق بآخر کلمہ چنانکہ در جبارے باشد و از یاہا یای اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یای اضافت چنانکہ در بیتے و یای نسبت چنانکہ در مکی باشد و ہمچنین واو اصلی چنانکہ در یغزو باشد و ہای اصلی چنانکہ در ہا

وعمہ باشد وہای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیتہا باشد واگرچہ ساکن بود ہرچند بعضے ازین از قبح
خالی نبود ست اور سوا ان حرفون کے سب حرف روا ہی کہ روی ہون لیکن الفون سے
مانند اُس الف کے جو بدل حرف اصلی کے ہوتا ہی جیسا کہ عصا اور رحی مین کہ الف بدل
یے کے آیا ہی اور عصا بمعنی چوبدستی اور رحی بمعنی سنگ آسیا کے ہی غیاث سے اور
الف تانیث کا جیسا کہ حُبلیٰ مین ہی اور حُبلیٰ بمعنی زن باردار ہی غیاث اور کنز سے اور
الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہی آخر کلمہ سے جیسا کہ حبارٰی مین اور زائدہ ہونا اسکا باعتبار
حروف اصلیہ کے ہی اگرچہ نفس کلمہ مین داخل ہی باعتبار وضع کے حبارٰی بضم اول و
راے مہملہ والف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہی برابر مرغابی کے اور رنگ
اُسکا زرد اور سیاہ ہوتا ہی فارسی مین اُسکو چرز کہتے ہین شرح نصاب یوسفی اور صحاح
سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے یاے اصلی جیسا کہ یرمی اور ندی مین ہی یرمی رمی
سے بمعنی تیر انداختن اور ندی بمعنی انجمن اور مجلس ہی دونون لغت منتخب سے اور
یے اضافت کی جیسے لفظ بیتی مین ہی بمعنی خانہ من اور یاے نسبت جیسے مکّی مین ہی
یعنی منسوب بمکہ اور اسی طرح واو اصلی جیسا کہ یغزو مین ہی بمعنی جہاد می کند اور ہاے
اصلی بلہ اور عمہ مین بلہ بفتحتین نادان شدن منتخب سے اور عمہ بفتحتین بمعنی سرگشتگی اور
حیرانی راہ مین اور نہ جاننا حجت اور دلیل کا اور دور ہونا منتخب سے اور ہاے ضمیر جیسے
بیتہ اور بیتہا مین بیتہ یعنی گھر اُس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اُس عورت کا اور اگرچہ یہ ہاے
ضمیر ساکن ہو بیتہ مین تو بھی روی ہو سکتی ہی ہرچند بعضے حرف ان حرفون سے
قبح سے خالی نہین ہین یعنی انکے روی کرنے مین قباحت ہے اور وہ یاے نسبت ہی
اور یاے اضافت ہی کہ یہ مثل ضمائر اور مثل نون تثنیہ وجمع کے ہین روی کرنا انکا
قباحت سے خالی نہین اور ہاے ضمیر جو بیتہ اور بیتہا مین ہی کہ اسکا بھی روی کرنا مثل
ہاے تانیث کے نہ چاہیے سکاکی نے اسکو بتصریح لکھا ہی اور واو اصلی جیسے یغزو
مین ہی صاحب مفتاح نے لکھا ہی کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل یسری
یسرو و یسری کے اور ہاے اصلی مثل اشبہ اور اعمہ کے مانند حروف اشباعیہ کے

حرف وصل ہوتے ہین نہ روی اسکی گنجائش قصائد مین البتہ ہو م وضابطہ آن ست
کہ ہر حرف کہ بیک معنی در آخر کلمات مکرر شود مانند ضمائر و نون تثنیہ و جمع و غیر آن
اگر روی کنند از قبحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار قافیہ باشد و در امثال آن مقید از مطلق و
مجرد از غیر مجرد قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف
مد نبود ست اور قاعدہ یہ ہو کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات مین مکرر آتا ہو مثل
ضمائر اور نون تثنیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یاے نسبت ہو اگر اسکو روی کرین
قباحت سے خالی نہین کس واسطے کہ ایک وجہ سے تکرار قافیہ ہو اور ایطا اسی کو
کہتے ہین اور اس طرح کی تکرار مین مقید مطلق سے اور مجرد غیر مجرد سے قبیح تر ہو یعنے
اس ایطا کی مثالون مین ایطا روی ساکن کا ایطاے روی متحرک سے اور ایطا روی
مجرد کا ایطاے روی غیر مجرد سے یعنی مردف اور موسس سے بدتر ہو اور بہتر روی
کے واسطے حرف اصلی کلمے کا ہو کہ جنس حرف مد سے نہ ہو کس واسطے کہ حروف مد
وہی بیشتر حرف وصل ہوتے ہین اسکا بیان ہو چکا ہو م واختلاف حرف روی و
اختلاف مجری روا نبود و اختلاف توجیہ روا داشتہ اند اما از قبحی خالی نبود و بعضے
گفتہ اند اختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس بر ردف و حذو و غیر آن روا نبود ت
اور اختلاف حرف روی اور اختلاف مجری یعنی حرکت روی کا روا نہین ہو اور حال
اسکا عیوب مین مفصل لکھا جائیگا اور اختلاف توجیہ کا بحرکات ثلثہ روا رکھا ہو
لیکن قبح سے خالی نہین اور بعضون نے کہا ہو کہ اختلاف توجیہ کا بضم و کسر روا ہو مثلاً
قافیہ خُرم بضم ہا کا ساتھ خرم بکسر را کے کرینگے اور قیاس اسکا ہو اوپر ردف اور
حذو کے اور سوا اسکے جائز نہین یعنی جیسے قافیہ قولوا اور قیلوا کا درست ہو اور قافیہ
قولوا اور قالوا خواہ قیلوا اور قالوا کا درست نہین اسی طرح اختلاف توجیہ بھی بضم و
کسر درست ہو بضم و فتح اور بکسر اور فتح درست نہین م و حرف وصل جنکی از چہار
حرف مذکور نتوانند بود و جمع میان قافیہ موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
و اختلاف نفاذ روا نبود ست اور حرف وصل سوا ایک کے چار حرفون سے نہین

وہ تین حرف مد اسکے ساتھ یہ اور ایک یا وقف کی خواہ سکتے کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان ہو چکا ہی اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسبابہ اور ابواب جمع نہ ہوگا اور اختلاف حروف وصل جیسے عالموٗ و ظالمہٗ اور اختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل جیسے عالمِہی اور ظالمہُو روا نہیں ہی ہم و حرف خروج جز یکی از حروف مد نتواند بود و اختلاف آن روا نبود و وصل و خروج نزدیک جمہور جز روی مطلق را نباشد اور حرف خروج سوا حروف مد کے نہین ہوتا اور اختلاف اُسکا مثل حَلّہا اور حَلّہُو کے روا نہین ہی اور وصل اور خروج نزدیک سب کے روی متحرک کے واسطے ہوتا ہی کس واسطے کہ جب روی ساکن ہوگی کیونکر حرف وصل سے ملیگی اور جب وصل سے نہ ملیگی خروج سے بھی نہ ملیگی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہی ہم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد جز میان روی و ردف یا وصل اما میان روی و ردف چنانکہ درین صورت کہ صلوٰۃ و زکوٰۃ در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ روی کنند ازان جہت کہ ہاے تانیث نشاید کہ روی باشد و بوجہی اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ ہاے وصل بعد از روی مقید نباید ست اور شبہہ درمیان حروف قافیہ کے ممکن نہین ہی مگر درمیان حرف روی اور حرف ردف کے اور درمیان حرف روی اور حرف وصل کے آپس درمیان روی اور ردف کے جیسا کہ قوافی صلوٰۃ اور زکوٰۃ بیچ حرف الف ہی کس واسطے کہ اس الف کو ایک وجہ سے اولی یہ ہی کہ روی کرین اور ہے کو وصل کہین اس سبب سے کہ ہاے تانیث نہ چاہیے کہ روی ہو بخیال ایطا کے اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہی کہ اس الف کو ردف کرین اور ہے کو روی کہین اس جہت سے کہ حرف وصل بعد روی ساکن کے نہین آتا اور یہان اگر الف کو روی کہین تو روی ساکن ہی ہم و درین صورت کہ عَلَاہٗ و جَاہٗ بوجہی الف اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درین صورت ہا ضمیر است و برای روی می باید و ضمیر نشاید کہ روی بود اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی ست و ہای ضمیر در حکم تکرار تا از قبح خالی بود چہ باتفاق امثال این قافیہ قبیح نباشد و اگر عَقَلَہٗ و عَلِمَہٗ قافیہ کنند قبیح باشد

ست اور اس صورت مین جیسے علاہ اور رجاہ ہو اور دونون مین ہاے ضمیر ہو اور ہاے
ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے بیشتر لکھا ہو کہ بعضون نے قافیہ کیا ہو اور اسکو حکم تکرار
مین نہین جانا ہو اور پھر لکھا ہو کہ خالی از قبحی نبود یعنی بعضون کے نزدیک یہ تکرار قافیہ
ہو پس اس جگہ موافق دونون مذہبون کے لکھتے ہین کہ علاہ اور رجاہ مین ایک وجہ
سے اولی یہ ہو کہ الف کو ردف کہین اور ہے کو روی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہو
اور سزاوار ہو کہ روی ہو موافق مذہب اُن لوگون کے جو اس مین تکرار نہین جانتے
اور نہ چاہیے کہ ہاے وصل ہو بسبب سکون روی کے یہ دوسری جہت ہوئی روی
قرار دینے حرف ہا کے آور ایک وجہ سے اولی یہ ہو کہ اس الف کو روی کہین
کس واسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہو اور حرف اصلی کے ہوتے ہوے اور حرف کو
روی قرار دینا نہ چاہیے اور ہاے ضمیر حکم تکرار مین ہو موافق مذہب اُن لوگون کے
جو ہاے ضمیر کو حکم تکرار مین جانتے ہین یہ جہت دوسری ہوئی روی قرار نہ دینے حرف
ہا کے تاکہ قافیہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے قافیے قبیح نہین ہین یعنی جب الف
حرف اصلی روی ہوا اور ہا وصل باتفاق اس مین قباحت لازم نہ آئی کس واسطے
کہ ہر جگہ حرف اصلی روی اور ہاے ضمیر وصل ہوتی ہو اس مین بھی وہی صورت قرار
دینا چاہیے اور اگر عقلہ اور علمہ کو قافیہ کرین قبیح ہو یعنی جن لوگون نے ہاے ضمیر کو
حکم تکرار مین نہین جانا ہو وہ قافیہ کرتے ہین مگر قباحت سے خالی نہین یعنی جن کے
نزدیک تکرار ہو وہ اسکو ایطا سمجھتے ہین صاحب حاشیہ کے ذہن مین یہ مطلب نہ آیا
لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علام مشتمل بر حشو و تطویل می نماید چہ
قولہ و شاید کہ روی بود و قولہ بوجہی اولی آنکہ روی کنند مفید معنی واحد ست پس
عبارت مستحسن چنین بود کہ بوجہی الف را اولی آن باشد کہ ردف کنند چہ درین صورت
ہا ضمیر ست یعنی روی و بوجہی اولی آنکہ روی کنند چہ حرف اصلی است و ہاے ضمیر در حکم
تکرار وصل اما نشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون روی تم کلامہ فقاطل دوسرا حاشیہ
یہ ہو ح قولہ قبیح باشد چہ ہای ضمیر بعینہ مکرر ست و احتمال دیگر گنجائش ندارد ہچنانکہ

دریں علاہ و جباہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمۃ تقبیح فرماتے ہین یعنی کسی کے نزدیک درست
اور کسی کے نزدیک نادرست نہ نادرست مطلق فتامل علا بالفتح بلندی اور نام ایک مرد کا
اور ایک موضع ہو مدینہ مین منتخب سے حجی بالکسر عقل اور زیرکی اور بالفتح کنارہ ایک
چیز کا منتخب سے م واما اشتباہ میان روی و وصل ہم دریں صورت ہا در حرف افتد
چہ بران تقدیر کہ الف ردف کنند ہا روی باشد و بران تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد ت واما شبہہ درمیان روی اور وصل کے بھی ان صورتون مین حرف ہا ہی صلوٰۃ
وزکوٰۃ اور حرف ہاے علاہ اور حجاہ مین پڑتا ہی اسواسطے کہ اگر الف کو ردف کہین
حرف ہا روی ہواور اگر الف کو روی کہین حرف ہا وصل ہو م وگفتہ اند ہاے وصل
جز ہاے ضمیر یا تانیث یا وقف تواند و وصل متحرک ازین جملہ جز ہاے ضمیر نباشد و
این حکم باکثر بحکم اغلب تواند بود والا اگر کسی قافیہ اسباہ و ابواہ کند و بعد از ان
نابہ بیارد کہ از نباہت مشتق باشد ہای اصلی وصل افتادہ باشد ونشاید کہ گویند کہ ہا روی
است و باد خیل والا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتد ت اور عروضیون
نے کہا ہی کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہاے وقف کے نہین ہوتی
اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہاے ضمیر ہوتی ہواور یہ حکم اکثر بحکم اغلب ہین والا
اگر کوئی قافیہ اسباہ اور ابواہ کا کرے اور بعد اسکے نابہ لائے کہ نباہت سے ہی
ہاے اصلی بمقام وصل ہواور نہ چاہیے کہ کہین کہ ہے روی ہواور بے دخیل ہی نابہ
ہین والا اگر ایسا ہو اعلامہ بھی اس قافیے مین آسکتا ہی کہ اختلاف دخیل کا جائز ہی
پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیون کے بحکم غالب ہین کلیتی نہین ہین
کس واسطے کہ نابہ مین یہان ہاے اصلی بمقام وصل پڑی ہی بناہت نام آوراور بزرگ
ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کذا فی الغیاث م وبدانکہ ہر حرف یا حرکت
کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آن را بقافیہ تعلق نباشد و از
باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداعہای سخن باشد و نسبت آن نظم و نثر
یکسان بود ت اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے مین مکرر ہو سوا حروف

اور حرکات مذکورہ کی اُسکو قافیے سے تعلق نہین ہی بلکہ قسم لزوم مالا یلزم سے ہو اُسکو
صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا چاہیے اور نسبت اُسکے نظم و نثر مین
ایک ہی قافیے سے تعلق نہین جیسے لازم کرنا حرکت دخیل کا درصورت روی متحرک کالی
اور راحلی مین کس واسطے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت دخیل مین اختیار رہا اور اگر
کوئی لازم کرے صنعت ہی نثر ہو یا نظم **فصل چہارم** در انواع قوافی نزدیک عرب
قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی دو نوع بود مطلق یا مقید و باعتبار ما قبل روی
سہ نوع موسس یا مردف یا مجرد و باعتبار ما بعد روی سہ نوع موصول مخرج یا موصول
تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج ہیں بحسب ترکیب ہیجدہ شود کہ از ضرب دو در سہ در سہ
حادث شود اما بعضی ازین مرکبات ممکن الوقوع نبود و بعضے مختلف فیہ باشد و اینچہ
متفق علیہ بود نہ نوع باشد **ت** فصل چوتھی اقسام قوافی مین جو نزدیک عرب کے
ہین قافیہ جیسا کہ کہا ہم نے باعتبار حال روی کے دو طرح پر ہی مطلق جس مین روی
متحرک ہو یا مقید جس مین روی ساکن ہو اور باعتبار ما قبل روی کے تین طرح پر ہی
موسس جس مین الف تاسیس ہو یا مردف بسکون را و تخفیف دال جس مین حرف
ردف ہو یعنی حرف علت مع حرکت ما قبل موافق یا مجرد جس مین تاسیس ردف کچھ
نہ ہو اور باعتبار ما بعد روی کے بھی تین طرح پر ہی موصول مخرج جس مین وصل اور
خروج دونون ہون یا موصول تنہا جس مین فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر مخرج
جس مین وصل اور خروج کچھ نہ ہو اور احتمال مخرج تنہا کا ساقط ہی کہ خروج بے
وصل نہین ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ قسمین ہوتی ہین کہ ضرب دو سے
تین مین پھر تین مین ہوتی ہین یعنی مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور
مجرد مین ضرب دیجیے چھ ہون اور جب چھ کو موصول مخرج اور موصول تنہا اور
غیر موصول اور غیر مخرج مین ضرب دیجیے چھ تر ک اٹھارہ ہون لیکن بعض ان
مرکبات سے ممکن الوقوع نہین ہین اور بعضے مختلف فیہ ہین کہ مصنف نے
خود ان کا بیان آگے کیا ہی اور جتنے کہ متفق علیہ ہین اُن کی نو قسمین ہین ۔

نقشہ اقسام قوافی باعتبار اختلاف روی

مطلق ای متحرک	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج
مقید ای ساکن	موسس مردف مجرد	موصول مخرج	موصول تنہا	غیر موصول وغیر مخرج

هم مطلق موسس موصول مخرج چنانچہ درین قافیہ کہ صاحبہا و کاتبہا ست اول مطلق موسس موصول مخرج جیسا کہ صاحبہا اور کاتبہا بین الف تاسیس اور حا اور با دونوں بین دخیل اور با روی اور ہا وصل اور الف آخر خروج ہے هم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج چنانکہ صاحبا و کاتبا ست دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبا اور کاتبا بین الف تاسیس اور حا اور تا دونوں بین دخیل اور با روی اور الف آخر وصل ہے هم ج مطلق مردف موصول مخرج چنانکہ جمالہا و خیالہا ست سوم مطلق مردف موصول مخرج جیسا کہ جمالہا اور خیالہا بین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور ہا وصل اور الف ثانی خروج ہے هم د مطلق مردف موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالا ست چہارم مطلق مردف موصول غیر مخرج جیسے جمالا اور خیالا بین الف اول ردف اور لام روی مطلق اور الف دوسرا وصل ہے هم ہ مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربہا و خطبہا ست پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربہا اور خطبہا بین با روی مطلق مجرد اور ہا وصل اور الف خروج ہے هم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربا و خطبا و این ششم نوع

مطلقات ست ت ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیساکہ ضربا اور خطبا ہین با روی مطلق مجرد اور الف وصل ہی اور یہ چھ قسمین روی مطلق کی ہین مم ز مقید مؤسّس چنانکہ قاضی وحامی ت ہفتم مقید مؤسس جیساکہ قاضی اور حامی ہین کہ الف تاسیس اور ضاد اور میم دونون ہین دخیل اور یار مثناۃ تحتانی روی مقید ہی مم ح مقید مردف چنانکہ جمال وخیال ت ہشتم مقید مردف جیساکہ جمال اور خیال ہین الف ردف اور لام روی مقید ہی مم ط مقید مجرد چنانکہ قہر وخطر واین سہ نوع مقیدات ست ت نہم مقید مجرد جیساکہ قہر اور خطر ہین را روی مقید ہی اور بس اور یہ تین قسمین روی مقید کی ہین مم وسہ نوع مطلق ممکن الوقوع نبود وآن مؤسس ومردف ومجرد باشند ہر سہ غیر موصول وغیر مخرج از جہت امتناع متحرک حرف آخر از شعرت اور تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہین اور وہ مؤسس اور مردف اور مجرد ہین تینون غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق مؤسس غیر موصول وغیر مخرج اور مطلق مردف غیر موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد غیر موصول اور غیر مخرج کس واسطے کہ آخر شعر ساکن ہوتا ہی اور یہان روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہی پس وقوع اسکا غیر ممکن ہی مم وشش نوع مقید واقع نبود وآن مؤسس ومردف ومجرد بود ہر سہ یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما بنزدیک کسانی کہ وصل وخروج بعد از روی ساکن جائز ندارند از جہت این علت ت اور چھ قسمین روی ساکن واقع نہین ہوتین اور وہ مؤسس اور مردف اور مجرد تینون موصول غیر مخرج یا موصول مخرج لیکن نزدیک اُن لوگون کے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کے جائز نہین رکھتے واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل وخروج بعد روی ساکن کے مم وامانزدیک کسانی کہ جائز دارند ازین شش دو نوع ممکن الوقوع نبود وآن مقید مردف موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سہ حرف ساکن در روی یعنی ردف و روی ووصل ت وامانزدیک اُن لوگون کے کہ وقوع وصل وخروج کا بعد روی ساکن کے جائز رکھتے ہین ان چھ قسمون سے دو قسمین ناممکن ہین اور وہ اول مقید مردف موصول

غیر مخرج بسبب برابر آنے تین حرف ساکن کے ممتنع ہین اور وہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی
اور وصل اسواسطے کہ جب روی مقید ہوئی ساکن ٹھہری اور ردف خود عبارت حرف ساکن سے
ہی اور وصل کہ آخر شعر مین ہو لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا ناممکن ہی هم
ب مقید مردف موصول مخرج از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر دآن ردف و روی
بود کہ بر وصل متحرک سابق باشند ت اور دوسری صورت ناممکن مقید مردف موصول
مخرج ہی بسبب برابر آنے دو ساکن کے غیر آخر شعر مین اور وہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہو کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان مین
نہین آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری هم و چہار نوع باقی ممکن بود باین تفصیل اول مقید
موسس موصول مخرج چنانکہ لم تخاطبہا ولم تراقبہا و کسانی کہ انکار این نوع کنند تکرار
الف و یا از باب لزوم مالا یلزم شمرند و ہا روی نہند و قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج
و اگر بدل یا حرفی از حروف مد بود چنانکہ در قاصیہا و دوانیہا مطلق مردف شمرند ت
اور چار قسمین باقی ممکن ہین اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرج جیسا
کہ لم تخاطبہا ولم تراقبہا تخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور مراقبت سے
بمعنی نگاہ داشتن یکدیگر پس ان مین الف تاسیس ہی اور با اور قاف دونون مین دخیل
اور با روی ساکن اور ہا وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہین اس مین یہ تاویل بیان کرتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہین ہوتا اس قافیے مین تکرار الف اور بای لزوم مالا یلزم ہی اور ہے روی ہی
اور الف وصل اور قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج ہی اور اگر بدل ہو ساتھ ایک حرف
کے حروف مد سے جیساکہ قاصیہا اور دوانیہا مین سے مطلق مردف جانتے ہین یعنی یا
ردف ہی اور ہا روی اور الف آخر وصل اور قاصی بمعنی اعلی اور دانی بمعنی ادنی
ہی هم ب مقید موسس موصول غیر مخرج و درین صورت چون روی و وصل ساکن
باشند و اصل در کلام عرب آن ست کہ چون دو ساکن متوالی استعمال کنند ساکن
اول از حروف مد بود و دو حرف مد متوالی نتواند بود پس لامحالہ روی از حرف

مد بود و وصل ہای ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ و کسانی کہ انکار این نوع کنند مکرار
الف از باب لزوم مالایلزم شمرند و یا ردف شمند و یا روی و قافیہ مقید مردوف گویند
ت دوم مقید مؤسس موصول غیر مخرج اور اس صورت مین جو روی اور وصل
دونون ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہی کہ جب دو ساکن برابر استعمال
کرتے ہین پہلا ساکن حروف مد سے ہوتا ہی اور دو حرف مد برابر نہین ہو سکتے ہین
لامحالہ روی حرف مد ہوگی اور وصل ہا ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ مین ہو بسکون ہا
وہا قاضیہ یعنی حکم کنندۂ آن اور حامیہ حمایت کنندۂ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونون مین دخیل اور یار تحتانی روی ساکن اور ہا وصل ہی اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہین کہتے ہین کہ بعد روی ساکن کے وصل نہین آتا پس تکرار الف قاضیہ
اور حامیہ مین لزوم مالا یلزم اور یا ردف اور ہا روی ہی اور قافیہ اُنکے نزدیک
مقید مردوف ہی ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تعریفی کہ خلیل قافیہ را
کردہ است بیان جملہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را تناول نباشد
چہ دخیل و تاسیس درس درین دو صورت ازان تعریف خارج باشند اما آن تعریف بنا بر
آن است کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد ست اور معلوم ہو کہ تجویز اُس دو
دو نوع کی یعنی مقید مؤسس موصول مخرج جیسے لم تخاطبہا اور مقید مؤسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہی کہ وہ تعریف قافیے کی جو خلیل نے
کی ہی اور صدر کتاب مین بیان ہوئی ہی تمام حروف اور حرکات قافیہ اُس
تعریف مین شامل نہ ہون کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہی کہ ساکن آخر ساکن اول
تک مع حرکت ماقبل قافیہ ہی پس یہان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت
ماقبل تاسیس ان دونون صورتون مین تعریف خلیل سے خارج ہوتی ہین مثلاً لم
تخاطبہا مین موافق تعریف خلیل کے با اور ہا اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہی
اور طا سے دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل اُسکی جسکو رس کہتے ہین
خارج ہوتی ہی اور اسی طرح قاضیہ مین یا اور اُسکی حرکت ماقبل اور ہا داخل قافیہ ہی

اور الف تاسیس ہو اور اُسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل خارج مگر وہ تعریف سلیل کی
سوا سطے ہو کہ قافیہ مقید مین وصل یا اور خروج نہین ہوتا یعنی لم تتخاطبہا مین لم تخا طب
تک قافیہ ہو بیس با اور ساکن اول الف اور اُسکی حرکت ما قبل اور طا سے دخیل قافیہ
ہو باقی ردیف ہو اور قاضیہ مین قاضی تک قافیہ ہو بیس یا اور ساکن اول الف
اور اُسکی حرکت ماقبل اور ضاد دخیل قافیہ باقی ردیف ہو اس صورت مین تاسیس
اور دخیل اور رہین داخل تعریف مذکور رہتی ہین ھم ج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
لم یطلبہا ولم یحجبہا و منکران این نوع تکرار با را از لزوم مالایلزم شمرند و ہا روی نہند و
قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل بای ازحروف مدبود چنانکہ در علاہا و ندا ہا قافیہ
مطلق مردف موصول شمرند ست سوم مقید مجرد موصول مخرج جیساکہ لم یطلبہا ولم یحجبہا
مین با روی مقید اور ہا وصل اور الف خروج ہو اور معنی یہ کہ بجست آنرا و حاجب
نشد آن را اور منکر اس نوع کے تکرار با کو لزوم مالایلزم اور ہا کو روی مطلق اور الف کو
وصل جانتے ہین اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہین اور اگر بدل با کے
حرف مد ہو جیساکہ علاہا اور ندا ہا مین بمعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
مطلق مردف موصول جانتے ہین اور الف اول کو ردف اور ہا کو روی مطلق اور
الف کو وصل کہتے ہین ھم مقید مجرد موصول غیر مخرج و درین صورت ہم روی از
حروف مد تواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مثالش صلوٰۃ و زکوٰۃ و منکران این
قافیہ را مقید مردف شمرند این است انواع قوافی واللہ اعلم ست چہارم مقید مجرد
موصول غیر مخرج اور اس صورت مین بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہاے ساکن جیساکہ
قبل ازین کہا گیا مثال اُسکی صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہو الف روی مقید اور ہاے تانیث وصل
ہو اور منکر اس قافیہ کو مقید مردف جانتے ہین اور ہاے تانیث کو روی مقید اور
الف کو ردف کہتے ہین یہ ہین قسمین قافیون کی نزدیک عرب کے واللہ اعلم ھم

فصل پنجم در عیوب قوافی بنزدیک عرب عیبہاے کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
است باحال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنف اول منقسم ست باقسام عدد حروف

اما آنچہ تعلق بہ تاسیس دارد یکی بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
ناموسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در
تاسیس و رس غیر این اختلافی دیگر تصور نیفتدت فصل پانچوین عیوب قوافی مین
جو اہل عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیے سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کرتے ہین
طرف حرفون اور حرکتون کے یا راجع بحروف وحرکات نہین ہین پس جو راجع بحروف
وحرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد حروف یعنی جتنی قسمین اُن حرفون کی ہین اُتنی قسمین
ان عیبون کی ہین اما جو عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہی ایک سے زیادہ نہین
ہی اور وہ جمع ہونا قافیہ موسس اور ناموسس کا ہی ایک بیت مین جیسے قافیہ
سالِم اور مُسلِم کا اور یہی عیب بعینہ اقتضاے وجود و عدم رس یعنی حرکت ماقبل تاسیس
کرتا ہی اسواسطے کہ تاسیس منحصر بالف ہی اور ماقبل الف سوا فتحے کے نہین ہوتا
پس اگر الف اور حرف سے بدل جائیگا حرکت اُسکے ماقبل کی بھی بدل جائیگی مثلاً
سالم مین رس ہی اور مسلم مین رس نہین ہی اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے اور
اختلاف خیال مین نہین آتا ہم و اما آنچہ تعلق بدخیل دارد جز اختلاف اشباع نبود و آن
سہ گونہ تواند بود چہ اختلاف بضم وکسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
دخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود با جمع موسس و ناموسس ست و اما جو عیب
تعلق دخیل سے رکھتا ہی سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل کے نہین ہی اور وہ
تین طرح پر ہوتا ہی یا اختلاف ساتھ ضمے اور کسرے کے جیسے کابُل اور کامِل مین یا
اختلاف ساتھ ضمے اور فتحے کے جیسے بہادر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسرے
اور فتحے کے جیسے تاجِر اور باوَر مین اما وجود و عدم دخیل کا اور وجود و عدم اشباع
حرکت دخیل کا راجع ہی طرف جمع موسس اور ناموسس کے اسواسطے کہ دخیل تابع
تاسیس ہی جہان تاسیس نہ ہوگا دخیل بھی نہ ہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھہ حاصل کے
کہ ایک قافیہ موسس ہی اور اُس مین دخیل بھی ہی اور ایک ناموسس اور اُس مین
دخیل بھی نہین ہی اور یہ قافیہ عربی مین جائز نہین اور فصحاے عجم جائز رکھتے ہین

هم و اما آنچه تعلق بردوف دارد ده نوع تواند بود اجمع مُردف و نامُردف ب جمع میان
واو و الف هر دو مدج جمع میان یا و الف هر دو مد د جمع میان واوی که ما قبلش مفتوح
بود و واو مده جمع میان واوی که ما قبلش مفتوح بود و الف و جمع میان واوی که
ما قبلش مفتوح بود و یای مدز جمع میان یای که ما قبلش مفتوح بود و یای مدح جمع
میان یای که ما قبلش مفتوح بود و واو مدط جمع میان یای که ما قبلش مفتوح بود و
الف ی جمع میان واو و یا ما قبل هر دو مفتوح سب و اما جو عیب که تعلق ردف سے
رکھتا ہی وس طرح پر ہوتا ہی اول جمع ہونا مردف اور نامردف کا جیسے قافیہ حال
اور حل کا دوسرا جمع ہونا واو اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عماد اور عمود کا
تیسرا جمع ہونا یا اور الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمید اور عماد کا چوتھا جمع ہونا
واو ما قبل مفتوح اور واو مد کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں جمع ہونا واو
ما قبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا واو ما قبل
مفتوح اور یاے مد کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتواں جمع ہونا یاے ما قبل
مفتوح کا اور یاے مد کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یاے ما قبل
مفتوح کا اور واو مد کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نواں جمع ہونا یاے ما قبل
مفتوح کا اور الف کا جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا واو اور یا کا جن
دونوں کا ما قبل مفتوح ہو جیسے قافیہ قول اور قیل کا هم و اختلافی دیگر ممکن بود و آن جمع
باشد میان واو و یا هر دو مد اما آنرا از عیوب نشمرند و کسانیکه واو و یا را که ما قبل ایشان مفتوح
بود ردف نشمرند نزدیک ایشان ازین ده نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و شش
نوع دیگر که پیش ازان باشد داخل بود در جمع مُردف و نامُردف ست اور ایک اختلاف
اور ممکن ہی اور وہ جمع ہونا واو اور یا دونوں مدہ کا ہی جیسے عمود اور عمید میں اور یہ سکو
عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہی شعر بَانَتْ سُعَادُ فَقَلْبِي اليَوْمَ مَتْبُولُ ٭ مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا
لَمْ يُفْدَ مَكْبُولُ ٭ لٰكِنَّهَا خُلَّةٌ قَدْ سِيطَ مِنْ دَمِهَا ٭ فَجْعٌ وَوَلْعٌ وَاِخْلَافٌ وَتَبْدِيلُ ٭ یہ بھی
بہتر نہیں ہی خصوصاً غزل میں آور جو لوگ واو اور یا ما قبل مفتوح کو مدہ نہیں جانتے

انکے نزدیک قسم دویم جیسے قَول اور قبُل جو آخر مین بیان کی ہوا عتبار سے ساقط ہوگی اور نو قسمین جو باقی رہین اُن مین چھ قسمین جو قبل اس نوع آخر کے بیان کین داخل ہونگی جمع مردف اور نا مردف مین یعنی ایک جگہ مدّہ اور ایک جگہ غیر مدّہ ہم و اصناف عیوب متعلق بردف سہ نوع اول آنچہ بود و آنچہ راجع بود با حذو ہمین اقسام باشد بعینہ چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و بر عکس انتہا اور قسمین عیوب متعلق بردف کی تین سے زیادہ نہین ہین کسواسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس مین ایک اعتبار سے ساقط ہی اور چھ قسمین داخل جمع مردف و نا مردف ہین باقی رہین تین قسمین اور جو عیب کہ راجع ہی طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل ردف کے بہی اقسام ہین بعینہ کس سبب سے کہ اختلاف ان حرفون کا مقتضی ہی اختلاف حذو کا اور بر عکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہی ہم و اما آنچہ راجع بود با روی سہ صنف بود یکی آنچہ روی در و مختلف باشد و آن دو نوع بود یکی آنکہ دو حرف باشد قریب المخرج و دیگر آنکہ قرب مخرج درو معتبر نباشد و صنف دوم آنچہ بسبب اختلاف توجیہ بود و آن ہم سہ گونہ بود چہ اختلاف بالضم و کسر بود یا بضم و فتح یا بفتح و کسر و صنف سوم آنچہ بسبب اختلاف مجری بود و آن سہ گونہ بود بر قیاس گذشتہ و اما اختلاف بوجود توجیہ و عدمش یا بوجود مجری و عدمش از اعتبار خارج بود چہ اقتضای ازالت تشابہ کند اصلا انتہی و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہی تین طرح پر ہی اول اختلاف روی اُسکی دو قسمین ہین قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہون قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہ میم روی ہو ایک جگہ نون اسکو اکفا کہتے ہین قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نہ ہون جیسے با اور را یہ بڑا عیب ہی اور اسکو اجازہ کہتے ہین دوم عیب جو متعلق روی ہی بسبب اختلاف توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہی اسواسطے کہ اختلاف بضم و کسر ہوگا مثل دُرَرا و خضر یا اختلاف بضم و فتح ہوگا مثل دُرُرا اور قمر یا اختلاف بفتح و کسر ہوگا مثل قمر اور خضر سوم عیب جو متعلق روی ہی وہ بسبب اختلاف مجرے یعنی حرکت روی متحرک کے ہوتا ہی بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قالوا اور قالین

یا بضم اور فتح جیسا قائُم اور قائَم مین یا بالفتح و کسر جیسا قائَہ اور قائِہ مین و اما اختلاف ساتھ ہونے اور نہ ہونے توجیہ کے جیسا قمُرا اور اَمَرا مین یا اختلاف ساتھ ہونے اور نہ ہونے مجرے کے جیسا عِلمُہ اور علمَیہ مین اعتبار سے خارج ہی یعنی قابل اعتبار نہین اسواسطے کہ اقتضاے ازالت تشابہ کرتا ہی مطلقاً یعنی اس مین کسی طرح کا تشابہ نہین ہی پس قافیہ عیب دار بھی نہ ہوگا ھم و اما آنچہ راجع با وصل بود ہم بر سہ گونہ باشد و آن اختلاف بود بواو و یا یا بواو و الف یا بالف و یا و بحقیقت راجع باشد با اختلاف مجری و اما اختلاف وصل بجمع یکی از حروف مد باہا و اختلاف بجمع ہای ساکن و متحرک و اختلاف بوجود و عدمش از اعتبار خارج بود چہ مقتضی ازالت اصل تشابہ باشد ت و اما جو عیب راجع بوصل ہوتا ہی وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بواو و یا ہی جیسا قالوا اور قالی مین یا اختلاف بواو و الف ہی جیسا قالوا اور قالا مین یا اختلاف بالف و یا ہی جیسے قالا اور قالی مین اور حقیقت مین یہ عیب راجع ہوتا ہی طرف اختلاف مجرے یعنی حرکت روی متحرک کے و اما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حرف ہا کے جیسا قالوا اور قائلہ مین اور اختلاف وصل کا بجمعیت ہاے ساکن و متحرک جیسا کہ حملہ و حملُہا مین اور اختلاف وصل کا بوجود و عدم جیسا کہ حَمَلَ اور حملہ اعتبار سے خارج ہی کسواسطے کہ اصل تشابہ ان مین زائل ہی یعنی اختلاف کے ساتھ کچھ تشابہ چاہیے یہان کسی طرح کا تشابہ بھی نہین ہو پس ما نحن فیہ سے خارج ہی ھم و اما اختلاف بخروج ہم سہ نوع بود چہ یا بجمع واو و یا بود یا بجمع واو و الف یا بجمع یا و الف و ہر سہ راجع بود با اختلاف نفاذ و حکم اختلاف خروج بجمع وجود و عدمش ہم از اعتبار خارج بود و این عیبہا متعلق بود بحروف و حرکات ت و اما اختلاف متعلق خروج بھی تین طرح پر ہی اسواسطے کہ یا بجمع واو و یا ہوگا جیسے فحظا بُہو و بکتا بھی یا بجمع واو و الف جیسے لم یطلبہُو و لم یطلبُہا یا بجمع یا و الف جیسے بعتا بھی و کتا بُہا اور یہ تینون راجع ہین باختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل متحرک اور حکم اختلاف خروج کا بھی بجمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہی اور یہ سب عیب متعلق ہین بحروف و حرکات ھم اما عیبہای کہ بحروف و حرکات متعلق نبود یا بسبب اعادہ قافیہ بود و آن چنان بود کہ کلمہ کہ بر قافیہ مشتمل بود بلفظ و معنی مکرر شود

ویا بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل تحریف کنند تا تشابہ حاصل آید مثلاً ابراہیم
بابرہیم کنند چون قافیہ نعیم وکریم باشد یا لفظی را قافیہ کنند کہ معنی را بآن اختصاصی نبود مثلاً
اگر قافیہ سجود وشہود باشد وذکر باری تعالی در موضع قافیہ افتد از اسماے او تعالی
دود ایراد کنند وایراد این اسم راجز رعایت قافیہ وجہی نبود ویا لفظی را قافیہ کنند کہ جزو
سخنی باشد وجزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً در شعری کہ قافیہ کرم وعلم باشد لم از لم
یفعل قافیہ کنند ویفعل در اول بیت دیگر بیاورند **اما وہ عیوب** جو حروف اور
حرکات سے تعلق نہین رکھتے ہین کئی طرح پر ہین یا وہ عیب بسبب اعادۂ قافیہ ہوتا
ہی اسکی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہو لفظ ومعنی ہین مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک
اور معنی بھی ایک جیسے لسان اور لسان دونون بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جاے جیسے
لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جائین جیسے لسان ایک جگہ بمعنی زبان اور
ایک جگہ بمعنی زبانہ ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب بسبب اسکے ہوتا ہی کہ قافیہ کو صیغۂ
مستعمل سے تحریف کرین اسواسطے کہ باہم متشابہت ہو جاے یعنی غینیت دور ہو جاے
فی الجملہ لغا بر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھا برہیم کے قافیہ کرین مطلع ہین جب قافیہ
نعیم وکریم ہو قصیدے مین پس قافیہ کرنا ایک کلمے کا بتحریف نہ چاہیے یا وہ عیب
یون ہوتا ہی کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ معنی کو اُس لفظ سے خصوصیت نہ ہو جیسے
ودود بمعنی دوست اور ایک اسم اسماے باری تعالی سے بھی ہی پس جب قافیہ سجود اور
شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ مین پڑے اسماے باری تعالی سے ودود
ابراد کرین اور یہ وارد کرنا اس اسم کا فقط برعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہ ہو حاصل یہ کہ
ودود اور قادر اور متکلم صفت واقع ہوتے ہیں رب ودود اور رب قادر کہنا چاہیے کہ معنی کو
خصوصیت ہو جائے یا عیب قافیے کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کرین کہ وہ جزو ایک
سخن کا ہو اور دوسرا جزو اُسکا اول بیت ثانی مین ہو مثلاً جس شعر مین قافیہ کرم اور علم
کا ہو لفظ لم کو قافیہ کرین لم یفعل سے اور یفعل کو اول بیت ثانی مین لائین ہم وعیوب
قافیہ علی الاجمال سہ صنف باشد آنچہ البتہ نشاید کہ ایراد کنند واگر کسی ایراد کند

آن شاذ شمرند پ انچہ ایرادش قبیح بود اما استعمال آن شعرا از روے ضرورت اتفاق افتد
ج انچہ استعمال آن بسیار باشد اما مستحسن نبود و از عیوب مذکور بعضی را القاب مخصوص باشد
و بعضی را نباشد اور عیوب قافیے کے مجملاً تین قسم پر ہین اول وہ کہ یقیناً نہ چاہیے کہ ایراد
کرین اور اگر کوئی ایراد کرے اُسکو شاذ جانتے ہین دوم وہ کہ ایراد اُسکا قبیح ہو اما استعمال
اُسکا شعر مین از روے ضرورت کے اتفاق پڑے سوم وہ کہ استعمال اُسکا بہت ہو مگر مستحسن
نہ ہو یعنی ایک قسم ایسی ہی کہ استعمال اُسکا عند الضرورت بھی جائز نہین ہی اور دوسری
قسم ایسی ہی کہ عند الضرورت جائز ہو مگر قبیح ہی اور تیسری قسم ایسی ہی کہ بے ضرورت بھی
روا ہی مگر قبیح ہی اور عیوب مذکورہ مین بعض کے القاب مخصوص ہین اور بعض کے
القاب نہین ہین ھم و از القاب مشہورہ یکی اقوی است و آن اختلاف مجری باشد و البتہ
روا نبود ت اور القاب مشہورہ سے ایک اقوی ہی اور وہ اختلاف مجری یعنی حرکت
روی کا ہو جیسے قائلُو اور قائلِ بضم و کسر اور قائلُہ اور قائلَہ بضم و فتح اور قائلَہ اور قائلِہ بفتح
و کسر اور یہ مثالین سابق بھی لکھی گئی ہین پس یہ اختلاف البتہ روا نہین ہی اور اقوی بالکسر
تمام ہونا زاد کا پس اس قافیے کا لانا ایسا ہی گویا زاد شاعر کا تمام ہوا غیاث سے اور
منتخب مین بمعنی خالی شدن منزل اور محتاج او ر درویش گردانیدن اور مختلف گردانیدن
قافیہا بحرکات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن اور بے توشہ شدن و خالی
شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بے مال شدن لکھا ہی ھم دوم اکفاست و آن
اختلاف حروف روی باشد بے اعتبار قرب مخرج و ہم البتہ روا نبود سوم اجازت ست و آن
اختلاف حروف روی باشد بشرط آنکہ در مخرج متقارب باشد مانند تا و طا یا سین و صاد و
این نوعی است از اکفات اور دوسرا اکفا ہی اور وہ اختلاف حروف روی کا ہی بدون
اعتبار قرب مخرج یعنی اعتبار قرب مخرج کا اس مین ضرور نہین ہی قریب المخرج ہون
یا نہ ہون اور یہ البتہ روا نہین ہے اور اکفا بالکسر کج کرنا ظرف کا تا جو کچھ کہ اُس مین
ہو گر جائے اور رخ پھیر دینا کمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہی کہ بعض ابیات مین
حرف روی او ر ہو اور بعض مین اور منتخب سے اور غیاث مین لکھا ہی کہ اکفا عیب

قافیہ ہی کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ اور سحر اور شہر بیشتر
عیب اجازت ہی اور وہ اختلاف حروف روی کا ہی بشرطیکہ مخرج مین متقارب ہون
جیسے تا اور طوی اور سین اور صاد اور یہ ایک نوع ہی اکفا کی یعنی اکفا عام ہی اور اجازہ
خاص اور اجازہ بزای معجمہ روا رکھنا اور چھوڑ دینا اور دستوری دینا اور ایک قافیے
مین ایک جگہ طوی اور ایک جگہ دال روی لانا منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی
خراد مین لکھا ہی کہ ماخذ اس لفظ کا کتب معتبرۂ لغات عرب مین پایا نہ گیا اور ملا نور الدین
ظہوری نے خوان خلیل مین نہاد اور خراد کا قافیہ کیا ہی ظاہرا طوسے خراط کی فارسیون نے
اپنے تصرف سے تا قرشت سے بدل کے بجہت قرب مخرج دال سے مبدل کی ہی اور
صراح مین لکھا ہی کہ باصطلاح شعرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہین کہ ایک مصرع
مین حرف روی طاء مہملہ کو لانا اور مصرع دیگر مین دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی ست
از اکفا ظاہرا این قول صحیح نیست چہ در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار
قرب مخرج است و در ارادہ اعتبار قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از مخالفین
نسبت دیگری صورت نہ بندد مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج آن ست
کہ قرب مخرج دران ضروری نیست باشد یا نہ و ہذا ہو الموافق لما قالہ ابن الحاجب
فی المقصد الجلیل لا کفا اختلاف روی فان یکن مشتبہ بمخرج او یحظ فہو قد سہلا لیکن
صاحب مفتاح و خزرجیہ میگویند اختلاف روی متقارب المخرج را اکفا گویند و
متباعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز موافق ایشان آوردہ اند بلی
معنی اجازہ انچہ مصنف علام آوردہ در کتابی دیدہ نشد تم کلامہ ظاہر ہی کہ اعتراض
اول کو خود کچھ سمجھکر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح اور منتخب بھی دیکھتے نہ کرتے
کس واسطے کہ منتخب اور صراح مین لکھا ہی کہ اجازہ اسکو کہتے ہین کہ ایک قافیے کے
روی طوے اور ایک قافیے کی روی دال ہو اور دال اور طوے قریب المخرج ہین
چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری مین یہ عبارت لکھی ہی کہ مخرج طا اور دال بے نقطہ
و تاے قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چہارم سنادہ آن چند نوع بود اجتماع

موسس وناموسس ب جمع مردف ونامردف ج اختلاف ردف بواو والف یا بیا والف
درحرف مد را اختلاف ردف بیاے غیر مدکہ ماقبلش مفتوح بود یا مدہ اختلاف توجیہ وسہ قسم
اول روا نبود وچہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنادر وپنجم بسیار استعمال کنند وبعضش از قبیح
چہارم کمتر بود وبعضی اختلاف توجیہ بضم وکسر روا دارند قیاس بر اختلاف ردف بواو و
یا در ہمہ مواضع قبیح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمرند ست چوتھا عیب قافیے
کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت مین بمعنی معاونت ہی اور اصطلاح اہل عروض مین
جو عیب کہ قبل روی کے ہو اور وہ کئی طرح پر ہی اول جمع ہونا موسس اور ناموسس کا
یعنی ایک جگہ الف تاسیس ہو اور ایک جگہ نہ ہو جیسا سالم اور سلم مین دوم جمع ہونا
مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہ حرف ردف ہو ایک جگہ نہ ہو جیسا طور اور طہر کہ
عربی مین حرف ردف مدہ ہوتا ہی سوم اختلاف ردف کا بواو والف جیسے طول اور
قال یا بیا والف حرف مد مین جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیاے غیر مدہ
کہ ماقبل اوسکا مفتوح ہو ساتھ یاے مدہ کے جیسے ویل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا
جیسے قُل اور حَل اور حِل اور تین قسمین پہلی سناد کی روا نہین ہین مطلقًا اور چوتھی قسم
قبیح ہی مگر استعمال کرتے ہین بہ ندرت یعنی کبھی کبھی اور پانچوین یعنی اختلاف توجیہ
بہت استعمال کرتے ہین اور قبح اوسکا چہارم سے کمتر ہی اور بعضے اختلاف توجیہ کا
بضم وبکسر روا رکھتے ہین اور قیاس کرتے ہین اختلاف ردف بواو ویا پر یعنے
اختلاف توجیہ کا بضم وکسر جیسے قُل اور حِل ہی مثل اختلاف ردف بواو ویا ہی جیسے
عمود اور حمید اور جیسے وہ جائز ہی ویسے یہ جائز ہی اور سب مواضع مین قبح اس نوع
اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہین م مخفی نماند کہ نوع ششم از انواع
سناد باقی ماندہ وآن اختلاف اشباع یعنی حرکت دخیل ست چنانکہ در عالم وعالِم بکسر
لام یکی وبفتح لام دیگر م کلام ظاہر ہی کہ سناد کہتے ہین اوس عیب کو جو ماقبل روی
کے ہو اس صورت مین صورت قُل اور حِل اور عالَم اور عالِم کی ایک ہی اور توجیہ عام
ہی اور اشباع خاص پس اشباع داخل توجیہ ہی صاحب حاشیہ کو یہ بھی یاد نہین

کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ مین حاشیہ لکھا ہی کہ فرق در توجیہ و اشباع آن ست کہ توجیہ عبارت ست از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ آن حرف ماقبل دخیل باشد مثل میم کامل ورامل یا نباشد چنانکہ میم قمر و رمز و اشباع عبارت ست از حرکت دخیل کہ مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ درمیان این ہر دو متحقق است تم کلامہ ہم پنجم ایطا و آن اعادت قافیہ بود و چند انکہ تکرار قافیہ بیکدیگر نزدیک تر بود قبحش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود و ہمچنین اگر لفظ در اصل یکی بود و بتصریف یا وجوہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضاے اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً رجل و الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضربی و لم تضرب یکی مخاطبہ مؤنث و دیگر مغائبہ او و غلام و غلامی یکی بیای اطلاق و دیگر بیاے اضافت بالنفس خود و امثال این ایطا نبود و اما برجل و لرجل و بضرب و تضرب و امثال این ایطا بود دت پانچوان عیب قافیے کا ایطا ہی اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال کنا نیدن ہی منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض مین تکرار قافیہ لفظاً و معناً ہی اور جتنی کہ تکرار قافیہ یکدیگر سے نزدیک تر ہو قصیدے مین قبح اسکا زیادہ ہوگا لکھا ہی کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتون کے ہو گویا اعادہ قصیدہ ثانی مین ہی اور اسی طرح اگر اعادہ فن دیگر مین ہو مثلاً تمہید کے بعد مدح شروع کرے اور اعادہ قافیے کا عمل مین لائے کچھ باک نہین ہی کذا قال السکاکی؛ و ر وا رد کرنا لفظ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی مختلف ایطا نہین ہی یہی ہی مذہب جمہور کا مگر خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی داخل ایطا جانتا ہی الا باختلاف اسم و فعل مثل وَہَبْ اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی رفت یہ ایطا سے اسکے نزدیک خارج اور اسی طرح اگر لفظ اصل مین ایک ہو اور بسبب تصریف کے یعنی گردان کے یا بوجوہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ مقتضی اختلاف لفظ ہو یعنی اس سے اختلاف لفظ ہو جائے یا مقتضی اختلاف معنی ہو یعنی اس سے اختلاف معنی ہو جائے مثلاً رجل اور الرجل کہ ایک نکرہ ہی یعنی کوئی مرد اور دوسرا معرفہ ہے یعنی یہ مرد اور لم تضربی اور

لم تضربِ باشباع ایک صیغہ مؤنث حاضر کا اور ایک صیغہ مؤنث غائب کا اور غلامِ باشباع
اور غلامی ایک بیا سے اطلاق اور ایک بیا سے اضافت طرف اپنی ذات کے یعنی غلام
میرا اور امثال اسکے ایطا نہیں ہے کس واسطے کہ الرجل اور رجل مین تغایر معنی ہو گیا
اور لم تضربی اور لم تضرب مین اور غلام اور غلامی مین تغایر لفظی ہو گیا اما یضربُ اور تضرب
اور تضربُ اور تضربِ اور امثال اسکے داخل ایطا ہین ح قولہ یضربُ و تضربُ مخفی نماند
کہ حکم تخالف الرجل از رجل بسبب شدتِ اتصال افادہ آن می کند کہ در یضربُ و تضربُ
نیز ایطا نباشد چہ اتصال یا سے یضرب تا سے تضرب کمتر از اتصال الرجل می نماید واللہ
اعلم تم کلامہ فتامل کہ الرجل اور یضرب اور تضرب مین اتصال الف ولام اور یا اور
تا سے غرض نہین جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور رجل مین
صورت معنی کی بدل گئی اور معنی متغایر ہو گئے بخلاف یضربُ اور تضربُ کے کہ صورت
معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا فقط حضور اور غیبت باعث تغایر
نہین ہے ہم ششم تضمین و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر گفتہ آمد
و این تضمین غیر آن ست کہ در صنعت ہاے شعرا فند و آن ایراد شاعر بود در اثناے
شعر خود بیتی مشہور کہ برہمان وزن و قافیہ بود از شعر دیگری بر سبیل استشہاد و یا تمثیل
این ست آنچہ واجب بود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی واللہ اعلم ت چھٹا عیب قافیہ
کا تضمین ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کے جیسا کہ پیشتر کہا گیا
مثل اسکے کہ آخر بیت اول مین قافیہ ہو اور فعل شروع بیت ثانی مین آئے اور یہ تضمین
سوا اس تضمین کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اسکی صورت یہ ہے کہ شاعر اپنی شعر مین
شعر مشہور شخص کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تمثیل ضم کرے یہ ہے
جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اسکا علم قافیہ سے شعر تازی مین واللہ اعلم

فصل ششم

در حروف و حرکات قوافی نزدیک پارسی گویان و ذکر ردیف حرف تاسیس را در
شعر پارسی اعتباری نیست و کسانی کہ اعتبار کردہ اند بملاحظہ شعر عرب کردہ اند و حال
ایشان ہمان ست کہ حال کسانی کہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و چنانکہ

تاسیس ساقط شود دخیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و اشباع ساقط شود ۔ فصل
چھٹی حروف و حرکات قوافی میں نزدیک فارسی لوگون کے اور ذکر ردیف میں حرف
تاسیس کو شعر فارسی میں کسی طرح کا اعتبار نہین ہی اور جن لوگون نے اعتبار کیا ہی بلحاظ
شعر عرب کا کیا ہی یعنی بتقلید عرب کہا ہی اور باب لزوم ما لا یلزم سے جانا ہی اور حال اُن
لوگون کا وہی ہی جیسے اوزان عرب مین تقلیداً شعر فارسی کہے ہین اور جب تاسیس
ساقط ہوا حرف دخیل بھی ساقط ہوا اور حرکتون سے رس اور اشباع دونون حرکتین
ساقط ہوئین کس واسطے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور اشباع حرکت دخیل کا نام
ہی ۔ ردف در فارسی ہر حرفی کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ غیر آن و واجب
بود کہ در ہمہ قصیدہ یک حرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی حذو یک حرکت
بعینہ بود مثال ردف حرف علت الف در کار و بار و واو در دور و سور و یا در تیر و شیر و
حرفی کہ بواو ماند در گور و شور و حرفی کہ بیا ماند در دیر و زیر و مثال حرفہای دیگر را
در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف در بکر و فکر است ۔ اور ردف فارسی مین جو حرف
کہ اتفاق پڑے سزاوار ہی خواہ حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہی کہ تمام قصیدے
مین ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل اُسکے یعنی حذو
ایک حرکت بعینہ ہوتی ہی مثال ردف حرف علت کی جیسے الف کار و بار مین اور
واو دور اور سور مین یعنی سرور اور یا تیر اور شیر مین اور وہ واو جو مد سے مشابہ ہی
جیسا گور اور شور مین بحرکت مجہولہ اور وہ حرف جو یاے مد سے مشابہ ہی جیسا دیر و
زیر مین بحرکت مجہولہ اور مثال اور حرفون کی جو غیر مدہ ہین جیسے را کرد و مرد مین اور
سین دست و بست مین اور کاف بکر اور فکر مین معلوم کیا چاہیے کہ اور عروضیون
نے ردف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہی اور غیر مدہ کو اُس جگہ قید کیا ہی اور
قید کو حصر کیا ہی دس حرفون پر یعنی با و خا و را و زا و سین و شین و غین و فا و نون و
ہا اور مثالین یہ لکھی ہین ابر و صبر و تخت و بخت و خورد و ورد و بزم و رزم و دست و
ہست و رشت و گشت و مغز و نغز و گفت و سفت و بند و پند و چہر و مہر اور حرف ردف کا

نام

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے مین اور اُسکی حرکت ماقبل یعنی حذو کا ایک حرکت
ہونا بعینہ پس جو کچھ اسکے خلاف ہی اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً دور اور
شور مین ان سب کا حال عیوب مین لکھا جائیگا یہان تصریح اُسکی ضرورت نہین رکھتی
ھم واما روی باشد کہ یک حرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را
مضاعف تت واما روی کبھی ایک حرف ہوتا ہی اور کبھی دو حرف اول کو روی مفرد
کہتے ہین اور دوم کو روی مضاعف اور عروضیون نے اس جگہ ردف کو مکرر کہا ہی
ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ھم و روی مفرد باشد کہ حرف مد بود مانند الف
در جدا و روا و یا در بہی و صبی و واو در راسو و پہلو و شبیہ بیا و ردعوی و معنی شبیہ بواو
در نیکو و بینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و را در گذر و سفر تت اور روی مفرد
کبھی حرف مد ہوتا ہی جیسا الف جدا اور روا مین اور یا بہی اور صبی مین اور روا اور راسو
اور پہلو مین اور راسو بمعنی نیولہ کے ہی اور شبیہ بیا جیسا دعوی اور معنی مین اور شبیہ
بواو جیسا نیکو اور بینو مین اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہی مانند حرف دال کے کرد
و مرد مین اور مانند حرف را کے گذر اور سفر مین ھم و روی مضاعف از حرفہای معدودہ
بود و بشرطہای مخصوص اما شرطہا آن بود کہ قافیہ مردف بود و ردف یکی از حروف مد بود
و آن دو حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا و واو ہر دو مجہول الحرکۃ
باشند تت اور روی مضاعف حروف معدودہ سے ہوتی ہی اور اُس مین شرطین
ہین اول یہ کہ قافیہ مردف ہو دوسرے یہ کہ ردف ایک حروف مد سے ہو تیسرے
یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے مین اصلی ہون چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا اور واو کا
دونون مجہول الحرکۃ ہون جیسے بیخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہی اور واو اور یا
ان مین حروف مد ہین اور دونون حرف روی یعنی خا اور تا کلمے مین حرف اصلی ہین اور
حرف اول واو اور یا کا یعنی با اور سین بیخت اور سوخت مین مجہول الحرکۃ ہین صاحب
حاشیہ نے لفظ واو کو دور کرکے یہ عبارت لکھی ہی کہ اول یا ہر دو مجہول الحرکۃ باشند
اور نیچے اس عبارت کے لکھا ہی از دو حرف روی اور اُسپر یہ حاشیہ لکھا ح قہ الاول

یا ہر دو مجہول الحرکۃ باشند ظاہر آنست کہ در بیشتر ازین کلمات ممثلہ ما بعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل راست و ساخت و یافت و داشت آرے در بعضی از کلمات پارس و کار و حرکت حرف اول مختلسہ است اما حرکت مجہولہ در کدامی ازین کلمات بر اول و ثانی حروف روی یافتہ نمی شود معلوم نیست کہ مصنف علام از حرکت مجہولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ فتامل ایک مرد قابل نے کہ نا آشنا سے علم طب تھے حاشیۂ میزان الطب پر لکھا اور نپ نوبہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت مین دیکھکر حاشیہ پر ثبت کیے کہ نوبت چیزی ست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہی اور معلوم ہو کہ بعضے نسخون مین وہ عبارت ہی جو لکھی گئی اور بعض نسخون مین یہ عبارت ہی کہ و حرف اول با ہر دو مجہول الحرکۃ باشند پس محشی نے با کو جو بباے موحدہ ہی یا بیاے تحتانی پڑھکر مطلب کو خراب کیا ہی ورنہ معنی یون ہی بنتے ہین کہ حرف اول ساتھ دونون حروف روی کے مجہول الحرکۃ ہو مثلاً بیخت مین حرف با کہ خا اور تا سے ملا ہوا ہی اور دوست مین واو کہ سین اور تا سے ملا ہوا ہی مجہول الحرکۃ ہو پس اس صورت مین بھی وہی معنی ہوتے ہین ھم اما حرفہای کہ در روی مضاعف افتد باستقرا معلوم شدہ است کہ حرف اول یکی ازین ہفت حرف باشد خا و را و سین و شین و فا و نون و زا کہ درین لفظہا مجتمع اند سخنش زرف و حرف دوم یکی ازین شش حرف باشد با و تا و جیم و دال و سین و کاف کہ درین لفظہا مجتمع اند سکت بجد و وقوع آن در امثال این کلمات است راست نیست و دست بیست داشت گوشت یافت کوفت فریفت ساخت بیخت دوخت کاشک کوشک کاردمور دراند بانگ پارس جاماسپ کوفج نیزک غیژ وکرو زدت ولیکن جو حرف کہ روی مضاعف مین واقع ہوتے ہین باستقرا و تلاش معلوم ہوا ہی کہ حرف اول اُن سات حرفون سے ہوتا ہی جو مرقومۂ متن ہین اور مجموعہ اُنکا سخنش زرف ہی یعنی سخن اُسکا عمیق اور تہ دار ہی اور حرف دوسرا اِن چھ حرفون سے ہوتا ہی جو مرقومۂ متن ہین اور مجموعہ اُنکا سکت بجد ہی یعنی خاموش ہوا کوشش یا جد مقابل ہزل ہی کنز اور غیاث سے

اور مثالین انکی جو مرقومۂ متن ہین اور حروف ثانی ہین جو کاف ہی اُس سے مراد کاف
پارسی اور کاف تازی دونون ہین اور مثالون ہین بیست بمعنی بایست با ثانی مجہول امر ہی
ایستادن سے یعنی توقف کن برہان سے اسواسطے کہ ما قبل مدہ حرکت مجہولہ شرط ہین
داخل ہی اور بیخت صیغۂ ماضی ہی بیختن سے بابار فارسی بروزن ریختن بمعنی پیچیدن
برہان سے اور کاشک مخفف کاشکے ہی کہ اصل ہین کاش تھا پاسے مختفی کہ کاف بیانی
کے آخر ہین تھی بسبب کسرے کے پاسے تحتانی سے بدل ہوئی کاشکے ایک لفظ ٹھہرا
جواہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بناسے بلند اور قصر کو کہتے ہین
برہان سے اور کارد بمعنی کزلک ہی کہ عربی ہین اُسکو سکّین کہتے ہین اور مورد بضم اول
وسکون ثانی مجہول وثالث ودال ابجد نام ایک درخت کا ہی کہ اُسکو آس کہتے ہین پتّے
اُسکی نہایت سبز اور تر وتازہ ہوتے ہین اور دواؤن ہین استعمال کرتے ہین اور بسبب
نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہین اور بمعنی مہر ونگین آیا ہی برہان سے
اور پارس بابا سے فارسی نام ایک ولایت کا ہی اور وہ چار شہر ہین شیراز اور سپاہان
اور کرمان اور سبزوار اور استعمال ہین ایک حرف پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہی
کشف اللغات سے اور بمعنی یوز اور نام پہلو بن سام بن نوح علیہ السلام بھی ہے
برہان سے اور جاماسپ بابار فارسی نام حکیم کا کہ وزیر گشتاسپ شاہ کا تھا اور
جاماسپ نامہ اُسکی مصنفات سے ہی کذا فی الکشف اور کوفج کو برہان اور جہانگیری ہین
بفتح فا لکھا ہی بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان ہین رہتے ہین اور کوفجان کو برہان
ہین بروزن بوستان اور کشف ہین بافا موقوف بمعنی جماعت مذکور اور قفس لکھا ہی
معلوم ہوتا ہی کہ کوفج بفتح فا وسکون فا دونون طرح آیا ہی اور یحتمل کہ بسکون فا مخفف
کوفجان ہو اور نیز کرح بنیز اول ثناے کشیدہ و بزاے فارسی زدہ گیاہی ست کہ بر درخت
پیچد و بعربی عشقہ گویند کذا فی البرہان اما باکاف دیدہ نشد شاید مثل کاشک افزودہ
باشند تمم کلامہ برہان ہین لفظ نیز بدون کاف ہی اور یہان مع الکاف اور دونون
حرف روی کے اصلی درکار ہین ایسا قیاس مفید نہین اور غیژ وح غیژ بکسر اول ویاے مجہول

و زای فارسی زدہ امر غیژیدن است کہ بمعنی بزانو وچہار دست و پا نشستہ رفتن ست
مانند طفلان و بزیادت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشدہ شاید در بعضی السنہ دال را
زائد کردہ باشند مثل کاف درکاشنک واللہ اعلم تم کلامہ ظاہر ہی کہ غیژ امر اور غیژیدن مصدر
برہان مین لکھا ہی اور یہان غیژد مع الدال آیا ہی اور دونون حرف روی کے اصلی
درکار ہین کیا عجب کہ مثل غیژیدن کے غیژدن بھی مصدر آیا ہو جیسے گذرانیدن اور
گذاردن وگستریدن اور گستردن وغیرہ اور غیژد ماضی اُس سے ہو اور کروژد ح کروژ
بواو مجہول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیاث اما حال دال را بحال
دال غیژد قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہین کہ برہان اور
کشف مین یہ لفظ بدون دال ہی اور یہان مع الدال اور دونون حرف روی کے اصلی درکار
ہین سوا اسکے برہان مین کروژ بروزن خروس لکھا ہی اور یہان حرکت ماقبل ردف مجہولہ
چاہیے شاید کہ کروژدن بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم وابن دو حرف چون در مقاطع شعر افتند
آن را در وزن بجاے یک حرف شمرند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشد بے توجیہ و این
جنس در قافیہ تازی واقع نباشد و اما اگر در مقاطع نباشد اتصال این دو حرف یا بحرفی
ساکن بود یا بحرفی متحرک واگر بحرف ساکن بود چنانکہ در لفظ راستی روی مطلق بود چہ
ہر دو حرف روی را متحرک شمرند و اگر اتصال شان بحرفی متحرک بود چنانکہ گوییم راست
شو اگر یک حرف وزدیدہ شود تا بروزن فاعلن شود روی را یک حرف بیش نباشد
و اگر ہر دو حرف مستوفی در نطق آرند تا بروزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشند
و روی درین صورت بی وصل باشد و بر جملہ چون روی دو حرف متحرک باشد و متصل باشد
بوصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ بود و حرکت اول را آن اولی کہ
باسمی دیگر خوانند و ہمچنین چون ہر دو حرف متحرک باشند بایکی و بوصل متصل نباشد اسم مجری
بران حرکتہا لائق نباشد و این حکمہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت ست اور یہ دو حرف
یعنی روی مضاعف کہ دونون ساکن ہین جب آخر شعر مین واقع ہوتے ہین اُنکو وزن
مین بجاے یک حرف شمار کرتے ہین جیسا کہ کہا ہم نے اول کتاب مین اور روی مقید ہوگی

بے توجیہ کے یعنی حقیقت مین مثلاً لفظ راست مین تا روی ساکن ہو اور سین اس کے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اسکی توجیہ ہوتی اور یہان سین دوسرا حرف روی کا واقع ہوا ہو اور ساکن ہو پس گویا روی ساکن ہو بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی مین واقع نہین ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف روی دونون ساکن اور ماقبل اُنکے مدہ وہ بھی ساکن ہین وقوع تین حرفون ساکن کا آخر شعر تازی مین نہین ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر مین نہون حشو مین ہون اتصال ان دونون حرفون کا یا بحرف ساکن ہوگا یا بحرف متحرک اگر بحرف ساکن ہوگا جیسا کہ لفظ راستی مین کہ یاے ساکن سے اتصال ہوا اس صورت مین روی مطلق ہوگی یعنی متحرک اسواسطے کہ دونون حروف روی کو متحرک شمار کرتے ہین اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہین اور اگر اتصال اُنکا بحرف متحرک ہو جیسا کہ راست شو اگر اس مین ایک حرف دزدیدہ کیجیے اور بروزن فاعلن کہیے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہ ہوگی کسواسطے کہ ایک دزدیدہ ہوگیا ایک حرف جو باقی رہا اُسپر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونون حرف مستوفی اور تمام کردہ شدہ یعنی پُر پُر مین تا بروزن مفتعلن ہو دونون حرف روی کے متحرک ہونگے اور روی اس صورت مین بے وصل ہوگی اسواسطے کہ حرف وصل متحرک نہین ہوتا اور منفصل نہین ہوتا اور برجملہ یعنی حاصل کلام یہ ہو کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے اور وصل سے ملینگے جیسے لفظ راستی مین کہ بروزن فاعلن ہو نام مجرے کا اس حرکت روی کو زیبا ہو کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہین اور یہان روی متحرک وصل ساکن سے ملی ہو اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہو کہ اور نام رکھین کس واسطے کہ حرف روی دو ہین اور دونون متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا دوسری کا نام اور چاہیے اور اسی طرح جب دونون حرف روی متحرک ہون جیسے راست شو مین بروزن مفتعلن یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو مین بروزن فاعلن اور وصل سے متصل نہ ہو جیسے یہان شو کا شین متحرک اور منفصل ہو وصل نہین ہو سکتا ہو حرف وصل ساکن اور منفصل چاہیے اس صورت مین اسم مجری ان حرکتون پر لائق ہو اسواسطے کہ

مجری نام حرکت روی متحرک کا ہی جو متصل ہوتا ہی وصل سے اور یہان وصل نہین اور
روی متحرک ہی پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص ہین لغت فارسی مین تازی مین یہ صورتین
قافیون کی نہین ہوتین ھم واما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آید و از کلمہ منفصل
نبود و بعضی گفتہ اند وصل زین شش حرف باشد تا و میم و شین و یا و دال و ہا چنانکہ
سخنت و سخنم و سخنش سخنی و گوید و گفتہ می آیدت واما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہی کلمے
سے اور تکرار اُسکی واجب ہوتی ہی اور بعد روی کے آتا ہی اور کلمے سے جدا نہین ہوتا
اور بعضون نے کہا ہی کہ وصل ان چھ حرفون سے ہوتا ہی تا میم شین یا دال ہا جیساکہ
سخنت اور سخنم اور سخنش اور سخنی اور گوید اور گفتہ مین آتا ہی ھم و این حصر واجب نیست
چہ یا کہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سخنی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوش سخنی یا در نسبت
چنانکہ در شہری و بگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخنی از سخنہا یا در تقدیر فعل
چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتی و این دو حرف باشد یکی گرفتہ اند
ست اور یہ حصر چھ حرفون پر واجب نہین ہی اسواسطے کہ یاے خطاب جیساکہ کہے تو
کہ تو درین سخنی یعنی تو بیچ اس بات کی ہی اور یاے کلمۂ توصیف جیسا لفظ خوش سخنی
مین یعنی سخن خوش اور یاے نسبت جیساکہ شہری مین یعنی شہر کا رہنے والا پس یہ یا اور
ہے یعنی یاے معروف ہی اور شبیہ بیا یعنی یاے مجہول کہ نکرے مین آتی ہی مثلاً کہے تو
سخنی از سخنہا یعنی کوئی سخن سخنون سے یا تقدیر فعل مین ہوتی ہی یعنی جس مین وقوع فعل
ثابت نہ ہو جیساکہ کہے تو اگر گفتمی یعنی اگر کہتا مین و کاشکے گفتمے یعنی کاشکے کہتا مین و
بخواب دیدم کہ گفتی یعنی خواب مین دیکھا مین نے کہ کہتا تھا اور ہی اور یہ دو حرف
ہین یعنی ایک یاے معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یاے مجہول اور عروضیون نے
ایک ہی لے لی ہی چھ حرفون مین ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارتست از یاے مجہول بحقیقت
حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ھم و نیز الف ندا چنانکہ
گوئی پسرا ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکورت اور الف ندا جیساکہ کہے تو
پسرا یعنی اے پسر اسی قبیل سے ہی اور خارج ہی حروف شش گانہ مذکورہ سے

هم و همچنین کاف تصغیر چنانکه گوئی پسرک و در بعضی لغات بدل کاف تصغیر واو بود ت اور
اسی طرح کاف تصغیر جیسا کہ کہے تو پسرک یعنی پسر خرد اور بعضے لغت ہین بدل کاف تصغیر
کے واو ہی یعنی پسرو مثال اسکی شعر بر من نظری بنی کنی ای پسرو * چشم خوش تو که آفرین باد
برو * هم و نون مصدر چنانکه در لفظ گفتن و کردن هم ازین قبیل است و خارج است
از حروف ششگانه ت اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن ہین ہی اسی قبیل سے ہی
اور خارج ہی حروف ششگانہ سے هم و بر جمله تحقیق درین موضع آن ست که هر حرف ساکن
که جاری مجری این حروف باشد که بروی مطلق پیوندد تا کلمه بآن تمام شود از قبیل وصل
بود ت اور فی الجملہ تحقیق اس جگہ یہ ہی کہ جو حرف ساکن کہ قائم مقام ان حرفون کا ہو
کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب اُسکے تمام ہو قبیل وصل سے ہو هم و بدانکه قدما الف
اطلاق برسم عرب بکار رواشته اند چنانکه گویند شودا و گویدا و از قبیل وصل شمرده و استعمال
آن الف اصلا خطاست چه عرب را الف و واو و یا از اشباع حرکات آواخر کلمات
حادث شود و عجم را و آخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آنرا اشباع
کردن تا حرفی حادث شود خروج باشد از لغت ت اور معلوم ہو کہ قدما نے الف
اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہی جیسا کہ کہتے ہین شودا اور گویدا اور من قبیل
وصل شمار کرتے ہین اور استعمال الف کا مطلقاً خطا ہی کسواسطے کہ لغت عرب مین الف
اور واو اور یا اشباع حرکات آواخر کلمات سے پیدا ہوتی ہین اور زبان عجم مین آواخر
کلمات متحرک نہین ہوتے پس زبان عجم مین ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور اُسکو اشباع کرنا
یہانتک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہی لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہی
هم و اما خروج درست تر آن ست که در پارسی خروج نیست از جهت آنکه وصل متحرک
نیست و باین سبب یوسف عروضی که در تمهید قواعد عروض و قوافی پارسی مانند خلیل ست
در تازی و رائشنا سی حروف قوافی پارسی خروج نیاورده است ت و اما خروج ٹھیک یہ
بات ہی کہ پارسی ہین خروج نہین ہی اس سبب سے کہ پارسی ہین وصل متحرک نہین ہی
اور جب وصل متحرک ہوگا مگر حرف مابعد یعنی ردیف ہو جائیگی اور اسی سببسے یوسف عروضی

کہ تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی ہین مانند خلیل کے ہی تازی ہین حروف قوافی فارسی
ہین خروج نہین لایا ہی ہم و بعضی گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و بساکنی دیگر
متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی زدمش و پسندمش
دال روی است و میم وصل و شین خروج ست اور بعضے کہتے ہین کہ جب حرف وصل
متحرک ہوتا ہی اور ایک ساکن سے ملتا ہی وہ ساکن خروج ہی اور حرکت وصل کا نام
نفاذ ہی جیسا کہ کہے تو زدمش و پسندمش یعنی مارا مین نے اُسکو اور پسند کیا مین نے
اُسکو دال روی ہی اور میم وصل اور شین خروج ہم و باشد کہ خروج بے حرکت وصل
با و پیوندد چنانکہ گوئی پسرییش و خبرییش ست اور کبھی خروج بے حرکت وصل وصل سے
ملتا ہی جیسا کہ کہے تو پسرییش اور خبرییش یعنی ایک پسر اُسکا اور ایک خبر اُسکی ہم و بعضی حرفی
دیگر را کہ بخروج پیوندد ہمبرین قیاس کہ در اتصال خروج بوصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند
چنانکہ درین قافیہ کہ زدہ آمت و بستہ آمت دال روی است و ہائی کہ در حال حرکات
ہمزہ در تلفظ بدل او است وصل و میم خروج و تا زائد ست اور بعضی جب ایک حرف اور
خروج سے ملتا ہی اُسکو بر قیاس اتصال خروج بوصل زائد کہتے ہین اور بعضون نے اُسکا
نام مزید رکھا ہی جیسا کہ اس قافیہ مین زدہ آمت و بستہ آمت یعنی مارا ہی مین نے
تجھکو اور لیا ہی مین نے تجھکو اس مین دال روی ہی اور وہ ہا کہ حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ
مین بدل اُس ہا کے ہی وصل ہی اور میم خروج ہی اور تا زائد یا مزید ہم و ازینجا لازم آید کہ چون
گویند اگر زدہ امیت و بستہ امیت یا حرفی دیگر کہ بیا ماند زیادت شود بلقبی دیگر احتیاج
افتد یا زائد زیادت از یکحرف روا باید داشت و شاید کہ ازین ہم زائد شود ت اور اس جگہ سے
لازم آیا کہ جب کہین اگر زدہ امیت و بستہ امیت یعنی اگر مارتا مین تجھکو اور اگر لیتا مین تجھکو
یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور وہ لقب
نایرہ ہی یعنی نافرہ اور نفرت کنندہ کہ سب حرفون سے کنارہ کش ہی پس زدہ امیت
او ر بستہ امیت دال روی اور ہا کہ بدل اُسکے حالت تحریک مین ہمزہ تلفظ مین
آتا ہی وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تا نائرہ ہی اور مشابہ اس کے یہ مثال ہی

بیت دل کہ بدست تو سپردستمش ٭ باز دہ اکنون کہ بہر دستمش ٭ دال روی اور سین
وصل اور تا خروج اور میم مزید اور شین نایرہ ہی یا زائد کو زیادہ ایک حرف سے روا رکھیے
یعنی نایرہ نکہیے زائد ٹہنے کہیے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال اسکی یہ ہی بیت
آن دل کہ بدست تو سپردستیمش ٭ ای جان بدہ اکنون کہ بہر دستیمش + دال روی ہو
اور سین وصل اور تا خروج اور یا مزید اور میم اور شین نایرہ ھم واولی آنکہ ہرچہ بعد از روی و
وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند وہمچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب
ردیف شمرند ت اور بہتر یہ ہی کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب
ردیف سے شمار کرین اور اسیطرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے
جانین ح و بنا بر این قول لازم می آید کہ درین بیت آنکہ در ہر ورک دیدہ وطن ساختمش ٭
قدر نشناخت چو اشک از نظر انداختمش ٭ میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قایل این
قول برخلاف جمہور شعرا التزام کند تم کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعرا کا یہی
مذہب ہی ھم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرای عرب از
پارسی گویان فرا گرفتہ اند و بکار می دارند و این حرفی باشد یا کلماتے کہ بعد از روی موصول
یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ قوافی و اعتبار در روی تکرار الفاظ است و بمعنی اعتبار نیست
چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضے را معنی باشد و بعضے را نباشد
بسبب آنکہ بعضے با نفراد لفظی باشد و بعضے جزوی باشد از لفظی روا بود مثلاً اگر
قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتے بمعنی ملک آید و وقتے بمعنی شاہ شطرنج
و در میانہ یک قافیہ بادشاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و با نفراد ہیچ معنی ندارد
و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بے تفاوتے ت اور ردیف
اصل مین خاص بزبان فارسی ہی اور متاخران عرب نے فارسی گویون سے اخذ کی ہی اور
استعمال کرتے ہین اور یہ ردیف حروف ہوتے ہین یا کلمات کہ بعد روی موصولہ یا غیر
موصولہ کے مکرر آتے ہین سب قوافی مین اور معتبر ردیف مین تکرار الفاظ ہی یعنی معتبر نہین
اسواسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدے مین ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کے معنی ہون اور بعض کے معنی نہون بسبب اسکے کہ جدا گانہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو
روا ہی مثلاً اگر قافیہ یاد اور باد اور شاد ہو اور ردیف شاہ کبھی معنی ملک اور کبھی بمعنی شاہ شطرنج اور
درمیان مین ایک قافیہ بادشاہ کا آئے اور شاہ اس لفظ مین جزو کلمہ ہی اور تنہا کچھ معنی نہین رکھتا ہو
وقوع ان سب کا موضع ردیف مین یکسان ہی بے تفاوت پس اگر کہے تو کہ شاہ بھی بمعنی بادشاہ ہی
اور بامعنی ہی کہین گے ہم کہ شاہ بانفراد بامعنی ہی نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار را
اعتبارے نیست چہ اگر تمامی مصراع مشتمل بر قافیہ و ردیف باشد روا بود و چنانکہ در کثرت
اعتبارے نیست در قلت ہم اعتبارے نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ آنچہ بعد از روے و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر بیشتر یا دست جملہ از حساب ردیف باشد
ست اور ردیف مین مقدار معتبر نہین ہی اسواسطے کہ اگر تمام مصرع شامل ردیف و قافیہ ہو
روا ہی مثال یہ ہی بیت زر بہر بتان نثار کردم * سر بہر بتان نثار کردم * اور
جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہین ہی قلت کا بھی اسمین اعتبار نہین ہی اور سبب معنی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روے اور وصل کے آئے ایک حرف ہو
جیسے لفظ گردش مین شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہی ہم اگر گویند ہمین
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتبارے نبود و او را ہم از حساب ردیف شمرند گوئیم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمہید قافیہ حکم ردیف ست اما بسبب آنکہ بے حرف وصل
استتمام کلمہ قافیہ و انقطاعش انجا کہ بوصل متصل بود صورت نمی بندد و ردیف خلاف
انیست چہ کالشیٔ المباین است و وصل را بقافیہ تعلق بیشتر یا دست لازم است بخلاف ردیف
و بآن سبب او را حکم مفرد نہادن واجب پس میان او و ردیف فرقے ظاہر باشد اما در خروج
بخلاف انیست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل میان او
و روی فاصل گردد کالمباین شود پس حکمش حکم ردیف شود ست اگر کہین کہ اس بیان سے
لازم آتا ہی کہ وصل کو بھی اعتبار نہین ہی اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گننا چاہیے
کہین گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار مین بعد قافیے کے حکم ردیف کا ہی لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیے کا بے حرف وصل کے اور انقطاع اس سے قافیے کا

جداہے

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہی صورت پذیر نہین ہی اور ردیف بخلاف اسکے ہی یعنی
تابع قافیہ کے ردیف صورت پذیر ہی اسواسطے کہ ردیف مثل شئے غیر کے ہی اور
وصل کو قافیہ سے ایسا تعلق ہی کہ زیادت اسکی لازم ہی بخلاف ردیف کے
کہ زیادہ ہونا اسکا لازم نہین ہی لہذا وصل کے واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہی
یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہی جو ردیف کے واسطے نہین ہی پس درمیان وصل کے
اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہی لیکن باب خروج مین بخلاف اسکے حکم ہی
اسواسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہی اور جو وصل درمیان خروج
اور روی کے فاصل ہوتا ہی پس خروج مثل غیر کے ہی روی سے پس حکم خروج کا
حکم ردیف کا ہی مبانیت مین حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مباینت کے روی سے
ردیف کہنا مناسب نہین اور خروج کو بسبب مباینت کے روی سے ردیف کہنا مناسب
ہی ہم و در لغت تازی چون ردیف معتبر نبوده است باعتبار خروج درحال تحرک وصل
احتیاج افتاده اما در لغت پارسی بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
استغنا حاصل است اور لغت تازی مین جو ردیف معتبر نہین ہی اعتبار خروج کی بجہت
تحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج تحریک وصل ممکن نتھی مگر لغت پارسی مین کہ اعتبار
ردیف کا ہی اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہی یعنی مناسب ہی کہ وصل متحرک
اور خروج کو پارسی مین داخل ردیف کرین کہ ردیف پارسی مین معتبر ہی ہم و باسر
سخن شویم و گوئیم ازین بحث روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسی پنج است از حروف
روی مفرد حرف اول از روے مضاعف و حروف دوم از روی مضاعف و وصل
و حرکات پنج است احذ و توجیہ و مجری و حرکت مجہول کہ حرف اول روے مضاعف
را بود حرکتے کہ حرف دوم روے مضاعف را بود یا روی مفرد را بود در حال اتصال
بمتحرکے کہ بعد از روے آید اور اصل مطالب پر آئین ہم اور کہین ہم کہ اس بحث سے
ظاہر ہوا کہ حرف قافیے کے پانچ ہین اول روی دوم روے مفرد سوم حرف اول
روی مضاعف سے چہارم حرف دوسرا روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتین بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن
سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے
حرف ہی اُس پر ہوتی ہی جیسے حرکت بای بخیت اور راے ریخت پنجم وہ حرکت جو
حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہی یا روی مفرد پر ہوتی ہی درحالت اتصال بمتحرک
کہ بعد روے کے آتا ہی جیسے حرکت تای راست شوین جو بروزن مفتعلن ہی کہ تا
متحرک ہی اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا چاہیے کہ مجری کہنا اسکو
مناسب ہی جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہو اور اسی طرح روی مفرد جیسے دال
جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے درد دل یہ حرکت بھی مجرے سے الگ ہی م
وہمچنانکہ ہرچہ زیادت از وصل باشد بعد از روے و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہرچہ
زیادت از ردف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت ہا باشد و آنرا بقافیہ تعلق
نباشد ت اور جسطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہی بعد روی کے یعنی بعد
وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہین ہو سکتی اور مکرر آتا ہی اُسکو ردیف
کہتے ہین اسی طرح جو کچھ کہ زیادہ ردف سے ہوتا ہی قبل روی کے یعنی
قبل ردف کے کہ ردف اور روی جدا نہین ہو سکتے اور مکرر آتا ہی وہ من قبیل
صنائع ہی اور اسکو قافیے سے کچھ تعلق نہین ہی م واگر آن مکرر لفظے باشد
چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شاد چون قافیہ یاد و شاد باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ
تکرار حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت
واگر نکنند حرجے نباشد ت اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردف سے ہوتا ہی ایک لفظ ہو جیسا
کہے تو کرد یاد اور کرد شاد چونکہ قافیہ یاد اور شاد ہے اُسکو حاجب کہتے ہین
مگر تکرار حاجب کی واجب نہین ہی بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہی اگر رعایت اُسکی
کرین ایک صنعت ہی اور اگر نکرین کچھ حرج نہین ہی معلوم ہو کہ کبھی ایک لفظ
حاجب ہوتا ہی جیسا کہ کرد یاد کرد شاد مین اور کبھی زیادہ جیسے اس بیت مین بیت
ہرچند رسد ہر نفس از یار غمے ٭ باید نشود رنجہ دل از یار دمے ٭

کہیں از او ریادہ و لفظ حاجب ہیں اور کبھی حاجب درمیان دو قافیون کے ہوتا ہی جیسے
اِس رباعی مین رباعی اے شاہ زمین بر آسمان داری تخت * سست است
عدو تا تو کمان داری سخت * حملہ سبک آری و گران داری لخت * پیری تو بتدبیر جوان
داری بخت * اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہی اسکو محجوب کہتے ہین اور حاجب لغت مین
بمعنی پردہ دار ہی پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہی کہ قبل اُس سے ہی
و تکرار ردیف واجب بود مگر در ترجیعها یا آنجا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف را بگرداند یا
ترک کند و ذکر علت و عذر را ایراد کند و ہر بدعت کہ لطیف و مقبول بود نوعی از صنعت
باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آن ست کہ کمال اصفہانی درین روزگار در قصیدہ
کہ بعضے را ردیف می آمد کردہ است و بعضے را می آید آوردہ است و مطلع قصیدہ اینست
بیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار مے آمد * نگاہ کردم و دیدم کہ یار می آمد * و در موضع تغیر
با این نوع گفتہ است بیت ز بہر فال ز ماضی شدم بمستقبل * کہ این ایام چنین
خوشگوار می آید * زہے رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو * ہمہ نہان سپہر آشکار مے آید
و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع ہا منوط باشد ہے اور تکرار ردیف
کی واجب ہی مگر ترجیع بندہین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے
یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف اور مقبول ہو
ایک نوع کی صنعت ہی مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی نے
اندنون ایک قصیدہ کہا ہی کہ بعض جا ردیف می آمد ہی اور بعض جا می آید بیتین ترجمہ
متن ہین اُن مین لفظ فال بمعنی شگون ہی کہ شگون نیک لیا ہی مین نے موسم بہار کا
تا آیندہ بہار مجھکو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آتش ہی جیسا کہ رشیدی مین
لکھا ہی اور سند اُسکی یہی بیت لکھی ہی اور فرہنگ جہانگیری مین یہ لفظ بکسر ہی اور اقسام
بدعت محدود نہین ہین اسواسطے کہ تصرف طبائع سے متعلق ہین ہم

فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارسی یا مجرد یا مردف بود
و مردف را روی یا مفرد بود یا مضاعف و ہر یکے از مجرد و مردف مفرد مطلق بود

یا مقید بود و ہر یکے یا موصول بود یا غیر موصول ست فصل ساتوین انواع قوافی پارسی مین ہے
پس قافیہ پارسی یا مجرد ہوتا ہے یا مردوف مجرد یعنی خالی ردف سے مدہ جیسے جدا اور
روا اور صبی اور بھی اور پہلوا اور راسوا اور غیر مدہ جیسے خبر اور گذر مردوف یعنی جسمین حرف
ردف ہو اُس مین مفرد ہو جیسے کار و بار اور حور اور نور اور شیر اور تیر یا غیر مدہ جیسے کرد اور
مرد اور بکر اور ذکر اور مردوف مضاعف یعنی جس مین دو حرف ردی ہون جیسے ساخت
باخت سوخت دوخت بخت ریخت اور ہر ایک مجرد اور مردوف مفرد سے یا مطلق ہوتا ہے
یعنی روی متحرک یا مقید یعنی روی ساکن اور ہر ایک انمین یا موصول ہوتا ہے یا غیر موصول
تفصیل واسطے فہم مبتدی کے مرقوم ذیل ہے۔

مثلہ اقسام

مجرد		مردوف مفرد	
مطلق یعنی متحرک	مقید یعنی ساکن	مطلق یعنی متحرک	مقید یعنی ساکن
موصول · غیر موصول	موصول · غیر موصول	موصول · غیر موصول	موصول · غیر موصول

ہم پس انواع مجرد مردوف مفرد ہشت بود چہار مطلق و چہار مقید پس جسمین مجرد کی
یعنی جو خالی ہے ردف سے اور مردوف مفرد کی یعنی جسمین مدت ردف ہے اور حرف
روی ایک ہے آٹھ ہین چار مطلق اور چار مقید تفصیل مفصلہ ذیل ہے

مطلقات مجرد و مردوف مفرد ہم				مقید است مجرد و مردوف مفرد ہم			
مطلق مجرد موصول	مطلق مجرد غیر موصول	مطلق مردوف مفرد موصول	مطلق مردوف مفرد غیر موصول	مقید مجرد موصول	مقید مجرد غیر موصول	مقید مردوف مفرد موصول	مقید مردوف مفرد غیر موصول
پسری و خبری یا نقل	پسر من خبر من ردیف	مردی و دردی یا وصل	مردم و دردم من ردیف	مرد و درد تا ذیل ہے مردوف لائق ردیف جیسے بجنب اجتماع	خبر و گذر ہر نوع مین	دمات و ثبات	بہت اجتماع
						خبر و گذر مرا مقید سہ ساکن	ساکنین لائین
						اور خیر من خبر من ردیف	ردیف نہین
						مطلقات جیسے	دو ساکن درمیان ذیل
						کہا گیا مطلق ہین	بیت کہ مرد از
							ذیل طلاع ہوگا
							روی مقید ہوگی

ہم مثال مطلقات اا مطلق مجرد موصول جیسا کہ گوئی اسیری و خبری ست مثال مطلقات کی اول

مطلق مجرد موصول جیسا کہ کہے تو پسری اور خبری ۔ را روی مطلق اور یا وصل ہی ہم ب غیر موصول چنانکہ گوئی پسر من و خبر من ست دوم مطلق مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو پسر من اور خبر من ۔ را روے مطلق اور من ردیف ہی اور اس حرکت کو مجری کہنا نہیا نہین کہ روی متحرک ہی بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہی فارسی مین ہم واما ج مطلق مردف مفرد موصول چنانکہ گوئی مردی ودردی ست سوم مطلق مردف مفرد موصول جیسا کہ کہے تو مردی اور دردی اس مین را روف اور دال روی مطلق اور یا وصل ہی ہم د غیر موصول چنانکہ مرد من و درد من و غیر موصول ور ہر دو نوع جز بار دلیف نتواند بود چہ مقطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع بار دلیف تواند بود ست چہارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیسا کہ مرد من اور درد من اس مین را روف اور دال روی مطلق اور من ردیف ہی اور غیر موصول دونون نوعون مین یعنے مجرد اور مردف مین جیسے پسر من اور مرد من بجز ردیف ممکن نہین یعنے ایسا قافیہ حشو بیت مین واقع ہوتا ہی آخر بیت مین نہین ہو سکتا اسواسطے کہ مقطع بیت متحرک نچاہیے پس جب وصل اور ردیف دونون نہون روی متحرک آخر شعر مین کیونکر آسکے اما قافیہ موصول دونون نوعون مین جیسے پسری اور مردی سا تہہ ردیف کے ہو سکتا ہی یعنی حشو بیت مین آسکتا ہی مثلاً پسری را بر وزن فعلاتن اور مردی را بر وزن مفعولن ہو گا روی موصولہ مطلق رہیگی ہم مثال مقیدات اما ہ مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعات و ثنات واین بار دلیف نشاید چہ وقوع دو ساکن در حشو بیت نیفتد ست مثال مقیدات کی اما پنجم مقید مجرد موصول جیسا کہ کہے تو دعات اور ثنات یعنی دعا تیری اور ثنا تیری اسمین الف روی مقید اور تا وصل ہی اور یہ ساتہہ ردیف کے نچاہیے یعنی حشو بیت مین وقوع انکا ممکن نہین ہی اسواسطے کہ وقوع دو ساکن کا حشو بیت مین نہین ہوتا اور یہان الف روی اور تاے وصل دونون ساکن ہین اور وصل حرف ساکن ہوتا ہی پس دعات را اگر بار دلیف کہین بر وزن مفاعلن ہو دو ساکن باقی نہین اور آخر شعر مین دونون ساکن باقی رہتے ہین ہم و غیر موصول چنانکہ گوئی خیمہ گذر

ہر دو نوع شاید ست ششم مقید مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذر یہ قافیہ دونون
طرح ہو سکتا ہی بار دیف اور بیرد یف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت
مین ہوگا تب بھی روی مقید رہیگی مثلاً خبر مرا بروزن مفاعلن ہوگا صاحب حاشیہ نے
زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہی ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ فنا ل م زمقید
مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و درد و این ہم با ردیف نشاید ست ہفتم مقید مردف مفرد
غیر موصول جیسا کہ مرد اور درد اس مین را حرف ردف ہی جسکو قید کہتے ہین اور دال
روی مقید ہی یعنی ساکن اور ردیف اسمین نہین آسکتی ہی یعنی حشو مین یہ قافیہ
نہین آسکتا اسواسطے کہ ردف اور روی دونون ساکن ہین اور اجتماع ساکنین درمیان
بیت کے نہین ہوتا مثلاً مرد راجب ہوگا بروزن فاعلن ہوگا روی مقید رہیگی اور
آخر بیت مین اجتماع ساکنین ہو سکتا ہی کہ رد بروزن فاع ہوگا م آ ا ح موصول متعذر
بود از جہت آنکہ اگر باردیف باشد سہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
واگر بیردیف باشد سہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
چہ اعتبار دو ساکن را بیش نیست واگر واقع باشد بر ینگونہ بود کہ گوئی بارش و کارش
ت اما ہشتم مقید مردف مفرد موصول متعذر ہے اس سبب سے کہ اگر ساتھ
ردیف کے ہو یعنی حشو بیت مین ہو تین ساکن درمیان بیت کے پڑینگے ردف روی
وصل اور یہ محال ہے اور اگر بیردیف ہو یعنی آخر مین ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
مین پڑینگے ردف روی وصل اور یہ اعتبار سے خارج ہی اسواسطے کہ آخر بیت مین دو ساکن سے
زیادہ معتبر نہین ہین اور اگر واقع ہو تو اسطرح واقع ہو کہ کہے تو بارش اور کارش
پس تقطیع مین ایک ساکن تین ساکنون سے گر جائیگا اور دو ساکن آخر بیت مین معتبر
ہونگے تینون ساکن معتبر نہین ہونگے م واما مردف مضاعف یا ہر دو روی ملفوظہ باشد
ولا محالہ ہر دو مطلق باشند والا وقوع زیادت از یک ساکن در حشو واز دو ساکن در آخر
لازم آید و یا یک مطوی باشد در لفظ و دیگر یا مطلق بود یا مقید و این سہ نوع باشند دیگر
یا موصول یا غیر موصول پس جملہ شش نوع باشد ت واما مردف مضاعف یا دونون

حرف روی اُس مین ملفوظ یہ ہون مثلاً راستی بروزن فاعلن اس صورت مین دونون حرف روی یا مجالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ یہ ہون وقوع ایک ساکن سے زیادہ کا یعنے دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت مین ہوگا اور وقوع دو ساکن سے زیادہ کا یعنے تین ساکن کا آخر بیت مین لازم آئے گا ہر چند گنجایش ایک ساکن کی حشو مین اور دو ساکن کی آخر مین ہی یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا یا مطلق ہوگا یعنے متحرک یا مقید ہوگا یعنے ساکن اور یہ تین قسمین ہوئین اول[۱] دونون حرف روی مطلق دوم[۲] ایک پیچیدہ لفظ مین اور دوسرا مطلق سوم[۳] ایک پیچیدہ لفظ مین دوسرا مقید اور ہر ایک ان تینون مین یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جملہ چھہ قسمین ٹھہرین تفصیل اسکی خانون مین یہ ہی

مردف مضاعف ۶ نوع

هردو روی مطلق		اول مطوی دوم مطلق		اول مطوی دوم مقید	
موصول	غیر موصول	موصول نامستعمل	غیر موصول	موصول نامستعمل	غیر موصول قابل ردیف نیست

ھم اما مردف مضاعف ہردو روی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی وخواستی ت لیکن مردف مضاعف جسمین دونون روی حرف روی متحرک ہون اور موصول جیساکہ کہے تو راستی اور خواستی بروزن فاعلن الف ردف ہی اور سین اور تا روی مضاعف مطلق اور یا وصل ھم وغیر موصول چنانکہ گوئی راست ست وخواست ست یا راست بود وخواست بود بروزن مفتعلان واین بغایت گران باشد در لفظ واین نوع جز با ردیف نتواند بود ت اور مردف مضاعف جسمین دونون حرف روی متحرک ہون غیر موصول جیساکہ کہے تو راست است اور خواست است یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت گران ہی اور ثقیل ہی لفظ مین اور یہ نوع بجز ردیف نہین ہوسکتی پس مثالون مین لفظ است اور لفظ بود ردیف ہی ھم اما مردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق موصول در لفظ قبیح بود و نامستعمل ت اما مردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہی لفظ مین نہایت قبیح ہی اور نامستعمل
ہی مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ مین بھی اچھی طرح نہین آسکتا هم وغیر موصول
ور لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و بیردیف نتواند بود مثالش چنانکہ
گوئی راست بود وخواست بود بروزن فاعلان ست اور مردف مضاعف جسمین
ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہی لفظ مین گرانی اور ثقالت سے
خالی نہین ہی مگر بہت استعمال کرتے ہین اور بیردیف نہین ہوسکتا مثال اسکی جیساکہ
کہے تو راست بود وخواست بود بروزن فاعلان پس الف ردف ہی اور سین حرف
اول روی مضاعف پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعف متحرک اور بود ردیف ہی
هم اما مردف مضاعف یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول نامستعمل بود از جہت تعذر
لفظ چہ ساکنہای متوالی باآنکہ از اعتبار ساقط است باطی بعضی و اظہار بعضی دشوار در
لفظ آیدست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
نامستعمل ہی اس جہت سے کہ تلفظ اسکا متعذر ہی اسواسطے کہ سواکن متوالی کا یعنی
دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوجودیکہ اعتبار سے ساقط ہین ساتھ حذف
بعضے اور اظہار بعض کے تلفظ مین آنا دشوار ہی اور اگرچہ حرف روی اول مطلق مطوی ہی
مگر ساتھ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن مین ہی هم وغیر موصول بدینگونہ بود کہ راست
وخواست وبا ردیف نتواند ست اور مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسرے
مقید یعنی ساکن اسطرح ہی کہ راست اور خواست اور یہ ساتھ ردیف کے نہین آسکتی یعنی
اگر ردیف آئے گی روی حشو مین متحرک ہوجائیگی مقید نہ رہیگی هم پس ازین بحث معلوم
شد کہ ہمہ انواع چہاردہ است ست پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع چودہ
ہین یعنی آٹھ قسمین روی مفرد کی اور چھہ قسمین روی مضاعف کی هم سہ نامستعمل و یازدہ
مستعمل ست تین نامستعمل ہین ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
مقید موصول اور دو روی مضاعف سے ایک مردف مضاعف ایک روی پیچیدہ دوسری
مطلق موصول دوسری مردف مضاعف ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہین م وازین یازدہ ہفت مفرد وچہار مضاعف ست اور ان گیارہ
مین سے سات مفرد ہین کسواسطے کہ جب آٹھ سے ایک نوع نامستعمل نکل گئی سات
رہین اور چار مضاعف ہین کسواسطے کہ جب چھہ سے دونون مین نکل گئین چار رہین
م وازہفت مفرد چہار مطلق وسہ مقید واز چہار مضاعف دو ہر دو روی مطلق و دو
ہر دو روی در حکم یک روی مطلق ویکے ہر دو روی در حکم یک روی مقید ست اور ساتون
مفرد سے چار مطلق ہین اور تین مقید کسواسطے کہ ایک قسم مقید کی نامستعمل تھی نکل گئی
آٹھ مین سات رہین اور چارون مضاعف سے دو قسمین وہ ہین جنمین دونون حرف
روی مطلق ہین موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہی جسمین دونون حرف روی حکم
یک روی مطلق مین ہین اور حقیقت مین اول مطوی ہی اور ایک نوع اسکی بسبب عدم
استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہی جس مین دونون حرف روی حکم یک روی مقید مین
ہین اور ایک نوع اسکی بسبب عدم استعمال کے نکل گئی م واز جملۂ این یازدہ نوع سہ
نوع باردیف نتواند بود وچہار نوع بیردیف نتواند بود وچہار نوع شاید کہ باردیف بود
وشاید کہ بیردیف بود ست اور ان سب گیارہ نوعون سے تین نوعین ساتھ
ردیف کے نہین ہوسکتین ایک مقید مجرد موصول دوسری مقید مردف مفرد غیر موصول
تیسری مردف مضاعف ایک روی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعین بغیر ردیف کے
نہین ہوسکتین ایک مطلق مجرد غیر موصول دوسری مطلق مردف مفرد غیر موصول تیسری
مردف مضاعف ہر دو روی مطلق غیر موصول چوتھی مردف مضاعف ایک روی مطوی
دوسری غیر موصول اور چار نوعین باردیف بھی ہوتی ہین اور بیردیف بھی ایک
مطلق مجرد موصول دوسری مطلق مردف موصول تیسری مقید مجرد غیر موصول چوتھی مردف
مضاعف ہر دو روی مطلق م **فصل ہشتم** در قافیۂ اصلی ومعمول وذکر شایگان
لفظے کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول واصلی چنان بود کہ بر ہمان صفت کہ در
اصل وضع داشتہ باشد استعمال کنند ومعمول چنان بود کہ آنرا بہ ترکیبی یا تصریفی شایستہ
استعمال گردانند مثلاً راست وپیداست اول اصلی ودوم معمول چہ بترکیب لفظ است با لفظ

پیدا شایستہ در موازات قافیہ اول شدہ است ت فصل آٹھوین قافیہ اصلی اور
معمول کے بیان مین اور ذکر شایگان مین جو لفظ کہ مقام قافیہ مین واقع ہوتا ہی
اصلی ہوتا ہی یا معمول اور اصلی وہ ہی کہ اسکو اصل وضع پر استعمال کرین اور معمول
اسکو کہتے ہین کہ جسکو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو مثلاً راست
اور پیداست اول اصلی ہی اور دوسرا معمول اسواسطے کہ لفظ است کو پیدا
سے ملاکر سزاوار مقابلۂ قافیہ اول کیا ہی یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھ لفظ کے
ہی مثال ثانی یہ بیت ہے ز الطاف خفی شاہ عادل ٭ بہر دم میبرد از دست ما دل ٭
اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھ حرف کے یہ ہی بیت بافسون و عشوہ و نازآن بت
طناز من ٭ دل ز دست عالمی بردست نی تنہا زمن ٭ اور ایک قسم اسکی تصرف تحلیلی ہی
کہ ایک لفظ کو دو ٹکڑے کرکے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کرین جیسے
یہ بیتین خواجہ حافظ کی ہے شب از مطرب کہ دل خوش باد وی را ٭ شنیدم نالۂ
جانسوزنی را ٭ عفاک اللہ من شمر النوایب ٭ جزاک اللہ فی الدارین خیرا ٭
لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہی ہم وہمچنین پاردم و افشاردم اول اصلی
و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشاردن حکایت نفس در ماضی آوردہ است
و شایستہ استعمال درین قافیہ شدہ ست ت اور اسیطرح پاردم بمعنی دمچی اسپ
اور افشاردم بمعنی افشردم اول اصلی اور دوم معمول ہی اسواسطے کہ قایل لفظ افشاردن
سے حکایت نفس صیغۂ ماضی مین لایا ہی اور شایستہ استعمال اس قافیے مین ہوا
ہی ح قولہ پاردم ظاہر از کلام مصنف علام آنست کہ این لفظ بفتح دال باشد
بقرینۂ قافیۂ افشاردم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیامدہ آری پاردم بضم دال
بمعنی چرمی کہ برپس زین اسپ اندازند در برہان موجود و غالب آنست کہ در بمعنی مرکب
از پار کہ بمعنی چرم و دباغت دادہ است و دُم باشد تم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی استعمال
شعرا مین آگیا ہو اور کشف مین چہرہ اسکا فقط با بای فارسی لکھا ہی دال سے کچھ
تعرض نہین کیا اور درصورتیکہ بضم دال ہو قافیہ عیبدار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

بما

عیب بھی برطرف ہوجائیگا ہم و درتازی درنابہ کہ اسم فاعل از نباہت باشد ونابہ کہ ناب باشد
باہای ضمیر یکے اصلی باشد و دیگرے معمول ست اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہت سے
بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھ ہاے ضمیر کے ایک اصلی ہی
دوسرا معمول ہم و ہرگاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو مکرر باشد و در ہمہ مواضع تکرار بیک معنی
آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان
گنجے را گویند کہ در وے مال بسیار و بیحد باشد مثال قافیہ شایگان الف ونون بمعنی جمع کہ
در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان ونگران وجویان باشد و ہا والف
جمع کہ در سرہا ودستہا باشد ویای نکرہ کہ در اسپے ومردی باشد ودال استقبال کہ در گوید
وکند ودہد باشد واستعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد وتحقیق چنان اقتضا میکند کہ استعمال
یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان وگران وجہان باشد روا بود کہ اسپان
ایراد کنند ونشاید کہ الف ونون جمع در قافیہ دیگر بیارند مثلاً گویند خران چہ الف و
نون در اسپان وخران بیک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد وعلت قبح شایگان تکرار
قافیہ است بیک معنی ست اور جسوقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو مکرر واقع ہوتا ہی
اور سب جگہہ تکرار ایک معنی پر آتی ہی اُس قافیے کو شایگان کہتے ہین یعنی ایطاے
جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہی اسواسطے کہ گنج شایگان اُس گنج کو
کہتے ہین جسمین مال بہت اور بیحد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی کی
بکثرت ہی مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہی یا بمعنی
فاعل جیسے روان اور نگران اور جویان مین ہی اور ہا اور الف جمع کا جیسا سرہا اور دستہا
مین ہی اور یاے نکرہ جیسے اسپے اور مردے مین ہی اور دال استقبال جیسے
گوید اور کند اور دہد مین ہی اور استعمال شایگان کا قافیے مین جائز نہین ہی اور تحقیق
یہ چاہتی ہی کہ استعمال ایک قافیۂ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدے مین کہ قافیہ
نہان اور گران اور جہان ہو روا ہی کہ اسپان لائین اسواسطے کہ ایک جگہ سے فقط تکرار
ایک معنی کی لازم نہین آتی ہی اور نچاہیے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیے مین بھی لائین

شلاً کہین خسران کہ جمع خرہی اسواسطے کہ الف اور نون اسپان اور خران مین بیک
معنی ہی پس قافیہ مکرر ہوا اور بسبب قبح شایگان کا تکرار قافیہ ہی ایک معنی پر اور غیاث
مین برہان اور سراج سے لکھا ہی کہ شایگان بمعنی فراخ و لائق و سزاوار ہی اور ہر
چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اسواسطے کہ اصل اسکی شاہگان تھی حرف یا کو
ہمزہ ملینہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہی گنجہاے خسرو پرویز سے اور بمعنی بیگار یعنی
کار بیمزد اسواسطے کہ یہ امر بھی تحکم کا ہی اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہی اور ایک
نوع ہی قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکے ساتھ
زبان اور فغان کے قافیہ کرین یا اُن لفظون کو جنمین یا اور نون نسبت ہو جیسے سیمین
اور آہنین ساتھ جبین اور کمین کے یا الف اور نون جمع ہو ساتھ اُن لفظون کے جنمین
یا اور نون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کرین جیسے دوستان اور یاران کو ساتھ زبان اور
کمان کے اور اسیطرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیے کو فقط
ایک جگہ لانا مضائقہ نہین درست ہی تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا مگر
اما شعرا از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدے کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردہ اند
از سبب شہرت قبحش مگر آنجا کہ شعر مُردّف بود چہ ردیف عیب قافیہ بپوشاند و در شعر
مُردّف ہم زیادہ از یکے نیاورند البتہ ہت اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
کیا ہی یہان تک کہ ایک جگہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہی اسکو بھی نہین لاتے ہین بسبب
شہرت قبح شایگان کے مگر جہان کہین کہ شعر مُردّف یعنی باردیف ہو وہان شایگان کا
لانا مضائقہ نہین کہ ردیف عیب قافیے کا چھپاتی ہی اور شعر مردف مین بھی زیادہ
ایک جگہ سے نہین لاتے ہین البتہ ہم در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار کردندی
چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و ضربت و در ضمائر و امثال آن الا آنکہ قدما
ازان غافل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنند ہت اور لغت عربی مین یعنی
قافیہای لغت عربی مین چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات اور مومنات
اور نصرت اور ضربت مین اور ضمائر مین مثل جمالہ اور حسابہ کے اور جو مثل اسکے ہو

مگر قدما اس سے آگاہ نہ تھے اور متاخرین کہ شعر آراستہ کہتے ہین اعتبار کرتے ہین اور اپنے
کلام مین ایطا سمجھکر نہین لاتے ہین ہم فصل نہم در بعضے احکام قوافی بر مذہب پارسی
گویان گاہ بود کہ از ایراد یک قافیہ و دو قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است
چہ شاعر را مجال تصرف باقی بود کہ از نوعے بنوعے دیگر نقل کند مثلاً اگر در قصیدہ در موضع
قافیہ آزار و بازار ایراد کند شاید کہ بعد ازان گفتار و کردار آورد تا قافیہ مردف باشد و روے
حرف را بود و مقید بود و بے ردیف باشد ست فصل نوین بعضے احکام قوافی مین موافق مذہب
پارسی گویون کے کبھی ایک قافیے اور دو قافیے کے ایراد سے شعر مین معلوم نہین ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اسواسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے طرف
دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدے مین قافیہ آزار اور بازار کا ایراد کرے
سزاوار ہے کہ بعد اسکے گفتار اور کردار لاوے کہ قافیہ مردف ہو یعنی الف ردف ہو اور را
روی مقید اور بے ردیف ہو ہم و شاید کہ بعد ازان راز ار و ساز ار گوید تا قافیہ از و باز و راز
و ساز بودہ باشد و آر در آخر ہمہ ردیف باشد و نشاید کہ قافیہ بود و الا شایگان بودہ باشد و
این قافیہ ہم مردف بود و روی حرف زا بود و مطلق بود و با ردیف باشد ست اور سزاوار
ہے کہ بعد اسکے رازار اور سازار کہے یعنی راز اور ساز کو لاوے تا قافیہ آز اور باز اور
راز اور ساز ہو اور کلمہ آر سب جگہ ردیف ہو اور نچاہیے کہ یہی آر قافیہ ہو ورنہ شایگان
ہوگا اسواسطے کہ آر سب جگہ ایک معنی پہ ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ اول کے مردف
ہے یعنی الف ساز اور باز مین ردف ہے اور حرف زا روی ہے اور مطلق یعنی روی
متحرک ہے اور ساتھ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آر سب جگہ ردیف ہے ہم و بار دیگر بعد ازان
ہم شاید کہ چراز ار و گیاز ار آورد تا قافیہ او با ور او سا و چرا و گیا بودہ باشد و
زار در آخر ہمہ ردیف بود و نشاید کہ قافیہ بود و الا و بعضے شایگان افتد و این قافیہ
مجرد بود و روے کہ حرف الف ست مقید بود و با ردیف چرین قیاس باید کرد و در دیگر
مواضع ست اور پھر بعد اسکے بھی سزاوار ہے کہ چراز ار اور گیاز ار قافیہ لاوے
چرازار بمعنی جہاں سے چرین اور گیازار مخفف گیاہ زار یعنی [illegible]

تا قافیہ آ اور با اور را اور سا اور چرا اور گیا ہوا ور زار سب جگہ ردیف پڑے اور یہ جانا ہے
کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جا شایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار
ان مین بمعنی پڑے گا اور سا زار و چرا زار مین نہ پڑے گا کہ سازار مین ار نکلتا ہے
اور چرا زار مین زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بے حروف و تاسیس اور
روی کہ حرف الف ہے مقید ہوگا یعنے ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار ردیف
ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع مین ہم و بدانکہ ہرچند از بحثہاے گذشتہ
معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشد اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر نباشد اما باید کہ
معلوم باشد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جہت تعدد معانی تنہا بود بل شاید کہ از جہت
وجود معانی و عدمش باشد و در طرف وجود ہمچنانکہ بتعدد معانی مغایرت حاصل آید
در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید واما اختلاف کہ بسبب وجود
معنی و عدمش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بانفراد دال بود بر معنی و یکبار بانفراد
دال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن دال بود مانند لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغے
و چون جزوے باشد از لفظ بازار بمعنی سوق بانفراد دال نبود ست اور معلوم ہو کہ ہرچند
بحثہاے گذشتہ سے دریافت ہوا کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہون اختلاف
معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہ بمعنی چشم اور ایک جگہ بمعنی آفتاب لیکن یہ بھی
معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہین ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنہا ہو یعنے فقط یہی
اختلاف نہین ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہون بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف جہت
وجود و عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہ لفظ بامعنی ہو اور ایک جگہ بےمعنی ہو اور
جیسے بامعنی ہونے مین درمیان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہوجاتی ہے ویسے ہی
بےمعنی ہونے مین بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہوجاتی ہے یعنے
جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ بامعنی کے ہمدگر تعلق مین اختلاف رکھتا ہے
مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے آتا جو اختلاف کہ بسبب وجود معنی اور عدم معنی کے
ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ لفظ ایکبار تنہا دلالت کرے معنی پر اور ایکبار

تنہا دلالت نکرے معنی پر خود بعینہٖ ہو بلکہ ایک جزو ہو کلمے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر مانند
لفظ بازار کے کہ یہ باز تنہا دال ہی ایک مرغ شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ بازار کا بمعنی
سُوق تنہا دال نہو گا معنی پر پس اس صورت مین باز ایک جگہ بامعنی ہی اور ایک جگہ بےمعنی
ہم وامّا اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بانفراد دال است بر مرغی و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد است وامّا اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی کے ہوتا ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ جیسے لفظ باز بانفراد دال ہی معانی
متعددہ پر ایکبار دال ہی مُرغ شکاری پر اور ایکبار دال ہی معنی معاودت پر جیسا کہ کہتے
ہین کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہان باز دونون جگہ بامعنی ہی بانفراد ہم وامّا
اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف درحال عدم دلالت بانفراد چنین
بود کہ بازار باشتراک مثلاً بر سوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد در ہر دو حالت یک حکم
نتواند بود ست وامّا اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت مین بانفراد ہوتا ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ جیسے باز کہ بازار مین ملا ہوا بمعنی سوق پر
ہی اور اسیطرح بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہین انمین بھی یہی صورت
ہی چنانچہ غیاث اور بہار عجم مین لکھا ہی کہ بازار بمعنی سود و معاملہ اور رونق اور تازگی کے بھی
آگیا ہی پس دونون حالتون مین ایک حکم نہین ہوسکتا یعنی ایک باز بازار مین بمعنی سُوق ہی
اور ایک باز بازار مین بمعنی رونق ہی اگرچہ دونون باز بانفراد معنی نہین رکھتے مگر بجہت تعلق
بمعانی کے اختلاف انمین حاصل ہی حج زیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہی کہ ای باز بیار
قتال پس صورتین تین ٹھہرین ایک اختلاف بوجود معنی دوسرے اختلاف بعدم معنی
بانفراد تیسرے اختلاف بوجود معنی و عدم معنی بانفراد ہم و مثال جامع این ہر سہ اختلاف اگر لفظ
گردون چہار بار ایراد کنند و قافیہ کرده باشد دو دون ردیف و گر در دو موضع بانفراد دال
بود یکے بمعنی حسرت شرط و یکی بمعنی حرب و در دو موضع بانفراد دال نبود بل جزوی باشد از مجموع
کلمہ و مجموع یکبار دال بر عجلہ بود و یکبار دال بود بر [illegible] این اختلافات مذکور حاصل شود و ایراد ہر چہار
بر قافیہ مقتضی تکرار نبود واللہ اعلم ست اور مثال جامع ان تینون اختلافون کی اگر لفظ گردون کا چہار بار

ایراد کرین اور قافیہ گرہو اور دون ردیف اور گرد وجگہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہ بمعنی حرف شرط مخفف اگر ہی اور ایک جگہ بمعنی جرب یعنی خارش اور دوجگہ تنہا دال نہو معنی پر بلکہ ایک جزو ہو مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال عجلہ پر بمعنی ارابہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر پیا اختلافات مذکور حاصل ہون یعنی تینون اختلاف حاصل ہون ایک یہ کہ گر بمعنی شرط اور گر بمعنی خارش یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون مین ہی بمعنی ارابہ اور گر جو گردون مین ہی بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گر اُن مین بانفراد معنی نہین رکھتا مگر تعلق ہی اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود وعدم معنی کہ اِن دونون کے انضمام سے حاصل ہوتا ہی اور وارد کرنا چارون کا قافیے مین مقتضی تکرار نہین ہی واللہ اعلم جرب بفتحتین وباء موحدہ مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور صراح سے کذافی الغیاث گردون فلک وارابہ کہ بہندی گاڑی گویند غیاث سے عجلہ بفتحتین آلتی کہ آنرا گاو می کشد منتخب سے ❊ فصل دہم درعیوب قوافی فارسی از انچہ درباب عیوب قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد وبرقیاس گذشتہ اینجا عیوب چہار قسم باشد ترجمہ فصل دسوین عیوب قوافی فارسی مین جو کچھ کہ مقدمہ عیوب قوافی شعر تازی مین کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی اُنھین سے معلوم کیا چاہیے یعنی وہی عیوب یہان بھی ہین اور موافق گذشتہ کے یہان عیوب کی چار قسمین ہین ❊ قسم اول انچہ تعلق بردف داشتہ باشد و آن دو نوع بود اول اختلاف حذو مثلاً مَرد وگَرد وورد واگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دُستہ ورُستہ وبستہ عیب پوشیدہ تر باشد ترجمہ قسم اول جو تعلق ردف سے رکھتی ہی اور وہ دو طرح پر ہی اول اختلاف حذو کا یعنی حرکت ماقبل ردف کا اور ردف مین قید بھی شامل ہی جیسے کہ مَرد اور گِرد اور وِرد اور وِرد بمعنی وظیفہ ہی اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسے کہ دستہ اور رستہ اور بستہ ہی اُن مین عیب یعنی اختلاف حذو پوشیدہ تر ہی کمال اسمعیل کہتا ہی ❊ گر سوز دلم یکنفس آہستہ شود ❊ اندر دو دلم راہ نفس بستہ شود ❊ در دیدہ ازان آب ہمی گردانم ❊ تا ہرچہ زنقش تست آن شستہ شود ❊ ❊ دوم اختلاف ردف

و اختلاف بحروف متباعد مخرج ظاہر و قبیح تر بود و بآن سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد اما بحروف متقارب چنانکہ درد و دُر و شور و شیر و شِیر کہ بکار دارند و ہم قبیح باشد مگر در لغت کسانیکہ ہر دو کلمہ بیک حرف گویند و جمع مردف و غیر مردف بحقیقت راجع بہمین قسم باشد ت

دوسرا اختلاف حرف ردف کا عیب ہے اس مین اختلاف بحروف متباعد المخرج عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اُسکا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر بمعنی اسد اور شِیر بمعنی لبن مین ہم استعمال کرتے ہین مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور مین واو معروف اور شور مین واو مجہول اور شیر بمعنی اسد مین یاے مجہول اور شِیر بمعنی لبن مین یاے معروف حقیقت مین دو حرف ہین اور قریب المخرج ہین مگر جن لوگون کی زبان مین دونون کلمے بیک حرف ہین یعنی واو و یاے معروفہ اور مجہولہ کو ایک حرف جانتے ہین اُنکے نزدیک کچھ عیب نہین اور جمع ہونا مردف اور غیر مردف کا بحقیقت راجع بہمین قسم ہے یعنی اختلاف ردف ہے اور عیب ظاہر ہے م قسم دوم آنچہ تعلق بروے داشتہ باشد و آن چہار نوع است ت قسم دوسری عیوب قوافی فارسی کی وہ ہے جو تعلق حرف روی سے رکھتی ہے اُسکی چار نوعین ہین م اختلاف توجیہ چنانکہ در اختر و عنصر و شاعر و اگر را متحرک شود این عیب مرتفع گردد چہ آنجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود بلکہ از حساب قافیہ نبود بدانکہ در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر و میان اختلاف بضم و کسر آن مباینت نباشد کہ در تازی اعتبار می کنند و ہمہ را یک حکم باشد ت نوع اول اختلاف توجیہ ہے جیسا کہ اختر اور عنصر اور شاعر مین کہ اختر مین حرکت ماقبل روی ساکن فتحہ اور عُنصر مین ضمہ اور شاعر مین کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینون مین متحرک ہو تو یہ عیب دور ہو جاے اسواسطے کہ حرکت ماقبل حرف را توجیہ نہ ہوگی بلکہ حساب قافیہ سے نہوگی اس صورت مین قافیہ فقط راے متحرک ٹھہری حرکت ماقبل اسکی داخل قافیہ نہوئی اور معلوم کر لو کہ فارسی مین درمیان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح و کسر کے اور درمیان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہین ہے جیسا کہ تازی مین اعتبار

کرتے ہین اور عمود اور حمید کا قافیہ لاتے ہین یہان پارسی مین سب کا ایک حکم ہی م
ب اختلاف حرف روی و ہمچنانکہ در ردف گفتیم بحروف متباعد ظاہر تر و شنیع تر باشد
و بحروف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستو و چہار سو و مری و علی و گرگ و ترک ست
نوع دوسری اختلاف حرف روی کا عیب ہی اور جیسا کہ بیان ردف مین کہا ہے کہ بحروف
متباعد المخرج اختلاف عیب ظاہر تر اور شنیع تر ہی اور اختلاف بحروف متقارب
پوشیدہ تر یہان بھی وہی صورت ہی جیسا ستو بواو مجہولہ اور چار سو بواو معروفہ
اور مری بیاء مجہولہ اور علی بیاء معروفہ اور گرگ بکاف فارسی اور ترک بکاف
تازی ہین کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے بیکدیگر کمتر ہی اختلاف
متباعد المخرج سے ستو بکسر اول و ثانی بواو مجہول رسیدہ طنبور کو کہتے ہین کہ تین تار
رکھتا ہو اور زر قلب و کش کو بھی کہتے ہین کہ اندر مس یا آہن ہو اور باہر نقرہ یا طلا
برہان سے اور مری بکسر اول و یاء تحتانی مجہول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور برابری
کردن ہر کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی مین اور بمعنی خصومت اور یکدل بودن
بہ بد کرداری بھی آیا ہی برہان سے ح چہ در ستو و چار سو حرف روی مختلف است
کہ اول با و ثانی سین است و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
تازی تم کلامہ قال ہم ج اختلاف مجری و قبح آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پسری در خطاب و خبری در نکرہ پس کثرت اختلاف است
و شاید کہ بر بعضے مردم ملتبس گردد خاصہ کہ با ردیف بود ست نوع تیسری اختلاف مجرے
یعنی حرکت روی کا اور قبح اسکا پوشیدہ نہین رہتا مگر جسوقت کہ اختلاف وصل ہو ساتھ
دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پسری حالت خطاب مین یعنی پسر ہی تو اور
خبری حالت نکرہ مین پس کسرہ حرف را کا مختلف ہی ایک جگہ معروف اور ایک جگہ
مجہول اور دونون یاء معروف اور یاء مجہول قریب المخرج ہین شاید کہ اس صورت
مین یہ دونون حرف بعض مردم پر ملتبس ہون علی الخصوص جس وقت ردیف
بھی ساتھ ان قافیون کے ہو ھم ۶ اختلاف حرکت روے مفرد یا روی مضاعف چنانکہ

[illegible]

گوی بادشاہ و پادشاہ چہ در اول بکسر است و در دوم مجہولہ است و ہمچنین چراست کرّ و راست
وکرّ چہ اول مجہول است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلاف تصور
نیفتد چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ ست نوع چوتھی اختلاف حرکت ردی مفرد کا
یا ردی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت ردی مفرد کی یہ ہی جیسا کہ کہے تو بادشاہ اور پادشاہ
اسواسطے کہ اول یعنی بادشاہ مین دال با کی بکسر ہی اور دوم یعنی پادشاہ مین دال پا کی بحرکت
مجہولہ ہی یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت ردی مضاعف کی یہ ہی چراست کرّ اور
راست وکرّ کسواسطے کہ اول مین یعنی تا ء راست اول مین حرکت ناتمام ہی اور دوسری
مین یعنی تا ء راست ثانی پر ضمہ و اما حرف اول از روی مضاعف مین جیسے حرکت حرف
بای بخت اور رای ریخت اس مین تصور اختلاف کا نہین ہی اسواسطے کہ یہ حرکت ہمیشہ مجہولہ
ہوتی ہی ھ قسم سوم اختلاف وصل و حالش ہم بران قیاس ست گفتہ آمدست قسم تیسری عیوب
قوافی فارسی کے اختلاف وصل کا ہی حال اسکا بھی اسی طرح ہی جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل
کا سابق بیان کیا کہ اختلاف اسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ سے ہوا ہے ھ قسم چہارم اختلاف
ردیف و آن در حرکاتی در حروفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند والا بس قبیح باشد مثالش لبتہ چون
در حالت خطاب گویند و لبتہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ بیا مختلف باشند و حرکات ما قبل
ہمچنین و باقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدست قسم
چوتھی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہی اور وہ ان حرکتون مین اور ان حرفون
مین ہو سکتا ہی کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہی مثال اسکی جیسے لبتہ حالت خطاب
مین اور لبتہ حالت نکرہ مین ہین کہ حرف یا اور شبیہ بیا مختلف ہین ایسی ردیف
عیب دار ہی اور حال حرکات ما قبل کا اسی طرح ہی اور باقی عیوب قوافی پارسی
عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا چاہیے ھ و بدانکہ در قوافی سجعہا و مثنویہا و خانہای
ربع و مسمط استقصای بسیار نکنند و استعمال بعضی عیوب روا دارند و در قصاید قافیہ
مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات قصیدہ مکرر شود اما در مصرع دوم نشاید ست
معلوم ہو کہ سجع اور مثنوی اور خانہای مربع اور مسمط کے قافیون مین استقصا

یعنی تمام درگرفتن زیادہ ضرور نہین اور استعمال بعضے عیبون کا روا ہی اور قصائد مین قافیہ
مصرع اول کا چاہیے کہ اور ابیات مین تکرار ہین کہ اسکو مطلع کہتے ہین اور وہ خارج ہی
عیب ایطا سے لیکن مصرع دوم مین نچاہیے ورنہ ایطا ہوگا استقصا تمام در گرفتن و نہایت
چیزے رسیدن منتخب سے ہم و قدما گفتہ اند کہ تکرار قافیہ در قطعہا و غزلہا بعد از ہفت بیت
و در قصائد بعد از چہاردہ بیت روا باشد اما بنزدیک محدثان مستعمل نیست و بعضے گفتہ اند کہ
اختلاف تصریف بنفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد این ہم مستعمل نیست
ت اور قدما نے کہا ہی کہ تکرار قافیے کی قطعون مین اور غزلون مین بعد سات بیت کے
اور قصیدون مین بعد چودہ بیتون کے روا ہی لیکن نزدیک متاخرین کے مستعمل نہین ہی
مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اختلاف تصریف کا بنفی و اثبات
مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہین ہی اور یہ بھی مستعمل نہین ہی هم این است
انچہ خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دو لغت بر سبیل ایجاز
و باللہ التوفیق ت یہ ہی جو کچھ کہ چاہا ہمنے کہ اس مختصر مین ایراد کرین علم عروض
و قوافی تازی اور فارسی سے بر سبیل ایجاز و اختصار و باللہ التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمۃ

موجود بحق وجود اول باشد — باقی ہمہ موہوم و مخیل باشد
ہر چیز جز او کہ آید اندر نظرت — نقش دومین چشم احول باشد

تقریظ ہذا از نتیجۂ افکار جناب فخر شعرای زمان رشک اہل جہان نثار بے نظیر
جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علی خان صاحب بہادر صولت جنگ
متخلص بہ نجم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیخان صاحب
بہادر بہادر جنگ متخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرخروئی قلم اس شاہنشاہ کی نگارش حمد سے ہے کہ جسنے تاجداران گلشن کو چتر سحاب سے سرفراز کیا اور رنگینی رقم اس جہان پناہ کی آرایش ثنا سے ہے کہ جسنے تخت نشینان چمن کو کشور خرمی و شگفتگی مین دست تصرف دیا * منشور طغرا افضائی لامکانی بارگاہش * ہجوم بی نیاز بہا سپاہش * زدہ بربام وحدت کوس شاہی * مطیع اوست از مہ تا بماہی * بہارستان لطفش بیخزان ست * خس آن سبزۂ نہ آسمان ست اور درود نامحدود خاتم انبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ جب تک مقربان درگاہ صمدیت نے انکی اونے ترین دربان در کی اجازت نپائی اسکی بارگاہ تقدس مین جانیکی جرأت نپائی مخمس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر استاد پر مصرعے لگا کے زینت دی ہے نہایت طبع آزمائی کی ہے مخمس حق ہے یہ حق معرفت نور حق مین بات * افضل ہے ہر شی سے تو اے فخر کائنات * آتش حیات شمع ہے پروانہ کہمات موسی زہوش رفت بیک پرتو صفات * تو عین ذات می نگری در تبسمی * اور صفات انجم لمعات اس منبر نشین محفل غدیر خم پر کہ جسنے اپنے گوش حق نیوش سے کلمۂ بخ بخ لک یا علی زبان اخیار سے سنا اور بزم عام مین فقرۂ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان معجز بیان سے کہا ہمنام خدا اعلی مرتضی ملا محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ ایست متصف بصفات خدا رباعی ظہوری سلطان رسل کہ جملہ را تاج سرست * قانون بقا طفیل او نغمہ درست * در چار عدد از شستگی او زندہ دم * ہر کس زدوازدہ مقامش خبرست * اما بعد ارباب نظر اور اصحاب ہنر صرافان رستہ بازار معانی کامل عیاران معیار سخندانی کہ جن لوگون نے ماہ وصال جسم کو مثل ہلال گھٹتا پایا ہے تب فلک کمال پہ مثل بدر جلوہ فرمایا ہے شام کو ساتھ آفتاب کے براے مطالعہ شمسیہ اگر لطیفہ تصحیح کو زیر آسمان لگاکے نکلے ہین خرد بین نگاہ کتاب معیار الاشعار از روی اوزان و قوافی

مستفید شعرای روزگار تصنیف جناب تقدس مآب عمدۃ المحققین زبدۃ المدققین حاوی العلوم العقلیہ
والنقلیہ ہادی السبل الشرعیہ اسوۃ فضلاء فخام قدوۃ علماء اعلام صاحب القوۃ القدسیہ نکت للملکات
الملکیہ مستند الحکماء والمتکلمین سلطان العلماء والمجتہدین مجمع العلوم المعقول والمنقول مستنبط الفروع
من الاصول مقتدی الفقہاء من الآفاق المتمکن علی وسادۃ الاجتہاد بالاستحقاق عالم کامل فخر اماجد
واماثل ماہ فلک علوم کالشمس بین النجوم علامۂ عصر وحید دہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ کی کہ ہر حرف اسکا گوہر شاہوار ہے اور ہر لفظ اسکا در معانی درکنار ہے
شہی سرو سطور سنگینی نزاکت سے سربزمین نہادہ ہین اور گلہاے سیراب معانی شاخسار لطافت
پر دامن الوان بوقلمون کشادہ ہین ہر نقطہ اسکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف اسکا نہ دید
سے نشستہ بند ہے عجب دریا ہے کہ ہزاروں انہار سطور اس مین روان ہین اور صدہا صدف لفظ درۃ التاج
معانی درکنار اسمین نہان ہین جب سے کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہے ایسا رسالہ نہ کوئی لکھیگا
نہ کسی نے لکھا ہے بسبب اس کتاب کے یہ علم صاحب جان ہے شاید کہ آب بدا مین شرکت آب جیع ان
ہے اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم مین ہزار جدوجہد آجائے رشتۂ علوم مین کوئی عقدہ لاحل ایسا کہ
جسکا انکشاف محال ہو پھر نہ پائے میزان عقل مین اتنی تاب توان نہین کہ وزن مراتب کرسکے اور
زبان ناطقہ مردم مین اتنی قدرت نہین کہ ذرا بھی دم ثنا بھر سکے اکثر صاحب چمنستان تحقیق مین اگر گل صحت
مضامین بطور خود ہاتھ مین لاسکے ہین رنگہاے طبع نو بنود کھائے ہین مگر اصل مین جو دیکھو تو پایۂ تحقیق
سے گرے ہوئے ہین رخ راہ راست سے پھرے ہوئے ہین بسط قابض جہان تحقیق ہے اور حل مجمل
روح تدقیق ہے کھولنا بند کرنا ہے اور ظاہر کرنا چھپانا ہے کسی نے اعتراض بیجا کیے ہین اور کسی نے جواب نازیبا
دیے ہین اور کیونکر نہو بسبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑھا گیا یہ اور باعث خرابی ہوا جو لوگ
انسے بھی کم پایہ تھے اسیکو غنیمت جانکر پڑھانے لگے شاگرد و ہنر استادی جتانے لگے کج طبع
مان گئے راست طبع کبھی انکی پہچان سکے گہر مضمون صحیح کسیطرح نہ ہاتھ آتا تھا غواص فکر ہر مرتبہ
صدف کی جگہ خذف پاتا تھا شعر جودت طبع کو اسجا مین عیان کرتا ہون ؎ مشکل ہر حرف جو غم سے
تجھے بیان کرتا ہون ؎ بسبب عدم نظر صاحب فہم کامل کے حال حروف تباہ تھا کثرت ماتم
سے زیب تن جامہ سیاہ تھا جو غنچہ سے لکھا ہوا تھا اپنے خون مین آپ ڈوبا ہوا تھا

الف نیزۂ آہ کی صورت بلند تھا حیرت سے ایک شکل پر کھڑا رہنا پسند تھا نہ سر پہ کلاہ نہ بدن نعلین نقطہ زیر پا
کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اٹھایا تھا پشت پا بے طاقت تھی قوت نامیہ
معدوم تختۂ لحد کی صورت تھی صورت تی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالتا تھا وہ اور جھکی جاتی تھی پیٹھ جیم کا
نیزۂ غم نقطے سے بھرا تھا اشتیاق عالم میں تنددل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے خم ہو کہا سبد و
توان تھی تے بے سے دو حصہ بڑھ کر آئی ہیں مشہور جہان تھی رے سے سر ریش تھی نشتر فروش سینہ
خویش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہی تھی سر زار پر گولی نقلی کی لگی تھی اسقدر ہجوم الم سے جنون میں
مبتلا تھا کہ سین نے دامن پناہ دانتوں سے پکڑ لیا تھا کہ نشتر غم اسقدر تیز ہوا تھا کہ دامن شین کے آس
پار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تر دامن تھا چونکہ جھونکا تند باد غم کا
چلا تھا الف کا تنکا چشم طا میں لیا تھا عین کو اسقدر زندگی سے نفرت تھی جو کوئی لفظ عمر
کو الٹ کر لکھتا تھا عین پر علا غنایت تھی حرف غم سر غم تھا مثل الف افسر اہل غم و
الم تھا کاف وفا ملکہ شکل کف ہو گئی تھی کف کشادہ سائل اہل بصیرت ہو کر کوچہ ہائے
اوراق کتاب میں پھر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جا سے قدر و منزلت ظاہری پسند
اہل زبان ہے سب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائیں اور کتابوں میں نکل کر چلے جائیں
حرف لام و میم الم میں آگئی تھی نیزہ غم سینے پر کھا گئی تھی نون کو پابند جنون کہوں یا ماہی دریائے
خون کہوں واو اور ہا جہاں بھی تھی صورت دہ کہ کلمۂ تاسف و تحسر ہو کر دکھلاتی تھی جب کسی نے
آنکھ لڑائی تھی چشم ہا دیدہ کھلے سے خالی پائی تھی یا بڑی خبر سستی و مایوسی دیتی تھی ہر ایک
انگڑائیاں لیتی تھی سب حروف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ ملتا تھا مبتلائے غم و
الم تھی الغرض دوستان باصفا اور آشنایان صادق الولا خدمت بابرکت جناب استاد الکل
صاحب رائے صائب رشک انوری و صائب گوش مردم جب سے خلق ہوئے ہیں ایسے اشعار اور
مضامین آبدار نہیں سنے ہیں زبان نے جو دونوں لبوں کو واسطے نکلنے کلمات کے ملایا ہے گویا صحت الفاظ
و مضامین کے واسطے معجون لب کو بنایا ہے سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض بین السطور دیوان بلاغت
بنیان سے فیضیاب ہو آئی ہے شب عجز زبان زد نزدیک وہ در ہی سیاہی سطور پر نور کلام فصاحت
توامان سے با آب و تاب ہے تھی انوار دوائر کی روشنی مہر دلیل ساطع ہے کثرت فروغ نقطہ پہ

قلت تجلی انجم برہان قاطع ہی شعر بہار یہ انکا اگر برگ خشک ان دیدہ پر لکھا جاے برنگ برگہاے
اشجار فصل بہار بلکہ بڑھکر سبزی آجائے دور ہر جگہ باطل ہی انکی غزل مین اور تسلسل سبب جسکے لاطائل ہی
نگارانکے قصیدہ ہاے مسلسل مین زود گوئی اسدرجہ کہ جبتک سنگ سے شرر نکلکر جہکے ایک قصیدہ ہو جائے
اور دم لدرجا کر جب تک باہر آئے ایک کتاب نادر الوجود زیب تصنیف پائے اجمال انکا اگر چاہے سو
سمندرون کو ایک قطرے مین لائے اور تفصیل انکی اگر اجازت پائے ایک ذرہ سے سو آفتاب علیحدہ جگمگائے
زبان شیرین انکی اگر چاہتی فرہاد و شیرین مین تلخی درمیان مین نہ آتی اپنی اشعار بڑھکر شفق آسمان ہوئی انور
روشنی فکر چمک کر صیقل سنجل ماہ تابان ہوئی ہر زمین شعر آسمان ذرہ یہ لعلی اور کسیمین کہان ہر اشعار
صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائین بے نکلے ہوئے لبون سے فقط جنبش لب سے سامعین
سمجھ جائین عربی فارسی اردو سب مین تصنیف ہر ہر علم مین ایکسی صورت کی تالیف ہر تعداد
کتب مصنفہ و مولفہ تقریظ دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سے عیان ہر کہ جنت بیان ہر صدہا امیر غریب
فیضیاب کلام ہین شاگردی سے نیکنام ہین اشعار یہی ہین مہ آسمان سخن + انہین سے ہر روشن جہان
سخن + سخن اسقدر ہر سلاست کے ساتھ + مبدل ہو لکنت طلاقت کے ساتھ + بلند اسقدر ہیگمان
ہو گئی + زمین شعر کی آسمان ہو گئی + دکھاتی ہر روشن بیانی اثر + کہیں نام منہ سے تو نکلے سحر + سنائین اگر گند
عقلون کو آج + بجز تیز فہمی نہو کچھ علاج + یہ کہتے ہین سب آشنائے سخن + نئے سخن ہین خداے سخن + مقابل ہو
ذکا نہ کیونکر ذلیل + کہ ہر یہ کتاب اسپہ قاطع دلیل + اوستاد امثال زہی ظہیر جناب ملک الشعرا
تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب بہادر بہادر جنگ تخلص بہ اسیر مدظلہ القدیر
مین آئی اور حرف النجا زبان پر لائے جناب موصوف نے راسبا انکی منظور کی یہ کتاب شرح معیار
مسمی بزرکامل عیار [ای ربہی سبب شعر] تصنیف فرما کر پیشکش نزدیک و دور کی اکثر عرصون کا امتحان تمام کیا ہر ریختہ
گو کا مکیا کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہین خطائین جو قائم کی گئین تصیر اٹھائی ہین سبحان اللہ
ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہر قدرت خدا جلوہ نما ہر بہت سے شخص پڑھ فیضیاب ہوکے زمرۂ اہل علم
عروض مین انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل تمن جا بجا ہوا جسکو ذرا بھی ذوق تھا بدل و جان
مشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی ہمم والا کرم منشی والاشان مشہور جہان و جہانیان صاحب جود و
سخاوت مربع نشین چار بالش ہمت و مروت جناب منشی نول کشور صاحب لازالت بحار ودہ لنہ

تمور علی مر الازمنۃ والدہور ظلہ ظلیل وعدو ذلیل کہ یگانہ آفاق ہین ہر علم کی کتاب کے مشتاق ہین ایک روز جناب منشی صاحب کے دولتخانے پر تشریف لائے اور یہ کتاب ان سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع کو حکم چھاپنے کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم وسیاہی بیرون از طاقت بشر ہی صحت اسکی اگر پوچھے کتاب پیش نظر ہی رباعی ظہوری

خطش نگذاشت در جبینہا چینی * ہر نقطۂ آن نافۂ مشک آگینی * برقع برخش زتار و پود نگہ ست میگشت وگرنہ خط پرستی دینی *

امید علماء اعلام اور فضلاء کرام مبصران عجائب جہان سامعان کلام نادر اہل زمان سے یہ ہی کہ اس کتاب کو بنظر انصاف دیکھکر فیضیاب ہون اور دعاے خیر مصنف مین متوجہ درگاہ رب الارباب ہون اغلاط کتابت کاتب پر نظر نہین اسمین اعتراض دشمن کا گذر نہین الحمد للہ بس باقی ہوس شعر پہونچا ہی زمین سے آسمان تک * بس کلک حکیم اب کہان تک تمام شد

قطعات تاریخ

از نتیجۂ افکار جناب شاعر عدیم النظیر رحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غضنفر علیخان صاحب بہادر صولت جنگ المتخلص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی مظفر علی خان صاحب اسیر مصنف کتاب

طلای است بی شبہہ کامل عیار	کہ شد بعد سنجیدن افکار طبع
اگر سال تاریخ خواہی حکیم	بگوشش عجب شرح معیار طبع

۱۲۹۶ھ

از نتیجۂ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علی خان صاحب بہادر شوکت جنگ متخلص بہ افضل خلف اصغر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

عجب یہ شرح ہی معیار کی صحیح صحیح	ورق یہ منتخب روزگار خوب چھپی
خرد نے طبع کی تاریخ یون کہی افضل	مطالب زر کامل عیار خوب چھپی

از نتیجۂ افکار شاعر بی بدل جناب صاحب فکر عالی میر بادشاہ علی صاحب متخلص بہ عالی شاگرد حضرت اسیر

اولین شرح میزان ...	بعد ازان این کتاب ...
عقل تاریخ او به من عالی	گفت شرح مکرر مید... ۱۲۹۰

از نتیجهٔ افکار جناب منشی سید فضل رسول خانصاحب بهادر متخلص به واصلی ...
حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقه دار جلال پور وغیره زمین خیر سندیله ...

واه کیا لکھی گئی اچھی کتاب	سل ہوئے مشکل مسائل ...
واسطی تاریخ اسکی کلک نے	یون نسیم کی شرح ہندی ...

از جناب میرزا آغا حیدر صاحب افسون متخلص شاگرد جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر رئیس ...

استاد نے کیا کتاب لکھی	جو مطلب ہے سہل حیثم ...
تاریخ کہی ہے اسکی مین نے	افسون یہ شرح ہے سند ...

از نتیجهٔ افکار شاعر یکتا جناب شیخ رضا حسین صاحب متخلص برضا شاگرد جناب
تدبیر الدوله منشی مظفر علی خان صاحب اسیر مصنف کتاب

زرکامل عیار شد مطبوع	آنکه میزان برای اشعار ست
فکر تاریخ چون رضا کردم	گفت با تعمیه که شرح عیار ست ۱۲...

قطعهٔ تاریخ از فکر شاعر ذی شعور جناب شیخ ظهور حسین صاحب متخلص ظهور
خلف منشی علیم الله صاحب شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب

همسر تیر فلک کلک جناب اسیر	هست پیکان او سینهٔ حاسد گذار
کرد چو فکر بلیغ از سر فضل و کمال	کرد بهر فقره اش سلک ثریا نثار
از پئے تاریخ طبع خوب رقم زد ظهور	سکهٔ نو شد روان از زرکامل عیار ۱۲۹۰ھ

خاتمة الطبع

الحمد لله والمنة که ترجمه معیار الاشعار مسمی به زرکامل عیار مطبع نامی منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین بعلو ہمتی منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع مذکور بار دوم بماه اگست سنه ۱۹۰۳ع مطابق ماه جمادی الاول سنه ۱۳۲۱ھ طبع ہو کر مطبوع طبائع نقادان سخن ہوا۔ فقط

نام کتاب	قیمت
کلیات میر تقی - از استاد مسلم الثبوت سخنوری	عہ/
کلیات سودا - از استاد مسلم معروف -	عہ/
کلیات - انشاء اللہ خان انشاء نامی -	عہ
کلیات تسلیم - عمدہ کلیات مولفہ و مصنفہ مولوی عبد الغفور خان بہادر -	۶/۹
کلیات شامل دس رسالہ ہے از انجملہ بعض حسب ذیل علیحدہ بھی فروخت ہوتے ہیں	
(۱) شاہد عشرت -	۷ پائی
(۲) سخن شعرا -	۱۵/
(۳) زبان ریختہ -	۷ پائی
(۴) قطعہ منتخب -	۲/۳
کلیات صنعت عجیب صنعت -	۹/۹
دیوان مہر مصنفہ مرزا حاتم علی بیگ صاحب مہر مطبوعہ غیرت	عہ
دیوان شاہ تراب کلام مشہور عارف باللہ کوروی -	۱۱/۳
کلیات نظیر اکبر آبادی -	۶/۹
زندگانی بےنظیر یعنے سوانح عمری میاں نظیر حسین نظیر اکبر آبادی کے حالات و خیالات بہ انگریزی اصول تذکرہ نویسی پر تفصیلاً بیان کی گئی ہے مولفہ جناب مولوی سید عبد الغفور صاحب شہباز پروفیسر	

نام کتاب	قیمت
اورنگ آباد کالج -	عہ/
دیوان وقار مصنفہ راجہ کشن کمار صاحب تخلص بہ وقار رئیس مشہور بلاری ضلع مراد آباد -	۱۰/
بہارستان اشعار مصنفہ رائے کشن کمار صاحب تخلص بہ وقار -	۳/
کلیات وہبی کلام سخنور کامل منشی شیو پرشاد صاحب دو قسم کاغذ -	
(۱) کاغذ سفید چکنا -	۹/
(۲) کاغذ سفید رسمی -	۷/
دیوان غافل - از منور خان غافل -	۲/
دیوان ذوق - دہلوی استاد معروف -	۲/۳
دیوان فدا - جلد ثانی -	۷/
دیوان داغ -	عہ
گلزار داغ -	عہ/
آفتاب داغ -	۱۲/
دیوان رند مشہور از نواب سید محمد خان رند	۹
دیوان غالب - از مرزا اسد اللہ خان غالب دہلوی -	۳/۶
دیوان مرغوب جہان کلام سید تجمل حسین خان	بلا قیمت
دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب - استاد بےنظیر -	۱۱/

نام کتاب	قیمت	نام کتاب
دیوان خواجہ میر درد دہلوی عارف دلی۔	۲ار	لاہوری۔
دیوان بہار عرب۔ کلام مولوی محمد نذیر		دیوان چمنستان جوش۔ کلام نواب
متخلص بہ حافظ۔	ار ۹	احمد حسن خان۔
بہارستان سخن یعنی تین استادوں کا کلام ہم وزن و		دیوان نجبا ورد۔ از منشی نجبا ور سنگھ
ہم ردیف ناسخ و آتش و آباد از مہدی حسین خان	۸ر ۱۳/۹	مجمع الاشعار چیدہ چیدہ استادوں کا
دیوان لطف۔ از حافظ لطف علیخان بریلوی	۲ر	کلام یکجائی اردو و فارسی۔
دیوان نیاز۔ کلام حضرت شاہ نیاز احمد بریلوی	۲ر	چمن بے نظیر شعرائے نامی فارسی و اردو
شرح یوسفی دیوان حافظ۔ از مولوی محمد		کا کلام چیدہ۔
یوسف علی شاہ چشتی نظامی۔	۴ر	دیوان گویا۔ کلام فقیر محمد خان بہادر
دیوان نعت سروری۔ از مفتی غلام سرور		رسالہ دار متخلص بہ گویا کاغذ سفید و خاکی
لاہوری۔	۴ر ۱۳/۹	ایضاً حسب مراتب بالا۔
دیوان جرار۔ از مرزا حسین۔	۳ر ۹	گلدستہ امانت۔ از مصنف اندر سبھا۔
دیوان عاشق۔ از پنڈت کنہیا لال۔	۲ر	دیوان حیرت۔ از حکیم حافظ عبدالرحمن خان
دیوان واسطی۔ کلام سید فضل رسول خان		توشۂ آخرت چیدہ قصائد و غزلیات حمد
تعلقہ دار سندیلہ۔	۸ر ۶/۹	و نعت مصنفہ مولوی سید مظفر علی صاحب
دیوان ضامن۔ از سید ضامن علی شاہ	۲ر ۱۳/۹	دیوان سخن دہلوی جلی قلم نہایت بلیغ و
مظہر عشق معروف بہ دیوان قلق مصنفہ		فصیح از فخر الدین حسین متخلص بہ سخن دو قسم کاغذ
خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی۔	۶ر ۱۳/۹	(۱) کاغذ سفید گندہ۔
دیوان شایستہ ناسخ یعنی ہم قافیہ و		(۲) کاغذ سفید رسمی۔
ہم بحر بمقابلہ غزلیات ناسخ لکھنوی از		دیوان شہیدی مصنفہ مولوی کرامت علیخان
منشی ہر چند رائے۔	۸ر	متخلص بہ شہیدی۔
دیوان حمد ایزدی۔ کلام مفتی غلام سرور		